الجزء الثاني من



مكارم الأخلاق



قد طبع في المطبع الشاهجهاني الكائن

في بلدة بهوپال المحمية

في سنة ١٣٠٢ الهجرية

تحت ادارة الحافظ كرامة الله سلمه الله وابقاه



بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب بیان میں ذکر موت و قصر امل کے

قال اللہ تعالی کل نفس ذائقة الموت و انما توفون اجورکم یوم القیامة فمن زحزح عن النار و
ادخل الجنة فقد فاز وما الحیاة الدنیا الا متاع الغرور وقال تعالی وما تدری نفس ماذا تکسب غدا
وما تدری نفس بای ارض تموت وقال اللہ تعالی فاذا جاء اجلهم لا یستاخرون ساعة ولا
یستقدمون وقال تعالی یا ایها الذین امنوا لا تلهکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل
ذلک فاولئک هم الخاسرون وانفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا
اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصالحین ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلها واللہ خبیر
بما تعملون وقال تعالی حتی اذا جاء احدهم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت
کلا انها کلمة هو قائلها ومن ورائهم برزخ الی یوم یبعثون فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینهم یومئذ
ولا یتساءلون فمن ثقلت موازینه فاولئک هم المفلحون ومن خفت موازینه فاولئک الذین خسروا
انفسهم فی جهنم خالدون تلفح وجوههم النار وهم فیها کالحون الم تکن ایاتی تتلی علیکم فکنتم بها تکذبون
الی قوله تعالی کم لبثتم فی الارض عدد سنین قالوا لبثنا یوما او بعض یوم فاسئل العادین قال ان لبثتم

الا قليلا لو انكم كنتم تعلمون افحسبتم انما خلقناكم عبثا وانكم الينا لا ترجعون وقال تعالے الم يأن
للذين آمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق ولا يكونوا كالذين اوتوا الكتاب من قبل
فطال عليهم الامد فقست قلوبهم وكثير منهم فاسقون والآيات في الباب كثيرة معلومة ابن عمر نے
کہا حضرت نے میرے کاندہے پکڑ کر فرمایا کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل ابن عمر کہتے تھے
تو جب شام کرے تو منتظر صبح کا نرہ اور صبح کرے تو انتظار شام کا نکر لے اپنی صحت سے واسطے
مرض کے اور اپنی حیات سے واسطے موت کے رواہ البخاري دوسرا لفظ انکا یہ ہے نہیں ہو سزاوار
کسی مرد مسلمان کو کہ اوسکے لیے کوئی شی ہو جسمین وصیت کیا لیے یہ کہ بسر کرے وہ دو شب
لکن وصیت اوسکی لکہی رکہی ہو پاس اوسکے متفق علیہ هذا لفظ البخاري مسلم کی روایت مین
تین شب آیا ہے ابن عمر نے کہا نگزری مجہپر ایک رات جب سے کہ مینے حضرت کو یہہ بات کہتے سنی
لکن نزدیک میرے وصیت میری ہے انس کہتے ہین حضرت نے کئی لکیرین کہینچین پہر فرمایا یہہ امل ہے
اور یہہ اجل ہے اس درمیان مین کہ آدمی اس حال پر ہوتا ہے کہ ناگہان جو چیز قریب تر ہے وہ اوسکو
آجاتی ہے یعنی اجل رواہ البخاري ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے ایک خط مربع کہینچا اور ایک
خط اوسکے وسط مین بنایا وہ وسط سے باہر کو خارج تہا اور کہینچے چہوٹے خط طرف اس خط وسط کے
جانب وسط مین اور فرمایا یہہ انسان ہے یہہ اوسکی اجل ہے محیط ہے اوسکو یا احاطہ کیا ہے اوسکا اور
یہہ خط جو باہر کو نکلا ہوا ہے امل ہے اوسکا اور یہہ خطوط صغار اعراض ہین اگر یہہ خط چوک گیا تو اس خط نے
اوسکو نوچا اور اگر یہہ خط چوک گیا تو اوس خط نے اوسکو نوچا رواہ البخاري نووی نے کہا وہذہ صورتہ
انسان یہہ آٹھہ خط ہین حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے تم شتابی کرو اعمال کی سات چیزون پر
انتظار نہین کرتے ہین وہ مگر فقر منسی یا غنا مطغی یا مرض مفسد یا ہرم مفند یا موت مجہز یا دجال کا سو وہ
برا غائب منتظر ہے یا ساعت کا اور ساعت اَدہی و اَمر ہے رواہ الترمذي وقال حديث حسن
یعنی یہہ سات اشیاء موانع ہین انکے پیش آنے سے پہلے جو عمل خیر ہو سکے وہ کرلے ورنہ جو شے
انمین سے آگہیریگی تو پہر فرصت عمل کرنیکی نملیگی دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا بہت یاد
کیا کرو ہاذم لذات کو مراد موت ہے رواہ الترمذي وقال حديث حسن موت کو قاطع لذات
فرمایا ہے اسلیے کہ جب اوسکا خیال بندہتا ہے تو ساری لذتین دل سے دور ہو جاتی ہین عیش تلخ نظر
آتا ہے نہایہ مین کہا ہے ہذم بمعنی سرعت اکل ہے یعنی موت لذتون کو جلد کہا لیتی ہے دیر نہین کرتی
اُبی بن کعب کا لفظ یہہ ہے کہ جب تہائی رات گذر جاتی تب حضرت کہڑے ہو کر کہتے اے لوگو یاد کرو الله کو

آیا راجفہ اوسکے پیچھے ہے رادفہ آئی موت مع اوس چیز کے جو اوسمین ہے جاء الموت بما فیہ الحدیث رواہ الترمذی وقال حدیث حسن راجفہ کہتے ہین زلزلہ کو اصل رجف بمعنی کپت و اضطراب ہے مراد راجفہ سے اس جگہہ نفخۂ اولی ہے جس سے ساری خلائق مرجائیگی مراد رادفہ سے نفخۂ ثانیہ ہے جس سے ساری خلائق زندہ ہوجائیگی مطلب یہ ہے کہ قیامت سر پر آگئی ہے تم اللہ کا ذکر کرو کہین حالت غفلت مین پنجۂ مرگ مین نہ پھنس جاؤ موت ایک امر ہائل ہے خطرہ اوسکا نہایت عظیم ہوتا ہے لوگون کی غفلت موت سے بسبب قلت فکر کے ہے ~~احوال موت میں اور جو کوئی اونمیں سے انتنا تا موت~~ کو یاد کرتا ہے وہ دل فارغ سے یاد کرتا ہے بلکہ ایسے دل سے جو مشغول بشہوت دنیا ہے لہذا ذکر اوسکا کچھ اثر دل مین نہین بخشتا طریق اس معاملہ کا یہ ہے کہ دل کو ہر شے سے خالی کرے مگر ذکر سے موت کے کہ وہ اوسکے روبرو ہے کیونکہ جو کوئی ارادہ سفر کا طرف کسی بیابان پر خطر کے کرتا ہے یا کسی دریای عظیم پہ سوار ہونا چاہتا ہے تو اوسکو کوئی تفکر نہین ہوتا مگر اوس سے مفازہ مخطرہ یا بحر زخار کا پس جبکہ ذکر موت کا مباشر اسکے قلب کا رہے گا تو قریب ہے کہ وہ ذکر موثر ہوگا فرح و سرور اوسکا ساتھہ دنیا کے کم ہوجائیگا دل شکستہ پڑجائیگا بڑا موثر طریق اس جگہہ یہ ہے کہ اپنے اشکال و اقران کو جو پہلے اس سے چل بسے ہین یاد کرے کہ وہ کسطرح مرے خاک مین جا ملے اونکے مناصب و احوال کیا تھے خاک نے کسطرح اونکے حسن صور کو مٹا دیا اونکے اجزا و اعضا کو قبور زمین کہیں بکھیر دیا اونکی بیبیان رانڈ ہوگئین اونکی اولاد یتیم رہ گئی اونکے اموال برباد ہوگئے اونکے محلات ویران پڑ گئے مساجد اونکے خالی ہین مجالس اونکے تباہ ہین آثار اونکے منقطع ہوگئے ہین سو جبکہ ایک ایک شخص کا حال الگ الگ دل مین یاد کیا جائیگا اور کیفیت اونکے موت کی خیال مین لائی جائیگی اور تو ہم اونکی صورت کا کیا جائیگا اور وہ نشاط و تردد و تامل اونکا واسطے عیش و بقا کے یاد آئیگا اور نسیان اونکا موت کو اور فریب کھانا اونکا ساتھہ مواتات اسباب کے اور جھکنا اونکا طرف قوت و شباب کے اور میل خاطر اونکا طرف ضحک و لہو کے اور غفلت اونکی موت ذریع و ہلاک سریع سے جو سامنے اونکے ہے اور چلنا پھرنا اونکا قبل اس حالت کے کہ دونون پاؤن اور مفاصل ٹوٹ گئے پہلے بولتا تھا اب کیڑون نے زبان کو کھا لیا پہلے ہنستا تھا اب خاک نے دانتون کو چبا لیا کسطرح اول تدبیر اپنی جان کی دس برس تک کے لیے شی غیر محتاج الیہ کی کرتا تھا ایسے وقت مین کہ درمیان اوسکے اور موت کے ایک ماہ کا وقفہ تھا اور وہ مرادس غفلت مین رہتا تھا کہ ناگہان غیر وقت محتسب مین

موت نے آگھیرا صورت فرشتہ کی منکشف ہوئی ندای جنت یا نار کان مین آئی تو بعد تذکر ان
امور کے اپنے نفس مین نظر کریگا کہ یہہ بھی مثل اونکے ہے اسکی غفلت بھی اونہین کی غفلت کیطرح
ہے قریب ہے کہ اسکا انجام بھی اونہین کا سا انجام ہوگا ابو الدردا نے کہا ہے اذا ذکرت
الموتی فعدّ نفسک کاحدهم ابن مسعود نے کہا السعید من وعظ بغیرہٖ عمر بن عبد العزیز نے
کہا تم نہین دیکھتے کہ تم طیاری کرتے ہو ہر دن صبح یا شام واسطے جانے کے طرف اللہ عزوجل کے
پھر رکھ آتے ہو تم اوسکو ایک شگاف زمین مین اوسنے خاک کا تکیہ لگایا احباب کو چھوڑا اسباب
کو توڑا اختیار کیا ملازمت ان اعمال کا جو باعث ہون اشکال کی ہمراہ دخول مقابر و مشاہدہ مرضی کے مجدد ذکر موت
کی دل مین ہوتی ہے یہانتک کہ غالب آکر نصب العین ہو جاتی ہے اسدم لگتا ہے کہ انسان واسطے
موت کے مستعد ہو جاوے دار غرور سے کنارہ کشی کرے ورنہ ظاہر دل و عذبہٗ زبان سے
یاد کرنا موت کا قلیل الجدوی ہے تحذیر و تنبیہ مین بلکہ جسوقت دل کسی شی دنیا سے خوش ہو
اوسیوقت یہہ خیال کرلے کہ چھوڑنا اس شئے کا لابد ہے حکایت ابن مطیع نے ایکدن طرف
اپنے گھر کے دیکھا حسن اوسکا پسند آیا رو کر کہا واللہ اگر موت نہوتی تو مین تیرے ساتھ مسرور رہتا
اور اگر مجکو جانا طرف ضیق قبر کے نہوتا تو مین اپنی آنکھ تجھسے ٹھنڈی کرتا پھر خوب چلا چلا کر رونے لگے

امروز گر از رفتہ حریفان خبری نیست | فردا ست درین بزم ز ما ہم اثری نیست

جو شخص دنیا مین منہمک ہوتا ہے غرور دنیا پر مکب ہوتا ہے شہوات دنیا کا محب ہوتا ہے لامحالہ دل
اوسکا ذکر موت سے غافل رہتا ہے وہ کبھی موت کو یاد ہی نہین کرتا ہے اور اگر ذکر موت کا آتا ہے
تو اوس سے کارہ و نافر ہوتا ہے ایسے ہی آدمیون کے حق مین اللہ نے فرمایا ہے ان الموت الذی
تفرون منہ فانہ ملاقیکم ثم تردون الی عالم الغیب والشہادۃ فینبئکم بما کنتم تعملون
پھر لوگ اس امر مین تین طرح پر ہوتے ہین ایک منہمک دوسرے تائب مبتدی تیسرے عارف منتہی
سو منہمک یاد موت کی نہین کرتا ہے اور اگر کرتا ہے تو بطور تاسف کے دنیا پر اور مشتغل بمذمت
موت ہوتا ہے اسکا ذکر کرنا موت کو اللہ سے بعد زیادہ کرتا ہے رہا تائب وہ اکثر موت کو یاد کیا کرتا ہے
تاکہ اوسکے دل مین خوف و خشیت پیدا ہو اپنی توبہ کو پورا پورا اتمام کرے اور اگر گاہی موت کو مکروہ
جانتا ہے تو اس ڈر سے کہ کہین قبل تمام توبہ اور قبل اصلاح زاد کے اوسکو اوچک نہ لیجائے سو وہ
اس کراہت موت مین معذور ہے اور زیر حدیث من کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ داخل نہین ہے
کیونکہ یہہ شخص کچھ کارہ موت و لقاء خدا نہین ہے بلکہ خائف ہے فوت لقاء سے بسبب اپنی تقصیر

وقصور کے اسکی مثال ویسی ہے جیسے کوئی شخص تھا حبیب مین اس لیے تاخیر کرتا ہے کہ
طیاری ملاقات کی مطابق اوسکی مرضی کے کرلے تو پہر اوس سے ملے علامت اسکی یہہ ہے
کہ دائم الاستعداد ہو واسطے موت کے کوئی شغل سوا اسکے نرکہتا ہو ورنہ ملحق منہمک فی الدنیا
ہو جائیگا رہا عارف سو وہ ہمیشہ ذاکر موت ہوتا ہے کیونکہ موت موعد ہے اوسکی ملاقات کا
حبیب سے اور محب کبھی وقت دیدار یار کو نہین بہولتا ہے غالب امر اسکا محبت تمنی موت
ہوتا ہے تاکہ دار عصاۃ سے رہا ہو کر منتقل طرف جوار رب العالمین کے ہو حذیفہ رضی اللہ عنہ
کو جب وفات آئی کہا حبیب جاء علی فاقة لا افلح من ندم اللهم ان کنت تعلم
ان الفقر احب الی من الغنی والسقم احب الی من الصحة والموت احب الی من العيش
فسهل علي الموت حتى القاك سو جسطرح کہ تائب کراہت موت مین معذور ہے اوسی طرح
یہہ حب و تمنای موت مین معذور ہے ان دونون سے اوس شخص کا رتبہ اعلی ہے جس نے
اپنے امر کو تفویض الی اللہ کر دیا ہے نہ اپنے لیے موت چاہتا ہے اور نہ حیات بلکہ احب اشیاء
اسکو وہی شے ہے جو احب الی المولی ہے یہہ اپنے فرط حب و ولا سے مقام تسلیم و رضا تک
پہونچا ہے یہی غایت و منتہی ہے بہر حال ذکر موت مین ثواب و فضل ہے اور جو شخص کہ منہمک
ہے وہ بہی کبہی ذکر موت سے استفادہ تجافی عن الدنیا کا کرتا ہے کیونکہ موت کے یاد آنے سے
نعیم دنیا منغص اور صفو لذت مکدر ہو جاتی ہے سو جو چیز لذات و شہوات کو انسان پر مکدر کردے
وہ منجملہ اسباب نجات کے ہوتی ہے اسی لیے حدیث مین ذکر موت کی فضیلت آئی ہے اور ہادم
لذات کو بہت یاد کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ اوسکی یاد سے لذات منغص ہو کر رکون الی الدنیا
منقطع ہو جاے اقبال علی اللہ ہاتھ آے حضرت نے فرمایا ہے اگر بہائم موت سے وہ حال
معلوم کرلین جو ابن آدم جانتا ہے تو پہر تم کوئی جانور فربہ نکہاؤ عائشہ نے کہا ای رسول خدا
ہمراہ شہدا کے بہی کسیکا حشر ہوگا فرمایا ہان جو شخص رات دن مین بیس بار موت کو یاد کرتا ہے
سبب اس ساری فضیلت کا یہہ ہے کہ موت موجب کنارہ کشی کی دار غرور سے اور متقاضی
استعداد کی واسطے دار آخرت کے ہوتی ہے اور غفلت ہونا موت سے طرف انہماک کے شہوات
دنیا مین بلاتا ہے حضرت نے کہا ہے موت تحفہ ہے مومن کا اسلیے فرمایا کہ دنیا سجن مومن ہے
ہمیشہ اندر دنیا کے مقاسات نفس و ریاضت شہوات و مدافعت شیاطین سے تکلیف و مشقت
و محنت اوٹھاتا ہے موت رہائی ہے اس عذاب سے لہذا اطلاق عن السجن حق مین اوسکے تحفہ ہوا

فرمایا ہے موت کفارہ ہے ہر مسلمان کا مراد مسلمان سے سچا پکا مؤمن ہے جسکے زبان و
ہاتھہ سے مسلمان سلامت ہین اور اخلاق مؤمنین اندر اوسکے متحقق ہین وہ معاصی سے متدنس
نہین ہے مگر لمم و صغائر سوا ایسے مسلمان کو موت گناہون سے پاک کر دیتی ہے اور بعد اجتناب
کبائر و اقامت فرائض کے کفارہ سیئات ہو جاتی ہے حضرت کا گذر ایک مجلس پر ہوا وہان
لوگ قہقہے لگا رہے تھے فرمایا شوبوا مجلسکم بذکر مکدر اللذات پوچھا مکدر لذات کیا چیز ہے
فرمایا موت انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے بہت ذکر کرو موت کا کہ وہ صاف کرتی ہے گناہونکو
اور بی رغبت کرتی ہے دنیا مین کافی ہے موت مفرق و واعظ ہونے مین ایک انصاری نے
کہا بڑا عقلمند و بڑا کریم شخص کون ہے فرمایا اکثرھم ذکرا للموت و اشدھم استعدادا لہ اولئک
ھم الاکیاس ذھبوا بشرف الدنیا و کرامۃ الاخرۃ حسن نے کہا ہے موت نے دنیا کو فضیحت کر دیا کسی
عقل والے کے لیے کوئی خوشی باقی نہ چھوڑی ربیع بن خیثم نے کہا کوئی غائب جسکا مومن انتظار
کرے بہتر واسطے اوسکے موت سے نہین ہے پھر کہتے تھے کہ میرے مرنے کی کسیکو خبر نکرو
مجھے طرف میرے رب کے گھسیٹکر پھینکدو حکایت ایک حکیم نے اپنے ایک بھائی کو لکھا کہ تو
حذر کر موت سے اس گھر مین قبل اسکے کہ جائے تو اوس گھر مین جہان تمنا کریگا تو مرنے کی
اور موت کو نپائیگا ابن سیرین کے سامنے جب ذکر موت کا ہوتا ہر عضو اونکا مرجاتا عمر بن عبد العزیز
ہر رات فقہاء کو جمع کرکے ذکر موت و قیامت و آخرت کا کرتے پھر روتے گویا اونکے سامنے
جنازہ رکھا ہے ابراہیم تیمی نے کہا ہے دو چیزون نے لذت دنیا کی مجھسے قطع کر دی ایک ذکر
موت دوسرے وقوف نے سامنے خدا کے کعب نے کہا جسنے موت کو پہچانا اوسپر مصائب
وہموم دنیا کے آسان ہو جاتے ہین مطرف نے کہا مینے خواب مین دیکھا کہ وسط مسجد بصرہ مین
کوئی شخص یہہ کہہ رہا ہے قطع ذکر الموت قلوب الخائفین فواللہ ما تراھم الا والھین
اشعث کہتے ہین ہم پاس حسن کے جاتے وہان یہی ذکر نار و امر آخرت و ذکر موت ہوتا حکایت
ایک عورت نے عائشہ سے شکوہ کیا کہ اوسکا دل سخت ہے کہا تو موت کو بہت یاد کیا کر تیرا دل
نرم ہو جائیگا اوسنے ایسا ہی کیا اوسکا دل رقیق ہو گیا وہ نزدیک عائشہ کے شکر ادا کرنے
آئی حسن نے کہا ہے مینے کبھی کوئی عاقل نہین دیکھا لیکن اوسکو موت سے حذر پایا اور موت پر
حزین پایا حکایت عمر بن عبد العزیز نے بعض علما سے کہا مجھے وعظ کرو کہا تو پہلا خلیفہ ہے
جو مریگا کہا کچھہ اور کہو کہا تیرے آبا مین آدم تک کوئی نہین ہے مگر اوسنے مزا موت کا چکھا ہے

اب تیری نوبت آئی ہے عمر خوب روئے حکایت ربیع بن خثیم نے اپنے گھر مین ایک قبر کھود
رکھی تھی ایکدن مین کئی بار اوسکے اندر جاکر سوتے اس حیلہ سے ہمیشہ یاد موت کی کرتے تھے
اور کہتے کہ اگر ایکدم ذکر موت کا میرے دل سے جدا ہو جائے تو دل بگڑ جائے مطرف نے
کہا اس موت نے نعیم کو اہل نعیم پر منغص و تلخ کر رکھا ہے سو تم وہ نعیم طلب کرو جسمین موت نہین ہے
عمر بن عبد العزیز نے عنبسہ سے کہا تو موت کا ذکر بہت کیا کر اگر تیرا عیش وسیع ہوگا تو وہ اوسکو
تجھپر تنگ کر دیگی اور اگر تنگ ہوگا تو وہ اوس ضیق کو واسع کر دیگی حکایت ابو سلیمان دارانی
کہتے ہین مینے ام ہارون سے کہا تم موت کو چاہتی ہو کہا نہین پوچھا کیون کہا اگر مین عصیان کرون
ایک آدمی کا تو ملنا اوسکا نچاہون گی پھر اوسکی ملاقات جسکی معصیت مینے کی ہے کسطرح چاہون
غرض کہ اوس شخص کو جسکے لیے موت مصرع ہے اور تراب مضجع اور دود انیس اور منکر نکیر
جلیس اور قبر مقر و بطن ارض مستقر اور قیامت موعد اور جنت یا نار مورد ہے یہ چاہیے کہ
کوئی فکر اوسکو نہو مگر موت مین اور نہ کوئی ذکر مگر اسی موت کا اور نہ کوئی استعداد مگر اسی موت
کے لیے اور نہ کوئی تدبیر مگر اسی موت کی اور نہ کوئی تاک جھانک مگر اسی کی طرف اور نہ کوئی تعریج
مگر اسی پر اور نہ کوئی اہتمام مگر اسی کے لیے اور نہ کوئی گردش مگر اسی کے اردگرد اور نہ کوئی انتظار
و تربص مگر اسی موت کا بلکہ لائق تر یہ ہے کہ اپنی جان کو مردون مین گن رکھے اور اصحاب قبور مین
دیکھے کیونکہ ہر آیندہ قریب ہوتا ہے بعید وہ ہے جو آنے والا نہین ہے حضرت نے فرمایا ہے
الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت یعنی عقلمند وہ ہے جسنے حساب لیا اپنی جان کا اور
کام کیا مابعد موت کے لیے سو طیاری واسطے کسی شئے کے نہین ہو سکتی ہی مگر وقت تجدد ذکر
اوس شئے کے دلپر اور یہ ذکر متجدد نہین ہوتا ہے لکن جبکہ تذکرات پر اوس امر کے کان رکھے اور
منبہات مین نظر کرے وقد قرب لما بعد الموت الرحیل فما بقی من العمر الا قلیل والخلق عنہ
غافلون اقترب للناس حسابہم وہم فی غفلۃ معرضون

باب ۹ بیان مین استحباب زیارت قبور کے واسطے مردون کے اور زائر کیا کہے

اور بیان مین مبادرت الی العمل و سکرات موت و احوال محتضر کے

حدیث بریدہ مین فرمایا ہے مین منع کرتا تہا تمکو زیارت قبور سے سو اب تم انکی زیارت کیا کرو
رواہ مسلم عائشہ کہتی ہین جب میری رات ہوتی تو حضرت آخر شب کو بقیع مین جاکر کہتے السلام

مستعد ہوتا ہے جو کل آنیوالا ہے سو استعداد نتیجہ ہے قرب انتظار کا اسلیے جس کسی شخص کو
انتظار آمد موت کا بعد ایکسال کے ہے اوسکا دل مشتغل بمدت رہیگا اور ماورا مدت کو وہ
بھول جائیگا پہر صبح ہر روز اوسے انتظار سال کامل کا ہوگا جسمین سے ایکدن بھی کم نہین
ہوا ہے یہہ انتظار اوسکو ہمیشہ مانع آئیگا مبادرت الی العمل سے کیونکہ وہ اپنے نفس کے لیے
اوس سال مین گنجائش پاتا ہے اسلیے عمل مین دیر لگاتا ہے جسطرح کہ حدیث باب سابق مین
گذر چکا ہے هل ينتظرون الا فقرا منسيا الخ ابن عباس کہتے ہین حضرت ایک آدمی کو وعظ
کرتے تھے فرمایا غنیمت جان پانچ چیزون کو قبل پانچ چیزون کے جوانی کو قبل بڑھاپے کے
صحت کو قبل سقم کے غنا کو قبل فقر کے فراغ کو قبل شغل کے حیات کو قبل موت کے دوسری
حدیث مین آیا ہے دو نعمتین ہین جنمین اکثر لوگ مغبون ہین صحت و فراغ یعنے آج انکو غنیمت نہین
جانتے پہر وقت زوال کے انکی قدر پہچانینگے قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید
تیسری حدیث مین یون ہے من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعة الله غالية
الا ان سلعة الله الجنة حضرت جب اپنے اصحاب مین غفلت یا غرت دیکھتے تو بآواز بلند کہتے
اتتكم المنية راتبة لازمة اما بشقاوة واما بسعادة فرماتے انا النذير والموت المغير والساعة
الموعد کہتے علامت شرح صدر وفسحت نور کی یہہ ہے التجافی عن دار الغرور والانابة الى
دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله سدی نے اس آیت مین کہا ہے خلق الموت
والحياة ليبلوكم ايكم احسن عملا اى ايكم اكثر للموت ذكرا واحسن له استعدادا واشد
منه خوفا وحذرا حذیفہ نے کہا ہر صبح وشام ایک منادی پکارا کرتا ہے ايها الناس الرحيل
الرحيل اسکی تصدیق یہہ آیت ہے انها لاحدى الكبر نذيرا للبشر لمن شاء منكم ان يتقدم او
يتاخر اى الموت حکایت سمیع نے کہا مین نزدیک عامر بن عبد اللہ کے جا کر بیٹھا وہ نماز پڑہتے
تھے نماز مین ایجاز کر کے میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا ادحنى بحاجتك فانى اباد ر یعنے
کیا کام ہے کہہ لے مجکو جلدی ہے مینے کہا کیا جلدی ہے کہا ملک الموت کی مین اوٹھہ کھڑا ہوا
وہ بدستور نماز پڑہنے لگے حکایت داؤد طائی سے ایک شخص نے ایک حدیث پوچھی کہا
دعنى انما اباد رخروج نفسى عمر نے کہا آہستگی ہر چیز مین بہتر ہوتی ہے مگر اعمال خیر مین واسطے
آخرت کے حکایت منذر کہتے ہین مینے مالک بن دینار کو سنا اپنے نفس سے کہتے تھے
ويحك بادرى قبل ان ياتيك الامر اس کلمہ کو قریب ستر بار کے کہا ہوگا مین سنتا تھا وہ مجکو

علیکم دار قوم مؤمنین و اتاکم ما توعدون غدا مؤجلون و انا ان شاء اللہ بکم لاحقون
اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد رواہ مسلم بریدہ کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت اونکو یہہ سکہاتے تہے
کہ جب مقابر مین جائین تو یون کہا کرین السلام علیکم اھل الدیار من المؤمنین و انا ان
شاء اللہ بکم للاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ رواہ مسلم ابن عباس کہتے ہین حضرت کا
گزر قبور مدینہ پر ہوا اونپر متوجہ ہوکر کہا السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم
سلفنا ونحن بالاثر رواہ الترمذی وقال حدیث حسن انتہی کلام النووی قید لفظ رجال سے
ترجمۂ باب مین معلوم ہوا کہ زیارت قبرون کی واسطے عورتون کے جائز نہین ہے بلکہ حدیث
صحیح مین آیا ہے کہ لعن اللہ زوارات القبور پہر وقت زیارت کے جو کام کرنا چاہیے اوسکا
ذکر دعا مین گیا یعنی ذکر موت و دعا برای میت اسکے سوا کوئی کام خواہ کیسا ہی اچہا نظر آوے
ساتہہ موتی و قبور کے کرنا نچاہیے کیونکہ وہ کام بدعت تو بالیقین ہوگا اور شرک ہونا بہی اوسکا
کچہہ بعید نہین ہے جیسے کہ افعال سے زائرین اس عہد کے ظاہر ہے کہ وہ گور پرستی مردہ پرستے
کیا کرتے ہین غرض زیارت سے زہد دنیا مین یاد کرنا موت کا دعا واسطے میت کے تہی اب
مردون سے حاجت طلب کیجاتی ہے دعای مغفرت کی جگہہ اونسے مدد مانگی جاتی ہے غزالی
نے کہا ہے زیارۃ القبور مستحبۃ علی الجملۃ للتذکر والاعتبار و زیارۃ قبور الصالحین مستحبۃ
لاجل التبرک مع الاعتبار والمستحب فی زیارۃ القبور ان یقف مستدبر القبلۃ مستقبلا
لوجہ المیت وان یسلم ولا یمسح القبر ولا یمسہ ولا یقبلہ فان ذلک من عادۃ النصاری نافع
نے کہا ہے مینے ابن عمر کو سو بار یا زیادہ دیکہا ہوگا کہ قبر پر آکر کہتے السلام علی النبی السلام علی
ابی بکر السلام علی ابی پہر چلے جاتے یعنی سوا اسکے اور کچہہ نکرتے حکایت سلیمان بن سحیم کہتے
ہین مینے حضرت کو خواب مین دیکہا کہا ای رسول اللہ یہہ لوگ آپ کے پاس آکر سلام کرتے ہین
آپ انکے سلام کو سمجہہ لیتے ہین فرمایا ہان اور مین جواب انکے سلام کا دیتا ہون ابو ہریرہ نے
کہا آدمی جب قبر آشنا پر آکر سلام کرتا ہے تو وہ اوسکو پہچان لیتا ہے اور جواب سلام کا دیتا ہے
اور اگر ناآشنا ہوتا ہے تو فقط جواب سلام کا دیتا ہے بہر حال نتیجہ زیارت قبور کا یہہ ہے کہ زائر
مبادرت الی العمل کرے آفت تاخیر سے پرحذر رہے جب کسی شخص کے مثلا دو بہائی غائب
ہوتے ہین اور وہ منتظر آنے ایک بہائی کا کل اور دوسرے بہائی کا بعد ایکماہ یا ایکسال کے
ہوتا ہے تو اوس بہائی کے لیے طیاری نہین کرتا ہے جو کہ بعد ایکماہ یا ایکسال کے آئیگا بلکہ اس بہائی کے لیے

نہ کیتے تھے حسن اپنے وعظ مین کہتے تھے المبادرۃ المبادرۃ ھی الانفاس لو حبست انقطعت
عنکم اعمالکم التی تتقربون بھا الی اللہ عز وجل رحم اللہ امرءً نظر الی نفسه وبکی علی عدد ذنوبه
پھر یہ آیت پڑہی انما نعد لھم عدا یعنی الانفاس آخر العدد خروج نفسك آخر العدد فی
اھلك آخر العدد دخولك فی قبرك ابو موسی اشعری اپنی بی بی سے کہتے تھے شدی
رحالك فلیس علی جھنم معبر بعض مفسرین نے کہا ہے قوله تعالیٰ فتنتم انفسکم ای بالشھوات
واللذات وتربصتم ای بالتوبة وارتبتم ای شککتم حتی جاء امر اللہ ای الموت وغرکم باللہ الغرور
فضیل رقاشی نے عاصم احول سے کہا تمایا ھذا لا یشغلنك کثرۃ الناس عن نفسك فان
الامر یخلص الیك دونھم لا تقل اذھب ھھنا وھھنا فینقطع عنك النھار فی لا شئ فان
الامر محفوظ علیك ولم تر شیئا قط احسن طلبا ولا اسرع ادراکا من حسنة حدیثة لذنب
قدیم بعض حکما نے کہا ہے کہ بعید سوالك لا تدری متی یغشاك بندے کے سامنے کوئی کرب
و ہول و عذاب سوا سکرات موت کے نہین ہے آفات موت تین ہین ایک شدت نزع وہ
عبارت ہے نزول الم سے نفس روح پر یہان نزول سارے اجزا کا استغراق کرلیتا ہے یہانتک
کہ کوئی جزو اجزا روح منتشر سے اعماق بدن مین باقی نہین رہتا لکن اوسمین حلول الم نزع کا
ہوتا ہے یہی سبب ہے کہ آواز بیت کی منقطع ہوجاتی ہے بسبب شدت الم کے کیونکہ کرب اپنی نہایت
کو پہونچ جاتا ہے ورنہ ایک کانٹا لگتا ہے یا ذرا سی تکلیف و بیماری پہونچتی ہے تو آدمی چلاتا
چیختا ہے اسلیے کہ دلمین قوت اور زبان مین طاقت باقی ہوتی ہے اور نزع کے وقت بسبب
سریان الم کے ہر جزو مین و عضو و کرب کے دل مین کوئی جگہ خالی نہین بچتی بلکہ ہر قوت گرجاتی ہے
اور ہر جارحہ ضعیف ہوجاتا ہے قوت استغاثہ کی نہین رہتی عقل بیہوش و مشوش و مدہوش
رہجاتی ہے اور زبان گونگی پڑجاتی ہے اور اطراف بیکار ہوجاتے ہین اور آدمی چاہتا ہے
کہ اگر انین و صیاح و استغاثہ سے استراحت ملے تو وہ یہی کرے لکن اوسکو قدرت اس کام پر نہین
ہوتی ہے غرضکہ انتشار الم کا داخل و خارج مین ہوتا ہے آنکھین اوپر کو چڑھ جاتی ہین ہونٹ
سمٹ جاتے ہین زبان اینٹھ جاتی ہے انثیین کہنچ جاتے ہین اونگلیان ہری پڑجاتی ہین
اگر ایک رگ مجذوب ہوتی تو الم عظیم ہوتا اب تو مجذوب نفس روح متالم ہے نہ ایک رگ سے
بلکہ ساری رگون سے پھر بتدریج ہر ایک عضو مرجاتا ہے اور سرد پڑجاتا ہے پہلے دونون
قدم ٹھنڈے ہوجاتے ہین پھر دونون ساق پھر دونون فخذ ہر عضو کو ایک سکرۃ بعد سکرۃ کے

اور ایک کربت بعد کربت کے پکڑلیتی ہے یہانتک کہ نوبت حلقوم تک آتی ہے اسوقت نظراوسکی دنیا
واہل دنیا سے منقطع ہوکر دروازہ توبہ کا بند ہوجاتا ہے اور ہر طرف سے حسرت وندامت
آگھیرتی ہے حدیث مین آیا ہے تقبل توبة العبد مالم یغرغر مجاہد نے کہا ہے حتی اذا حضر
احدھم الموت قال انی تبت الآن مراد اس سے معاینہ رسل ہے جب صورت ملک الموت نظر
آئی اب کچھ حال حرارت وکربت موت کا وقت ترادف سکرات وغمرات کے نہ پوچھو اسیلیے
حضرت کہتے تھے اللھم ھون علي سکرات الموت انبیاء واولیا کا خوف موت سے بہت عظیم
تھا عائشہ نے کہا ہے لا اغبط احدا یھون علیہ الموت بعد الذي رأیت من شدة موت رسول اللہ
الم موت ایسا ہے جیسے تین سو ضرب تلوار ایکبار مین کسی پر پڑین یا کسی کو ارہ سے چیرین یا مقراض
سے کترین یا جان کو ایک سوراخ سوزن سے کھینچین مومن کے لیے مرگ سفاجات
راحت ہے اور فاسق کے لیے آفت ہے حضرت کے پاس وقت موت کے ایک قدح آب تھا
اوسمین ہاتھ ڈالکر منہہ پر پھیرتے اور کہتے اللھم اعنی علی سکرات الموت وغمراتہ آدمی
سکرات موت مین ہوتا ہے اور مفاصل اوسکے بعض بعض پر سلام کرتے ہین اور کہتے ہین نفارقنی

وافارقك الی یوم القیامة

ای کف دست وساعد وبازو همہ تودیع یکدگر بکنید

فھذہ سکرات الموت علی الاولیاء واحباب اللہ فما حالنا ونحن المنھمکون فی المعاصی
وتتوالی علینا مع سکرات الموت بقیة الدواھي دوسرا داہیہ موت کا مشاہدہ صورت ملک الموت
ہے ولمیں اوس صورت سے ایک عجیب خوف ورعب گھس جاتا ہے اگر کوئی مرد عظیم القوت اوس
صورت کو دیکھے جسپر قبض روح عبد مذنب ہوتا ہے تو ہرگز طاقت رویت کی نرکھے تیسرا داہیہ
موت کا مشاہدہ کرنا عصاة کا ہے اپنے مواضع کو نار سے اور ڈرنا اوسکو دیکھکر اسیلیے کہ وقت
سکرات سب قوی بیکار ہوجاتے ہین ارواح نکلنے پر مستسلم ہوجاتے ہین روح جب تک کہ نغمہ موت
نہین سنتی نہین نکلتی وہ نغمہ یہہ ہوتا ہے البشر یا عدو اللہ بالنار یا البشر یا ولي اللہ بالجنة اسی جگہہ
سے ارباب الباب خائف وغاشی رہتے تھے حدیث مین آیا ہے لن یخرج احدکم من الدنیا حتی
یعلم این مصیرہ وحتی یری مقعدہ من الجنة او النار محمد بن واسع نے مرتے وقت کہا تھا یا
اخواتاہ علیکم السلام الی النار او یعفو اللہ اور بعض نے یہہ تمنا کی کہ وہ ہمیشہ نزع مین رہے
مبعوث نہو نہ ثواب کے لیے نہ عقاب کے لیے غرضکہ خوف سوء خاتمہ نے دل عارفون کے

قطع کرے کہ بین محبوب وقت موت کے صورت محتضر سے بدرو سکون ہے اور یہہ کہ زبان
ناطق بکلمہ شہادت ہو اور دل مین حسن ظن باللہ ہو پیشانی پر پسینے کا آنا آنکھون سے آنسو
بہنا ہونٹ کا خشک پڑجانا نشانی رحمت خدا کی ہے جو اوسپر اوترتی ہے اور آواز کرنا مثل
محنوق کے اور سرخ ہوجانا رنگ کا اور سیاہ ہوجانا ہونٹ کا نشانی عذاب الٰہی کی ہے
جو اوسپر نازل ہوا ہے بڑی علامت خیر کی یہی ہے کہ زبان سے کلمہ نکلے حدیث مین آیا ہے
لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ یا دلمین تصدیق کلمے کی ہو حدیث مین آیا ہے من مات وھو
یعلم انہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ معنی اس کلمے کے یہہ ہین کہ آدمی مرے اور اوسکے دلمین
کوئی شے سوا اللہ کے نہو سو جب کوئی مطلوب سوا واحد حق کے نہوگا تو قدوم اوسکا موت سے
محبوب پر غایت نعیم ہے اوسکے حق مین اور اگر دل مشغول بدنیا ہے اور دنیا کی طرف التفات
رکھتا ہے لذات دنیا پر متاسف ہے اور کلمہ سر زبان پر ہے اور دل ناطق نہین ہے تو وقوع
امر کا خطر مشیت مین ہے کیونکہ مجرد حرکت لسان قلیل الجدوی ہوتی ہے یہہ اور بات ہے کہ
اللہ تعالی تفضل بقبول کرے رہا حسن ظن سو اوسکا اسوقت مین ہونا مستحب ہے ہمنے کتاب
صدق اللجا الی ذکر الخوف والرجا مین ذکر اسکا کیا ہے احادیث مین فضیلت حسن رجا کی بہت
آئی ہے **حکایت** واثلہ بن الاسقع ایک بیمار پر داخل ہوئے کہا مجھے خبر دے کہ تیرا گمان ساتھ
اللہ کے کیسا ہے کہا گناہون نے مجکو ڈبا دیا مین کنارے ہلاک کے لگ گیا ہون لیکن اللہ کی
رحمت کا امیدوار ہون واثلہ نے تکبیر کہی اور کہا حضرت نے فرمایا ہے یقول اللہ تعالے
انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ما شاء **حکایت** ثابت بنانی کہتے ہین ایک جوان مین حدت
تھی اوسکی ماں اوسکو نصیحت کیا کرتی اور کہتی ای بیٹے تیرا ایکدن ہے تو اوس دن سے ڈر جب
موت آئی ماں اوسکی اوسپر گر کر کہنے لگی ای بیٹے مین تجکو اسی دن سے ڈراتی تھی اور کہتی تھی کہ
ان لک یوما فاذکر یومک اوسنے کہا ای ماں ان لی ربا کثیر المعروف وانی لارجوان لا یعدمنی
الیوم بعض معروفہ ثابت نے کہا اللہ نے اس حسن ظن کے سبب سے اوسپر رحم کیا **حکایت**
ایک اعرابی بیمار ہوا اوس سے کہا تو مر جائیگا کہا مجکو کہان لیجائینگے کہا پاس اللہ کے کہا فما کراھتی
ان اذھب الی من لا یری الخیر الا منہ **حکایت** ابو معتمر نے وقت موت کے اپنے بیٹے سے
کہا ای معتمر حدثنی بالرخص لعلی القی اللہ عز وجل وانا حسن الظن بہ سلف اس بات کو
دوست رکھتے تھے کہ وقت موت کے ذکر محاسن عمل کا کیا جائے تاکہ گمان بندیکا ساتھ اللہ کے

نیک ہو و باللہ التوفیق

باب بیان مین کراہت تمنی موت کے بسبب کسی ضرر نازل کے اور لاباس ہوتا تمنی مذکور کا بسبب خوف فتنہ دین کے

ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین تمنا نکرے کوئی تم مین موت کی اگر محسن ہے شاید احسان زیادہ کرے اور اگر مسیئی ہے شاید رجوع لاے متفق علیہ هذا لفظ البخاری مسلم کا لفظ یہہ ہے تمنا نکرے کوئی تم مین موت کی اور دعا نہ مانگے اوسکے پہلے آنے سے کیونکہ جب وہ مرجائیگا تو عمل اوسکا منقطع ہوجائیگا اور زیادہ نہین کرتی مومن کو عمر اوسکی مگر خیر انس نے کہا حضرت نے فرمایا ہے آرزو نکرے کوئی تمہارا موت کی بسبب کسی ضرر کے جو اوسکو پہونچا ہے پہر اگر بے آرزو کیے نبنے تو یون کہے اللهم احيني ما كانت الحياة خيرا لي وتوفني اذا كانت الوفاة خيرا لي متفق عليه قیس بن ابی حازم واسطے عیادت خباب بن ارت کے گئے تہے اونہون نے سات داغ لگائے تہے کہا اگر حضرت نے ہمین منع نکیا ہوتا کہ ہم دعای موت کرین تو مین اوسکی دعا کرتا الحدیث رواہ البخاری

باب بیان مین ورع و ترک شبہات کے

قال الله تعالى وتحسبونه هينا وهو عند الله عظيم وقال تعالى ان ربك لبالمرصاد حدیث نعمان بن بشیر مین فرمایا ہے حلال کہلا ہے اور حرام کہلا ہے انکے بیچ مین مشتبہات ہین جنکو اکثر لوگ نہین جانتے سو جو کوئی بچا شبہات سے اوسنے بری کیا اپنے دین و آبرو کو اور جو پڑا شبہات مین وہ پڑا حرام مین جیسے چرانے والا گرد چراگاہ کے قریب ہے کہ چرے اوسمین سن رکھو ہر بادشاہ کا ایک حمی ہوتا ہے اللہ کا حمی اوسکے محارم ہین آگاہ ہو جیا و جسد مین ایک ٹکڑا ہے گوشت کا جب وہ درست ہوا سارا تن درست ہوا اور جب وہ بگڑ گیا تو سارا بدن بگڑ گیا وہ مضغہ یہی دل ہے متفق علیہ نووی نے کہا ہے رویاہ من طرق بالفاظ متقاربة یہہ حدیث شرح و بناء رکہتی ہے اسکی شرح ہمنے کتاب دلیل الطالب مین لکہی ہے خلاصہ اوسکا رسالہ حلال و حرام مین لکہا ہے اس حدیث مین ارشاد فرمایا ہے احتراز کرنیکا اموشبہات سے جو درمیان حلال بین و حرام بین کے ہوتے ہین غزالی رحمہ کہتے ہین ابن مسعود نے روایت کیا ہے کہ طلب کرنا حلال کا فرض ہے ہر مسلمان پر لیکن یہہ فریضہ فعلا اسائر فرائض جیرا عصی علی العقول واثقل علی الجوارح ہے اسیلیے بالکل علما وعملا مندرس ہوگیا ہے غموض علم اسکا سبب اندراس

عمل کا ہوگیا ہے جہال کا گمان یہہ ہے کہ حلال مفقود ہے اور رستہ وصول کا حلال تک مسدود
ہے طیبات سے سوا ماء فرات و حشیش نابت فی الموات کے کچھ باقی نہیں رہا ہے جو کچھ
اسکے سوا ہے اوسکو دست تعدی نے خبیث کر دیا ہے اور معاملات فاسدہ نے بگاڑ دیا ہے
اور جبکہ قناعت کرنا حشیش و نبات پر دشوار ہے تو سوا اتساع فی المحرمات کے کوئی وجہ
معاش کی باقی نہیں رہی ہے غرضکہ اس قطب دین کو سرے سے چھوڑ رکھا ہے اور فرق و فصل
اموال کا معلوم نکیا ہیہات ہیہات حلال بین ہے حرام بین ہے انکے بیچمین امور مشتبہات ہین
ولا تزال ھذہ الثلاثۃ مفترنات کیفما تقلبت الحالات پہر اسکے بعد فضیلت حلال کی
اور مذمت حرام کی اور مراتب شبہات کے لکہے ہین مقصود اس جگہہ یہی قسم ثالث ہے
غزالی نے کہا حدیث نص ہے اثبات اقسام سہ گانہ پر اور مشکل ان اقسام مین یہی قسم متوسط
ہے جسکو اکثر لوگ نہین جانتے اسکا نام شبہہ ہے اسلیے بیان کرنا اوسکا اور کشف غطا اوس سے
ضرور ہے فان ما لا یعرفہ الکثیر فقد یعرفہ القلیل پہر کہا ہے کہ حلال مطلق وہ ہے جسکی
ذات صفات موجبہ تحریم سے خالی ہے اور طرائق تحریم و کراہت اوسکی اسباب سے منحل
ہین جیسے وہ پانی جسکو انسان باران سے قبل گرنے کے کسی شخص کی ملک پر لیلے اور کہڑے
ہوکر ہوا سے اپنے ملک مین جمع کر لے یا ارض مباح مین حرام محض وہ ہے جسمین کوئی صفت
محرم ہو بیشک جیسی شدت مطربہ خمر مین اور نجاست بول مین یا جیسے کسی سبب منہی عنہ سے
قطعاً حاصل ہو مثل ظلم و ربا وغیرہما کے رہا شبہہ سو اوسکی کئی صورتین ہین ایک یہہ کہ تحریم
پہلے سے معلوم تہی پہر محلل مین شک پڑا پس ایسے شبہہ سے بچنا واجب ہے اور اقدام کرنا
اوسپر حرام ہے اسکی مثال یون ہے کہ صید کو تیر سے زخمی کیا وہ جا کر پانی مین گر گیا پہر اوسکو
مردہ پایا اب معلوم نہین کہ وہ پانی مین ڈوب کر مرا ہے یا زخم کے سبب سے فہذا حرام
دوسری شکل یہہ ہے کہ حلت معلوم ہے حرمت مین شک پڑا ہے اسجگہہ حکم اصل کو ہوگا
یعنی حل کو جیسے دو آدمیون نے دو عورتون سے نکاح کیا ایک پرندہ اوڑا ایک مرد نے
کہا اگر یہہ کوا ہے تو اوسکی جورو کو طلاق ہے دوسرے نے کہا اگر یہہ کوا نہین ہے تو
اوسکی جورو مطلقہ ہے اور امر غراب ملتبس ہا تو اب حکم تحریم کا کسی ایک مین بہی ان دونون
مین سے نہ دینگے اور نہ اون دونون مردون کو اجتناب کرنا لازم آئیگا لکن ورع یہہ ہے کہ
اجتناب کرین اور طلاق دیدین یہانتک کہ وہ دونون واسطے سائر ازواج کے حلال

ہوجائین تیسری صورت یہہ ہے کہ اصل مین تحریم ہو لکن موجب تحلیل بظن غالب طاری ہوجائی اور مشکوک فیہ ہو اور غالب حل ہے اسدم اوسمین نظر کرینگے اگر غلبہ ظن طرف کسی سبب معتبر شرعی کے مستند ہوگا تو مختار حلت ہے اور اجتناب کرنا اوس سے داخل ورع شہرےگا جیسے شکار کو تیر سے زخمی کیا وہ غائب ہوگیا پہر اوسکو مردہ پایا اوسپر کسی شخص کے تیر کا اثر بجز اسکے تیر کے نہین ہے لکن احتمال ہے کہ سقط ہوگیا ہو یا کسی اور سبب سے مرگیا ہو سو اگر کوئی اور صدمہ یا جراحت ظاہر ہوگی تو ملحق بقسم اول ہوگا لکن مختار یہی ہے کہ وہ حلال ہے چوتہی شکل یہہ ہے کہ حلت معلوم ہے لکن گمان غالب یہہ ہے کہ اوسپر طریان محرم کا بسبب کسی وجہ معتبر شرعی کے ہوا ہے تو اس صورت مین استصحاب مرتفع ہوگا اور حکم تحریم کا دیا جائیگا مثلاً دو برتن ہین ایک برتن کی نجاست باعتماد علامات معینہ اجتہاد سے پائی جاتی ہے اور ظن غالب نجاست کا ہوتا ہے تو اسدم اوس برتن سے پینا حرام ٹہہریگا پانچوین صورت یہہ ہے کہ حرام حلال مختلط ہوجائین اور اشتباہ حاصل ہو اور تمیز نہو سکے اسکی کئی شکلین ہین ایک یہہ کہ عین منسوب ہو طرف عدد محصور کے جیسے ایک مردار جانور مختلط بمذکاۃ ہوجاوے یا ایک رضیعہ دس عورتون مین ملجاوے کہ یہہ شبہہ واجب الاجتناب ہے اجماعاً اسلیئے کہ اسمین اجتہاد و علامات کا مجال نہین ہے کیونکہ اختلاط سے عدد محصور کے مثل شئی واحد ہوگیا ہے یہہ جب ہے کہ اختلاط حلال محصور کا حرام محصور سے ہو اور اگر حلال محصور حرام غیر محصور سے مختلط ہوگیا ہے تو پہر وجوب اجتناب کا بالاولی ہوگا دوسرے یہہ کہ حرام محصور مختلط بحلال غیر محصور ہو جیسے کہ ایک رضیعہ یا دس رضیعہ مختلط بنساء بلد کبیر ہوجائین کہ اسصورت مین اجتناب کرنا نکاح اہل بلد سے لازم نہین آتا ہے بلکہ اوس شہر کی جس عورت سے چاہے نکاح کرے اسلیئے کہ جسکو یہہ بات معلوم ہے کہ مال دنیا کا مختلط بحرام ہے قطعاً اوسکو ترک شراء و اکل کا لازم نہین آتا ہے کیونکہ اسمین حرج ہے اور دین مین حرج نہین ہے حضرت کے وقت مین ایک سپر چوری گئی تہی اور عبا مال غنیمت سے کسینے خیانت کرلی تہی لکن صحابہ سنے یہہ نکیا کہ شراء سپر و عبا ہای دنیا کا ترک کردیا ہو اسیطرح یہہ بات بہی معلوم تہی کہ لوگ دراہم و دنانیر مین ربا لیتے ہین لکن حضرت سنے اور صحابہ سنے بالکل دراہم و دنانیر کا لین دین ترک نکیا بالجملہ انفکاک دنیا کا حرام سے جب ہی ہوسکتا ہے کہ ساری خلق معاصی سے معصوم ہو حالانکہ یہہ محال ہے اور جبکہ یہہ شرط دنیا مین نہین چل سکتی تو پہر ایک شہر مین بہی چلیگی مگر اوسیوقت کہ ایک جماعت محصور سے واقع ہو بلکہ اجتناب کرنا اس سے داخل ورع

وسوسین ہے کیونکہ یہہ بات نہ حضرت سے ماثور ہے اور نہ کسی صحابی سے منقول اور
وفا اس شرط کا کسی ملت مین ملل سے اور نہ کسی عصر مین اعصار سے متصور ہوسکتا ہے واللہ اعلم
تنبیہ یہ ہے کہ اختلاط حرام غیر محصور کا حلال محصور سے ہو گیا ہے جسطرح کہ حال اکثر اموال کا
اس زمانے مین ہے سو اس اختلاط کی وجہ سے تناول کسی شی کا بعینہ جو کہ محتمل حلت و حرمت
ہے حرام نہین ہے مگر اوسی وقت کہ کوئی علامت اوسکی حرمت پر دلیل ہو تو اوس قرینے
سے اوسکو حرام کہہ سکین گے اور اگر عین اوس شے مین کوئی قرینۂ دالہ حرمت پر نہین ہے
تو ترک کرنا اوسکا ورع ہے اور اخذ کرنا اوسکا حلال ہے آکل اوسکا فاسق نہ ٹھہرے گا
منجملہ علامات کے ایک یہہ ہے کہ ہاتہہ سے سلطان ظالم کے لے الی غیر ذلک من العلامات
اسپر اثر و قیاس دلیل ہے زمانۂ حضرت و زمانۂ خلفاء راشدین مین بعد حضرت کے اثمان
خمور و دراہم ربا ہاتہہ مین اہل ذمہ کے مختلط باموال تھے اسیطرح اموال و غنائم مین غلول
ہوتا تہا اور جب سے کہ حضرت نے ربا سے منع کیا اور فرمایا کہ اول ربا جسکو مین موضوع
کرتا ہون ربا عباس کی ہے سب لوگون نے ترک ربا نہین کیا جسطرح کہ شرب خمور و سائر
معاصی کو ترک نہین کیا یہانتک کہ بعض اصحاب نے شراب بیچی اوسپر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا
لعن اللہ فلانا ھو اول من سن بیع الخمر اسلیے کہ اوس صحابی کی سمجھہ مین یہہ بات نہین آئی تھی
کہ تحریم خمر تحریم ثمن بھی ہے اسیطرح صحابہ نے امراء ظلمہ کو پایا لکن کوئی شخص مدینے مین بیع و شراء
سے باز نہ رہا حالانکہ اصحاب یزید نے تین دن تک مدینے مین غارتگری کی ہان ان اموال سے
کوئی براہ ورع اجتناب کرتا تہا ورنہ اکثر لوگ باوجود اختلاط و کثرت اموال منہوبہ ایام ظلمہ مین
ممتنع نہ تھے ومن اوجب ما لم یوجبہ السلف الصالح و زعم انہ تفطن من الشرع ما لم یتفطنوا
لہ فھو موسوس مختل العقل تمام تفصیل ان مباحث کی مراجعت کتاب الحلال والحرام غزالی رح
سے بخوبی منکشف ہوسکتی ہے نووی نے بعد ذکر حدیث حلال و حرام و مشتبہات کے ذکر
احادیث ورع کا کیا ہے کہا انس کہتے ہین کہ حضرت نے ایک دانہ کھجور کا راہ مین پڑا ہوا پایا
فرمایا لولا انی اخاف ان تکون من الصدقۃ لاکلتھا متفق علیہ یعنی اگر ڈر اس بات کا
نہوتا کہ یہہ صدقہ ہے تو مین اسکو کہا لیتا حدیث نواس بن سمعان مین فرمایا ہے بر حسن خلق ہے
اور اثم وہ ہے جو تیرے جی مین کھٹکے اور تو لوگونکا مطلع ہونا اوسپر ناپسند کرے رواہ مسلم
وابصہ بن معبد نے کہا ہے مین پاس حضرت کے آیا مجکو فرمایا تو اسلیے آیا ہے کہ بر سے سوال کرے

سینے کہا ہان فرمایا اپنے دل سے فتوی لے بر وہ ہے جسکی طرف جی ٹہرے اور دل آرام
پکڑے اثم وہ ہے جو تیرے جی مین آئے جائے اور سینہ مین تردد کرے اگرچہ لوگ تجہکو فتوی
دین پہر فتوی دین حدیث حسن رواہ ابوداود والدارمي في مسنده عقبہ بن حارث نے
ایک عورت سے نکاح کیا تہا ایک مرضعہ نے کہا مینے تم دونون کو دودہ پلایا ہے جب حضرت
سے پوچہا تو فرمایا کیف وقد قیل عقبہ نے اوس عورت کو چہوڑ دیا اوسنے دوسرے مرد سے
نکاح کرلیا رواہ البخاري حسن بن علی کا لفظ یہہ ہے کہ مینے حضرت سے یہہ حدیث یاد کرہی
ہے دع ما یریبك الی ما لا یریبك رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح نووی نے
کہا اسکے یہہ معنی ہین اترك ما تشك فیه وخذ ما لا تشك فیه ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
ایکبار خراج غلام سے کچہ کہا لیا تہا جب معلوم ہوا تو اونگلی حلق مین ڈالکر قے کر ڈالی
جو کچہ پیٹ مین گیا تہا وہ سب نکالڈالا رواہ البخاري نافع نے کہا عمر بن خطاب نے مہاجرین
اولین کو چار ہزار دیے اور اپنے بیٹے کو ساڑہے تین ہزار کسی نے کہا یہہ بہی تو مہاجرین
مین سے ہے پہر اسکو کیون کم دیا کہا انما ھاجر به ابوہ یعنی یہہ برابر اونکے نہین ہے جو خود
ہجرت کرکے آئے ہین بلکہ اسکو باپ اسکا ہجرت کرالایا ہے رواہ البخاري عطیہ سعدی کا
لفظ مرفوع یہہ ہے نہین پہونچتا بندہ اس درجے کو کہ متقین مین سے ہو یہانتک کہ ترک کرے
ما لا باس بہ کو حذر سے ما بہ باس کے رواہ الترمذي وقال حدیث حسن قشیری نے رسالے
مین بذیل باب الورع اپنی سند سے یہہ حدیث ابو ذر مرفوعا لکہی ہے من حسن اسلام المرء
ترکه ما لا یعنیه پہر کہا ہے اوستاد نے کہا ہے کہ ورع ترک شبہات ہے ابراہیم بن ادہم
کہتے ہین ورع ترک ہے ہر شبہہ کا ما لا یعنی ترک ہے فضلات کا ابو بکر صدیق نے کہا ہے ہم
ستر باب حلال کے ڈر سے وقوع کے باب حرام مین چہوڑ دیتے تہے حضرت نے ابوہریرہ کو فرمایا تہا
کن ورعا تکن اعبد الناس

باب ۹۶ بیان مین استحباب عزلت کے وقت فساد زمان وخوف فتنے کے دین مین اور گرفتار ہونے کے حرام وشبہات ونحوہا مین

قال اللہ تعالی ففروا الی اللہ اني لکم منه نذیر مبین حدیث سعد بن ابی وقاص مین آیا ہے
کہ حضرت نے کہا اللہ دوست رکہتا ہے تقی غنی خفی کو رواہ مسلم نووی نے کہا مراد غنا سے

خدا تو افضل ہے ابو سعید خدری کہتے ہین ایک مرد نے کہا کون شخص افضل ہے ای رسول خدا
فرمایا وہ مومن جو جہاد کرتا ہے اپنی جان و مال سے راہ خدا مین کہا پھر کون فرمایا مرد عزلت
گزین کسی شعب اور شعاب سے عبادت کرتا ہے اپنے رب کی دوسری روایت یون ہے
کہ ڈرتا ہے اللہ سے اور چھوڑتا ہے لوگون کو اپنے شر سے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا
یہ ہے قریب ہے کہ ہو بہتر مال مسلمان کا بکریان لیے پھرے اونکو پہاڑ کی چوٹیون پر اور
مواقع قطر مین بھاگتا ہو اپنا دین لیکر فتنون سے رواہ البخاری ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت
نے فرمایا معبوث نہ ہوا کیا اللہ نے کوئی نبی لکن وہ بکریان چراتا تھا اصحاب نے کہا آپ
نے فرمایا مین بھی راعی غنم تھا چند قیراط پر واسطے اہل مکہ کے رواہ البخاری دوسرا لفظ انکا
یہ ہے بہتر سامان معایش سے واسطے لوگون کے وہ مرد ہے کہ تھامے ہے باگ اپنے
گھوڑے کی راہ خدا مین اوڑتا پھرتا ہے اوسکی پشت پر جب کوئی ہنگامہ یا کھٹکا سنتا ہے
او سیدھا اوس گھوڑے پر اوڑجاتا ہے تلاش کرتا ہے قتل و موت کو اوسکے مظان مین
یا وہ مرد ہے جو کہ اپنی چند بکریون کو لیے ہوے کسی ایک پہاڑ کی چوٹی پر ان پہاڑون مین سے
یا کسی ایک جنگل مین ان جنگلون مین سے رہتا ہے اور عبادت کرتا ہے اپنے رب کی یہانتک
کہ اوسکو موت آئے نہین ہے لوگون سے مگر خیر مین رواہ مسلم غزالی رح کہتے ہین لوگونکا
عزلت و مخالطت مین اور تفضیل مین ایک کے دوسرے پر بڑا اختلاف ہے حالانکہ ہر واحد
ان دونون امر مین سے ایک طرح کے غوائل و فوائد سے منفک نہین ہوتا ہے غوائل
منفر ہین فوائد داعی ہین میل خاطر اکثر عباد و زہاد کا طرف اختیار عزلت کے ہے عزلت کو
مخالطت پر تفضیل دیتے ہین سفیان ثوری و ابراہیم ادہم و داود طائی و فضیل بن عیاض
و سلیمان خواص و یوسف بن اسباط و حذیفہ مرعشی و بشر حافی کا یہی مذہب ہے کہ عزلت افضل ہے
مخالطت سے اور اکثر تابعین کے نزدیک مخالطت و استکثار معارف و اخوان کا اور تالف
و تحبب الی المومنین اور استعانت باہل دین امر دین مین براہ تعاون علی البر والتقوی مستحب ہے
میل خاطر سعید بن مسیب و شعبی و ابن ابی لیلی و ہشام بن عروہ و ابن شبرمہ و شریح و شریک
و ابن عیینہ و ابن مبارک و شافعی و احمد و ایک جماعت کا اسی طرف ہے علما سے جو کلمات اس
باب مین آئے ہین وہ دو طرح کے ہین بعض کلمات کا میل طرف ایک رای کے ہے ان دو
آرا مین سے اور بعض کلمات مشیر ہین طرف علت میل کے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے

خذ وابعظکم من العزلة ابن سیرین نے کہا عزلت عبادت ہے فضیل نے کہا کفی باللہ محبا
وبالقرآن مونسا وبالموت واعظا کسی نے کہا اتخذ اللہ صاحبا ودع الناس جانبا حکایت
ابو الربیع زاہد نے داود طائی سے کہا مجھے کچھ وعظ کرو کہا صم عن الدنیا واجعل فطرک الآخرۃ
وفر من الناس فرارک من الاسد سفیان ثوری نے کہا ھذا وقت السکوت وملازمۃ
البیوت ابراہیم نخعی نے ایک شخص سے کہا تفقہ ثم اعتزل کہتے ہین مالک بن انس پہلے حاضر
جنازہ ہوتے عیادت بیمار کرتے حقوق اخوان بجالاتے پھر ایک ایک امر کو ترک کرتے گئے
یہانتک کہ یہہ سب امور ترک کر دیے اور کہا آدمی سے یہہ نہین بنتا ہے کہ وہ اپنے ہر عذر کی
خبر دے عمر بن عبد العزیز سے کہا تھا لو تفرغت لنا کہا ذهب الفراغ فلا فراغ الا عند اللہ
فضیل کہتے تھے مین اوس آدمی کا احسان مانتا ہون کہ جب مجکو ملے تو سلام نکرے جب مین بیمار
ہون تو میری عیادت نکرے سعد بن ابی وقاص وسعید بن زید رضی اللہ عنہما عقیق مین اپنے
گھرون کے اندر گوشہ گزین ہو گئے تھے مدینے مین نہ آتے نہ جمعہ کے لیے اور نہ کسی امر کے
لیے یہانتک کہ وہین مرے ثوری نے کہا واللہ الذی لا الہ الا ہو لقد حلت العزلۃ حکایت
ایک امیر پاس حاتم اصم کے آیا کہا تمھین کچھ حاجت ہے کہا ہان کہا کیا کہا یہہ کہ نہ تم مجکو دیکھو
اور نہ مین تمکو دیکھون اور نہ تم مجکو پہچانو اور نہ مین تمکو جانون ابن عباس نے کہا افضل مجالس
وہ مجلس ہے جو تیرے گھر کے قعر مین ہو لاتری ولا تُرى اسکے بعد غزالی نے دلائل اہل خلطہ
لکھے ہین پھر دلائل تفضیل عزلت پھر فوائد عزلت منجملہ ان فوائد کے ایک خالی ہونا ہے واسطے
عبادت و فکر و استیناس بمناجاۃ اللہ کے بعوض مناجات خلق دوسرے تخلص معاصی سے
جو غالبا بوجہ مخالطت سامنے انسان کے آتے ہین اور تسے بغیر خلوت کے سلامت رہنا
نہین ہو سکتا وہ چار ہین غیبت ریا سکوت امر بمعروف ونہی عن المنکر سے مسارقت طبع کے
اخلاق ردیہ و اعمال خبیثہ سے جو موجب حرص علی الدنیا ہوتے ہین تیسرے خلاص فتن و
خصومات سے اور صیانت نفس و دین کے خوض و تعرض کرنے سے واسطے اخطار کے کیونکہ
کم کوئی شہر ان تعصبات و فتن و خصومات سے خالی ہوتا ہے سو معتزل ان بلایا و آفات سے
سلامت رہتا ہے چوتھے خلاص ہے شر مردم سے کیونکہ کبھی وہ تجکو غیبت سے ایذا دیتے
ہین اور کبھی بدگمانی سے اور کبھی تہمت و افترا سے اور کبھی اقتراحات یعنی فرمائشات و اطماع
کاذبہ سے جنکا وفا کرنا دشوار ہوتا ہے اور کبھی نمیمہ و کذب سے پانچوین انقطاع ہے طمع مردم کا

تجھسے اور انقطاع تیری طمع کا لوگون سے چھٹے خلاص ہے مشاہدہ ثقلاء وحمقی ومقاسات
حمق واخلاق اہل سفہ سے کیونکہ رویت ثقیل کی عمی اصغر ہوتی ہے کسی نے اعمش سے
کہا تہا کہ تم کسطرح اعمش ہوگئے ہو یعنی چندھے کہا نظر الی الثقلاء سے ابن سیرین کہتے ہین
مینے ایک شخص کو سنا کہتا تھا ایکبار مینے ایک ثقیل کو دیکھا بیہوش ہوگیا جالینوس نے کہا ہے
کہ ہر شے کی ایک حمایت ہوتی ہے روح کی حمایت نظر الی الثقلاء سے ہے شافعی نے فرمایا
مین جب کبھی پاس کسی ثقیل کے بیٹھا تو مینے اوس جانب کو دوسری جانب سے اپنے اوپر گران
پایا مراد ثقیل سے مردم فربہ اندام ہین رہی مخالطت سو فوائد اوسکے یہہ ہین ایک تعلیم وتعلم
دوسرے نفع وانتفاع تیسرے تادیب وتادب چوتھے استیناس وایناس پانچوین نیل اثابت
ثواب چھٹے مخالطت تواضع ساتوین تجارب غزالی رحمہ نے بحث عزلت وخلطت کو بہت بسط
سے لکھا ہے ہر فائدے کے نیچے کلام بسیط کیا ہے اگرچہ تحقیق اس باب مین یہہ ہے کہ کسی
شخص کے لیے عزلت افضل ہوتی ہے اور کسی کے لیے خلطت لکن اس زمانے مین نزدیک میرے
واسطے طالب طریق آخرت کے یہی عزلت افضل معلوم ہوتی ہے کسی شخص کو اگر وثوق اپنے
نفس پر بصورت خلطت حاصل ہے تو یہہ اور بات ہے ورنہ ع سنت نا آمدن از آمدن افزون
بود ** اسی جگہہ سے نووی نے ترجمۃ الباب یون کیا ہے کہ فی استحباب العزلۃ عند فساد
الزمان والخوف من فتنۃ فی الدین ووقوع فی حرام وشبہات ونحوھا

باب بیان مین فضل اختلاط بالناس کے اور حاضر ہونا جمع وجماعات و مشاہد خیر ومجالس ذکر وعیادت مریض وحضور جنائز ومواسات محتاج وارشاد جاہل وغیرہ مصالح مین جسکو امر بمعروف ونہی عن المنکر پر قدرت ہو اور قمع نفس ایذاء سے اور صبر اذی پر

نووی نے اس ترجمہ مین اکثر فوائد مخالطت بیان کر دیے ہین اور کہا ہے کہ اختلاط مردم
بروجہ مذکور مختار ہے اسی پر عملدر آمد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور سائر انبیاء وخلفاء
راشدین وصحابہ وتابعین وعلماء مسلمین واخیار دین کا تہا یہی مذہب ہے اکثر تابعین و
من بعدہم کا شافعی واحمد واکثر فقہاء اسی کے قائل ہین قال تعالی وتعاونوا علی البر والتقوی

والآیات فی معنی ما ذکرتہ کثیرۃ معلومۃ انتہی قشیری نے رسالے مین باب الخلوۃ والعزلۃ منعقد کیا ہے اور باب المخلطہ نہین لکہا اس سے معلوم ہوا کہ اونکے نزدیک ترجیح عزلت کو ہے مخالطت پر اس جگہہ بعض عبارات اونکے نقل کیے جاتے ہین پہر حدیث ابوہریرہ مرفوعًا ان من خیر معایش الناس لکلہم رجلا اخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ الخ لکہکر کہا ہے اوستاد نے کہا خلوت صفت اہل صفوت ہے اور عزلت امارت وصلت ہے مرید کو ابتداء حال مین عزلت کرنا ابنای جنس سے اور نہایت مین خلوت کرنا واسطے تحقق انس کے ضرور ہے بندے پر حق ہے کہ جب عزلت اختیار کرے تو اسبات کا معتقد ہو کہ غرض عزلت سے یہہ ہو کہ لوگ اونکے شر سے سلامت رہین نہ یہہ کہ وہ لوگون کے شر سے سلامت رہے کیونکہ قسم اول مین استصغار اپنے نفس کا ہوتا ہے اور قسم ثانی مین شہود اپنے مزیت کا خلق پر ہوتا ہے مستصغر نفس متواضع ہوتا ہے اور شاہد مزیت متکبر ہوتا ہے **حکایت** ایک راہب سے کہا تہا کہ تو راہب ہے کہا نہین بلکہ مین حارس کلب ہون میرا نفس ایک سگ گزندہ ہے خلق کو کاٹتا ہے مینے اوسکو لوگون کے بیچمین سے نکال لیا ہے تاکہ وہ اوس سے سلامت رہین آداب عزلت سے یہہ ہے کہ محصل اون علوم کا ہو جس سے عقد توحید صحیح ہوجاے تاکہ کہین وساوس شیطان اوسکو بہکا ندین پہر محصل علوم شرع ہو جس سے اداے فرائض کرسکے بنا اوسکے امر کی اساس محکم پر ہو حقیقت مین عزلت اعتزال ہے خصال مذمومہ سے تاثیر تبدیل صفات مین ہوتی ہے نہ دور رہنے مین اوطان سے کسی نے کہا عارف کون ہے کہا کائن بائن یعنی کائن مع الخلق بائن بالسر ابوعلی دقاق نے کہا ہے پہن جو لوگ پہنتے ہین کہا جو لوگ کہاتے ہین اور منفرد ہو اونسے ساتہہ سر کے **حکایت** ایک آدمی مسافت بعیدہ سے پاس انکے آیا اونہون نے کہا یہہ بات کچہہ قطع مسافات ومقاسات اسفار سے نہین ملتی ہے فارق نفسک بخطوۃ وقد حصل مقصودک **حکایت** ابویزید کہتے ہین مینے رب عزوجل کو خواب مین دیکہا کہا ای رب مین تجہکو کسطرح پاؤن فرمایا فارق نفسک وتعال ابوعثمان مغربی کہتے ہین جو کوئی خلوت کو صحبت پر اختیار کرے اوسکو چاہیے کہ وہ سارے اذکار سے خالی ہو مگر ذکر رب سے اور سارے ارادات سے خالی ہو مگر رضا سے رب اور مطالبۂ نفس سے پہر سارے اسباب سے خالی ہو اگر اس صفت پر نہو تو خلوت اوسکو کسی فتنہ وبلیہ مین گرفتار کردیگی بعض نے کہا ہے لا الانفراد فی الخلوۃ اجمع لدواعی السلوۃ **حکایت**

ایک آدمی ابو بکر وراق کی زیارت کو آیا تھا جب واپس جانے لگا کہا مجھے کچھ وصیت کرو کہا وجدت خیر الدنیا والاخرۃ فی الخلوۃ والقلۃ وشرھما فی الکثرۃ والاختلاط جنید نے کہا ہی مکابدۃ العزلۃ ایسر من مداراۃ المخالطۃ مکحول نے کہا اگر مخالطت میں خیر ہے تو عزلت میں سلامت ہے یحیی بن معاذ نے کہا وحدت جلیس صدیقین ہی شبلی نے کہا من علامات الافلاس الاستیناس بالناس ابن مبارک سے پوچھا دوای دل کیا ہی کہا قلۃ الملاقاۃ للناس میل خاطر غزالی بھی طرف ترجیح عزلت کے پایا جاتا ہے

باب ایک بیان مین تواضع وخفض جناح کے واسطے مومنین کے

قال تعالی واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین وقال تعالی یا ایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین وقال تعالی یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم وقال تعالی ولا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی وقال تعالی ونادی اصحاب الاعراف رجالا یعرفونھم بسیماھم قالوا ما اغنی عنکم جمعکم وما کنتم تستکبرون اھؤلاء الذین اقسمتم لا ینالھم اللہ برحمۃ ادخلوا الجنۃ لا خوف علیکم ولا انتم تحزنون حدیث عیاض بن حمار مین فرمایا ہے اللہ تعالی نے مجکو وحی کی کہ تم خاکساری کرو کوئی شخص کسی شخص پر فخر نکرے اور نہ کوئی کسی پر باغی ہو رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعا یہہ ہے زیادہ نہین کی اللہ نے کسی بندے کو عفو سے مگر عزت اور خاکساری نکی کسینے واسطے اللہ کے مگر بلند کیا اوسکو اللہ نے رواہ مسلم انس کا گزر لڑکون پر ہوا اونکو سلام کیا اور کہا کہ حضرت اسیطرح کیا کرتے تھے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ ایک کنیز منجملہ اماء مدینہ کی حضرت کا ہاتھہ پکڑ لیتی اور جہان چاہتی وہان لیجاتی رواہ البخاری اسود بن یزید نے عائشہ سے پوچھا حضرت اپنے گھر مین کیا کیا کرتے تھے کہا خدمت گھر والون کی جب وقت نماز کا آتا نماز کے لیے باہر جاتے رواہ البخاری تمیم بن اسید کہتے ہین مین حضرت تک پہونچا آپ خطبہ پڑھتے تھے مینے کہا ای رسول اللہ ایک مرد غریب آیا ہے دین کا سوال کرتا ہے نہین جانتا کہ اوسکا دین کیا ہے حضرت مجھپر متوجہ ہوے اور خطبہ چھوڑ دیا میرے پاس آئے ایک کرسی لائی گئی اوسپر بیٹھے اور مجکو تعلیم فرمانے لگے جو اللہ نے اونکو سکھایا تھا پھر جاکر خطبہ کو تمام کیا رواہ مسلم اس حدیث سے بیٹھنا کرسی مونڈھے پر ثابت ہوا وبعد الحمد انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب تم مین کسی کا لقمہ گرجاے تو اوس سے اذی کو دور کرکے کہالے اوسکو شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور رکابی چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا

تم نہین جانتے کہ تمھارے کس کہانے مین برکت ہے اور جب خود کہانا کہاتے تو تینون انگلیان
چاٹ لیتے رواہ مسلم حدیث ابو ہریرہ مرفوعاً پہلے گزر چکی ہے ما بعث اللہ نبیا الا رعی
الغنم قال اصحابه وانت قال نعم کنت ارعاها علی قراریط لاهل مکة رواه البخاري دوسرا
لفظ یہہ ہے کہ فرمایا اگر بلایا جاون مین طرف کراع یا ذراع کے تو قبول کرون اور اگر ہدیہ بہیجا جاے
مجکو ذراع یا کراع تو مین لیلون رواه البخاري انس سے کہا حضرت کا ناقہ عضبا نام مسبوق
نہوتا تہا اور نہ لگتا تہا کہ ہار جاسے ایک اعرابی ایک قعود پر آیا یعنی شتر جوان پر اوسکا وہ اونٹ
عضبا پر بڑہ گیا مسلمانون پر یہہ بات شاق گزری حضرت نے پہچان لی فرمایا حق علی اللہ
ان لا یرتفع شيء من الدنیا الا وضعه رواه البخاري یعنی دنیا مین ہر کمال کو زوال ہوتا ہے

باب بیان مین تحریم کبر واعجاب کے

قال الله تعالی تلك الدار الاخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا والعاقبة
للمتقين وقال تعالی ولا تصعر خدك للناس ولا تمش في الارض مرحا ان الله لا يحب كل مختال
فخور نووی نے کہا معناه لا تميله وتعرض عن الناس تكبرا عليهم والمرح التبختر وقال تعالی
ان قارون كان من قوم موسی فبغی عليهم وآتيناه من الكنوز ما ان مفاتحه لتنوء بالعصبة
اولي القوة اذ قال له قومه لا تفرح ان الله لا يحب الفرحين الی قوله فخسفنا به وبداره الارض
الآيات حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے داخل نہوگا جنت مین وہ شخص جسکے دلمین برابر
ایک ذرہ کے کبر ہے ایک آدمی نے کہا مرد دوست رکھتا ہے کہ اوسکا کپڑا اچہا ہو اوسکا جوتا
اچہا ہو فرمایا اللہ جمیل ہے جمیل کو دوست رکھتا ہے کبر بطر حق وغمط مردم ہے رواہ مسلم
مراد بطر سے دفع ورد حق ہے قائل حق پر اور مراد غمط سے احتقار ہے لوگون کا حدیث سلمہ
بن اکوع پیشتر گزر چکی ہے کہ ایک آدمی دست چپ سے کہاتا تہا حضرت نے فرمایا دست راست
سے کہا اوسنے کہا مین نہین کہا سکتا فرمایا تو نہین کہا سکتا نہ منع کیا اوسکو مگر کبر نے پہر وہ اپنا
ہاتھ کو طرف دہان کے نہ اوٹہا سکا رواہ مسلم حارثہ بن وہب مرفوعاً کہتی ہین کیا خبر ندون
مین تمکو اہل نار کی ہر عتل جواظ مستکبر ہے متفق علیہ یہہ حدیث باب ضعفۃ المسلمین گزر چکی ہے
مراد عتل سے غلیظ جافی ہے اور جواظ سے جموع منوع مستکبر سے مغرور متکبر حدیث ابو سعید
خدری مین مرفوعاً آیا ہے حجت کی بہشت و دوزخ نے دوزخ نے کہا مجہمین جبارین متکبرین
ہونگے جنت نے کہا مجہمین ضعفاء ومساکین ہونگے اللہ نے دونون کے بیچمین فیصلہ کیا کہا

انك الجنة رحمتي ارحم بك من اشاء وانك النار عذابي اعذب بك من اشاء
ولكليكما علي ملاؤها رواه مسلم ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا نظر نکریگا
اللہ دن قیامت کو طرف اوس شخص کے جو کھینچتا ہے ازار اپنی بطر سے متفق علیہ یعنی بسبب
طغیان دولت وطول غنا کے دوسرا لفظ یہہ ہے تین شخص ہین کہ بات نکریگا اللہ اون سے
دن قیامت کو اور نہ پاک کریگا اونکو یعنی گناہون سے اور نہ آنکھہ اوٹھا کر دیکھیگا طرف اونکی
بلکہ اونکو عذاب الیم ہوگا ایک شیخ زانی دوسرا بادشاہ کذاب تیسرا عیالدار مستکبر رواہ مسلم
تیسرا لفظ انکا یہہ ہے العز ازارہ والکبریاء رداءہ فمن ینازعنی فقد عذبتہ چوتھا لفظ یہہ
ہے ایک آدمی اپنے حلہ مین چلا جاتا تہا وہ حلہ اوسکے جی کو خوش آتا تہا سر مین کنگہی کیے ہوا تہا
اتراتا چلتا تہا اپنی چال مین کہ ناگاہ اللہ نے اوسکو خسف کردیا وہ گہستا چلا جاتا ہے زمین مین دن
قیامت تک متفق علیہ سلمہ بن اکوع کا لفظ مرفوع یہہ ہے ہمیشہ لیے جاتا ہے آدمی اپنے
جی کو یہانتک کہ لکہا جاتا ہے جبارین مین پہر پہونچتی ہے اوسکو وہی بلا جو اونکو پہونچی تہی رواہ
الترمذي وقال حديث حسن مراد اس سے رفع وتکبر ہے غزالی کہتے ہین الکبر والعجب
داءان مهلكان والمتكبر والمعجب سقيمان مريضان وهما عند الله ممقوتان بغيضان پہر کہا ہے
کہ اللہ نے ذم کبر کی بہت جگہہ اپنی کتاب مین کی ہے اور ہر جبار مستکبر کو برا کہا ہے قال تعالے
ساصرف عن اياتي الذين يتكبرون في الارض بغير الحق وقال تعالے كذلك يطبع الله على
كل قلب متكبر جبار وقال تعالى واستفتحوا وخاب كل جبار عنيد وقال تعالے انه لا يحب المستكبرين
وقال تعالى لقد استكبروا في انفسهم وعتوا عتوا كبيرا وقال تعالے ان الذين يستكبرون عن
عبادتي سيدخلون جهنم داخرين وذم الكبر في القران كثير اسکے بعد بہت سے احادیث
ذم کبر مین لکہے ہین پہر کہا ہے کہ ابوبکر صدیق نے کہا ہے کہ کوئی شخص کسی شخص کو حقیر نکرے کیونکہ
صغیر مسلمین نزدیک اللہ کے کبیر ہے وہب نے کہا ہے اللہ نے جب جنت کو بنایا تو فرمایا تو حرام
ہے ہر متکبر پر **حکایت** مصعب بن زبیر نے احنف بن قیس سے کہا تہا عجبا لابن ادم یتکبر
وقد خرج من مجرى البول مرتين ثم يعارض جبار السموات

از شکم تا بکنار آمدہ — از رہ بول دو بار آمدہ

قال تعالى وفي انفسكم افلا تبصرون هو سبيل الغائط والبول محمد بن حسين بن علي کہتے ہین داخل
نہین ہوتا دل مین کسی شخص کے کبر سے کچہہ لیکن کم ہوجاتی ہے عقل اوسکی بقدر اوس کبر کے کم ہو یا زیادہ

سلیمان سے پوچھا وہ کون سیئہ ہے کہ نفع نہین کرتا ہمراہ اوسکے حسنہ کہا کبر حکایت حسن پر
ایک شخص کا گزر ہوا وہ بہت اچھا لباس پہنے تہا اوسکو بلا کر کہا ابن آدم معجب بشبابہ معجب
لشمائلہ کان القبر قد واری بدنك وكانك قد لاقيت عملك ويحك داو قلبك فان حاجة الله
الی العباد صلاح قلوبهم حکایت عمر بن عبد العزیز قبل خلیفہ ہونے سکے حج کو گئے تھے تبختر سے
چلے جاتے تھے طاؤس نے اونکے پہلو مین ایک انگلی لگائی اور کہا لیست هذه مشية من في
بطنه خراء حکایت محمد بن واسع نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ اتراتا چلتا ہے کہا تو جانتا ہے
کہ تو کون ہے تیری ماں کو مینے دو سو درہم کو مول لیا تھا رہا تیرا باپ سو اللہ سلمانون مین اوس
جیسے لوگ زیادہ نکرے حکایت مطرف نے مہلب کو جبہ خز مین تبختر سے چلتے دیکھا کہا اے بندہ
خدا اللہ اس چال کو دشمن رکھتا ہے مہلب نے کہا تو مجھے نہین پہچانتا کہا ہان مین تجھے پہچانتا ہون
اولك نطفة مذرة واخرك جيفة قذرة وانت بين ذلك تحمل العذرة مجاہد نے قولہ تعالی
ثم ذهب الى اهله يتمطى مین کہا ہے ای یتبختر کبر دو طرح پر ہوتا ہے ایک باطن مین دوسرا ظاہر
مین جو باطن کا ہے وہ خلق نفس ہے اور جو ظاہر کا ہے وہ اعمال جوارح ہی اسم کبر احق بخلق باطن
ہے اعمال اوس خلق کے ثمرات ہین کبر باطن استرواح ورکون ہے طرف رویت نفس کے فوق
متکبر علیہ کبر مستدعی متکبر علیہ ومتکبر بہ ہوتا ہے اسیوجہ سے جدا ہے عجب سے کیونکہ عجب سوائے
معجب کے دوسریکا خواہان نہین ہوتا ہے بلکہ اگر انسان اکیلا پیدا ہوتا تو معجب ہونا اوسکا متصور
ہو سکتا تہا نہ متکبر ہونا کبر کو عزت و تعظم بھی کہتے ہین متکبر علیہ کے تین درجے ہین اللہ و رسول
و سائر خلق سو تکبر علی اللہ افحش انواع کبر ہے باعث اوسکا یہی جہل محض و طغیان صرف ہوتا ہی
نمرود مردود اپنے جی مین کہتا تہا کہ مین رب السماء سے مقاتلہ کرونگا اسیطرح حال ہر مدعی
ربوبیت کا تہا جیسے فرعون وغیرہ اوسنے کہا تہا انا ربكم الاعلى اور عبودیت خدا سے عار کرتا تہا
حالانکہ اللہ نے حق مسیح مین فرمایا ہے لن يستنكف المسيح ان يكون عبد الله وقال تعالی واذا
قيل لهم اسجدوا للرحمن قالوا وما الرحمن انسجد لما تامرنا وزادهم نفورا دوسرا تکبر علی الرسل
ہے براہ تعزز نفس و ترفع نفس کے انقیاد بشر سے مثل سائر ناس کے کما قال تعالى انؤمن لبشرين
مثلنا وقولهم ان انتم الا بشر مثلنا الی قولہ لقد استكبروا في انفسهم وعتوا عتوا كبيرا اسکے
اشباہ قرآن مین بہت ہین یہہ تکبر قریب ہے تکبر علی اللہ سے اگرچہ ظاہر مین اوس سے کمتر ہے
تیسرا تکبر علی العباد ہے کہ اپنے نفس کو معظم اور غیر کو محقر سمجھے اور اوسکے مساوات سے عار کے

وانکار رکھے سو یہہ کبر اگرچہ ہر دو قسم اول سے کمتر ہے لاکن بجای خود کبر عظیم ہے دو وجہ سے ایک یہہ کہ کبر و عز و عظمت وعلی لائق نہین ہے مگر بادشاہ قادر کو بندہ ضعیف مملوک کی بھی کچھہ ہستی ہے کہ وہ تکبر کری ؎

مراو را رسد کبریا و منی ۔ کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

دوسرے یہہ کہ رذیلۂ کبر داعی ہوتا ہے طرف مخالفت خدا کے متکبر جب کسی بندے سے کلمۂ حق سنتا ہی تو اوسکے قبول کرنے سے عار کرتا ہے مناظرین کو دیکھو کہ جب اتضاح حق کا ایک کی زبان پر ہوتا ہے تو دوسرا سوحیلے اوسکے دور کرنیکو نکالتا ہے حالانکہ یہہ خلق کفار و اہل نفاق کا ہے نہ اصحاب اسلام و وفاق کا قال تعالی و قال الذین کفروا لا تسمعوا لھذا القرآن والغوا فیه لعلکم تغلبون غرضکہ ہر مناظر واسطے غلبہ و افحام کے جوار اوہ اغتنام حق کا وقت ظفر ہا تھوتکے نہین رکھتا ہے مشارک اہل کفر و نفاق سے ہے اس خلق مین اسی پر عار قبول وعظ سے بھی محمول ہے قال تعالی و اذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم باقی رہے اسباب کبر کے سو وہ سات سبب ہین ایک علم سب سے زیادہ اسراع کبر کا طرف اہل علم کے ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے آفة العلم الخیلاء عالم لوگون کو مثل بہائم کے نظر کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ اس سے ابتدا السلام کرین دوسرا سبب عمل و عبادت سے زہاد و عباد دین دنیا دونون مین تکبر کرتے ہین دنیا مین یہہ چاہتے ہین کہ لوگ اونکی زیارت کرین قضا حوائج سے پیش آئین ذکر اونکی عبادت و زہد کا کرین دین مین یون ہوتا ہے کہ وہ آپکو ناجی اور سبکو ہالک خیال کرتے ہین حالانکہ حدیث مین آیا ہے کفی بالمرء شرا ان یحقر اخاه المسلم تیسرا سبب حسب و نسب ہی جسکا نسب شریف ہوتا ہے وہ غیر نسیب کو حقیر جانتا ہے اگرچہ وہ علم و عمل مین اس سے ارفع ہو بلکہ بعض شرفا سارے لوگون کو اپنا غلام و مملوک جانتے ہین اور مخالطت و مجالست سے عار رکھتے ہین ثمرہ اس کبر کا زبان پر یہہ ہوتا ہے کہ غیر سے کہتے ہین یا نبطی یا ھندی یا ارمنی من انت ومن ابوك و انا فلان بن فلان و این مثلك ان یکلمنی او ینظر الی سو یہہ ایک رگ ہی جو اندر نفس کے دفین ہے کوئی نسیب اس سے بی نصیب نہین ہے اگرچہ صالح عاقل ہو اور وقت اعتدال احوال کے ترشح اس رذیلہ کا اوس سے نہو لکن وقت غضب کے جب نور بصیرت بجھجاتا ہے تو ترشح اسکا ہونے لگتا ہے ابو الدرداء نے سامنے حضرت کے ایک شخص کو ابن السوداء کہا تھا فرمایا یا ابا الدرداء طف الصاع بالصاع لیس لابن البیضاء علی ابن السوداء فضل ابو الدرداء نے لیٹ کر کہا

اے شخص تو اپنا پاؤن میرے رخسار پر رکھہ حدیث مین آیا ہے کہ دو شخصون نے سامنے موسی علیہ السلام کے تفاخر کیا ایک نے کہا مین فلان بن فلان ہون نو آبا دگن ڈالے اللہ نے موسی کو وحی کی کہ اس مفتخر سے کہدو کہ وہ نو اہل نار ہین تو دسوان اونکا ہے حضرت نے فرمایا قوم اپنا فخر کرنا باپ دادون پر چھوڑ دے وہ تو جہنم مین کوئلا ہوگئے ہین نہین تو یہہ اللہ پر گوبریلی سے بھی زیادہ خوار ہوجائینگے جو نجاست کو اپنی ناک سے لڑکاتا پھرتا ہے چوتھا سبب تفاخر بالجمال ہے یہہ کبر عورتون مین بہت ہوتا ہے اور طرف تنقص و ثلب و غیبت وذکر عیوب مردم کے بلاتا ہے ؎

تناسب پہ اعضا کے اتنا تبختر   بگاڑ اسنے تجھے خوبصورت بنا کے

معہذا ایک دن کی تپ مین کیسا ہی حسین جمیل کیون نہو صورت بگڑ جاتی ہے رونق چہرے و اعضا کی جاتی رہتی ہے پانچوان سبب کبر بالمال ہے یہہ پادشاہون میں اور سوداگرون مین ہوتا ہے اونکو اپنے خزائن پر انکو اپنی بضائع پر ناز رہتا ہے دہاقین اراضی مین و تجملین لباس و خیول و مراکب مین افتخار کیا کرتے ہین غنی فقیر کو حقیر سمجھکر تکبر کرتا ہے اوسکو مکد و مسکین ٹھہرا کر کہتا ہے کہ اگر مین چاہون تو تجھہ سے صد ہا مول لیکر چھوڑ دون میرے ایک دن کا نفقہ برابر تیرے ایکسال کے نفقے کے ہے سو یہہ سبب استعظام غنا و استحقار فقر سے اس بیچارے کو معلوم نہین ہے کہ فضیلت فقر و آفت غنا کیا ہے و الیہ الاشارۃ بقولہ تعالی فقال لصاحبہ وھو یحاورہ انا اکثر منک مالا و اعز نفرا اوسنے جواب دیا ان ترن انا اقل منک مالا و ولدا فعسی ربی ان یؤتین خیرا من جنتک الخ تکبر قارون کا بھی اسی جگہہ سے تہا قال تعالے فخرج علی قومہ فی زینتہ قال الذین یریدون الحیاۃ الدنیا یالیت لنا مثل ما اوتی قارون انہ لذو حظ عظیم چھٹا سبب کبر کا قوت و شدت بطش ہے پہلوان مردم ناتوان پر تکبر و تفاخر کیا کرتے ہین حالانکہ گاؤ و اسپ و فیل مین جو طاقت و قوت ہوتی ہے وہ انکو نصیب نہین ہوتی کثرت اکل و شرب سے جو کسیقدر زور آوری ہاتھہ آتی ہے وہ زمرۂ انسانیت سے خارج کر کے مشابہ بہائم و دواب بنادیتی ہے ساتوان سبب تکبر کا کثرت اتباع و انصار و تلامذہ و غلمان و مریدین و عشائر و اقارب و قبائل وغیرہا ہے ملوک کو کثرت جنود پر ناز ہوتے ہین اور علما کو کثرت تلامذہ و مستفیدین پر اور مشائخ کو کثرت مریدین و معتقدین پر اور اوساط مردم کو عشیرہ و اقارب پر غرضکہ جو چیز نعمت ہے اور اوسکا کمال اعتقاد کرنا ممکن ہے اگرچہ فی نفسہ کوئی

کمال نہوا اوس سے تکبر ہو سکتا ہے یہانتک کہ مخنث کو بھی اپنے اقران و امثال پر اس بات کا تکبر و تفاخر ہوتا ہے کہ جو معرفت و قدرت صفت خنوثت مین اوسکو حاصل ہے وہ اوسکے ہمسرون کو حاصل نہین ہے اسلیے کہ وہ اسیکو کمال سمجھکر فخر کرتا ہے اگرچہ یہ فعل اوسکا بجز نکال و وبال کے اور کچھہ نہین ہے اسیطرح فاسق کثرت شرب و کثرت فجور بالنسوان و الغلمان پر نازش کرتا ہے کیونکہ اوسکے گمان مین یہہ کام کمال ہے اگرچہ نفس الامر مین وہ مخطی ہے فصل ٭ بجامع ما یتکبر بہ العباد بعضہم علی بعض نسأل اللہ العون بلطفہ و رحمتہ بہرحال کبر منجملۂ مہلکات کے ہے کچھہ نہ کچھہ یہہ خلق مذموم ہر کسی شخص مین ہوتا ہے کوئی اس عادت ناکارہ سے خالی نہین ہے اسلیے ازالہ اوسکا فرض عین ٹھہرا ہے یہہ ازالہ نرے تمنا سے حاصل نہین ہوتا ہے بلکہ معالجہ و استعمال ادویۂ قامعہ سے غزالی نے اس جگہہ دو مقام لکھے ہین ایک مقام استیصال اصل کبر کا دل سے دوسرا دفع عارض کا اسباب خاصہ سے طالب خیر کو چاہیے کہ مراجعت احیاء العلوم کی کرکے اپنے مرض کی دوا کرے ورنہ انجام کو یہہ بیماری ہلاک کر دیگی **ف** رہا عجب سو اوسکا مذموم ہونا کتاب خدا و سنت رسول اللہ سے ثابت و متحقق ہے قال تعالی ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا اسکو معرض انکار مین ذکر کیا ہے وقال تعالی وظنوا انہم مانعتہم حصونہم من اللہ فاتاہم اللہ من حیث لم یحتسبوا اسمین رد کیا ہے کفار پر بابت اونکے اعجاب کے اپنے حصون و شوکت پر وقال تعالی وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا اسکا مرجع بھی طرف عجب بالعمل کے ہے انسان کا عجب کبھی ایسے عمل سے ہوتا ہے جسمین وہ مخطی ہے اور کبھی ایسے عمل سے جسمین وہ مصیب ہے آنحضرت نے فرمایا ہے تین چیزین مہلکات ہین شح مطاع ہوائے متبع اعجاب مرء بنفس خود ابو ثعلبہ سے فرمایا تہا اذا رأیت شحا مطاعا و ہوی متبعا و اعجاب کل ذی رأی برأیہ فعلیک نفسک ابن مسعود کہتے ہین ہلاک دو چیز و نمین ہے قنوط و عجب اللہ نے فرمایا فلا تزکوا انفسکم ابن جریج نے کہا ہے معناہ اذا عملت خیرا فلا تقل عملت زید بن اسلم نے کہا لا تبروہا ای لا تعتقدوا انہا بارۃ وہو معنی العجب مطرف نے کہا اگر مین نائم سوؤن نادم اوٹھون یہہ دوست تر ہے مجکو اس سے کہ قائم سوؤن معجب اوٹھون حکایت بشر بن منصور بڑے ذاکر عابد تھے ایکدن لنبی نماز پڑھی ایک شخص پیچھے سے دیکھہ رہا تہا انھون نے سمجھہ لیا جب نماز پڑھ چکے اوس سے کہا تو اس دیکھنے پر عجب نکرنا اسلیے کہ ابلیس لعین نے مدت

ورات تک ہمراہ ملائکہ کے خدا کی عبادت کی پہر جو کچھہ اوسکا انجام ہوا وہ ہوا عائشہ سے پوچہا تہا
آدمی کب میسی ہوتا ہے کہا جبکہ آپکو محسن گمان کرتا ہے قال تعالی لا تبطلوا صدقاتکم بالمن
والاذی من نتیجہ استعظام صدقہ کا ہے اور استعظام عمل عجب ہوتا ہے اس سے معلوم
ہوا کہ عجب سخت مذموم ہے آفات عجب کے بہت ہین یہہ داعی ہوتا ہے طرف کبر کے اور
ایک سبب سے ہے منجملہ اسباب کبر کے اس عجب سے ولادت کبر کی ہوتی ہے کبر کے آفات مخفی نہین
ہین یہہ بات ہمراہ بندون کے ہوتی ہے رہا اللہ پاک سو عجب مع اللہ داعی ہوتا ہے طرف نسیان
ذنوب و اہمال معاصی کے عجب بعض ذنوب کو تو یاد ہی نہین رکھتا ہے اور اونکے تفقد سے
بی نیاز ہو جاتا ہے یہانتک کہ بالکل بھول جاتا ہے اور جو گناہ اوسکو یاد ہوتے ہین اونکو صغیر
حقیر سمجھتا ہے نہ عظیم کبیر اسلیے اونکی تلافی و تدارک مین کچھہ جہد نہین بجالاتا بلکہ یہہ گمان رکھتا ہی
کہ وہ مغفور ہو چکے ہین رہے عبادات و اعمال سو اونکو مستعظم جانکر اللہ پر اونکے بجالانے
کی منت رکھتا ہے اور اللہ کی نعمت کو کہ اوسنے یہہ توفیق خیر اسکو دی ہے بھول جاتا ہے
پہر جب عجب آتا ہے تو آفات عجب سے اندہا ہو جاتا ہے جو کوئی متفقد آفات اعمال کا نہین ہے
اکثر سعی اوسکی ضائع جاتی ہے کیونکہ اعمال ظاہرہ جب شوائب سے خالص و نقی نہین ہوتے ہین
تو کچھہ بکار آمد نہین ہوتے تفقد وہی شخص کرتا ہے جسپر اشفاق و خوف غالب ہوتا ہی یہ شخص
معجب بلکہ معجب تو مغتر بنفسہ و برأیہ ہوتا ہے اللہ کے عذاب و مکر سے امن مین ہو کر یہہ گمان
کرتا ہے کہ وہ نزدیک خدا کے صاحب رتبہ ہے اور اوسکے لیے پاس اللہ کے منت وحق ہے
بسبب ان اعمال کے جو اوسنے کیے ہین یہانتک کہ پہر اپنی آپ تعریف و ثنا کرنے لگتا ہی اور
سوال کرنے کو اعلم تر اپنے سے عار جانتا ہے اور کبہی رای خطا پر جو اسکے خاطر مین گذری ہے
معجب ہو کر خوش ہوتا ہے اور غیر کے خواطر سے فرحت نہین پاتا پہر اوسی خطر سے پر جم کر نصیح
ناصح سنتا ہے نہ وعظ واعظ کو کچھہ خیال مین لاتا ہے بلکہ غیر کی طرف بعین استجہال نظر کرتا ہے
اور اپنے خطایا پر مصر رہتا ہے یہہ رای اوسکی اگر امر دنیوی مین ہے جو متحقق بالرای ہوا اور اگر
امر دینی مین ہے خصوصا اصول عقائد مین تو سمجھو کہ ہلاک ہو گیا اگر اپنے نفس کو متہم ٹہراتا اور
اپنی رای پر وثوق نکرتا بلکہ مستضی بنور قرآن و سنت ہوتا اور علماء دین سے استعانت کرتا
اور مدارست علم پر مواظب رہتا اور اہل بصیرت سے مسائلت کرتا تو یہہ عمل اوسکو انشاء اللہ
حق تک پہونچا دیتا فہذا و امثالہ من آفات العجب فلذلک کان من المہلکات ومن اعظم

افاته ان یفتر فی السعی لظنہ انہ قد فاز وانہ قد استغنی وھو الھلاک الصریح الذی لاشبھۃ
فیہ نسأل اللہ العظیم حسن التوفیق لطاعتہ اسکے بعد غزالی نے حقیقت عجب کی اور علاج
اوسکے علی الجملہ للکمرا اقسام مابہ العجب کے مع تفصیل علاج ذکر کیے ہین پہر کہا ہے کہ جو اسباب کبر کے
ہین وہی اسباب عجب کے بھی ہین لکن کبھی عجب ساتہہ غیر متکبر بہ کے ہوتا ہے جیسے عجب کسی
خطا پر جسکو اوسنے اپنے جہل سے صواب سمجھہ رکھا ہے لہذا اقسام عجب کے آٹھہ ہین ایک
عجب اپنے بدن پر بابت جمال وہیئت وصحت وقوت وتناسب اشکال وحسن صورت وخوش
آوازی کے معجب اپنے جمال کو دیکھتا ہے اللہ کی نعمت کو بہول جاتا ہے حالانکہ یہہ سارا جمال
ہدف تیر زوال ہے ہر حال مین آسکا علاج تفکر ہے اقذار باطن مین کہ ابتدا و انتہا رکیا ہے
اور وجوہ جمیلہ و ابدان ناعمہ کیونکر خاک مین ملکر متعفن و منتن ہوگئی قبور مین سڑ گئے اب طباع
اونسے گھن کرتے ہین دوسرا سبب بطش وقوت ہے قوم عاد نے کہا تہا من اشد منا قوۃ
اسکا علاج یہہ ہے کہ سمجھہ جائے کہ ایکدن کی تپ ساری قوت کو ضعیف کردیتی ہے مین کس بات پر
اترا وٗن اللہ اگر چاہے تو ذراسی آفت مسلط کر کے ساری طاقت سلب فرمالے تیسرا سبب
عجب ہے ساتہہ عقل وکیاست وتفطن دقائق امور کے مصالح دین ودنیا مین آسکا ثمرہ استبداد
بالرائی وترک مشورہ واستجہال مردم مخالف رای خود وقلت اصغاء لاہل العلم ہے آسکو بوجہ اس
عقل وہوش کے مستغنی اور دوسرے کو مستحقر جانتا ہے اسکا علاج یہہ ہے کہ اللہ کا شکر کرے
کہ اوسنے مجھے عقل وشعور عطا کیا اور سوچے کہ یہہ ساری عقل ادنی مرض سے جو دماغ مین پیدا
ہوسکتا ہے جاسکتی ہے جب موسوس ومجنون ہوجائیگا تو لوگ اسکو مضحکہ بنائینگے چوتہا عجب
ساتہہ نسب شریف کے ہے جسطرح کہ بعض ہاشمین اس خبط مین گرفتار ہین کہ شرف نسب واسطے
اونکے منجی ہوجائیگا اور وہ مغفور لہم ہین یا بعض کو انمین یہہ خیال ہے کہ ساری خلق انکی موالی
وعبید ہے اسکا علاج یہہ ہے کہ یون جانے کہ شرف طاعت وعلم وخصال حمیدہ سے ہوتا ہے
نہ نرے نسب وحسب سے آخر انہین قبائل مین وہ لوگ بہی تو ہین جو کہ نسب مین اسکے برابر
اور قبیلہ مین اسکے شریک ہین مگر اللہ ویوم آخر پر ایمان نہین رکہتے ہین وہ نزدیک اللہ کے
بدتر کلاب سے اور خسیس تر خنازیر سے ہین یہہ نسب اونکے کچہہ کام نہ آیا نہ شرافت خاندانی
اپنا اثر دکہایا بلکہ ہمراہ اس عجب کے وہ ساری شرافت شر وآفت ہوگئی شرف تو تقوے سے
ہوتا ہے نہ نسب سے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم حدیث مین آیا ہے ان اللہ قد اذہب عنکم

عبية الجاهلية اي كبرها كلكم بنو آدم و آدم من تراب فاطمه علیها السلام سے بڑھ کر کسکا
نسب ہوگا حضرت نے خود اونکو یہہ کہدیا تہا لا اغنی عنك من الله شيئا اعلی پانچوان عجب ہے
ساتھہ نسب سلاطین ظلمہ و اعوان ظلمہ کے نہ ساتھہ دین و علم کے اور یہہ نہایت جہل سے ہے اسکا
علاج یہہ ہے کہ اونکے مخازی و ماجریات ظلم و ستم و جور علی عباد اللہ مین نظر کرے اور فسادات
دین کو جو اونکے ہاتھون سے واقع ہوئے ہین خیال مین لاوے اور سمجہے کہ وہ سب اللہ کے
نزدیک ممقوت ہین اور اگر وہ صور اونکے جو آگ مین ہین اور وہ اقذار و انتان اونکے جو
جہنم مین ہین اونکو دیکہہ لے تو سخت گہن اونسے کرے اور اونکی طرف منسوب ہونے سے
بیزار ہو جاوے بلکہ کلب و خنزیر کی طرف منسوب ہونے کو دوست تر رکہے نہ اونکی طرف
اولاد ظلمہ کا حق اگر اللہ اونکو محفوظ رکہے یہہ ہے کہ وہ اللہ کا شکر بجالائین کہ اللہ نے اونکے
دین و ایمان کو سلامت رکہا ہے اور اگر وہ ظلمہ مسلمان غیر مشرک تہے تو اونکے لیے استغفار
کرین نہ عجب اونکے نسب پر کرنا جہل محض ہے چہٹا عجب ہے ساتھہ کثرت عدد کے اولاد و
خدم و غلمان و عشیرہ و اقارب و انصار و اتباع سے جسطرح کفار نے کہا تہا نحن اکثر اموالا و اولادا
یا مسلمانون نے ذو حنین کے کہا تہا لا نغلب الیوم من قلة اسکا علاج یہی ہے کہ اپنے اور اونکے
ضعف مین نظر کرے اور سبکو بندہ عاجز جانے اونکو اپنی جان کے نفع و ضرر کا تو کچہہ اختیار ہی نہین ہے
دوسرے کو کیا نفع نقصان پہونچا سکتے ہین کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله اور
جبکہ وہ بعد اسکے مرنے کے جدا ہو جاوینگے اور یہہ اکیلا قبر مین ذلیل خوار دفن ہوگا اور کوئی اہل
یا ولد یا قریب یا حمیم یا عشیر اسکا رفیق نہوگا تو پہر اس عدد و عُدد پر عجب کرنا کیا جب یہہ شٹہا ٹہہ
اسکے احوج اوقات مین کچہہ کام نہ آیا بلکہ وہان سانپ بچہو کیڑون مکوڑون نے آگہیرا تو پہر
یہہ عجب جہل محض ٹہہرا يوم يفر المرء من اخيه وامه وابيه وصاحبته وبنيه لكل امرء منهم يومئذ
شأن يغنيه پس جبکہ یہہ اشیاء قبر و قیامت مین کچہہ کام نہ آوے اور اشد حال مین ساتھہ چہوڑ کر
بہاگ نکلے تو اونسے بیان کیا امید خیر کی ہے ساتوان عجب ہی ساتھہ مال کے اللہ نے صاحب
باغ سے نقل کیا ہے کہ اوسنے کہا تہا انا اكثر منك مالا واعز نفرا اور حضرت نے ایک دغنی کو
دیکہا کہ اوسکے پاس ایک فقیر آبیٹہا غنی ہٹ گیا اور اپنا کپڑا سمیٹنے لگا فرمایا اخشیت ان یعدو
الیك فقره اسکی علاج یہہ ہے کہ آفات مال و کثرت حقوق و عظم غوائل دولت مین تفکر کرے
فضیلت فقراء اور سبق فقراء الی الجنة کی طرف نظر ڈالے مال کو غادی و رائح سمجہے آج آیا کل گیا

شی سب اصل جانتے یہود و نصاری مین اس سے بھی زیادہ مالدار ہین بلکہ ہنود و کفار کے
پاس جسقدر مال ہے اوتنا کسی مسلمان کے پاس نہین ہے اس اجمال کی تفصیل کتاب زہد و
کتاب ذم الدنیا و کتاب ذم المال غزالی سے بخوبی سمجھ مین آتی ہے آٹھوان عجب ہی ساتھ رای
خطا کے قال تعالی افمن زین له سوء عمله فرآه حسنا وقال تعالی وهم یحسبون انهم
یحسنون صنعا حضرت نے فرمایا ہے یہہ امر آخر امت مین غالب ہو جائیگا اگلی امتین اسی طرح
متفرق بفرق ہو کر ہلاک ہوگئین ہر فرقہ اپنی رای پر معجب تھا وکل حزب بما لدیهم فرحون
اصل ساری بدع وضلال کی یہی اعجاب بالرای ہے غزالی نے کہا ہے العجب بالبدعة هو
استحسان ما یسوق الیه الهوی والشهوة مع ظن کونها حقا یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ استحسان
بدعت کا داخل ہے عجب مذموم مین کوئی بدعت مستحسنہ نہین ہوتی ہے ولہذا اس عجب کے
علاج کو علاج غیر سے دشوار تر کہا ہے کیونکہ صاحب رای خطا اپنی خطا سے جاہل ہے اگر عارف
خطا ہوتا تو خطا کو ترک کر دیتا جو مرض شناخت مین نہین آتا ہے اوسکا علاج نہین ہو سکتا ہے
والجهل داء لا یعرف فتعسر مداواته جدا وانما علاجه علی الجملة ان لا یخوض فی المذاهب
ولا یصغی الیها ولا یسمعها ولکن یعتقد ان الله واحد لا شریك له وانه لیس کمثله شیئ
وهو السمیع البصیر وان رسوله صادق فیما اخبر به ویتبع سنة السلف فی یؤمن بجملة ما جاء
به الکتاب والسنة من غیر بحث وتنقیر وسؤال عن تفصیل بل یقول امنا وصدقنا ویشتغل
بالتقوی واجتناب المعاصی واداء الطاعات والشفقة علی المسلمین وسائر الاعمال فان خاض
فی المذاهب والبدع والتعصب فی العقائد هلك من حیث لا یشعر انتہی ملخصا نسأل الله العصمة
من الضلال ونعوذ به من الاغترار بخیالات الجہال

باب ۲ بیان مین حسن خلق کے

قال الله تعالی وانك لعلی خلق عظیم وقال الله تعالی والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس
الآیة انس کا لفظ یہہ ہے کان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم احسن الناس خلقا متفق علیه
دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ مینے دس برس حضرت کی خدمت کی کبھی مجھے اف نکہا اور کسی شی کو جو
مینے کی یہہ نفرمایا کہ کیون کی اور جو چیز مینے نہ کی کبھی نہ کہا کہ کیون نکی متفق علیه صعب بن جثامہ
کہتے ہین مینے حمار وحشی بطور ہدیہ پاس حضرت کے بھیجا آپ نے واپس کر دیا جب میرے چہرے
مین اثر ملال کا پایا فرمایا انا لم نرده علیك الا انا حرم متفق علیه حدیث نواس بن سمعان مین

آیا ہے کہ میتے بر و اثم کو پوچھا فرمایا بر حسن خلق ہے اثم وہ ہے جو تیرے سینے مین تتنے بنے
اور تو لوگون کا مطلع ہونا اوسپر مکروہ رکھے رواہ مسلم ابن عمرو کہتے ہین حضرت نہ فاحش تھے
نہ متفحش فرماتے تھے ان من خیارکم احسنکم اخلاقا متفق علیہ حدیث ابو الدرداء مین فرمایا ہے
نہین ہے کوئی شئی گران تر میزان مومن مین دن قیامت کو حسن خلق سے اور اللہ دشمن
رکھتا ہے فاحش بدزبان کو رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح ابو ہریرہ کہتے ہین
حضرت سے پوچھا کون چیز لوگون کو زیادہ تر جنت مین لیجائیگی کہا تقوی اللہ کا اور حسن خلق
پوچھا اکثر داخل کرنیوالی لوگون کی آگ مین کون چیز ہے کہا دہان و شرمگاہ رواہ الترمذي
وقال حدیث حسن ودوسرا لفظ اسکا مرفوعا یہ ہے اکمل مومنین ایمان مین وہ ہے جسکا خلق
بہت اچھا ہے خیار تمہارے وہ ہین جو خیار ہین ساتھ اپنے گھروالون وبیبیون کے رواہ
الترمذي وقال حدیث حسن صحیح حدیث عائشہ مین فرمایا ہے مومن پالیتا ہے ساتھ حسن
خلق کے درجہ صائم قائم کا رواہ ابوداود ابوامامہ باہلی کہتے ہین حضرت نے فرمایا ضامن
ہون گھر کا گرد جنت کے واسطے اوس شخص کے جسنے ترک کردیا ہے جھگڑنا اگرچہ محق ہو اور گھر
وسط جنت مین اوسکے لیے جسنے چھوڑدیا ہے جھوٹ بولنا اگرچہ ہنسی مین ہو اور گھر کا اعلی
جنت مین اوسکے لیے جسنے اچھا بنایا اپنی خلق کو حدیث حسن صحیح رواہ ابوداود باسناد صحیح
جابر کا لفظ مرفوع یون ہے بڑا محبوب اور بڑا قریب تم مین کا مجھسے نشست مین دن قیامت کو
وہ ہے جو احسن الاخلاق ہے اور بڑے دشمن اور بعید دور مجھسے دن قیامت کو وہ لوگ ہین
جو ثرثار متشدق متفیہق ہین کہا ثرثارین متشدقین کو تو ہم جانتے ہین لکن متفیہقین کون ہین فرمایا
متکبرین رواہ الترمذي وقال حدیث حسن ثرثار کہتے ہین اوسکو جو متکلف کثیر الکلام ہو
متشدق وہ ہے جو لوگون پر زبان درازی کرے اور واسطے تنامح وتعظیم اپنے کلام کے
منہ بھر کر باتین بنائے متفیہق مشتق ہے فہق سے بمعنی امتلا مراد وہ شخص ہے جو براہ تکبر
وارتفاع واظہار فضیلت علی الغیر توسع کرتا ہے کلام مین اور پرگو ہے ترمذی نے ابن المبارک
سے تفسیر حسن خلق مین روایت کیا ہے ھو طلاقۃ الوجہ وبذل المعروف وکف الاذی
انتہی کلام النووی مین کہتا ہون یہہ ایک نوع ہے انواع اخلاق حسنہ سے ورنہ حسن اخلاق
یہہ ہے کہ سارے خصال ظاہر وباطن مطابق خصال شرع شریف کے ہون مصداق فضائل
حسن خلق کا وہی شخص ہوتا ہے جسکے عادات دینی ودنیاوی نیک وپسندیدہ ومستودہ ہوتی ہین

فقط ایک طلاقت وجہ وخندہ پیشانی ہونے سے صاحب خلق حسن نہین سمجہا جائیگا واللہ اعلم
اس امت مین اصحاب حسن خلق دو گروہ گذرے ہین ایک فرقہ محدثین دوسرا زمرۂ صوفیہ
صالحین ابتدا سے اس کتاب کے اس جگہہ تک بلکہ تا مابعد جسقدر بیان اعمال حسنہ وفعال
صادقہ کا ہوچکا ہے اور ہوگا وہ سب خصال داخل حسن اخلاق ہین غزالی رح نے کہا ہے
خلق حسن صفت سید المرسلین اور افضل اعمال صدیقین ہے اور تحقیقاً شطر دین اور ثمرۂ مجاہدۂ
متقین وریاضت متعبدین ہے اخلاق سیۂ سموم قاتلہ ومہلکات دامغہ ومخازی فاضحہ
ورذائل واضحہ وخبائث سیعدہ ہین جوار رب العالمین سے اپنے صاحب کو سلک شیاطین مین
منخرط کردیتے ہین یہہ دروازے ہین طرف اوس نار جہنم کے جو دلون کو جہانک لیتی ہے
جسطرح کہ اخلاق جمیلہ ابواب مفتوحہ ہین دل سے طرف نعیم جنان وجوار رحمن کے اخلاق خبیثہ
کو امراض قلوب واسقام نفوس کہا ہے یہہ وہ مرض ہے جو حیات ابد کو فوت کردیتا ہے
کہان یہہ اور کہان وہ مرض جو فقط مفوت حیات جسد ہے اللہ نے حضرت کے حق مین فرمایا ہے
کہ تو خلق عظیم پر ہے اور عائشہ نے کہا ہے حضرت کا خلق قرآن تہا وقال تعالی خذ العفو
وأمر بالعرف واعرض عن الجاهلين جبریل علیہ السلام سے پوچہا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے
کہا اللہ سے پوچہکر کہونگا پہر آکر کہا صلہ کر قاطع کو دے محروم رکہنے والے کو عفو کر ظالم سے
حضرت نے کہا ہے انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ایک شخص نے کئی بار سوال کیا کہ دین
کیا ہے فرمایا اما تفقه هو ان لا تغضب ایک مرد نے وصیت چاہی کہا خالق الناس بخلق
حسن پوچہا افضل اعمال کیا ہے کہا حسن خلق ہے کہا شوم کیا ہے فرمایا بدخلقی ہے کہا مردصالح
حسن خلق کو آگ نہین کہاتی ہے ایک عورت کا ذکر کیا کہ وہ صائمۃ النہار قائمۃ اللیل ہے
مگر بدخلق ہے اپنی زبان سے ہمسایہ کو ایذا دیتی ہے فرمایا هي من اهل النار حضرت دعا مین
کہتے تہے اللهم حسنت خلقي فحسن خلقي ع ہمچو روئی خویش نیکو ساز خوئی خویش را
فرماتے تہے اللهم اني اسألك الصحة والعافية وحسن الخلق ام حبیبہ نے کہا کسی عورت
کے دو شوہر ہوتے ہین وہ مرجاتی ہے اور وہ بہی مرجاتے ہین پہر جنت مین جاتے ہین یہہ
وہان کسکو ملیگی فرمایا لاحسنهما خلقا كان عندها في الدنيا لیگیا حسن خلق خیر دنیا وآخرت کو
حسن نے کہا جو کوئی بدخلق ہوتا ہے وہ اپنی جان کو عذاب دیتا ہے انس بن مالک نے کہا
بندہ حسن خلق سے اعلی درجہ جنت کو پہونچتا ہے حالانکہ عابد نہین ہے اور سوء خلق سے

اسفل درک جہنم مین جاتا ہے حالانکہ عابد ہے یحیی بن معاذ نے کہا ہے فی سعة الاخلاق
کنوز الارزاق وہب بن منبہ نے کہا مثال شخص بدخلق کی ایسی ہے جیسے سفال شکستہ
کہ نہ جڑ سکے اور نہ مٹی ہو فضیل نے کہا میری صحبت مین اگر فاجر حسن الخلق ہو تو مجکو محبوب تر
ہے عابد بدخلق سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا خالطوا الناس بالاخلاق وزائلوھم بالاعمال
یحیی بن معاذ نے کہا ہے سوء خلق ایک ایسا سیئہ ہے جسکے ہوتے ہوے کثرت حسنات کچھ
نفع نہین کرتی حسن خلق ایک ایسا حسنہ ہی جسکے ہوتے ہوئے کثرت سیئات کچھ ضرر نہین
ہوتی ابن عباس نے کہا ہے احسنکم خلقا افضلکم حسبا ہر بنیاد کی ایک اساس ہوتی ہے
اسلام کی اساس حسن خلق ہے عطا نے کہا ما ارتفع من ارتفع الا بالخلق الحسن ولم ینل
احد کماله الا المصطفی صلی اللہ علیه وآله وسلم فاقرب الخلق الی اللہ عز وجل السالکون
آثاره بحسن الخلق **ف** لوگون نے حقیقت حسن خلق مین کلام کیا ہے کہ کیا ہے لکن
حقیقت مین تعرض اوسکی حقیقت سے نہین کیا ہے بلکہ ثمرۂ حسن خلق کو بیان کیا ہے پہر
سارے ثمرات کا بھی استیعاب نہین کیا بلکہ ہر کسی نے جو اوسکے ذہن مین حاضر تھا اور خطور
کیا اوسکو بیان کر دیا ہے توجہ طرف ذکر حد و حقیقت محیط جمیع ثمرات کی تفصیلا و استیعابا
صرف نہین کی مثلا حسن نے کہا ہے حسن خلق بسط وجہ بذل ندی کف اذی ہے واسطی نے
کہا ھو ان لا یخاصم ولا یخاصم من شدة معرفته باللہ شاہ کرمانی نے کہا کف اذی و احتمال مؤن
ہے کسی نے کہا لوگون سے قریب اور اونکے درمیان مین غریب ہو واسطی نے کہا ارضاء
خلق ہے سراء وضراء مین ابو عثمان نے کہا رضا عن اللہ ہے سہل تستری نے کہا ادنی حسن خلق
احتمال اذی و ترک مکافات و رحمت للظالم و استغفار للظالم و شفقت علی الظالم ہے کبھی کہا کہ
حق کو رزق مین متہم نکرے بلکہ واثق بالرازق ہو اور ساکن الی الوفا ہو جمیع امور مین مطیع ہے
نہ عاصی علی مرتضی نے کہا حسن خلق تین خصال ہین اجتناب محارم طلب حلال توسع علی العیال
حسین بن منصور نے کہا حسن خلق یہہ ہے کہ جفاء خلق تجہین بعد مطالعہ حق کے اثر نکرے
ابو سعید خراز نے کہا تجکو کوئی ہم سوا اللہ کے نہو اسطرح کے بہت اقوال ہین سو یہہ تعرض ہے
ساتھہ ثمرات حسن خلق کے نہ نفس حسن خلق پھر یہہ اقوال محیط جملہ ثمرات بھی نہین مین اسلیے
نقل اقوال سے کشف غطاء حقیقت حال اولی تر ہے بات یہہ ہے کہ خلق اور خلق دو عبارتین
ہین جو معا استعمال مین آتی ہین مثلا کہتے ہین فلان حسن الخلق والخلق ہے یعنی حسن الظاہر والباطن

خلق سے صورت ظاہرہ مراد ہے اور خُلق سے صورت باطنہ کیونکہ ترکیب انسان کی جسد
مدرک بالبصر اور روح ونفس مدرک بالبصیرۃ سے ہے ان دونون کے لیے ایک ہیئت
وصورت ہوتی ہے قبیح یا جمیل سو نفس جو مدرک بالبصیرۃ ہے اعظم القدر ہے جسد سے
جو کہ مدرک بالبصر ہے اسلیے اللہ نے اوسکی اضافت طرف اپنے کرکے فرمایا ہے انی
خالق بشرا من طین فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین اس آیت
مین تنبیہ کی ہے اس بات پر کہ جسد منسوب بطرف طین ہے اور روح مضاف بطرف رب
العالمین مراد روح ونفس سے اس جگہہ ایک ہی شی ہے خُلق عبارت ہے ہیئت راسخہ
فی النفس سے جس سے کہ افعال بسہولت وآسانی صادر ہوتے ہین حاجت طرف فکرت وروّیت کے
نہین ہوتی ہے پس اگر اوس ہیئت سے صدور افعال جمیلہ محمودہ کا عقلاً وشرعاً ہوتا ہے تو
اوس ہیئت کا نام خُلق حسن ہے اور اگر صدور افعال قبیحہ کا ہوتا ہے تو اوسکا نام سوء خلق ہے
باطن کے ارکان چار ہین حسن خُلق مین اون سب کا ہونا ضرور ہے تا کہ حسن خلق تمام ہو وہ ارکان
اربعہ جب مستوی ومعتدل ومتناسب ہونگے تب حسن خلق حاصل ہوگا وہ چار رکن یہہ ہین قوت علم
قوت غضب قوت شہوت قوت عدل درمیان ان تینون قوی کے انہین اصول اربعہ کے اعتدال
سے سارے اخلاق جمیلہ صادر ہوتے ہین قوت عقل سے حسن تدبیر جودت ذہن ثقابت رای
اصابت ظن تعقل دقائق اعمال وخفایای آفات نفوس حاصل ہوگی افراط عقل سے جربزت
ومکر وخدیعت وحقد ودہا حاصل ہوگا تفریط عقل سے صدور بلہ وغمارت وحمق وجنون کا ہوتا ہے
مراد غمارت سے قلت تجربہ فی الامور کے باوجود سلامت تخیل کے ہے کیونکہ انسان کبھی ایک
شے مین غامر ہوتا ہے نہ دوسری شی مین حمق وجنون مین یہہ فرق ہے کہ مقصود احمق کا صحیح ہے
لکن سالک طریق فاسد ہے اسلیے رویت اوسکی سلوک طریق موصل الی الغرض مین صحیح نہین
ہوتی ہے جنون مین وہ چیز اختیار کرتا ہے جسکا اختیار کرنا زیبا نہین ہے اسلیے اصل اختیار وایثار
اوسکا فاسد ہوتا ہے خلق شجاعت سے صدور کرم ونجدت وشہامت وکسر نفس واحتمال وحلم
وثبات وکظم غیظ ووقار وتودُّد وامثالہا کا ہوتا ہے یہہ سب اخلاق محمودہ ہین افراط شجاعت
کو تہور کہتے ہین اوس سے صلف وبذخ واستشاطت وتکبر وعجب صادر ہوتا ہے تفریط شجاعت
سے صدور مہانت وذلت وجزع وخساست وصغر نفس وانقباض تناول حق واجب سے ہوتا ہے
اسیطرح خلق عفت سے سخا وحیا وصبر ومسامحت وقناعت وورع ولطافت ومساعدت

وظرف وقلت طمع صادر ہوتی ہے اور جب میل اس خلق کا طرف افراط یا تفریط کے ہوتا ہے
تو اوس سے حرص وشرہ ووقاحت وخبث وتبذیر وتقتیر وریا وہتکت ومجانت وعبث وملق و
حسد وشماتت وتذلل للاغنیاء واستحقار فقراء وغیر ذلک حاصل ہوتا ہے غرضکہ امہات محاسن
اخلاق کے بھی فضائل چہارگانہ ہین حکمت شجاعت عفت عدل باقی سب اسکے فروع ہین ان
چارون فضائل مین کمال اعتدال کو سوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی نہین پہونچا
بعد حضرت کے سارے لوگ قرب وبعد مین آپ سے متفاوت ہین لکن جو کوئی ان اخلاق مین
حضرت سے قریب ہے وہ بقدر قرب کے آپ سے اللہ سے بھی قریب ہے اور جس کسی نے
ان سب اخلاق کو جمع کر لیا ہے وہ مستحق اس بات کا ہے کہ درمیان خلق کے ملک مطاع مرجع
جمیع خلائق ہو سارے افعال مین اوسکا اقتدا کیا جائے اور جو کوئی ان سب اخلاق سے منفک
ہے اور متصف باضداد ہے وہ مستحق اسکا ہے کہ بلاد وعباد مین سے نکالدیا جائے
کیونکہ وہ قریب من الشیطان ہے اسی لائق ہے کہ دور رہے جسطرح کہ شخص اول قریب
من الملک ہے لائق اسکے ہے کہ اوس سے تقرب حاصل کیا جائے اوسکے اقتدا عمل مین
آئے کیونکہ حضرت مبعوث نہین ہوئے ہین مگر اسلیے کہ تتمیم مکارم اخلاق کرین قرآن
پاک مین طرف ان اخلاق کے اوصاف مومنین مین اشارہ کیا ہے فرمایا ہے انما المؤمنون
الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاہدوا باموالہم وانفسہم فی سبیل اللہ اولئک
ہم الصادقون ایمان باللہ وبالرسول بغیر ارتیاب عبارت ہے قوت یقین سے جو ثمرہ ہے
عقل کا اور منتہی ہے حکمت کا مجاہدہ بالمال سخا ہے جسکا مرجع طرف ضبط قوت شہوت کے ہے
مجاہدہ بالنفس شجاعت ہے جسکا مرجع استعمال قوت غضب ہے بشرط عقل وحد اعتدال پر
اللہ نے صحابہ کا وصف کیا ہے اور فرمایا ہے اشداء علی الکفار رحماء بینہم اسمین اشارہ ہے
طرف اسکے کہ ایک موضع شدت کا ہے ایک موضع رحمت کا سو نہ شدت ہر حال مین کمال
ہے اور نہ رحمت ہر حال مین انتہی حاصلا اسکی تفصیل اگر معلوم کرنا ہو تو احیاء العلوم سے مل سکتی ہے
اسکے بعد غزالی رح نے یہہ بیان کیا ہے کہ اخلاق ریاضت کرنے سے تغیر کو قبول کرتے ہین
پھر اوس سبب کا ذکر کیا ہے جس سے علی الجملہ حسن خلق حاصل ہوسکتا ہے پھر طریقہ تہذیب
اخلاق کا بیان کیا ہے علامات امراض قلوب کے اور علامات عود کے طرف صحت کے
اور طریقہ شناخت عیوب نفس کا بیان کرکے شواہد نقل ارباب بصائر وشرع سے ذکر کیے ہین

تمییز علامات حسن خلق کا بیان کیا ہے ریاضت صبیان کو اول نشو ونما مین اور طریقہ تادیب
وتحسین اخلاق اطفال سکھایا ہے الی غیر ذلک یہہ موضع ذکر اون سب طرائق کا نہین ہے
کیونکہ وہ ایک کتاب مستقل ہے کہان تک اوسکا اختصار کیا جاوے مطلب اس جگہہ فقط ضبط
اطراف وحفظ اکناف مقاصد باب ہی ہے پس بس

باب ۴۲ بیان مین حلم وانارت ورفق کے

قال اللہ تعالی والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین وقال تعالے
خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاهلين وقال تعالى ولا تستوی الحسنة ولا السيئة
ادفع بالتي هي احسن فاذا الذي بينك وبينه عداوة كانه ولي حميم وما يلقها الا الذين صبروا
وما يلقاها الا ذو حظ عظيم وقال تعالى ولمن صبر وغفر ان ذلك لمن عزم الامور حديث ابن عباس
مین آیا ہے حضرت نے اشج عبد القیس سے فرمایا تھا تجھمین دو خصلتین ہین جنکو اللہ دوست رکھتا ہے
علم وانارت روایہ مسلم حلم سے مراد بردباری ہے اور انارت سے رفق ونظر کرنا امور مین
عائشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ رفیق ہے دوست رکھتا ہے رفق کو سب کامون مین متفق
علیہ دوسرا لفظ یہہ ہے دیتا ہے رفق پر جو نہین دیتا ہے عنف پر اور نہین دیتا ماسوی
رفق پر روایہ مسلم تیسرا لفظ یہہ ہے نہین ہوتا ہے رفق کسی شے مین لکن زینت دیدیتا ہے
اوسکو اور نہین نکال لیا جاتا ہے کسی شے سے مگر عیبدار کر دیتا ہے اوسکو روایہ مسلم
ابوہریرہ کہتے ہین ایک گنوار نے مسجد مین موت دیا لوگ اوس سے الجھنے کو کھڑے ہو گئے
حضرت نے فرمایا جانے دو ایک ڈول آب اسپر بہا دو فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین
روایہ البخاری انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا متفق علیہ
جریر بن عبداللہ نے مرفوعا کہا ہے جو کوئی محروم ہوا رفق سے وہ محروم ہوا سارے خیر سے
روایہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے ایک شخص نے کہا مجھے کچھہ وصیت کرو فرمایا لا تغضب
یعنی غصہ نہ کیا کرو اوسنے کئی بار یہی کہا آپ نے ہر بار یہی فرمایا کہ غصہ نہ کیا کر روایہ البخاری
حدیث شداد بن اوس مین مرفوعا آیا ہے اللہ نے ہر چیز پر احسان لکھا ہے سو جب تم قتل
کرو تو اچھی طرح کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح کرو اور چاہیے کہ تیز کرلے ایک تم مین کا
اپنی چھری کو اور آرام دے اپنے ذبیحہ کو روایہ مسلم عائشہ کہتی ہین اختیار نہین دیے گئے
حضرت درمیان دو امر کے کبھی لکن اختیار کیا ایسر امرین کو جب تک کہ وہ اثم نہو تا اگر اثم ہوتا

تو ابعد ناس ہوتی اوس سے اور انتقام نہ لیا اپنے نفس کا کبھی کسی شے مین مگر یہہ کہ حرمت خدا کی ہتک ہوتا تب اللہ کے لیے انتقام لیتے متفق علیہ ابن مسعود نے مرفوعا کہا ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو اوس شخص کی جو حرام ہے آگ پر یا حرام ہے آگ اوس پر وہ ہر مرد قریب ہین لین سہل ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

باب بیان مین عفو و اعراض و اغماض کے جاہلون سے

قال تعالی خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاهلين وقال تعالی فاصفح الصفح الجميل وقال تعالی وليعفوا وليصفحوا الا تحبون ان يغفر الله لكم وقال تعالی والعافين عن الناس والله يحب المحسنين وقال تعالی ولمن صبر وغفر ان ذلك لمن عزم الامور والآيات فی الباب كثيرة معلومة حدیث طویل عائشہ مین آیا ہی کہ حضرت نے ذکر اپنی تکلیف اوٹھانے کا دن عقبہ کے کیا اللہ نے ملک جبال کو بھیجا کہ اگر کہو تو ان دونون پہاڑون کو ملا دون یعنی یہہ لوگ اونکے بیچ مین دب کر مر جائین فرمایا بل ارجو ان يخرج الله من اصلابهم من يعبد الله وحده لا يشرك به شيئا متفق علیہ عائشہ کہتی ہین حضرت نے کبھی کسیکو اپنے ہاتھ سے نہین مارا نہ کسی عورت کو نہ کسی خادم کو مگر یہہ کہ جہاد کیا راہ خدا مین اور نہ کبھی کسی سے انتقام لیتے نفس کا لیا الحدیث رواہ مسلم ع در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست ٭ حدیث انس مین آیا ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت کی چادر کو پکڑ کر ایسا زور سے کھینچا کہ گردن مبارک مین نقش پڑ گیا کہا ای محمد حکم دو میرے لیے اوس اللہ کے مال مین سے جو تمہارے پاس ہے حضرت نے اوسکو دیکہکر ہنسدیا اور حکم عطا کا دیا متفق علیہ ابن مسعود کہتے ہین گویا مین دیکھہ رہا ہون حضرت کو کہ وہ حکایت ایک نبی کی انبیاء مین سے کرتے ہین اوس نبی کو قوم نے مار کر خون آلودہ کر دیا تہا وہ خون اپنے مُنہہ سے پونچھتے جاتے تھے اور کہتے تھے اللهم اغفر لقومي فانهم لا يعلمون متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہہ ہے پہلوان پچھاڑنے سے نہین ہوتا ہے پہلوان وہ ہے جو وقت غضب کے اپنے نفس کا مالک ہو متفق علیہ

باب بیان مین احتمال اذی کے

قال تعالی والكاظمين الغيظ الخ وقال تعالی ولمن صبر وغفر الخ نووی نے کہا وفی الباب الاحاديث السابقة فی الباب قبله ابو ہریرہ کہتے ہین ان رجلا قال يا رسول الله ان لي قرابة اصلهم ويقطعوني واحسن اليهم ويسيئون الي واحلم عنهم ويجهلون علي فقال

لئن کنت کما قلت فکانما تسفھم الملّ ولا یزال معك من الله ظھیر علیھم مادمت علیٰ ذلك

رواہ مسلم اس حدیث کا ترجمہ باب صلہ ارحام مین گزر چکا ہے ؀

باب بیان مین غضب کرنیکے وقت ہتک حرمت شرع کے اور انتصار کرنا دین کا ؀

قال اللہ تعالیٰ ومن یعظم حرمات اللہ فھو خیر لہ عند ربہ وقال تعالیٰ ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم اس باب مین حدیث عائشہ باب عفو مین گزر چکی ہی ابو مسعود بدری کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا مین پیچھے رہ جاتا ہون نماز صبح سے بسبب فلان شخص کے کہ وہ لنبی نماز ہمکو پڑھاتا ہے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین دیکھا کہ کسی موعظت مین کبھی ویسا غصہ کیا ہو جیسا کہ اوسدن کیا فرمایا ای لوگو تم مین نفرت دلانے والے ہین جو کوئی امامت کرے لوگون کی وہ ایجاز کرے کیونکہ اوسکے پیچھے بوڑھے بچے حاجتمند لوگ ہوتے ہین متفق علیہ عائشہ کہتی ہین حضرت کسی سفر سے پھر کر آئے مینے پردہ ڈالا تھا اومین صورتین تھین جب اوسکو دیکھا پھاڑ ڈالا اور رنگ چہرے کا متغیر ہو گیا کہا ای عائشہ اشد مردم عذاب مین دن قیامت کو وہ لوگ ہین جو شابہ بنتے ہین ساتھ خلق خدا کے متفق علیہ دوسرا لفظ احکا یہ ہے کہ جب اسامہ بن زید نے دربارۂ زن مخزومیہ کے سفارش کی تو فرمایا اتشفع فی حدّ من حدود اللہ پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور کہا ہلاک نہین ہوے اگلے لوگ تمسے مگر اسی سبب سے کہ جب اونمین کوئی شریف چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے اور جب کوئی ضعیف چوراتا تو اوسپر حد قائم کرتے وایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا متفق علیہ یہہ حدیث دلیل ہے انتصار لدین اللہ پر انس کہتے ہین حضرت نے آب بینی کو قبلۂ مسجد مین پڑا ہوا دیکھا شاق گزرا ایسا تک کہ چہرے پر معلوم ہوا پھر اوٹھکر اپنے ہاتھ سے اوسکو چھیلا اور کہا تم مین جب کوئی نماز مین کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات و سرگوشی کرتا ہے اوسکا رب درمیان اوسکے اور درمیان قبلے کے ہوتا ہے پس نہ تھوکے کوئی تم مین کا طرف قبلے کے ولکن جانب یسار یا زیر قدم الحدیث متفق علیہ یہہ حدیث بھی دلیل ہے انتصار دین پر واللہ اعلم

باب اس بیان مین کہ ولاۃ امور کو حکم ہے کہ ساتھ رعایا کے رفق و نصیحت و شفقت کرین اور غش سے باز رہین اور تشدید نکرین اور اونکے مصالح کو مہمل

نچھوڑین اور اونسے غافل نہون اونکے حوائج پورے کرین

قال تعالی واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين وقال تعالی ان الله يأمر بالعدل
والاحسان وايتاء ذی القربی وينهی عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون
ابن عمر کہتے ہین حضرت سنے فرمایا ہے تم سب راعی ہو تم سب مسئول ہوگے اپنی رعیت سے
امام راعی ہے پوچھا جائیگا اپنی رعیت سے مرد راعی ہے مسئول ہوگا اپنی رعیت سے عورت
راعی ہے گھر مین اپنے شوہر کے سوال کیجائیگی اپنی رعیت سے خادم راعی ہے مال مین اپنے
سید کے مسئول ہوگا اپنی رعیت سے وكلكم راع ومسئول عن رعيته متفق عليه معقل
بن یسار کا لفظ یہ ہے نہین ہے کوئی بندہ کہ راعی کرے اوسکو الله کسی رعیت کا پھر مرے وہ
جسدن کہ مرے اور وہ خائن ہو اپنی رعیت کا لکن حرام کردیگا الله اوسپر جنت کو متفق علیہ
مسلم کا لفظ یہ ہے پھر نہ گھیرا اسنے رعیت کو خیر خواہی سے تو نپائیگا ہوا جنت کی دوسرا لفظ
مسلم کا یہ ہے نہین ہے کوئی امیر کہ والی ہو وہ امور مسلمین کا پھر کوشش نکرے واسطے
اونکے اور ناصح نہو اونکا مگر نجائیگا ہمراہ اونکے جنت مین عائشہ کہتی ہین حضرت میرے گھر مین
کہتے تھے ای الله جو کوئی والی ہو امرِ امت میری سے کسی شئے کا پھر سختی کی اوسنے اونپر تو
سختی کر تو اوسپر اور جو کوئی والی ہو امر امت میری سے کسی شئے کا پھر نرمی کی اوسنے ساتھ
اونکے تو نرمی کر تو ساتھ اوسکے رواہ مسلم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے بنی اسرائیل کی
سیاست انبیاء کیا کرتے تھے جب ایک نبی مرجاتا اوسکی جگہ دوسرا نبی ہوتا میرے بعد کوئی نبی
نہین ہے میرے بعد خلفاء ہونگے بکثرت کہا ہمکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا پوری کرو بیعت اول کی
پھر دو اونکو حق اونکے اور مانگو حق اپنا الله سے الله سوال کریگا اوسنے اونکی رعیت کا متفق علیہ
عائذ بن عمرو نے کہا حضرت سنے فرمایا ہے ان شر الرعاة الحطمة متفق علیہ ابو مریم ازدی کا
لفظ یہ ہے حضرت سنے کہا جسکو والی کیا الله نے کسی شئے کا امور مسلمین سے پھر چھپ رہا وہ
اونکی حاجت وخلت وفقر سے چھپ رہیگا الله اوسکی حاجت وخلت وفقر سے دن قیامت کو

رواہ ابوداود والترمذي

باب بیان مین والی عادل کے

الله نے فرمایا ان الله يأمر بالعدل والاحسان الاية وقال تعالی واقسطوا ان الله يحب المقسطين
حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً منجملہ اون سات لوگون کے جنکو دن قیامت کے زیر سایۂ خدا سایہ ملیگا

ایک امام عادل کا ذکر بھی کیا ہے متفق علیہ ابن عمرو کی حدیث مین رفعاً آیا ہے مقسطین یعنی
عادلین نزدیک اللہ کے منابر نور پر ہونگے جو لوگ کہ عدل کرتے تحت اپنے حکم او اہل اپنا اور اپنا
امر مین جسکے وہ والی ہوئے تھے رواہ مسلم یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ جسطرح معاملات
رعیت مین عدل کرے اوسی طرح اپنے گھر والون مین بھی عدل کرے سب سے زیادہ مشکل
یہی عدل ہے عوف بن مالک نے رفعاً کہا ہے بہتر ائمہ تمھارے وہ ہین جنکو تم دوست رکھتے ہو
اور وہ تمکو دوست رکھتے ہین تم اونکو دعا دیتے ہو وہ تمکو دعا دیتے ہین بدتر ائمہ تمھارے
وہ ہین جنکو تم دشمن رکھتے ہو اور وہ تمکو دشمن رکھتے ہین تم اونکو لعنت کرتے ہو وہ تمکو لعنت
کرتے ہین ہمنے کہا اے رسول خدا کیا ہم اونکو چھوڑ دین فرمایا نہین جب تک کہ قائم رکھین وہ
تم مین نماز کو دو بار یہی لفظ فرمایا رواہ مسلم عیاض بن حمار نے مرفوعاً کہا ہے اہل جنت
تین شخص ہین بادشاہ عادل موفق مرد رحیم رقیق القلب واسطے ہر رشتہ دار اور مسلمان کے
عفیف متعفف عیالدار رواہ مسلم

باب اس بیان مین کہ طاعت ولاۃ امور کی واجب ہے غیر معصیت مین اور حرام ہے معصیت مین

قال تعالی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین واجب ہے
مرد مسلمان پر سمع و طاعت ہر محبوب مکروہ مین مگر یہہ کہ حکم کیا جائے معصیت کا جب مامور
بمعصیت ہو تو پھر نہ سمع ہے نہ طاعت متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہہ ہے جب ہم بیعت کرتے
حضرت سے سمع و طاعت پر تو آپ فرماتے فیما استطعتم متفق علیہ یعنی اطاعت استطاعت
پر ہے جو بات طاقت سے باہر ہے اوسمین اطاعت نہین ہے متفق علیہ تیسرا لفظ انکا
رفعاً یہہ ہے جسنے کھینچ لیا ہاتھ اپنا طاعت سے وہ ملیگا اللہ سے دن قیامت کو اور نہوگی
اوسکے لیے حجت اور جو شخص مرا اور نہین ہے اوسکی گردن مین بیعت وہ مریگا جاہلیت کا سا مرنا
رواہ مسلم دوسری روایت مین یون ہے جو مرا اور وہ مفارق جماعت تھا اوسکی موت
جاہلیت کی سی ہوگی یعنی ضلال و فرقت پر یہہ حکم اوس وقت کا ہے کہ امام موجود ہو اور اوسکی
بیعت نکرے اور اگر زمانہ بی امام ہو تو اللہ سے امید ہے کہ ترک بیعت پر موت جاہلیت نہو
ہان مفارقت جماعت ہر عصر مین محتمل ہے جماعت سے مراد جماعت صحابہ و تابعین و تبع تابعین
ہے اونکے طریقۂ ماثورہ سے جدا ہونا موجب موت جاہلیت کا ہے اسکی احتیاط ہر مسلمان پر
فرض ہے انس کا لفظ رفعاً یون ہے تم سنو اور مانو اگرچہ عامل ہو تمپر ایک غلام حبشی گویا

سر اوسکا ایک دانہ منقی ہے رواہ البخاری مراد یہہ ہے کہ اطاعت والی امر کی فرض ہے
اگرچہ نسب وصورت مین محقر ومصغر ہو حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے واجب ہے تجھپر
سمع وطاعت عسر ویسر ومنشط ومکرہ واثرت مین تجھپر رواہ مسلم حدیث طویل ابن عمرو مین
فرمایا ہے تمہاری یہہ امت اسکی عافیت اول مین رکھی گئی ہے اور قریب ہے کہ پہونچیگی
آخر امت کو بلا اور ایسے امور جنکا تم انکار کروگے اور آئیگا فتنہ رقیق کریگا بعض اوسکا بعض کو
پھر آئیگا اور فتنہ مومن کہیگا یہہ میرا ہلاک ہے پھر وہ دور ہو جائیگا اور دوسرا فتنہ آئیگا مومن
کہیگا هذه هذه یعنی مین اس فتنے مین ہلاک ہو جاؤنگا سو جو کوئی دوست رکھے اس بات کو
کہ جدا ہو آگ سے اور جائے بہشت مین تو چاہیے کہ آئے موت اوسکی اور وہ ایمان رکھتا ہو
اللہ و دن آخرت پر اور برتاو کرے لوگون سے جیسا کہ اپنے ساتھ چاہتا ہے اور جسنے بیعت
کی کسی امام کی اور دیا اوسکو صفقہ اپنے ہاتھ کا اور ثمرہ اپنے فواد کا تو اگر کرسکے اطاعت
اوسکی پھر کوئی دوسرا آئے اور جھگڑا نکالے تو گردن مارو تم اوسکی رواہ مسلم حدیث دلیل ہے
اس بات پر کہ آخر امت مین بلایا اور امور منکرہ بہت ہونگے اوسوقت فقط سلامتی ایمان کی
واسطے نجات کے کفایت کریگی اور یہہ فتن پے درپے ہونگے ہر فتنے مین مسلمان کو یہہ ڈر
رہیگا کہ مین اسمین تباہ و برباد ہو جاونگا اور ہر پچھلا فتنہ اگلے فتنے سے بڑھ کر ہوگا چنانچہ
مصداق اسکا موجود ہے اللہم احفظنا پھر حکم دیا کہ جب ایک امام سے بیعت کرلے تو اب باغی
کو قتل کرنا چاہیے سلمہ بن یزید جعفی نے حضرت سے پوچھا اگر ہمپر ایسے امیر ہون کہ اپنا حق ہمسے
مانگین اور ہمارا حق ندین تو آپ ہمکو کیا حکم دیتے ہین حضرت نے اعراض کیا سلمہ نے پھر پوچھا
فرمایا سنو اور کہا مانو اونپر وہ ہے جو اونھون نے اوٹھایا تمپر وہ ہے جو تمنے اوٹھایا رواہ
مسلم ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے کہا قریب ہے کہ ہوگی بعد میرے اثرت اور ایسے امور
جنکو تم منکر جانوگے کہا ای رسول خدا کیا حکم دیتے ہین آپ اوس شخص کو جو ہم مین سے اس حال کو
پائے فرمایا ادا کرو تم اوس حق کو جو تمپر ہے اور مانگو اللہ سے جو تمہارے لیے ہے متفق علیہ
ابن عباس کا لفظ یہہ ہے جو شخص مکروہ رکھے اپنے امیر سے کسی شئے کو وہ صبر کرے کیونکہ
جو کوئی خارج ہوتا ہے سلطان سے ایک بالشت وہ جاہلیت کیسی موت مرتا ہے متفق علیہ
ابوبکرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو کوئی اہانت کرے سلطان کی اہانت کرے اللہ اوسکی رواہ
الترمذی وقال حدیث حسن وفی الباب احادیث کثیرة فی الصحیح

باب اس بیان مین کہ سوال امارت کا کرنا منع ہی اور ولایات جب اس شخص پر متعین نہون تو اونکا ترک کرنا اختیار کرے یا کوئی حاجت طرف اونکے داعی ہو

قال اللہ تعالی تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین عبد الرحمن بن سمرہ کہتے ہین حضرت نے مجسے فرمایا ای فلان تو مت طلب کر امارت کو اگر وہ بے مانگے ملیگی تو تو مدد کیا جائیگا اور اگر مانگ کر لیگا تو تو اوسی کے حوالے ہوجائیگا الحدیث متفق علیہ ابو ذر سے فرمایا تھا ای ابا ذر مین تجھکو ضعیف دیکھتا ہون اور مین چاہتا ہون وہی بات واسطے تیرے جو اپنے لیے چاہتا ہون تو حکمرانی نکر دو آدمی پر اور متولی نہو مال یتیم کا رواہ مسلم ابو ذر کہتے ہین مینے حضرت سے کہا آپ مجھکو کسی جگہ کا عامل مقرر نہین کرتے فرمایا یا ابا ذر انک ضعیف ای ابو ذر تو کمزور ہے اور یہہ امارت دن قیامت کو رسوائی وپشیمانی ہے مگر جس شخص نے لیا اوسکو حق سے اور ادا کیا وہ جو اوسکے ذمہ پر ہے امارت مین رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے قریب ہے کہ تم حرص کروگے امارت پر اور وہ ندامت ہوگی دن قیامت کو رواہ مسلم یہہ احادیث دلیل ہین نہی پر سوال امارت سے لکن اس عمل کرنا ان حدیثون پر ایک زمانہ دراز سے بھول گئی ہے جسکا قابو چلا وہ بلا وجود شرائط امامت کے امیر و والی بن بیٹھا پھر اوسکا حق بھی ادا نکیا الا ماشاء اللہ

باب اس بیان مین کہ سلطان و قاضی وغیرہما کو ولاۃ امور سے یہہ چاہیے کہ وزیر صالح مقرر کرے اور قرناء سوء سے بچے اونکی بات نمانے

قال تعالی الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین ابو سعید و ابی ہریرہ نے مرفوعا کہا ہے نہین اوٹھایا اللہ نے کوئی نبی اور نہین خلیفہ کیا کسی شخص کو مگر اوسکے دو بطانہ تھے ایک بطانہ حکم نیکی کا کرتا اور معروف پر آمادگی دلاتا دوسرا بطانہ حکم بدی کا کرتا اور اوسپر آمادہ کرتا معصوم وہ ہے جسکو اللہ بچاوے رواہ البخاری عائشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جب ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھہ امیر کے خیر کا تو مقرر کرتا ہے اوسکے لیے وزیر سچا اگر امیر بھول جاتا ہے تو یہہ اوسکو یاد دلا دیتا ہے اور اگر وہ یاد رکھتا ہے تو یہہ اوسکی مدد کرتا ہے اور جب اللہ اوسکے ساتھہ کچھہ اور ارادہ کرتا ہے تو اوسکو وزیر سوء دیتا ہے

اگر وہ بھول گیا تو یہہ اوسکو یاد نہین دلاتا اور اگر یاد ہے تو یہہ اوسکی مدد نہین کرتا رواہ
ابو داود باسناد جید علی شرط مسلم

باب ۳۳ بیان مین نہی کے تولیت امارت و قضا وغیرہما سے اوس شخص کو
جو سائل ولایات اور حریص ہے اوسپر اور تعریض کرتا ہے ساتھہ اوسکے

ابو موسی کہتے ہین داخل ہوا مین اور دو مرد اور بنی عم میرے حضرت پر ایک نے اونمین سے
کہا ای رسول اللہ امیر کرو مجکو بعض ولایات پر جو اللہ عز وجل نے تمکو دیے ہین دوسرے
نے بھی اسی طرح کہا فرمایا انا واللہ لا نولی ھذا العمل احدا سألہ او احدا حرص علیہ متفق علیہ
یعنی واللہ مین سائل و حریص کو عامل مقرر نہین کرتا ہون یہہ اسلیے کہ طلب و حرص دلیل ہے
خرابی امور پر ان سب ابواب کی تفصیل جو کہ متعلق اخلاق و لایت و خصال امارت ہین
کتاب حسن المساعی سے بخوبی دریافت ہو سکتی ہے

باب ۳۴ بیان مین ادب حیا و فضل حیا و حث علی التخلق بالحیا کے

حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ حضرت ایک مرد انصاری پر گذرے وہ اپنے بہائی کو مقدمہ
حیا مین وعظ کرتا تھا حضرت نے فرمایا اسکو چھوڑ دے حیا ایمان سے ہے متفق علیہ عمران
بن حصین کا لفظ رفعا یون ہے حیا نہین لاتی مگر خیر متفق علیہ مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ حیا سراسر
خیر ہے یا یون کہا کہ ساری حیا خیر ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ایمان
کچھہ اوپر ستر یا ساٹھہ شعبے ہین افضل اونمین کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے اور ادنی اونمین دور کرنا
اذی کا ہے راہ سے اور حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا متفق علیہ بیان ان شعب ایمان کا
بیہقی نے کتاب شعب الایمان مین کیا ہے ہمنے فہرست اون شعبون کی رسالہ محاسن الاعمال
مین لکھی ہے مراد اس جگہ ثابت کرنا فضل حیا کا ہے ابو سعید کہتے ہین حضرت حیا مین
کنواری لڑکی سے اندر پردے کے بھی بڑھکر تھے جب کوئی ایسی شے دیکھتے جسکو پسند
نکرتے تو ہم کراہت اوسکی آپ کے چہرے مین پہچان لیتے متفق علیہ نووی نے کہا ہے
علما کہتے ہین حقیقت حیا کی ایک خلق ہے جو باعث ہوتا ہے ترک قبیح پر اور مانع ہوتا ہے
تقصیر سے حق مین ذی حق کے ہمکو ابو القاسم جنید سے یہہ بات مروی ہوئی ہے کہ حیا
کہتے ہین رویت آلا اور رویت تقصیر کو ان دونون کے درمیان جو حالت متولد ہوتی ہے

اوسکا نام حیا سے ہے انتہے

باب بیان مین طول وقصر امل کے

نووی نے لفظ قصر امل کا باب ذکر الموت مین لکھا تھا لکن اوس جگہہ کلام اس مدعا پر نہین کیا گیا اس جگہہ باب و باب کو یکجا ذکر کیا ہے لہذا باب کو یہان بیان مین طول و قصر امل کے زیادہ کیا گیا غزالی رح کہتے ہین حضرت نے ابن عمر سے فرمایا تھا تو جب صبح کرے اپنے جی کو حدیث شام کی نکر اور جب شام کرے تو حدیث صبح کی نکر اپنی حیات سے واسطے موت کے لے اور اپنی صحت سے واسطے بیماری کے ای عبداللہ تو نہین جانتا کہ کل تیرا نام کیا ہوگا علی مرتضی نے مرفوعا کہا ہے کہ بڑا خوف مجکو تیرے دو خصلتون کا ہے اتباع ہوی و طول امل پیروی ہوی کی حق سے باز رکھتی ہی اور طول امل محبت ہی دنیا کی الحدیث ابو سعید خدری کہتے ہین اسامہ بن زید نے ایک گھر زید بن ثابت سے سو دینار پر بوعدہ یکماہ خرید کیا تھا حضرت نے کہا تم اسامہ سے تعجب نہین کرتے کہ ایک ماہ کے وعدے پر گھر مول لیتا ہے بیشک اسامہ طویل الامل ہے الی ق لہ ای لوگو تم گن لو اپنی جان کو مُردو نہین قسم ہے اللہ کی کہ جسکا وعدہ تم دیے گئے ہو وہ آنیوالی ہے اور تم کچہہ اللہ کے عاجز کرنیوالے نہین ہو فرمایا مثال ابن آدم کی اور اوسکے پہلو مین ننانوے مرگ ہین اگر وہ چوک گئے تو یہہ بڑہاپے مین پڑا فرمایا آدمی بوڑہا ہو جاتا ہے اور دو چیزین ہمراہ اوسکے رہ جاتی ہین حرص و امل ع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد فرمایا نجات ہوئی اول امت یقین و زہد سے اور ہلاک ہوئی آخر امت بخل و امل سے دعا مین کہتے تھے اعوذ بک من امل یمنع خیر العمل مطرف نے کہا اگر مین جان لون کہ میری اجل کب ہے تو مجکو ڈر ہے کہ میری عقل جاتی رہے لکن اللہ نے اپنے بندون پہ غفلت عن الموت سے منت رکھی ہے اگر غفلت نہوتی تو کوئی عیش گوارا نہوتا اور نہ بازار قائم ہوتی حسن نے کہا ہے سہو و امل دو بڑی نعمتین ہین بندے پر اگر یہہ دونون امر نہوتے تو مسلمان راہ مین نہ چلتے ثوری نے کہا مجھے یہہ بات پہونچی ہے کہ انسان احمق پیدا ہوا ہے اگر ایسا نہوتا تو عیش گوارا نہوتا ابو سعید نے کہا ہے دنیا آباد ہوئی ہے قلت عقول اہل دنیا سے کسی اور نے کہا ہے کہ اگر حمقا نہوتے تو دنیا ویران ہو جاتی **حکایت** زرارہ ابن ابی اوفی کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہا کون عمل نزدیک تمہارے ابلغ تر ہے کہا توکل و قصر امل ثوری نے کہا زہد دنیا مین یہی قصر امل ہے نہ اکل غلیظ و لبس خشن ہے

کہا تم اپنا حصہ نہین دہوتے کہا الامر اعجل من ذلک بعض نے کہا مین اوس مرد کی طرح ہون
کہ اوسنے اپنی گردن بڑہائی تلوار لیے اوسکے سر پر کہڑے ہین وہ منتظر ہے کہ کب اوسکی
گردن ماری جائے داود طائی کہتے ہین مین اگر امید کرون کہ ایک ماہ زندہ رہونگا تو مین
دیکھتا ہون کہ مینے ایک گناہ عظیم کیا مین کیونکر یہ امید رکہون حالانکہ دیکھہ رہا ہون کہ فجائع
خلائق کو ساعات روز و شب مین چہپا رہے ہین حکایت ایک شخص نے اپنے ایک برادر
کو لکہا تہا اما بعد فان الدنیا حلم والاخرة یقظة والمتوسط بینہما الموت ونحن فی اضغاث
احلام والسلام دوسرے شخص نے اپنے ایک بہائی کو لکہا ان الحزن علی الدنیا طویل والموت
من الانسان قریب وللنقص فی کل یوم منہ نصیب وللبلا فی جسمہ دبیب فبادر قبل ان
تنادی بالرحیل والسلام سمیط نے کہا تجکو طول صحت پر غرور ہے کیا تو نے کسی کو بغیر بیماری کے
مرتے ہوئے انہین دیکہا ہے تجکو طول مہلت پر اغترار ہے کیا تو نے کسیکو بے وعدہ ماخوذ ہوتے
ہوے نہین دیکہا ہے حکایت محمد بن یوسف نے عبد الرحمن بن یوسف کو خط لکہا تہا
اما بعد فانی احذرك متحولك من دار مہلتك الی دار اقامتك وجزاء اعمالك فتصیر
فی قرار باطن الارض بعد ظاہرہا فیاتیك منكر ونكیر فیقعدانك وینتہرانك فان یكن الله
معك فلا بأس ولا وحشة ولا فاقة وان یكن غیر ذلك فاعاذنی الله وایاك من سوء مصرع
وضیق مضجع ثم تبلغك صیحة الحشر ونفخ الصور وقیام الجبار لفصل قضاء الخلائق وخلاء الارض
من اہلہا والسموات من سكانہا فباحت الاسرار واسعرت النار ووضعت الموازین وجیئ
بالنبیین والشہداء وقضی بینہم بالحق وقیل الحمد لله رب العالمین فكم من مفتضح ومستور وكم
من ہالك وناج وكم من معذب ومرحوم فیا لیت شعری ما حالی وحالك یومئذ ففی ہذا ما
ہدم اللذات واسلی عن الشہوات وقصر عن الامل وایقظ النائمین وحذر الغافلین اعاننا الله
وایاكم علی ہذا الخطر العظیم واوقع الدنیا والاخرة من قلبی وقلبك موقعہما من قلوب المتقین
فانما نحن بہ وله والسلام حکایت قعقاع بن حکیم کہتے ہین مین تیس برس سے واسطے موت
کے طیار رہون اگر آئے تو کسی شی کی تاخیر کسی شی سے نہین چاہتا ثوری نے کہا مینے ایک شیخ
کو مسجد کوفہ مین دیکہا وہ کہتا تہا مین اس مسجد مین تیس برس سے ہون موت کی راہ دیکہہ رہا ہون
کہ آئے اگر آئے تو مین نہ کسی شی کا اوسکو حکم کرون نہ کسی شے سے منع کرون اور نہ میری کوئی
شی کسی پر ہے اور نہ کسی کی کوئی شے مجہپر ہے عبد الله بن ثعلبہ کہتے تہے تو ہنستا ہے اور شاید

تیر سے کفن پاس سے دہوبی کے ڈہل کر آگئے ہون حکایت معروف کرخی نے اقامت
نماز کہی پہر محمد بن ابی توبہ سے کہا تم نماز پڑہا وا وہنون نے کہا اگر مین یہہ نماز پڑہاؤنگا تو شاید
دوسری نماز تمہارے ساتھہ نہ پڑہون معروف نے کہا تو اپنے جی سے یہہ کہتا ہی کہ تو دوسری
نماز نہ پڑہیگا یعنی اوسوقت تک زندہ رہیگا نعوذ باللہ من طول الامل فانہ یمنع من خیر العمل
ف طول امل کے دو سبب ہوتے ہین ایک جہل دوسرے حب دنیا کیونکہ جب جی لذات
وشہوات وعلائق دنیا سے لگ جاتا ہے تو پہر چہوڑنا دنیا کا دل پر بہاری ہوتا ہی ول فکر کرنے سے
موت مین جو سبب مفارقت ہی باز رہتا ہے جو کوئی کسی شے کو مکروہ رکہتا ہے تو اوسکو اپنے
نفس سے دور دفع کرتا ہے انسان مشغوف ہی امانی باطلہ پر ہمیشہ اپنے نفس کو متمنی امور موافق
المراد کا کرتا ہے مراد اوسکی یہی بقا فی الدنیا ہے ہمیشہ اوسکا توہم کیا کرتا ہے نفس مین بقا
و توابع بقا و مال واہل و دار و اصدقا و دواب و سائر اسباب دنیا محتاج الیہا کا اندازہ
ٹہراتا ہے دل اوسکا عاکف ہوتا ہے اس فکر پر اسلیے یاد سے موت کی لاہی و غافل ہوجاتا ہے
قرب مرگ کی تقدیر نہین کرتا اور اگر بعض احوال مین خطرۂ امر موت او رحاجت الی الاستعداد
کا آتا ہی تو اوسمین دیر لگاتا ہے نفس سے یہہ وعدہ کرتا ہے الایام بین یدیک الی ان تکبر ثم
تتوب یعنی ابہی بہت دن ہین ذرا بڑے ہوجائین تو پہر توبہ کرینگے جب بڑا ہوجاتا ہی تو کہتا ہے
بڑہاپا آئے تب تائب ہون جب بوڑہا ہوجاتا ہے تو کہتا ہے ذرا اس گہر کی بنا اور اس نبعت
کی عمارت سے فراغت حاصل ہوجائے تو پہر توبہ کرڈالون یا اس سفر سے پہر آؤن یا تدبیر ولد
وتجہیز و تدبیر مسکن سے خالی ہوجاون یا اس دشمن سے فارغ ہون غرضکہ ہمیشہ اسی تسویف و تاخیر
مین رہتا ہے کسی شغل مین خوض نہین کرتا مگر دس شغل اور متعلق ہوجاتے ہین اسی تدریج پر یوماً
بعد یوم تاخیر ہوتی چلی جاتی ہے اور ایک شغل سے دوسرا شغل نکلتا چلا آتا ہے یہانتک کہ ایسے
وقت مین موت آکر اوچک لیتی ہے جسکا گمان بہی اوسکو نہین ہوتا ہے اوسوقت کے طول
حسرت کا کیا کہنا ہے اکثر اہل نار کا سیاح اسی سوف سے ہوگا کہینگے واحزناہ من سوف
یہہ مسوف بیچارہ نہین جانتا کہ جو چیز آج داعی اوسکی طرف تسویف کی ہے وہ ہمراہ اوسکے ہوگی
اور جتنی مدت دراز ہوتی ہے اوتنی ہی اوسکو قوت و رسوخ حاصل ہوتا ہے وہ تو یہ تصور
کرتا ہے کہ خائض فی الدنیا اور حافظ للدنیا کو کبہی فراغ ہاتہہ آئیگا لیکن فراغ کہان سوان سب
زمانے کے اصل حب والنس بالدنیا و رغفلت اس حدیث سے ہے احبب من احببت فانک

مفارقہ رہا جہل جو دوسرا سبب ہے طول امل کا سو اوسکی صورت یہہ ہے کہ انسان اپنی
جوانی پر اعتماد کرتا ہے موت کو بہمراہ شباب کے مستبعد جانتا ہے اس بیچارے کو یہہ فکر نہین
ہوتی کہ اگر وہ اپنے شہر کے مشائخ کو گنے تو وہ دس حصے رجال بد سے کم ہونگے یہہ کی اسلیے
ہے کہ موت شباب مین اکثر ہوتی ہے جب تک ایک شیخ مرتا ہے تب تک ہزار لڑکے اور
جوان مرجاتے ہین کبھی استبعاد موت کا بوجہہ صحت کرتا ہے اور ناگہان آنا موت کا بعید جانتا ہے
حالانکہ اوسے یہہ نہین معلوم ہے کہ موت بعید نہین ہے اور اگر بعید ہے تو مرض تو ناگہان
آجاتا ہے وہ تو بعید نہین ہے بلکہ وقوع ہر مرض کا ناگہان ہی ہوا کرتا ہے اور جب بیمار پڑا
تو اب موت کب دور رہی یہہ غافل اگر ذرا بھی فکر کرتا تو جان لیتا کہ موت کے لیے کوئی
وقت مخصوص زمان شباب وشیب وکہولت وصیف وشتا وخریف وربیع ولیل ونہار سے
مقرر نہین ہے یہہ جانکر مشتغل باستعداد للموت ہوجاتا لکن ان امور کے جہل وحب دنیا نے
اوسکو طرف طول امل کے بلایا اور تقدیر موت قریب سے غفلت بعید مین ڈالدیا اسلیے
وہ ہمیشہ موت کو اپنے سامنے گمان کرتا ہے لکن نزول اوسکا اپنی طرف مقدر نہین کرتا اور
نہ اپنا وقوع موت مین جانتا ہے بہت سے جنائز کے ساتھہ گیا مگر اپنا جنازہ یاد نہین آتا
کیونکہ دوسرون کی موت کو بارہا بکرات ومرات دیکھہ چکا ہے اور مشاہد ومالوف ہوچکا ہے
اپنی موت سے مالوف نہین ہے اور نہ اس الفت کا تصور ہوسکتا ہے اسلیے کہ ابھی مرگ
واقع نہین ہوا اور جب واقع ہوگا تو پھر دوبارہ بعد اوسکے واقع نہوگا فھو لا کاول ولا کاخر
طریق دور کرنے اس جہل کا یہہ ہے کہ قیاس اپنے نفس کا غیر پر کرے کہ جسطرح اوسکا جنازہ
اوٹھا ہی ضرور ہے کہ ایکدن اسکا جنازہ بھی اوٹھیگا اور یہہ بھی قبر مین دفن ہوگا اور شاید وہ اینٹ پتھر اوسکی
قبر مین رکھے جائینگے بن چکے ہین گو یہہ اوسکو نہین جانتا اسکی تسویف جہل محض ہی ہے

جامی آن بہ کہ درین مرحلہ آن پیشہ کنی — کہ ز مرگ دگران مرگ خود اندیشہ کنی

غرضکہ دفع جہل کا فکر صافی سے ہوتا ہے جب کہ یہہ فکر قلب حاضر سے ہو اور حکمت بالغہ کو قلوب
طاہرہ سے سماع کرے رہی محبت دنیا کی سو علاج اس محبت کے اخراج کا دل سے بہت ہی دشوار
ہے اسی داء عضال نے اولین وآخرین کو تھکا دیا اسکے علاج سوا ایمان لانے کے اللہ ویوم
آخر پر کچھہ نہین ہے عقاب عظیم وثواب جزیل جو یوم آخر مین ہوگا اوسپر یقین لائے تب کہین
حب دنیا دل سے کوچ کرے کیونکہ حب خطیر ماحی حب حقیر کا ہوتا ہے جب حقارت دنیا

ونفاست آخرت کو دیکھیگا تب بسبب التفات الی الدنیا سے استنکاف کریگا گو سارا ملک ارض مشرق سے مغرب تک اسکو کیون نملی و کیف کہ پا سکے دنیا سے نہین ہے مگر قدر یسیر مکدر منغص پر اوسکی خوشی کیا یا حب دنیا کا دلمین ہمراہ ایمان بالآخرۃ کے راسخ ہو فنسال اللہ ان یرینا الدنیا کما اراہا الصالحین من عبادہ رہی علاج تقدیر موت کی دلمین سو کوئی علاج مثل اسکے نہین ہے کہ جو اقران و اشکال مر گئے ہین اونکی موت کو نظر کرے اور جانے کہ اونکو کسطرح موت آگئی اور ایسی وقت مین آئی جسکا گمان بھی اونکو تھا

امروز گر از رفتہ حریفان خبری نیست فرداست درین بزم ز ما ہم اثری نیست

جو شخص اونمین مستعد تھا وہ فائز بفوز عظیم ہوا اور جو شخص مغرور بطول امل تھا وہ خاسر بخسران مبین ہوا انسان ہر دم اپنے اطراف و اعضا مین نظر کرکے سوچے کہ لامحالہ انکو کیڑے مکوڑے کھا جاوینگے یہہ ساری ہڈیان ریزہ ریزہ ہوکر بوسیدہ ہو جاوینگی یا یہہ فکر کرے کہ پہلے کیڑے اسکے رخسار یمنی یا یسری پر ہاتھہ صاف کرینگے غرضکہ بدن پر کوئی شے نہین ہے مگر وہ طعمہ دود ہے اسکے لیے اسکے نفس سے کچھہ نہین ہے مگر یہی علم و عمل جو خالص واسطے رب عز و جل کے تھا اسی طرح عذاب قبر و سوال منکر نکیر و حشر و نشر و اہوال قیامت و قرع ندا مین دن عرض اکبر کے تفکر کرے فامثال ہذہ الافکار ہی التی تجدد ذکر الموت علی قلبہ وتدعوہ الی الاستعداد لہ وباللہ التوفیق ف لوگ طول و قصر امل مین متفاوت ہوتے ہین کوئی آمل بقا و مشتہی بقاء ابد ہوتا ہے قال تعالی یود احدہم لو یعمر الف سنۃ کوئی آمل بقاء تا ہرم ہوتا ہے یہہ اقصی عمر ہے جسکو اوسنے مشاہدہ و معائنہ کیا ہے ایسا شخص محب دنیا بحب شدید ہے حضرت نے کہا ہے الشیخ شاب فی حب طلب الدنیا وان التفت ترقوتاہ من الکبر الا الذین اتقوا و قلیل ما ہم کوئی یہی امید رکھتا ہے کہ ایک سال تک جی جاوے ایک سال کی بعد کی تدبیر مین مشغول نہین ہوتا ہے اور اپنے نفس کے لیے تقدیر وجود کی سال آیندہ مین نہین کرتا ع

تا سال دگر کہ خورد و زندہ کہ ماند

لیکن یہہ صیف مین طیاری واسطے شتا کے اور شتا مین طیاری واسطے صیف کے کرتا ہے جب ایکسال کا سامان جمع کر لیا تو اب مشغول بعبادت ہوتا ہے کوئی فقط صیف یا شتا کا آمل ہے صیف مین جامہ شتا کا اور شتا مین جامہ صیف کا بندوبست نہین کرتا کسیکی امید کا مرجع ایک اتدن ہوتا ہے وہ اوسیدن کے لیے طیاری کرتا ہے کل کے لیے مستعد نہین ہوتا عیسی علیہ السلام نے کہا تم فکر رزق فردا کی نکرو اگر روز فردا تمھاری

اجل مین ہے تو تمھارا رزق بھی مع اجل کے اوسدن ملیگا اور اگر نہین ہی تو پھر آجال غیر کے لیے اہتمام کیا کسی کا امل ایک ساعت سے متجاوز نہین ہوتا ہے حضرت نے فرمایا ہے اذا اصبحت فلا تحدث نفسک بالمساء و اذا امسیت فلا تحدث نفسک بالصباح پھر بعضے ایسے ہین کہ ایک ساعت کا بقا بھی مقدر نہین کرتے حضرت باوجود قدرت کے پانی پر قبل مضی ساعت کے تیمم کرتے اور فرماتے لعلی لا ابلغہ پھر بعض ایسے ہین کہ موت سامنے اونکے کھڑی رہتی ہے گویا آہی گئی ہے وہ اوسکے منتظر ہین یہہ شخص نماز مثل مودع کے پڑہتا ہے حضرت نے معاذ بن جبل سے حقیقت اونکی ایمان کی پوچھی تھی کہا ما خطوت خطوۃ الا ظننت انی لا اتبعہا اخری **حکایت** اسود حبشی سے منقول ہے کہ وہ جب رات کو نماز پڑہتے یمین و شمال کی طرف التفات کرتے کسی نے کہا تم یہہ کیا کرتے ہو کہا ملک الموت کو دیکھتا ہون کہ کسطرف سے پاس میرے آتا ہے فہذہ مراتب الناس و لکل درجات عند اللہ و لیس من امله مقصور علی شهر کمن امله شهر و یوم بل بینهما تفاوت فی الدرجة عند اللہ فان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ و من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ رہا اثر قصر امل کا سو وہ مبادرت الی العمل مین ظاہر ہوتا ہے ورنہ یون تو ہر آدمی مدعی قصر امل کا ہے لکن کاذب ہے بلکہ ظہور اوسکا اعمال سے ہوتا ہے وہ اعتنا کرتا ہے ساتھ ایسے اسباب کے جسکی طرف ساری عمر محتاج نہوگا یہہ دلیل ہے اوسکی طول امل پر علامت توفیق کی یہہ ہے کہ موت نصب العین رہے ایکدم اوس سے غفلت نہو ہر دم واسطے موت کے مستعد ہو

غافل ز احتیاط نفس یکنفس مباش	شاید ہمین نفس نفس واپسین بود

اگر شام تک جی گیا ہے تو اللہ کا شکر اوسکی طاعت پر ادا کرے اور خوش ہو کہ یہہ دن ضائع نہین گیا بلکہ اوس دن سے استیفاء اپنے حظ کا کر لیا اور ذخیرہ نفس ٹہرالیا پھر نئے سرے سے مثل اوسکے صبح تک عمل کرے اسی طرح جب صبح ہو تو صبح سے شام تک دوسرا عمل کرے یہہ بات اوسی شخص کو میسر ہوتی ہے جسکا دل روز فردا سے فارغ ہے اور مافی الغد سے خالی ایسا آدمی جب مرجاتا ہے تو سعید ہوتا ہے اور اگر زندہ رہا تو حسن استعداد و لذت مناجات سے مسرور ہوتا ہے موت اوسکے لیے سعادت اور حیات مزید ہوتی ہے فلیکن الموت علی بالک یا مسکین فان السیر حاث بک و انت غافل عن نفسک و لعلک قد قاربت المنزل و قطعت المسافۃ و لا تکون کذلک الا بمبادرۃ العمل اغتناما لکل نفس امهلت فیہ اللہ تعالیٰ

وعلیہ اعتمادي والیہ استنادي

باب ۸۶ بیان مین حفظ اسرار کے

قال تعالی واوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے
بدترین مردم منزلت مین دن قیامت کو وہ شخص ہوگا جو پہونچتا ہے طرف عورت کے
اور پہونچتی ہے وہ عورت طرف اوس مرد کے پھر پھیلاتا ہے راز اوسکا رواہ مسلم حدیث
ابن عمر مین آیا ہے کہ عمر نے حفصہ کو جب وہ رانڈ ہوگئین پہلے عثمان پر عرض کیا اونھون نے
کہا مین سوچونگا پھر ابوبکر پر عرض کیا وہ خاموش ہو رہے پھر جب حضرت نے خطبہ کیا
تو ابوبکر نے کہا تم دلمین مجھپر خفا ہوئے ہوگے اون حضرت نے حفصہ کا ذکر کیا تھا مین حضرت کے
راز کا افشا نکر سکتا تھا اگر حضرت ترک کرتے تو مین قبول کرلیتا رواہ البخاري بطولہ اسیطرح
جب حضرت نے قریب وفات کے فاطمہ علیہا السلام سے سرگوشی کی اور عائشہ نے پوچھا
تو کہا ما کنت لافشی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرہ الحدیث متفق علیہ
انس کہتے ہین حضرت نے مجکو ایک کام کے لیے بھیجا مجکو دیر لگی میری مان نے کہا تو کہان تھا
مینے کہا حضرت نے مجھی ایک کام کے لیے بھیجا تھا پوچھا کیا کام تھا کہا ایک راز تھا کہا لاتخبرن بسر
رسول اللہ احدا رواہ مسلم یہ احادیث دلیل ہین اخفا راز و حفظ سر پر

ومستخبر عن سر لیلی کتمتہ	بعمیاء عن لیلی بعین یقین
یقولون خبرنا فانت امینھا	وما انا ان خبرتھم بامین

باب بیان مین وفا بالعهد و انجاز وعدہ کے

قال تعالی واوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا وقال تعالی واوفوا بعهد اللہ اذا عاهدتم
وقال تعالی یا ایها الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود وقال تعالی یا ایها الذین اٰمنوا لم تقولون ما لا
تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے نشان منافق
کے تین ہین جب بات کہے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب امانت رکھو
خیانت کرے متفق علیہ مسلم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے اگرچہ نماز پڑھے روزہ رکھے اور
زعم کرے کہ وہ مسلمان ہے ابن عمرو کا لفظ یہ ہے حضرت نے کہا چار خصال ہین جس کسی
شخص مین ہونگے وہ منافق خالص ہے اور جسمین ایک خصلت اون خصال مین سے ہوگی اوسمین
ایک خصلت نفاق کی ہے یہانتک کہ اوسکو ترک کردے جب مؤتمن ہو خیانت کرے

جب بات کہے جھوٹ بولے جب عہد کرے توڑ ڈالے جب جھگڑے گالی بکے متفق علیہ
جابر کا لفظ یہہ ہے حضرت نے مجھسے کہا تھا اگر مال بحرین کا آئیگا تو مین تجھکو دونگا ہکذا وہکذا
وہکذا وہ مال نہ آیا یہانتک کہ حضرت کا انتقال ہوگیا جب وہ مال آیا تو ابو بکر نے کہا جسکے
پاس حضرت کا کوئی وعدہ یا قرض ہو وہ ہمارے پاس آئے مین گیا مینے کہا حضرت نے مجھسے
کذا وکذا کہا تھا ابو بکر نے لپ بھر کر مجھے دیا مینے گنا تو پانسو تھے مجھسے کہا دو برابر اسکے اور لیلے
متفق علیہ اسمین دلیل ہے ایفاء وعدے پر

باب ۹۸ بیان مین محافظت کرنے کے خیر معتاد پر

قال تعالی ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم وقال تعالی ولا تکونوا کالتی نقضت
غزلہا من بعد قوۃ انکاثا انکاث جمع ہے نکث کی نکث کہتے ہین ٹوٹے تاگے کو وقال تعالی
ولا تکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیہم الامد فقست قلوبہم وقال تعالی
فما رعوہا حق رعایتہا ابن عمرو کہتے ہین حضرت نے مجھسے فرمایا یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان
کان یقوم باللیل فترک قیام اللیل متفق علیہ یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ جب عمل خیر کو اختیار
کرے اوسکو بلا کسی عذر کے ترک نکرے ہمیشہ اوسپر مداومت کرے

باب ۹۹ بیان مین استحباب طیب کلام و طلاقت وجہ کے وقت لقاء کے

قال تعالی واخفض جناحک للمؤمنین وقال تعالی ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من
حولک عدی بن حاتم کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے بچو تم آگ سے اگرچہ آدہی کھجور ہی دیکر
ہو اور جو کوئی آدہی کھجور بھی نپاوے وہ اچھی بات کہے متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ
ہے کہ اچھی بات کہنا صدقہ ہے متفق علیہ ابو ذر کا لفظ مرفوع یہہ ہے حقیر نجان تو
معروف مین کسی شئے کو اگرچہ ملے تو اپنے بھائی سے بکشادہ روئی رواہ مسلم ۵

جبین کشادہ بود دل شکستہ را مرہم — کہ ہست خلق نکو مومیائی مردم

یہہ باب ایک شعبہ ہے حسن خلق کا اسکا بیان باب حسن خلق مین گزر چکا ہے

باب ۱۰۰ بیان مین استحباب کلام و ایضاح کلام کی واسطے مخاطب کے اور تکریر کلام کے

جبکہ مخاطب بغیر تکریر کے نسمجھے

انس نے کہا حضرت جب بات کرتے تو تین بار کہتے تاکہ بخوبی سمجھ لیجاوے اور جب کسی قوم پہ

آتے تو تین بار سلام کرتے رواہ البخاری یہہ تکرار سلام بھی غالباً اسی لیے ہوگی کہ سب لوگ
سن لیں عائشہ کہتی ہیں حضرت کا کلام فصل تھا جو کوئی سنتا سمجھ لیتا رواہ ابوداود مراد یہہ ہے
کہ صاف وبل ہر بات کرتے جلد نہ کہتے تا کہ سامع بخوبی فہم کرے ایک معنی فصل کے یہہ بھی ہیں کہ
فاصل ہوتا درمیان حق وباطل کے

باب ۹۱ اس بیان میں کہ جلیس بات جلیس کی سنے جبکہ حرام نہو اور عالم و واعظ حاضرین مجلس کو خاموش کرے

جریر بن عبداللہ کہتے ہیں حضرت نے حجۃ الوداع میں مجھکو فرمایا استنصت الناس یعنے تو
لوگوں کو چپ کر پھر کہا تم میرے بعد کافر نہو جانا کہ بعض بعض کی گردن مارنے لگیں متفق علیہ

باب ۹۲ بیان میں میانہ روی کرنیکے وعظ میں

قال تعالیٰ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ شقیق بن سلمہ کہتے ہیں
ابن مسعود ہر پنجشنبہ کو ہمیں وعظ کرتے ایک شخص نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ تم ہر دن ہمکو تذکیر
کیا کرو کہا مجکو اس امر سے یہہ بات مانع ہے کہ میں ملول ہونا تمہارا مکروہ رکھتا ہوں میں
خبرگیری کرتا ہوں تمہارے ساتھ موعظت کی جسطرح کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری
خبر رکھتے تھے ڈر سے سآمت کے متفق علیہ عمار بن یاسر مرفوعاً کہتے ہیں دراز کرنا مرد کا
نماز کو اور چھوٹا کرنا خطبے کو ایک علامت ہے اوسکے فہم کی تم نماز کو دراز خطبے کو قصر کرو
رواہ مسلم معاویہ بن حکم سلمی کہتے ہیں میں نماز پڑھتا تھا ہمراہ حضرت کے کہ اتنے میں ایک
مرد نے قوم میں سے چھینکا میں نے یرحمک اللہ کہا قوم مجھے گھورنے لگی میں نے کہا واثکل امیاہ
تمکو کیا ہوا ہے مجھے کیوں دیکھتے ہو وہ لوگ اپنے زانو پر ہاتھ مارنے لگے جب میں نے دیکھا
کہ وہ مجکو چپ کرتے ہیں تو میں چپ ہو گیا جب حضرت نماز پڑھ چکے میں اور میری ماں اونپر
قربان میں نے کوئی معلم پہلے اونسے اور بعد اونکے نہیں دیکھا جو احسن التعلیم ہو اونسے نہ مجکو جھڑکا
نہ مجکو مارا نہ مجکو برا کہا بلکہ یوں فرمایا ان ھذہ الصلوۃ لا یصلح فیھا شئ من کلام الناس انما
ھی التسبیح والتھلیل وقراءۃ القرآن او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحدیث
رواہ مسلم حدیث عرباض بن ساریہ بلفظ وعظنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موعظۃ
وجلت منھا القلوب وذرفت منھا العیون الخ پیشتر گزر چکی ہے رواہ الترمذی

باب ۹۳ بیان مین سکینہ و وقار کے ؁

قال تعالیٰ وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض هونا واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما عائشہ کہتی ہین مینے نہین دیکھا حضرت کو کبھی کہ کھلکھلا کر ہنسے ہون یہانتک کہ آپکے لہوات دکھائی دین بس ہہی سکراتے تھے متفق علیہ

باب ۹۴ اس بیان مین کہ آنا طرف نماز و علم و عبادات و نحو ہا کی ساتھ سکینہ و وقار کی مندوب ہے

قال تعالیٰ ومن یعظم شعائر اللہ فانها من تقوی القلوب ابوہریرہ مرفوعاً کہتی ہین جب اقامت کہی جاے نماز کی تو مت آو تم نماز کو دوڑتے ہوے بلکہ آو تم اور تم پر سکینہ و وقار ہو جتنی نماز پاؤ پڑھو جو فوت ہوگئی ہے اوسکو ادا کرو متفق علیہ مسلم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جب کوئی تم مین قصد نماز کا کرتا ہے تو وہ نماز ہی مین ہوتا ہے ابن عباس کہتے ہین مین دن عرفہ کے ہمراہ حضرت کے چلا حضرت نے اپنے پیچھے ایک زجر شدید و ضرب و آوازا ونٹون کی سنی کوڑے سے طرف اونکے اشارہ کر کے فرمایا ای لوگو لازم ہے تم پر سکینہ نیکی کچھ تیز چلنے مین نہین ہے رواہ البخاری وروی مسلم بعضہ

باب ۹۵ بیان مین اکرام ضیف کے ؁

قال اللہ تعالیٰ وہل اتاک حدیث ضیف ابراهیم المکرمین اذ دخلوا علیہ فقالوا سلاما قال سلام قوم منکرون فراغ الی اهلہ فجاء بعجل سمین فقربہ الیهم قال الا تاکلون وقال تعالیٰ وجاءه قومہ یہرعون الیہ ومن قبل کانوا یعملون السیئات قال یا قوم هؤلاء بناتی هن اطهر لکم فاتقوا اللہ ولا تخزون فی ضیفی الیس منکم رجل رشید ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جو کوئی ایمان رکھتا ہے اللہ و دن آخر پر وہ اکرام کرے اپنے مہمان کا الحدیث متفق علیہ ٥

بزرگان مسافر بجان پرورند کہ نام نکو شان بعالم برند

حدیث ابو شریح مین اتنا زیادہ آیا ہے کہ جائزہ یعنی عطیہ ضیف کا ایکدن رات ہے ضیافت تین دن ہے جو اسکے سوا ہے وہ صدقہ ہے اوس پر متفق علیہ دوسری روایت یون ہے حلال نہین ہے کسی مسلمان کو کہ ٹہرے پاس اپنے بھائی کے یہانتک کہ گناہگار کرے اوسکو پوچھا گناہکار کسطرح کریگا فرمایا اوسکے پاس ٹہرے اور کوئی شے نزدیک اوسکے نہو جس سے وہ اوسکی مہمانی کرے ؁

باب ۹۶ اس بیان مین کہ تبشیر و تہنیت بالخیر مستحب ہے

قال تعالی فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه وقال تعالی یبشرهم ربهم برحمة منه ورضوان وجنات لهم فیها نعیم مقیم وقال تعالی وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون وقال تعالی فبشرناه بغلام حلیم وقال تعالی ولقد جاءت رسلنا ابراهیم بالبشریٰ وقال تعالی وامرأته قائمة فضحکت فبشرناها باسحق وقال تعالی ان الله یبشرک بیحیی وقال تعالی اذ قالت الملائکة یا مریم ان الله یبشرک بکلمة منه اسمه المسیح الآیة والآیات فی الباب کثیرة معلومة عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہین حضرت نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی ایک گھر کی جنت مین جو موتی کا ہوگا اوسمین نہ شور ہوگا نہ تعب متفق علیه ابو موسی اشعری نے قصہ پاؤن لٹکا کر چاہ اریس مین حضرت کے بیٹھنے کا ذکر کیا ہے اوسمین کہا ہے کہ مین اوسدن بطور دربان تھا ابو بکر آئے مینے خبر کی فرمایا آنے دے اور بشارت دی اونکو جنت کی پھر عمر آئے اونکے لیے بھی یہی فرمایا پھر عثمان آئے فرمایا بشرہ بالجنة مع بلوی تصیبه الحدیث متفق علیه حدیث طویل ابو ہریرہ مین بذکر حائط بنی نجار آیا ہے کہ حضرت نے اونسے کہا اذهب بنعلی هاتین فمن لقیت من وراء هذا الحائط یشهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه فبشره بالجنة رواه مسلم بطوله ابن شماسہ کہتے ہین ہم پاس عمرو بن عاص کے آئے وہ سیاق موت مین تھے دیر تک روتے رہے اپنا منہہ طرف دیوار کے پھیر لیا اونکے بیٹے نے کہا یا ابتاه اما بشرک رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بکذا اما بشرک بکذا عمرو نے منہہ پھیر کر کہا ان افضل ما نعد شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله الحدیث بطوله رواه مسلم

باب بیان مین وداع کرنے صاحب کے اور وصیت کرنا وقت فراق سفر وغیرہ کے اور دعا کرنا واسطے اوسکے اور دعا چاہنا اوس سے

قال الله تعالی ووصّی بها ابراهیم بنیه ویعقوب یا بنی ان الله اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ام کنتم شهداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیه ما تعبدون من بعدی قالوا نعبد الهک واله آبائک ابراهیم واسمعیل واسحق الها واحدا ونحن له مسلمون یہہ آیت دلیل ہے وصیت پر وقت فراق کے موت سے یہہ وصیت تھی التزام توحید حق تعالی کی باقی رہے احادیث سو حدیث زید بن ارقم باب اکرام اہل بیت مین گزر چکی ہے اوسمین آیا ہے

کہ حضرت نے کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا بعد حمد وثنا و وعظ وتذکیر کے فرمایا اما بعد ألا ایہا الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم ثقلین اولہما کتاب اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی رواہ مسلم مالک بن حویرث کہتے ہین آئے ہم پاس حضرت کے اور ہم چند جوان ہم عمر تھے بیس دن تک وہان رہے حضرت رحیم رفیق تھے گمان کیا کہ ہم مشتاق ہین اپنی اہل کے ہمسے پوچھا تم گھر والون مین کسکو چھوڑ کر آئے سو ہمنے حال بیان کیا فرمایا اب تم اپنے گھر جاؤ وہین رہو اونکو علم سکھاؤ اور حکم دو اور فلان فلان نماز فلان فلان وقت پڑہو جب وقت نماز کا آئے ایک شخص تم مین اذان کہے جو بڑا ہو وہ امامت کرے متفق علیہ بخاری نے اتنا اور زیادہ کیا ہے وصلوا کما رایتمونی اصلی عمر بن خطاب نے کہا مینے حضرت سے اذن لیا عمرہ کرنیکا مجھے اجازت دی اور فرمایا لا تنسنا یا اخی من دعائک فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا یعنے ساری دنیا سے بڑھ کر مجکو اس کلمے کی خوشی ہوئی کہ مجھسے دعا طلب کی دوسرا لفظ یون ہے اشرکنا یا اخی فی دعائک رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح جب کوئی شخص ارادہ سفر کا کرتا ابن عمر کہتے میرے قریب آمین تجکو وداع کرون جسطرح کہ حضرت ہمکو وداع کرتے تھے فرماتے استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح عبد اللہ بن یزید خطمی کا لفظ یہ ہے حضرت جب وداع کرنا کسی لشکر کا چاہتے کہتے استودع اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم عملکم حدیث حسن صحیح رواہ ابو داود وغیرہ باسناد صحیح انس نے کہا ایک مرد آیا اوسنے کہا اے رسول خدا مین ارادہ سفر کا کرتا ہون مجکو کچھ زاد راہ دو فرمایا زودک اللہ التقوی اوسنے کہا زیادہ کیجیے فرمایا وغفر ذنبک کہا زدنی فرمایا ویسر لک الخیر حیث ما کنت رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

باب ۹۰ بیان مین استخارہ و مشورہ لینے کے

قال تعالی وشاورہم فی الامر وقال تعالی وامرہم شوری بینہم ای یتشاورون عنہ جابر نے کہا حضرت ہمکو استخارہ کرنا سب امور مین سکھاتے جسطرح کہ سورت قرآن کی سکھاتے فرماتے تھے جب قصد کرے کوئی تم مین کسی کام کا تو دو رکعت نماز پڑھے سوائی فریضہ کے پھر یہ کہے اللہم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک

العظيم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان
هذا الامر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او قال عاجل امري واجله فاقدره لي
ويسره لي ثم بارك لي فيه وان كنت تعلم ان هذا الامر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة
امري او عاجل امري واجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم رضني به
پھر کہا کہ اپنی حاجت کا نام لے رواہ البخاری بجای رضنی ارضنی بہ بھی آیا ہے

باب ۹۹ بیان مین استحباب ف ہاب کے طرف عید وعیادت مریض وحج وغزو وجنازہ ونحوہا کے ایک راہ سے اور پھرنے کو دوسری راہ سے واسطے تکثیر مواضع عبادت کے

جابر کہتے ہین جب دن عید کا ہوتا حضرت مخالفت طریق کرتے رواہ البخاری یعنی جاتے
اور راہ سے اور آتے اور راہ سے ابن عمر کا لفظ یہ ہے طریق شجرہ سے نکلتے اور طریق معرس
سے داخل ہوتے اور جب مکے کو آتے ثنیۂ علیا سے داخل ہوتے ثنیۂ سفلی سے باہر جاتے
متفق علیہ ف اصل کتاب ریاض الصالحین مین باب ۹۷ نہین تھا معلوم ہوا کہ سہو نسخہ
قدیمہ سے ہے یا سہو کاتب دار الطباعہ بہرحال واسطے تکمیل اعداد کے مینے ایک باب مستقل
زیادہ کر دیا ہے باب صدم جو بیان مین ف ہاب الی العید وغیرہ کے تھا اوسکی عوض مین ذم غرور کا ذکر ہے

باب ۱ بیان مین ذم غرور کے

قال تعالی فلا تغرنکم الحیوة الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور وقال تعالی ولکنکم فتنتم انفسکم
وتربصتم وارتبتم وغرتکم الامانی یہ آیات ذم غرور مین کفایت کرتے ہین حضرت نے
فرمایا ہے عقلمند وہ شخص ہے جو حساب لیتا ہے اپنے نفس کا اور عمل کرتا ہے واسطے مابعد
موت کے احمق وہ شخص ہے جو تابع ہے اپنے خواہش نفس کا اور آرزو رکھتا ہے اللہ پر
جو کچھ کہ فضل علم و ذم جہل مین آیا ہے وہ سب دلیل ہے ذم غرور پر کیونکہ غرور عبارت ہے
بعض انواع جہل سے جہل یہ ہے کہ کسی شے مین اعتقاد کرے خلاف اوسکی ماہیت کے
اور غرور جہل ہے تو ہر جہل غرور نہوا بلکہ غرور مستدعی ہوتا ہے مغرور فیہ مخصوص اور مغرور بہ
کو وہی مغرور بہ اوسکو غرور مین لاتا ہے غرضکہ غرور سکون ہے نفس کا طرف شی موافق
ہوائی کے اور میل الطبع کا طرف اوسکے شبہہ وخدیعت شیطان سے ہوتا ہے پس جو شخص
کسی شبہۂ فاسدہ سے اس بات کا معتقد ہو کہ وہ عاجل یا آجل مین خیر پر ہے وہ مغرور ہوا

اکثر لوگون کا گمان اپنے ساتھہ یہی ہے کہ وہ اچھی ہین حالانکہ وہ اس گمان مین مخطی ہین
اس سے اکثر اشخاص کا مغرور ہونا ثابت ہوا اگرچہ اصناف غرور مختلف ہین اور درجات
مغرورین کے جدا جدا ہین یہانتک کہ بعض کا غرور بنسبت بعض کے اظہر تر ہوتا ہے اشد
غرور دو غرور ہین ایک غرور کفار کا دوسرا غرور عصاۃ وفساق کا کفار مین کسیکو غرور
حیات دنیا کا ہے اور کسیکو غرور ساتھہ خدا کے قسم اول کا قول یہہ ہے کہ نقد بہتر ہے
نسیہ سے دنیا نقد ہے آخرت نسیہ ہے تو دنیا بہتر ٹھہری اسیکو اختیار کرنا چاہیے یہہ کہتے
ہین یقین بہتر ہوتا ہے شک سے دنیا کے لذات یقین ہین آخرت کے لذات شک مین
ہم یقین کو شک سے نہین چھوڑتے سو یہہ سارے قیاس فاسد مشابہ قیاس ابلیس کے ہین
اوسنے کہا تھا انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین اللہ نے اسیطرف اشارہ کیا ہے
اولئك الذين اشتروا الحيوة الدنيا بالاخرة فلا يخفف عنهم العذاب ولا هم ينصرون
علاج اس غرور کا یا تصدیق ایمان ہے یا بدلیل وبرہان تصدیق بمجرد ایمان یون ہوتی ہے
کہ اللہ کو اوسکے قول مین سچا جانے ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق وقولہ وما عند اللہ
خیر وقولہ والاخرۃ خیر وابقی وقولہ وما الحیاۃ الدنیا الا متاع الغرور وقولہ فلا تغرنکم الحیوۃ
الدنیا حضرت نے بہت سے طوائف کفار کو اس بات کی خبر دی تھی اونھون نے تصدیق
کی ایمان لے آئے طالب برہان نہوئے اونمین بعض نے کہا تھا نشدتك اللہ ابعثك اللہ
رسولا حضرت نے کہا نعم او سپر وہ مصدق ہو کر ایمان لے آیا یہہ ایمان عامہ کا تھا اس ایمان
کے سبب سے غرور سے خارج ہو جاتے ہین رہی معرفت ببیان وبرہان سو وہ وجہ فساد
اس قیاس کی دریافت ہو جاتی ہے غزالی نے بیان اس برہان کا نہایت ایضاح سے کیا ہے
غرور عصاۃ مومنین کا یہہ ہے کہ وہ کہتے ہین اللہ کریم ہے ہمکو امید اوسکے عفو کی ہے
اس بھروسے پر اہمال اعمال کرتے ہین اور اس تمنی اور اغترار کا نام رجا رکھا ہے رجا کو
دین مین ایک مقام محمود سمجھا ہے کہتے ہین اللہ کی نعمت وسیع اور اوسکی رحمت شامل
اور اوسکا کرم عمیم ہے معاصی عباد اوسکے بحار رحمت مین کیا ہستی رکھتے ہین ہم موحدین
مومنین ہین بوسیلۂ ایمان راجی عفو وغفران ہین اکثر مستند رجات انکے یہی تمسک کرنا ہے
ساتھہ صلاح وعلو رتبہ آبا کے مثل اغترار علویہ کے ساتھہ اپنے نسب کے حالانکہ خوف
وتقوی وورع مین مخالف سیرت آبا وکرام کے ہین انکے آبا باوجود اوس تقوی وطہارت کے

نہایت خائف و خاشی تھے یہہ باوجود غایت فسق و فجور کے آمن و بے تحاشی ہین سو یہہ تنبیہ
بسرے کا غرور ہے ساتھ جبار عظیم کے پسر نوح وپدر ابراہیم کو نسب کچھہ کام نہ آیا حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم استغفار کا واسطے مان کے نملا اس جگہہ تقوی فرض عین ہے والد و ولد
کچھہ کام نہین آتی ہین شفاعت بھی بے اذن نہوگی رہی یہہ بات کہ ان اللہ کریم وانا نرجو رحمتہ
ومغفرته وقد قال انا عند ظن عبدي بي فليظن بي ماشاء سو یہہ کلام صحیح مقبول الظاہر ہے
لکن شیطان انسان کو ایسے ہی کلام مقبول الظاہر مردود الباطن سے اغوا کرتا ہے اور دہوکا
دیتا ہے اگر حسن ظاہر نہو تو پھر دل کسطرح اوسکے فریب مین آئین لکن حضرت نے گر اسکا
بتا دیا ہے الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والاحمق من اتبع نفسه هواها وتمنی
علی اللہ اسی تمنی کو شیطان نے بدل کر رجا نام رکھدیا ہے جہال کو فریب مین لایا ہے حالانکہ
اللہ نے رجا کی شرح کردی ہے اور فرمایا ہے ان الذين آمنوا والذين هاجروا وجاهدوا
في سبيل اللہ اولئك يرجون رحمة اللہ یعنی رجا لائق حال اون لوگون کے ہے جو کہ بعد ایمان کے
عامل صالح ہین کیونکہ یہہ بھی کہا ہے کہ ثواب آخرت کا اجر وجزا ہے اعمال صالحات کی جزاء
بما كانوا يعملون وانما توفون اجوركم يوم القيامة **حکایت** حسن نے کہا تھا ایک قوم کہتی ہے
کہ ہم راجی ہین اور وہ مضیع عمل ہے کہا هيهات تلك امانيهم يترجحون فيها من رجا شيئا
طلبه ومن خاف شيئا هرب منه دنیا مین اگر کوئی بے نکاح راجی ولد ہو یا نکاح کرلیا ہے
مگر مجامع نہین ہے یا مجامع بھی ہے مگر انزال نہین ہوا بعد اسکے امید ولد رکھتا ہے تو وہ معتوہ
و دیوانہ کہلائیگا یہی حال اوس شخص کا ہے جو راجی خدا ہے اور ایمان نہین لایا یا ایمان لایا ہے
اور عمل صالح نہین کیا ہے یا عامل صالح ہے مگر تارک معاصی نہین ہے تو وہ مغرور ہے پس
جسطرح کہ ناکح بعد وطی و انزال کے حصول ولد مین متردد رہتا ہے اور راجی فضل خدا کا خلق ولد
و دفع آفات رحم مادر مین ہوتا ہے یہان تک کہ وہ ولد تام ہو اور یہہ شخص عقلمند کہا جاتا ہے
اسی طرح مومن عامل صالح تارک سیئات درمیان خوف و رجا کے متردد رہتا ہے اور عدم
قبول سے ڈرتا ہے اور سوء خاتمہ سے خائف رہتا ہے اللہ سے اس بات کی رجا رکھتا ہے
کہ اوسکو قول ثابت پر ثابت رکھے اور صواعق سکرات موت سے مرنے تک توحید پر محفوظ
رکھے اور بقیہ عمر تک اوسکے دل کی حراست میل الی الشہوات سے کرے تاکہ وہ طرف
معاصی کے نہ جھکے تو ایسا شخص عقلمند ہوتا ہے انکے سوا جتنے لوگ ہین وہ سب مغرور باللہ ہین

وسوف یعلمون حین یرون العذاب من اضل سبیلا ولتعلمن نبأه بعد حین اوسوقت
یہہ لوگ یون کہینگے ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحا انا موقنون یعنی اب ہمنے جانلیا
کہ جسطرح تولد ولد بے وقاع ونکاح کے نہین ہوتا ہے اور انبات زرع بے حراثت وبث بذر
کے نہین ہوتی ہے اسی طرح آخرت مین ثواب واجر بے عمل صالح کے حاصل نہین ہوتا اب
توہمکو واپس کر کہ ہم جاکر عمل صالح بجالائین اسدم ہمکو تصدیق تیرے قول کی ہوگئی وان
لیس للانسان الاما سعی وان سعیہ سوف یری وکلما القی فیہا فوج سألہم خزنتہا الم
یأتکم نذیر قالوا بلی قد جاءنا نذیر وقالوا لوکنا نسمع او نعقل ماکنا فی اصحاب السعیر فاعترفوا
بذنبہم فسحقا لاصحاب السعیر **ف** بھلا پھر مظنہ رجا اور موضع محمود رجا کیا ہوگا اسکا جواب
یہہ ہے کہ رجا دو جگہہ محمود ہے ایک حق مین اوس عاصی منہمک کے کہ جب اوسکو خطرہ توبہ کا
ہوتا ہے شیطان اوس سے کہتا ہے تیری توبہ کیونکر قبول ہوگی یہہ لعین اوسکو بالکل ناامید
کر دیتا ہے اوسوقت اوسپر واجب ہے کہ اپنے قنوط کو رجا سے اوکھیڑ ڈالے یہہ بات
یاد کرے کہ اللہ غافر جمیع ذنوب ہے بڑا کریم ہے بندون کی توبہ قبول کر لیتا ہے توبہ
ایک ایسی طاعت ہے جو کفارۂ ذنوب ہوجاتی ہے قال تعالی قل یا عبادی الذین اسرفوا
علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم وانیبوا
الی ربکم اس جگہہ امر کیا ہے توبہ کا بعد اسراف علی النفس کے وقال تعالی وانی لغفار لمن تاب
وامن وعمل صالحا ثم اہتدی سو جب ہمراہ توبہ کے توقع مغفرت کی رکھیگا تب وہ راجی ٹھہریگا
اور اگر یہہ توقع ہمراہ اصرار کے ہے تو پھر مغرور رہے نہ راجی ہے

تا کیسر سو در تو ہستی باقی ست | آئین غرور و خود پرستی باقی ست
گفتی بت پندار شکستم رستم | آن بت کہ ز پندار شکستی باقی ست

دوسری جگہہ رجا کی یہہ ہے کہ نفس فضائل اعمال سے کاہل و فاتر وسست ہوگیا ہے مقتصر علی
الفرائض ہے اللہ سے رجا نعیم کی رکھتا ہے جو وعدہ اللہ نے صالحین سے کیا ہے اوسکی امید
اپنے جی کو دلاتا ہے اس رجا سے انبعاث نشاط عبادت کا ہوتا ہے توجہ فضائل اعمال و نوافل
عبادت پر کرتا ہے اللہ کا قول یاد دلاتا ہے قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون
الی قولہ اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون پس رجا اول
قامع قنوط مانع عن التوبہ ہوتی ہے اور رجا ثانی قامع فتور مانع من النشاط ہوتی ہے غرض کہ

ہر توقع جو توبہ پر یا تشمر فی العبادۃ پر آمادہ کرے وہ رجا ہے اور جو رجا موجب فتور فی العبادۃ
اور رکون الی البطالۃ ہو وہ غرّت ہے ایسے وقت مین بندے پر استعمال کرنا خوف کا واجب
ہوتا ہے اپنی جان کو اللہ کے غضب الیم و عقاب عظیم و عذاب شدید سے ڈرائے اور یہہ کہے
کہ جسطرح وہ غافر الذنب قابل التوب ہے اوسی طرح شدید العقاب سریع الحساب بھی ہے
اوسنے باوجود کریم ہونے کے کفار کو ابدالآباد تک مخلد فی النار کیا ہے حالانکہ اونکے کفر سے
کچھ اوسکا بگاڑ نہین ہوا بلکہ دنیا مین سارے بندون پر عذاب و محن و امراض و علل و فقر
و جوع کو مسلط کر رکھا ہے حالانکہ ان اشیا کے ازالہ و دفع پر قدرت رکھتا ہے سو جسکی
عادت یہہ ہے اور اوسنے اپنے عقاب سے مجھے ڈرایا ہے مین کسطرح اوس سے نڈرون
اور کیونکر اوسپر غرہ کرون فالخوف والرجا قائدان و سائقان یبعثان الناس علی العمل
فما لا یبعث علی العمل فھو تمن و غرور یہی رجا ساری خلق کو سبب فتور کی ہوگئی ہے اسی
رجا کی وجہ سے وہ دنیا پر جھک پڑے ہین اللہ سے معرض ہوگئے ہین سعی کرنا واسطے آخرت
کے چھوڑ دیا ہے سو یہہ غرور ہے ورنہ عصر اول مین لوگ مواظب علی العبادات رہتے تھے
طول لیل و نہار مشغول بطاعت خدا تھے تقوی و حذر کرنے مین شبہات و شہوات سے
بہت مبالغہ کرتے تھے خلوات مین روتے تھے اب حال خلق کا یہہ ہے کہ امن مین ہین اور
مسرور و مطمئن غیر خائف رہتے ہین حالانکہ معاصی مین ڈوبے ہوئے اور دنیا مین گھسے
ہوئے ہین اللہ سے روگردان دار فانی کے بلا گردان ہین انکو یہہ زعم ہے کہ وہ اللہ کے
کرم پر واثق اوسکے فضل کے امیدوار اوسکے مغفرت و عفو کے خواستگار ہین گویا انکو
یہہ اعتقاد ہے کہ جو معرفت اللہ کے فضل و کرم کی انکو حاصل ہے وہ انبیا و صحابہ و سلف
صلحا کو حاصل نتھی بھلا اگر یہہ امر نرے آرزو و رجا سے ہاتھ آسکتا ہے تو وہ لوگ کیون
اتنا روتے تھے اور کس لیے ایسے خوفناک مدہوش بیہوش گم کردہ حواس رہتے تھے ان
امور کی تحقیقات ہمنے رسالۂ صدق الیجا الی ذکر الخوف والرجا مین لکھی ہی اللہ نے حال
نصاری سے خبر دی ہے فخلف من بعدھم خلف ورثوا الکتاب یاخذون عرض
ھذا الادنی ویقولون سیغفر لنا مراد یہہ ہے کہ وہ عالم ہو کر شہوات دنیا کے بطور حرام
یا حلال اخذ کرتے تھے اور بعہذا اظہار رجا فرماتے سارا قرآن اول سے تا آخر تحذیر و تخویف
سے ہے کوئی متفکر اوسمین تفکر نکریگا لیکن اوسکا حزن و خوف طویل و عظیم ہو جائیگا اگر قرآن پر

ایمان رکھتا ہے **ف** قریب اس غرور کے غرور اوس گروہ کا ہے جو طاعات و معاصی
دونون رکھتے ہین لکن معاصی زیادہ ہین اسلیے توقع مغفرت کی رہتی ہے اور یہہ گمان کرتے
ہین کہ پلہ حسنات کا راجح ہوجائیگا حالانکہ جو کچھہ پلہ سیئات مین ہے وہ اکثر و بیشتر ہے وھذا
غایۃ الجھل ایک آدمی چند دراہم حلال و حرام صدقہ کرتا ہے اور جو کچھہ اموال سلطین و شبہات
سے لیلیتا ہے وہ المضاعف اوس صدقے کے ہوتا ہے اور شائد وہ صدقہ اسی اموال
سلطین سے ہو جسپر اسکا بھروسا ہے اور یہہ گمان ہے کہ اگر ایک درہم حرام کا کھایا ہے تو
دس درہم حرام یا حلال کے جو تصدق کیے ہین مقاوم اسکے ہوجائینگے حالانکہ یہہ ویسی بات ہے
جیسے کوئی دس درہم ایک پلے مین رکھے اور ہزار درہم ایک پلے مین پھر یہہ چاہے کہ
اوس پلۂ گران کو اس پلۂ سبک سے اوٹھا دے کہ یہہ نہایت درجہ کا جہل ہے اور بعض کو یہہ
گمان ہوتا ہے کہ اوسکے طاعات بنسبت معاصی کے زیادہ ہین کیونکہ وہ حساب اپنی نفس کا
نہین لیتا ہے اور نہ تفقد معاصی کا کرتا ہے اور جب کوئی طاعت بجالاتا ہے تو اوسکو
یاد رکھتا ہے اور معتد بہ سمجھتا ہے اسکی مثال اوس شخص کی سی ہے کہ زبان سے استغفار
کرتا ہے دن مین سو بار تسبیح پڑہتا ہے پھر مسلمانون کی غیبت بھی کرتا ہے اونکی آبرو ریزی مین
رہتا ہے طول نہار تکلم بر خلاف رضاء الٰہی کرتا ہے جو حصر و عدد سے باہر ہے لکن نظر اوسکی
شمار دانہ تسبیح پر ہے کہ آج سو بار استغفار کی ہے اور اس سے غافل ہے کہ جو ہذیان و سنے
سارے دن بکا ہے اگر وہ سب لکھا جاے تو بنسبت اسکی تسبیح کے سو بار یا ہزار بار
زیادہ ہوگا اوسکو کرام کاتبین لکھہ چکے اور اللہ نے بھی ہر کلمے پر وعدہ عقاب کا کیا ہے
ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید سو یہہ محض اسکا غرور ہے **ف** مغترین کی قسم ہین
ایک اہل علم ہین یہہ کئی فرقے ہین ایک فرقہ وہ ہے جسنے علوم شرعیہ و عقلیہ کو احکام کے
ساتھہ حاصل کیا ہے اور اوسمین متعمق و مشتغل ہین تفقد جوارح کا اور حفظ اونکا معاصی سے
اور الزام اونکا ساتھہ طاعات کے چھوڑ رکھا ہے یہہ اپنے غرور علم مین یہہ گمان کرتے ہین
کہ اللہ کے نزدیک رفیع المکان ہین اللہ اونکو اس علم پر عذاب نکریگا بلکہ وہ شفیع خلق
ہوجائینگے اور اونسے مطالبہ اونکے ذنوب و خطایا کا بسبب اونکے کرامت علی اللہ کے
نہوگا سو یہہ فرقہ مغرور ہے دوسرا فرقہ وہ ہے جسنے احکام علم کرکے جوارح کو طاہر کیا ہے
اور طاعات سے زینت بخشی ہے ظواہر معاصی سے مجتنب ہی متفقد اخلاق نفس و صفات

قلب سے ہے جیسے ریا وحسد وحقد وکبر وطلب علو معہذا وہ فی نفسہ مغرور ہے ہنوز اوسکے زوایای قلب مین خفایای مکائد شیطان وخبایای خداع نفس باقی ہین جنکا دریافت کرنا دقیق دغامض ہے اوسکو مہمل چھوڑ رکھا ہے اور تفطن اونکا نہین کیا ہے جیسے طلب ذکر وانتشار صیت اطراف ممالک مین وکثرت رجات خلق طرف اسکے اور انطلاق السنۂ مردم کا ساتھہ ثنا ومدح بزہد وورع وعلم کے الی غیر ذلک تیسرا فرقہ اصحاب علم فتاوی کا ہے جو مخصوص باسم فقہ ہین یہہ مقتصر ہین حکومات وخصومات وتفاصیل معاملات دنیویہ پر حالانکہ مضیع اعمال ظاہرہ وباطنہ ہین نہ تفقد جوارح کرتے ہین نہ حراست زبان غیبت سے اور نہ حفظ شکم کا حرام سے آور نہ حفظ قدم کا جانے سے طرف سلاطین کے اور نہ حراست قلب کی کبر وحسد وریا وسائر مہلکات سے آنکا غرور دو وجہ سے ہوتا ہے ایک من حیث العمل دوسرے من حیث العلم چوتہا فرقہ وہ ہی جو مشتغل بعلم کلام وجدال ہی انکا کام رد کرنا ہی مخالفین پر اور تتبع کرنا ہی اونکے مناقضات کا یہہ مستکبر ہوتے ہین معرفت مقالات مختلفہ سے انکا اشتغال بھی تعلم طرق مناظرات وافحام خصوم کا ہوتا ہے انکے بہت فرق ہین انکے اعتقاد مین بندے کا عمل نہین ہے مگر ایمان سے ایمان صحیح نہین ہے جب تک کہ جدل نجانے الی غیر ذلک من الھذیانات پانچوان فرقہ واعظین ومذکرین کا ہے اعلی رتبہ انمین وہ واعظ ہے جو اخلاق نفس وصفات قلب پر تکلم کرتا ہے جیسے خوف ورجا وصبر وشکر وتوکل وزہد ویقین واخلاص وصدق وغیرہا حالانکہ یہہ مغرورین ہین انکو یہہ زعم ہے کہ ہم بسبب اس تکلم کے متصف باین اوصاف حسنہ ہوگئے ہین حالانکہ اللہ کے نزدیک ان اوصاف سے منفک ہین مگر بقدر یسیر جس سے عوام مسلمین بھی منفک نہین ہوتے ہین انکا غرور سب سے زیادہ تر ہے بسبب اعجاب بالنفس کے چھٹا فرقہ اہل طامات وشطح کا ہے یہہ تلفیق کلمات خارج از قانون شرع وعقل مین مشغول رہتے ہین واسطے طلب امر غریب کے پھر اشتغال بعض کا انمین ساتھہ طیارات نکت وتسجیع الفاظ وتشہا داشعار وصال وفراق کے رہتا ہے غرض انکی یہہ ہوتی ہے کہ انکے مجالس مین کثرت زعقات وتواجد ہو یہہ شیاطین الانس ہین خود بھی گمراہ ہوے اور اونکو بھی گمراہ کرتے ہین فرقۂ اول نے گو اپنے نفس کی اصلاح نہین کی لیکن دوسرون کو تو درست کرتے ہین اپنا کلام ووعظ ٹھیک کیا ہے بخلاف اس فرقے کے کہ یہہ راہ خدا سے باز رکھکر خلق کو طرف غرور باللہ کے بلفظ رجا کھینچتے ہین انکا کلام اونکو معاصی ورغبت فی الدنیا پر جرأت دلاتا ہے

ساتوان فرقہ وہ ہے جسنے حفظ کلام زہاد و احادیث زہاد و مذمت دنیا مین قناعت کی ہی یہہ حافظ کلمات و مودی کلمات ہین لکن بغیر احاطہ معنی کے انمین کوئی یہہ کام منابر پر کرتا ہے اور کوئی محاریب مین اور کوئی اسواق مین ہر بعض کا گمان انمین یہہ ہے کہ وہ اتنی بات سے سوقہ و جندیہ سے متمیز ہین یہہ مجرد حفظ کلام اہل دین کو کافی سمجھتے ہین انکا غرور نسبت غرور سن قبلہم کے اظہر تر ہے آٹھوان فرقہ وہ ہے جسنے اوقات کو سماع علم حدیث و جمع روایات کثیرہ و طلب اسانید غریبہ عالیہ مین مستغرق کر رکھا ہے اوسکی ہمت یہی ہے کہ وہ بلاد مین پھرتا ہے شیوخ سے ملتا ہے کہتا ہے مین راوی ہون فلان و فلان شیخ سے مین نے فلان فلان کو دیکھا ہے جو اسناد میرے پاس ہے وہ کسی کے پاس نہین ہے انکا غرور کئی طرح پر ہوتا ہے ایک یہہ کہ حامل اسفار ہے کچھہ توجہ طرف فہم معانی سنت کے نہین رکھتا ہی اسکا علم قاصر ہے انکے پاس یہی نقل ہے اس نقل کو کافی سمجھتا ہے عمل نہین کرتا دوسرے یہہ کہ تارک علم فرض عین ہے وہ علم عبارت ہی علاج قلب سے ؎

ہیچ کار کتب خوانیت نمی آید
ز جمع خاطر خود نسخہ فراہم کن

تیسرے یہہ کہ پابند شروط سماع نہین ہوتا ہے بلکہ اگر ہوئی شروط بھی ہو تو بھی مغرور ہے بسبب اسکے کہ مقتصر ہے نقل پر اور تمام عمر کو جمع روایات مین فنا کرتا ہے مہمات دین و معرفت معانی اخبار سے معرض ہے کیونکہ قاصد سلوک طریق آخرت کو ایک ہی حدیث بس ہوتی ہے حکایت بعض شیوخ ایک مجلس سماع مین حاضر ہوے تھے اول حدیث یہہ سنی من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ اوٹھہ کھڑے ہوے اور کہا مجکو یہہ کافی ہے اس سے فارغ ہو جاؤن تب اور سنون تو سماع اکیاس کا جو غرور سے حذر کرتے ہین اسطرح پر ہوتا تھا ع درخانہ اگر کس ست یکحرف بس ست ٭ نوان فرقہ وہ ہے جسکا اشتغال علم نحو و لغت و شعر و غریب لغت سے ہے یہہ زعم کرتے ہین کہ وہ مغفور ہین اور علماء امت مین سے ہین کیونکہ قوام کتاب و سنت علم لغت و نحو سے ہوتا ہے انھون نے عمر اپنی دقائق نحو و صناعت شعر و غریب لغت مین فنا کر دی ہے حالانکہ علم لغت سے یہی علم غریب کتاب و سنت کا کافی ہے اور نحو سے اوسقدر جو متعلق حدیث و کتاب ہے تعمق ان علوم مین درجات لا انتہا ہی فضول مستغنی عنہ ہوتا ہے دسوان فرقہ وہ ہے جنکا غرور فن فقہ مین ہے یہہ دفع حقوق مین حیلہ انگیزی کرتے ہین الفاظ مبہمہ کی تاویل مین اسارت بجالاتے ہین منتظر بظواہر ہین فتاوی مین

خطا کثرت سے ہوا کرتی ہے لیکن یہہ بلا سکو عام ہوگئی ہے سوا اکیا مین کے اُنکے نزدیک حکم
بندے کا درمیان بندہ و خدا کے یہی حکم مجلس قضا کا ہے فقہا مغرورین کو یہہ تمیز امانی و فضول
و شہوات کا حاجات سے نہین ہوتا ہے بلکہ انکی حاجت وہی سے ہے جس سے انکی رعونت پوری ہو
سویہہ بعض غرور سے ہم اگر تصنیف غرور فقہاء کو لکھنے بیٹھین تو مجلدات ہوجائین غزالی رحنے
تنبیہ بیان ہر ایک فرقے کے ان فرق دوگانہ سی بسیط بسیط کیا ہی ہماری غرض اسجگہہ فقط تنبیہ ہے
تعرف اجناس پر نہ استیعاب کہ وہ طویل ہے ابن الجوزی نے کتاب تلبیس ابلیس خاص اسی باب مین
لکھی ہے وہ جامع جمیع اصناف مغترین و مغرورین ہے سالک طریق آخرت کو رجوع کرنا طرف
اوس کتاب اور طرف کتاب احیا العلوم کے ضرور ہے اگر اپنے دین پر بخل رکھتا ہے
دوسری قسم مغترین کی ارباب عبادت و عمل ہین انکے فرق بھی کثرت سے ہین کسی کا غرور نماز مین
ہے اور کسی کا غرور تلاوت قرآن مین اور کسی کا حج مین اور کسی کا غزو مین اور کسی کا زہد مین غرض کہ
ہر مشغول ساتھہ کسی منہج کے مناہج عمل مین سے خالی غرور سے نہین ہے مگر اکیاس و قلیل ما ہم
ایک فرقہ انمین تارک فرائض مشتغل بفضائل و نوافل ہے پھر اوسنے وہان تک تعمق کیا ہے کہ حد
عدوان و سرف تک پہونچ گیا ہے جیسے صاحب وسوسہ وضو مین کہ فتوی شرع پر بابت طہارت
آب راضی نہین ہے احتمالات بعیدہ بابت نجاست کے بیٹھا نکالا کرتا ہے اور اگر معاملہ اکل حلال کا
آتا ہے تو احتمالات قریبہ پیدا کرتا ہے بلکہ کبھی اکل حرام کرلیتا ہے ؎

عجبت من شیخی و من زہدہ	و ذکرہ النار و اہوالہا
یکرہ ان یشرب فی فضۃ	و یسرق الفضۃ ان نالہا

اگر یہہ احتیاط پانی سے طرف کھانے کے منقلب ہوجاتی تو یہہ شخص ساتھہ سیرت صحابہ کے اشبہ تر
ہوجاتا عمر رضی اللہ عنہ نے آب سبوی نصرانیہ سے باوجود ظہور احتمال نجاست کے وضو کیا تھا
معہذا بہت سے ابواب حلال کے ڈر سے حرام کے چھوڑ دیتے تھے دوسرا فرقہ موسوس ہے
نیت نماز مین شیطان اوسکو نہین چھوڑتا کہ وہ نیت صحیحہ کرلی بلکہ یہانتک مشوش کرتا ہے کہ
جماعت فوت ہوجاتی ہے وقت نماز کا جاتا رہتا ہے بلکہ اگر تکبیر بھی کہہ لی ہے تو ہنوز دل مین
تردد صحت نیت کا باقی رہتا ہے تیسرا فرقہ وہ ہے جسپر وسوسہ اخراج حروف سورۂ فاتحہ
وغیرہ کا مخارج سے غالب ہوتا ہے وہ ہمیشہ تشدیدات و فرق مین درمیان ضاد و ظا کے
احتیاط کیا کرتا ہے اسی دھندے مین رہتا ہے معنی قرآن و اتعاظ سے غافل ہوتا ہے جیسے

صرف کرنے فہم کا طرف اسرار کتاب اللہ کے کیا ذکر ہے سو یہہ غرور اقبح انواع غرور ہے
اسلیے کہ خلق تلاوت قرآن مین بتکلف بتحقیق مخارج حروف نہین ہے مگر اوسیقدر جسکی عادت
معہود ہے چوتھا فرقہ وہ ہے جو قرآن کو جھٹ پٹ پڑھا کرتا ہے ایک رات دن مین ختم کر لیتا ہے
زبان پر قرآن جاری ہوتا ہے دل اودیۂ امانی مین پڑا پھرتا ہے کیونکہ اوسکو کچھہ واسطہ تفکر
سے معانی قرآن مین نہین ہوتا ہے کہ وہ منزجر بزواجر یا متعظ بمواعظ ہو یا نزدیک امر و نہی کے
وقوف کرے مواضع اعتبار مین عبرت پکڑے سو یہہ شخص مغرور ہے اسکے نزدیک گویا مقصود
انزال قرآن سے یہی ہمہمہ مع الغفلۃ ہے پانچوان فرقہ وہ ہے جو مغتر بالصوم ہوتا ہے کبھی صائم الدہر
ہے بلکہ ایام شریفہ مین بھی روزہ رکھتا ہے لکن زبان اوسکے غیبت سے یا خاطر اوسکے ریا سے
یا بطن اوسکا حرام سے وقت افطار کے محفوظ ہے اسکا کیا ذکر ہے سارے دن ہذیان و انواع
فضول مین رہتا ہے معہذا اپنے ساتھہ ظن خیر رکھتا ہے اہمال فرائض کرکے طالب نوافل
ہوا ہے پھر اوسکا پورا حق بھی ادا نہین کرتا سو یہہ نہایت مغرور ہے چھٹا فرقہ مغترین بالحج کا ہے
حج کرتے ہین بدون خروج کے مظالم و قضاء دیون و استرضاء والدین و طلب زاد حلال کے
ظلمہ کو ٹکس دیتے ہین راہ مین رفث و خصام سے حذر نہین کرتے پھر بعض انمین مال حرام
جمع کرکے رفقاء طریق پر صرف کرتے ہین مطلب اوس سے سمعہ و ریا ہوتا ہے معہذا یہہ گمان ہے
کہ وہ خیر پر ہین سو یہہ کچھہ خیر نہین ہے بلکہ غرور ہے ساتوان فرقہ اہل حسبت کا ہے جنکا کام امر
بمعروف نہی عن المنکر ہے یہہ اپنے نفس کو بھول جاتے ہین امر بعنف کرکے طالب ریاست و
عزت ہوتے ہین اور جبکہ خود مباشر کسی منکر کے ہوتے ہین اور کوئی انپر رد کرتا ہے تو کہتے ہین
کہ ہم خود محتسب ہین ہمپر انکار یعنی چہ آٹھوان فرقہ مجاورین مکہ و مدینہ کا ہے یہہ غرور مجاورت
مین گرفتار ہین نہ مراقبۂ دل کرتے ہین نہ تطہیر ظاہر و باطن بلکہ بڑا غرہ انکو یہی ہے کہ ہم اتنی
برس مکے مین رہے یا مدینے مین اور چاہتے ہین کہ لوگ اونکو بصفت جوار حرمین پہچانین یہہ
پھر کوئی اونمین مجاور ہوکر آنکھہ طمع کی طرف اوساخ اموال مردم کے دراز کرتا ہے پھر مال
جمع کرکے بخیل بنجاتا ہے کیا ذکر ہے کہ کسی شخص کو ایک لقمہ دے بلکہ جامع ریا و طمع و بخل
ہوتا ہے اگر مجاور نہوتا تو شائد ان مہلکات سے بچ بھی جاتا لکن محبت اس بات کی کہ مجاور
کہلاتا ہے اوسکو مجاور بنائے رکھتی ہے غرضکہ کوئی عمل و عبادت منجملہ اعمال و عبادات کے
ایسی نہین ہے کہ اوسمین اس قسم کے آفات نہون جو شخص کہ عارف ان مداخل آفات کا نہین ہے

بلکہ اونپر معتمد ہے وہ مغرور رہے شرح ان غرورات کی کتب احیاء العلوم سے دریافت ہوسکتی
ہے غرور نماز کا کتاب الصلوٰۃ سے غرور حج کتاب الحج سے غرور زکوٰۃ و تلاوت و سائر قربات
کتب امور مذکورہ سے اسجگہ غرض فقط اشارہ کرنا ہے طرف مجامع کتب کے نوان فرقہ زہاد
کا فرقہ ہے جو مال مین زاہد لباس و طعام کم دیجے پر قانع ہین مسکن انکا مساجد ہی انکو گمان
ہے کہ وہ مدرک رتبۂ زہد ہین حالانکہ یہ سب خدعت و غرور رہے پھر انمین ایسے بھی ہین جو اپنے
نفس پر اعمال جوارح مین یہانتک تشدید کرتے ہین کہ بعض رات دن مین ہزار رکعت پڑھتے ہین
قرآن ختم کرتے ہین معہذا لک کیا ذکر ہے کہ اونکو خطرہ مراعات و تفقد قلب و تطہیر قلب کا ریا
و کبر و عجب و سائر مہلکات سے ہو اول تو وہ اسکو مہلک ہی نہین جانتے اور اگر جانتے ہین
تو اپنے حق مین اوسکا گمان نہین رکھتے اور اگر گمان بھی کرتے ہین تو معتقد مغفرت کے
ہوتے ہین اسلیے کہ عمل ظاہر درست ہی احوال قلب پر گویا کچھ مواخذہ ہی نہوگا اور اگر تو ہم
مواخذے کا بھی ہوتا ہے تو یہ خیال کرتے ہین کہ پلہ حسنات کا ان عبادات ظاہرہ سے
بھاری ہوجائیگا حالانکہ ایک ذرہ صاحب تقویٰ و خلق واحد کا اخلاق اکیاس سے برابر
پہاڑون کے بنسبت عمل جوارح کی ہوتا ہے دسوان فرقہ وہ ہے جنکو حرص علی النوافل ہے
انکے نزدیک فرائض کچھ شمار و قطار مین نہین ہوتے جو فرحت انکو نماز چاشت و نماز شب سے
ہوتی ہے وہ لذت نماز فرض مین نہین ملتی اور نہ نماز فرض کو اول وقت مین ادا کرتے ہین
انکو یہ قول حضرت کا یاد نہین رہا جو حدیث قدسی مین رب عزوجل سے مروی ہے ما تقرب
المتقربون الی بمثل اداء ما افترضت علیہم ترک کرنا ترتیب کا درمیان خیرات کے منجملہ شرور
کے ہے غزالی رحمہ نے نیچے ذکر ہر فرقے کے ایضاح کلی کیا ہے لائق دریافت و شناخت طالب
طریق آخرت کے ہے ف تیسری قسم متصوفہ ہین انپر سب سے زیادہ غلبہ غرور کا ہوتا ہے
یہ کئی فرقے ہین ایک فرقہ متصوفۂ اہل زمان کا ہے الا من عصمہ اللہ یہ مغتر ہین ساتھ زی و
ہیئت و منطق کے شکل و لباس و الفاظ و کلام و آداب و مراسم و اصطلاحات و احوال ظاہرہ
مین جیسے سماع و رقص و طہارت و صلوٰۃ و جلوس علی السجادات و اطراق راس کے اور سر بگریبان
ہونے مین مثل متفکر کے اور آہ سرد کھینچنے اور پستی آواز مین وقت بات کرنے کے اسی طرح
دیگر شمائل و ہیات مین مساعد صوفیہ صادقین ہوتے ہین ان امور کو بتکلف اختیار کر کے مشابہ
صوفیہ بنکر یہ گمان رکھتے ہین کہ وہ اہل تصوف ہین حالانکہ کبھی اپنی جان کو مجاہدہ و ریاضت و

مراقبہ قلب و تطہیر باطن و ظاہر مین آثام خفیہ و جلیہ سے نہین ڈالا ہے یہہ سب اوائل منازل مین
تصوف کے اگر ان سب سے فراغ حاصل ہوتا تو کبھی اپنے نفس کو صوفی نسمجھتے کیونکہ اونکے
گرد تصوف تو نہین پھرے ہین بلکہ حرام و شبہات و اموال سلاطین پر جہک رہے ہین روٹی کپڑے
پیسے روپیہ دانی پر جان دیتے ہین ایک ایک نقیر و قطمیر پر حسد کرتے ہین اور بعض بعض کی آبرو
ریزی ذرا ذرا سی خلاف غرض پر کرنے لگتے ہین ۲ دوسرا فرقہ وہ ہے جو پہلے فرقے سے بھی
غرور مین بڑھا ہوا ہے اونپر جب اقتدا صوفیہ صادقین کی بذاذت لباس و رضا بالدون مین
شاق گذری اور دیکھا کہ تظاہر بالتصوف بے اسکے نہین بنتا کہ لباس ریشانہ ہووے تو حریر و
ابریشم کو چھوڑ کر طالب مرقعات نفیسہ و رفوط رقیقہ و سجادات مصبغہ کے ہوے اور ایسی گدڑی
پہنی جو کہ حریر و ابریشم سے بھی قیمت مین زیادہ تر ہی مجرد لون جامہ و لباس پیوند دار کو تصوف
سمجھ لیا ہے اور خیال کیا ہے کہ سارے اہل تصوف اسی کے جنس کے تھے پھر زبان کو طعن
فقراء صادقین کے دراز کردیا وکل ذلک من شوم المتشبہین وشرھم تیسرا فرقہ وہ ہے
جسنے دعوی علم معرفت و مشاہدہ حق و مجاوزت مقامات و احوال و ملازمت کا عین شہود
اور وصول کا قرب تک کیا ہے لیکن سوای اسامی و الفاظ کے اور کچھ معرفت ان امور کی حاصل
نہین رکھتا ہے اوسنے ان اسامی کو کلمات طامات سے تلقف کیا ہے اوسی کا ایہ پھیر کیا کرتا
ہے اور یہہ گمان رکھتا ہے کہ یہہ شناخت اوسکی اعلی ترتب علم اولین و آخرین سے وہ طرف
فقہا و مفسرین و محدثین و اصناف علما کے بعین حقارت نظر کرتا ہے چہ جای عوام الناس کے
یہانتک کہ فلاح اپنی فلاحت اور حائک اپنی حیاکت چھوڑ کر چند روز اسکی پاس اوٹھتا بیٹھتا ہے
اور کلمات مزیفہ اوس سے سیکھکر تردید اون الفاظ و اسامی کی کیا کرتا ہے گویا متکلم عن الوحی یا
مخبر عن سر الاسرار ہے اور اس سبب سے سارے عباد و علما کو وہ حقیر جانتا ہے عباد کے
حق مین کہتا ہے انہم اجراء متعبون علما کے حق مین کہتا ہے انہم بالحدیث عن اللہ
محجوبون اپنے نفس کے لیے اس بات کا مدعی ہے کہ وہ واصل الی الحق ہے اور منجملہ مقربین خدا
کے ہے حالانکہ وہ نزدیک اللہ کے منجملہ فجار منافقین کے ہے اور نزدیک ارباب قلوب کے
منجملہ حمقاء جاہلین کے ہے نہ محکم فی العلم ہے نہ مہذب فی الخلق نہ مرتب عمل مین نہ مراقب قلب
مین سوا اتباع ہوی و تلقف ہذیان و حفظ طامات کے کچھ نزدیک اپنے نہین رکھتا ہے چوتھا
فرقہ وہ ہے جو اباحت مین گرفتار ہے اوسنے بساط شریعت کو لپیٹ رکھا ہے احکام کو چھوڑ کر

حلال وحرام کو یکسان کر دیتے ہے بعض کو یہہ گمان ہے کہ اللہ ہمارے عمل سے مستغنی ہے تو ہم کیون
اپنی جان کو تعب مین ڈالین بعض نے کہا ہے کہ لوگ مکلف ہین ساتھہ تطہیر قلوب کے شہوات و
حب دنیا سے اور یہہ محال ہے اونکو تکلیف مالا یطاق دی گئی ہے ایسی باتون پر غیر مجرب وہ جو کہا
کہتا ہے ہمنے تجربہ کر لیا کہ یہہ امر محال ہے یہہ احمق نہین جانتا کہ لوگ مکلف بقلع شہوت و غضب
اسطرح پر نہین ہین کہ بالکل اصل سے یہہ خصال باقی نرہین بلکہ مکلف بتادیب ہین تا کہ ہر ایک
انمین سے منقاد حکم عقل و شرع کا رکھین بعض کہتے ہین کہ اعمال جوارح کے کچہہ شمار مین نہین ہین بلکہ
نظر طرف قلوب کے ہے سو ہمارے دل فریفتۂ محبت خدا واصل الی معرفۃ اللہ ہین خوض ہمارا
دنیا مین ہمارے ابدان سے ہے قلوب ہمارے عاکف حضرت ربوبیت ہین یہہ گویا درجے
مین انبیا علیہم السلام سے بھی بڑہ گئے ہین کہ وہ ایک خطا پر روتے اور سالہا سال تک نوحہ کرتے
واصناف غرور اھل الاباحۃ من المتشبھین بالصوفیۃ لاتحصی وکل ذلک بناء علی
اغالیط و وساوس یخدعھم الشیطان بھا پانچوان فرقہ وہ ہے جسنے حد سے ان فرق کے
تجاوز کرکے اعمال سے اجتناب کیا اور طالب حلال ہوا اور مشتغل بتفقد قلب ہے کوئی دعوی
زہد و توکل و رضا و حب کا بدون وقوف کے حقائق و شروط و علامات و آفات ان مقامات پہ
کرتا ہے کوئی مدعی وجد و حب اللہ کا ہے اوسکو یہہ زعم ہے کہ وہ فریفتۂ خدا ہے اور شاید کہ وہ
حقمین اللہ پاک کے ایسے خیالات رکھتا ہے جو بدعت یا کفر ہین چھٹا فرقہ وہ ہے جسنے اپنے
نفس پر امر قوت مین تنگی کی ہے طالب حلال خالص ہے مگر تفقد قلب و جوارح سے اور خصال مین
کام نہین رکھتا ہے ساتوان فرقہ وہ ہے جو مدعی حسن خلق و تواضع و سماحت ہے خدمت صوفیہ
کی کرتا ہے ایک جماعت کو نزدیک اپنے جمع کیا ہے اس جمع متصوفہ کو شبکۂ ریاست و جمع مال
ٹھہرایا ہے اصل غرض انکی تکبر ہے اگرچہ اظہار تواضع کرتے ہین آٹھوان فرقہ مشتغل بمجاہدہ و
تہذیب اخلاق و تطہیر نفس سے عیوب نفس سے اوسنے اس بحث عیوب نفس و معرفت خدع نفس
کو ایک علم ٹھہرا لیا ہے یہہ اسی فحص و استنباط دقیق کلام مین آفات نفس سے گرفتار رہا کرتے
ہین کہ ھذا فی النفس عیب والغفلۃ عن کونھا عیبا عیب حالانکہ تضییع تمام عمر کی اسی مین بلا
عمل کے کچہہ بکار آمد نہین ہوتی ہے نوان فرقہ وہ ہے جو اس حد سے متجاوز ہو کر ابتدای سلوک
طریق ہے جب کوئی باب معرفت کا اونپر مفتوح ہوتا ہے تو خوش ہو کر اوسی کی طرف ملتفت رہجاتے
ہین اسی تفکر کیفیت انفتاح مین پھنسے رہتے ہین یہہ سب غرور ہے اسلیے کہ عجائب طرق خدا

بے نہایت ہین دسوان فرقہ وہ ہے جو ان سب سے تجاوز کر گیا ہے اور جو انوار اشارات مین
اوسپر فائض ہوتے ہین وہ اونکی طرف ملتفت نہو کر حد قربت کو پہونچگیا ہے یہہ اپنے گمان وصول
مین غلط ہے اسلیے کہ اللہ کے ستر حجاب مین نور کے جب سالک ایک حجاب تک پہونچ جاتا ہے
گمان وصول کرتا ہے سو وصول جب ہی کہ سارے حجب اٹھ جاوے یہہ محل التباس کا ہے
غزالی رح نے حال ہر فرقے کا ان فرق مین سے بتفصیل تمام لکھا ہے ف چوتھے ارباب
اموال ہین یہہ کئی فرقے ہین ایک فرقے کو حرص ہے بناء مساجد و مدارس و رباطات و قناطر
پر انکا مطلب یہہ ہے کہ انکے بعد انکا نام باقی رہے یہہ سمجھتے ہین کہ ہم مغفور ہو گئے لیکن یہہ دو
طرح کے غرور مین ہین ایک یہہ کہ اموال ظلم و نہب و رشا وغیرہ جہات محظورہ سے ان ابنیہ
کو بناتے ہین متعرض سخط خدا ہوتے ہین دوسرے یہہ کہ گمان اخلاص و قصد خیر کا اس انفاق مین
رکھتے ہین دوسرا فرقہ وہ ہے جسکا مال حلال ہے اور اوسنے بناء مساجد پر صرف کیا ہے لیکن
دو وجہ سے مغرور ہے ایک یہہ کہ طالب ریا و ثنا ہے کیونکہ اوسکے جوار یا شہر مین فقراء موجود
ہین جنپر صرف کرنا اہم و افضل تھا بنسبت بناء مساجد کے دوسرے یہہ کہ اوسنے زخرفت
و تزئین مساجد مین خرچ کیا ہے جس سے قلوب مصلین کو خشوع و خضوع سے باز رکھا حالانکہ مقصود
نماز سے خشوع و حضور قلب ہے سو یہہ سارا وبال اوسکی گردن پر ہوتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ مینے
اچھا کام کیا ہے تیسرا فرقہ وہ ہے جو انفاق اموال صدقات علی الفقراء مین کرتا ہے مساکین کو
دیتا ہے اور عادت اوسکی افشاء معروف و طلب شکر ہے اور مخفی صدقہ کرنے کو مکروہ رکھتا ہے
یا بار بار حج کو جاتا ہے محلہ و جوار مین بھوکے پیاسے لوگ ہین اونپر صرف نہین کرتا ابن مسعود نے
کہا آخر زمانے مین حاجی بلا سبب بہت ہونگے اونکو سفر آسان ہوگا رزق کا بسط ہوگا و حج سے
محروم مسلوب پھرینگے مین کہتا ہون اسطرح کا حج اس عہد مین بہت مروج ہے چوتھا فرقہ وہ ہے
جو حفظ و امساک مال کا براہ بخل کرتا ہے معہذا ایسے عبادات بدنیہ مین مشغول ہے جسمین کچھ کام
مال خرچ کرنے کا نہین پڑتا ہے جیسے صیام نہار قیام لیل ختم قرآن حالانکہ بخل مہلک اوسکے
باطن پر مستولی ہے پانچوان فرقہ وہ ہے جنپر بخل غالب ہے اونکا دل واسطے خرچ کرنے کے
نہین بڑہتا مگر فقط واسطے ادای زکوۃ کے پھر زکوۃ مین مال ردی خبیث نکالکر دیتا ہے پھر فقراء
سے اپنی خدمت لیتا ہے حالانکہ یہہ سب مفسد نیت ہے چھٹا فرقہ عوام خلق کا ہے منجملہ ارباب
اموال کے یہہ حضور مجالس ذکر کو مغنی و کافی سمجھتے ہین انکا گمان یہہ ہے کہ مجرد سماع وعظ کا بدون

عمل واتعاظ کے کافی ہوتا ہے تو یہہ مغرور ہین کیونکہ فضل مجالس ذکر کا اسلیے ہے کہ مرغب فی الخیر ہو سو جبکہ وہ ہیچ رغبت نہین ہے تو اوسمین کوئی خیر نہوئے کبھی مجلس وعظ مین رونے بھی لگتے ہین مثل بکا ء نساء کے لیکن بلا عزم یا کبھی خوفناک بات سنکر رب سلم یا نعوذ باللہ یا سبحان اللہ کہنے لگتے ہین مگر یہہ سارا جمع وخرچ زبانی ہوتا ہے عمل مسموع مذکور پر نہین کرتے ان فرق کا حال تفصیلی غزالی رح نے کتاب الغرور مین منجملہ کتب احیاء العلوم کے بہت بسط سے لکھا ہے ہمنے اسجگہہ فقط بطور فہرست کے ذکر کردیا پورا نفع اوسی وقت بشرط توفیق الٰہی متصور وممکن ہے کہ احاطہ سارے شقوق کلام ودقائق مہلکات کا دل مین حاصل ہوکر ہمت عمل وتفقد قلب واصلاح حال کے شامل حال ہو ورنہ یہہ اور وہ سب ایک کہانی ہے ولہذا اہل علم واصحاب قلب نے کہا ہے الناس کلہم ہلکی الا العالمون والعالمون کلہم ہلکی الا العاملون والعاملون کلہم ہلکی الا المخلصون والمخلصون علی خطر عظیم فاذا المغرور ہالک والمخلص الفار من الغرور علی خطر فلذلک لا یفارق الخوف والحذر قلوب اولیاء اللہ ابدا فنسأل اللہ العون والتوفیق وحسن الخاتمة فان الامور بخواتیمہا باب مہلکات مین اجمالا ہمارا رسالہ لسان العرفان نام جامع انواع بیان ہی وللہ الحمد

باب التیامن یعنی بیان مین کہ تقدیم یمین ہر اوس امر مین جو باب تکریم سے ہو مستحب ہی جیسے وضو وغسل

لبس ثوب ونعل وخف وسراویل ودخول مسجد وسواک واکتحال وتقلیم اظفار وقص شارب ونتف ابط وحلق راس وسلام من الصلوٰة واکل وشرب ومصافحہ واستلام حجر اسود وخروج من الخلا واخذ واعطاء وغیر ذلک اسی طرح تقدیم یسار کی ضد مین ان امور کے مستحب ہی جیسے امتخاط وبصاق عن الیسار ودخول خلا وخروج من المسجد وخلع خف ونعل وسراویل وثوب واستنجاء وفعل مستقذرات واشباہ ذلک قال اللہ تعالیٰ فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فیقول ہاؤم اقرؤا کتابیہ الآیات وقال تعالیٰ فاصحاب المیمنة ما اصحاب المیمنة واصحاب المشأمة ما اصحاب المشأمة عائشہ کہتی ہین حضرت کو تیمن ہر حال اپنے مین کیا طہور وکیا ترجل وتنعل پسند آتا تھا متفق علیہ دوسرا لفظ یہہ ہے کہ داہنا ہاتھ حضرت کا واسطے طہور وطعام کے تھا اور بایان ہاتھ واسطے خلا کے اور جو اوس ہو حدیث صحیح رواہ ابو داود وغیرہ باسناد صحیح ام عطیہ کہتی ہین حضرت نے عورتون کو غسل بنت مین حکم دیا کہ جانب یمین ومواضع وضو سے شروع کرین متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جب جوتا پہنے کوئی تم مین تو جانب راست سے پہنے اور جب

اوتارے تو جانب چپ سے اوتارے تاکہ یمنی پہننے مین اول اور اوتارنے مین آخر ہو
متفق علیہ حفصہ کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت دست راست کو واسطے طعام و شراب و ثیاب
کے رکھتے اور دست چپ کو واسطے سوا ان کامون کے رواہ ابو داود وغیرہ ابوہریرہ
مرفوعا کہتے ہین تم جب پہنو یا وضو کرو تو جوانب ایمن سے شروع کرو حدیث صحیح رواہ
ابو داود والترمذي باسناد صحیح انس کہتے ہین کہ حضرت نے منٰی مین حلاق سے کہا
خذ اور اشارہ طرف جانب ایمن سر کے پھر الیسر کے کیا پھر وہ بال لوگون کو دینے لگے متفق علیہ
دوسری روایت مین یون ہے کہ ناول الحلاق شقہ الایمن فحلقہ پھر ابوطلحہ انصاری کو
بلاکر وہ بال دیدیے ثم ناولہ الشق الاخر فحلقہ پھر وہ بال بھی اباطلحہ کو دیکر فرمایا
اقسمہ بین الناس

باب ۱۰۲ بیان مین آداب اکل کے

اس باب مین کئی فصل ہین

فصل اول بیان مین تسمیہ کہنے کے اول طعام مین اور تحمید کرنے کے آخر مین عمر بن ابی سلمہ
کہتے ہین حضرت نے فرمایا بسم اللہ کہہ اور سیدھے ہاتھ سے کھا اور جو تجھسے قریب ہے اوس سے
کھا متفق علیہ عائشہ کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا تم مین جب کوئی کھائے تو بسم اللہ
کرے اگر بسم اللہ کرنا اول مین بھول جائے تو یون کہے بسم اللہ اولہ و آخرہ رواہ ابو داود
والترمذي وقال حدیث حسن صحیح حدیث جابر مین فرمایا ہے آدمی جب اندر گھر کے آکر
اللہ کا ذکر وقت دخول و وقت طعام کے کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے لا مبیت لکم ولا عشاء
اور جبکہ وقت دخول کے ذکر نہین کرتا ہے تو کہتا ہے ادرکتم المبیت اور جبکہ وقت طعام
کے ذکر نہین کرتا ہے تو کہتا ہے ادرکتم المبیت والعشاء رواہ مسلم حذیفہ کہتے ہین جب
ہم ساتھ حضرت کے حاضر طعام ہوتے ہاتھ کھانے کو نہ ڈالتے تاکہ حضرت شروع کرتے اور اپنا
ہاتھ رکھتے نہ ڈالتے ایکبار ہم طعام پر حاضر ہوئے ایک دختر دوڑتی آئی گویا کوئی اوسکو
ڈھکیلتا لاتا ہے وہ اپنا ہاتھ کھانے مین ڈالنے لگی حضرت نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک
گنوار آیا گویا کوئی اوسکو ڈھکیلے لاتا ہے اوسکا ہاتھ بھی پکڑ لیا فرمایا شیطان حلال کر لیتا ہے
اوس طعام کو جسپر اللہ کا نام نہ لیا جائے وہ اوس دختر کو لایا تاکہ استحلال طعام کرے مینے اسکا
ہاتھ پکڑ لیا پھر اس گنوار کو لایا کہ کھانا حلال کرے مینے اسکا ہاتھ بھی پکڑا والذي نفسي

بیدہ ان یدہ في یدی مع ید ھما پھر بسم اللہ کرکے کھانا کھایا رواہ مسلم اس حدیث سے دو
مسئلے نکلے ایک یہہ کہ جب میر مجلس شروع کرے تب حاضرین ہاتھہ ڈالین دوسرے یہہ کہ طعام
غیر مسمی علیہ مین شیطان شریک ہوجاتا ہے امیہ بن مخشی کہتے ہین حضرت بیٹھے تھے ایک مرد
کھارہا تھا جب باقی نرہا طعام سے مگر ایک لقمہ تو اوسنے وہ لقمہ طرف دہان کے اوٹھاکر کہا
بسم اللہ اولہ واٰخرہ حضرت ہنسے اور فرمایا اسکے ساتھہ شیطان کھارہا تھا جب اسنے ذکر
اللہ کا کیا شیطان نے جو پیٹ مین گیا تھا قی کردیا رواہ ابوداود والنسائي عائشہ کہتی ہین
حضرت چھہ اصحاب مین کھانا کھارہے تھے ایک اعرابی نے آکر دو لقمون مین سب صاف کردیا
حضرت نے فرمایا اگر وہ بسم اللہ کہتا تو تم سب کو کفایت کرتا رواہ الترمذي وقال حدیث
حسن صحیح حدیث ابو امامہ مین آیا ہے کہ جب دسترخوان اوٹھایا جاتا حضرت فرماتے الحمد للہ
کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مستغنی عنہ ربنا رواہ البخاري حدیث معاذ بن انس
مین فرمایا ہے جو شخص کھانا کھاوی اور یون کہے الحمد للہ الذي اطعمنی ھذا ورزقنیہ من غیر
حول مني ولا قوۃ تو اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاتے ہین رواہ ابوداود والترمذی
وقال حدیث حسن

فصل بیان مین عیب نکرنے طعام کے اور استحباب مین مدح طعام کے

ابو ہریرہ کہتے ہین عیب نہ لگایا حضرت نے کسی کھانے کو کبھی اگر جی چاہا کھایا اگر ناپسند کیا چھوڑ
دیا متفق علیہ حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت نے سالن مانگا کہا ہمارے پاس نہین ہے
مگر سرکہ اوسکو طلب کرکے کھانا شروع کیا اور فرمایا نعم الادام الخل نعم الادام الخل رواہ مسلم

فصل اس بیان مین کہ جو شخص طعام پر حاضر ہو اور روزہ دار ہو تو وہ کیا کہے

ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین جب بلایا جاوے کوئی تم مین یعنی طرف طعام کے تو قبول کرے پھر اگر
صائم ہو تو دعا دے اور اگر مفطر ہو تو کھائے رواہ مسلم

فصل وہ کیا کہے جسکے ساتھہ کوئی اور شخص طرف طعام کے لگجائے

حدیث ابو مسعود بدری مین آیا ہے کہ ایک شخص نے کھانا طیار کرکے حضرت کو بلایا کھانا
پانچ آدمیون کا تھا اونکے ساتھہ ایک اور شخص لگ لیا جب دروازے تک پہونچا حضرت نے
کہا یہہ ہمارے ساتھہ لگ لیا ہے اگر تو اذن دے تو آوے ورنہ پھر جاوے اوسنے کہا مین
اذن دیتا ہون متفق علیہ

فصل اس بیان مین کہ سامنے سے کھائے اور جو ہر طرف سے کھائے اوسکو منع وادب کرے

عمر بن ابی سلمہ کہتے ہین مین ایک لڑکا تھا گود مین حضرت کے میرا ہاتھہ رکابی مین ہرطرف دوڑتا تھا مجکو فرمایا ای لڑکے بسم اللہ کہہ اور سیدہے ہاتھہ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا متفق علیہ سلمہ بن اکوع کا لفظ یہہ ہے ایک شخص نے پاس حضرت کے بائین ہاتھہ سے کھایا فرمایا داہنے ہاتھہ سے کھا اوسنے کہا مین نہین کھا سکتا فرمایا تو نہین کھا سکتا نہین روکا اوسکو مگر کبر نے پھر وہ اوس ہاتھہ کو طرف دہن کے نہ اوٹھا سکا رواہ مسلم

فصل دو دانہ کھجور وغیرہا کو ملا کر نکھائے جبکہ ہمراہ جماعت کے ہو مگر اونکے اذن سے

ابن عمر نے کہا حضرت نے منع فرمایا ہے اقران سے مگر یہہ کہ آدمی اپنے بھائی سے اذن لیلے متفق علیہ

فصل وہ کیا کہے اور کیا کرے جو کھاتا ہو اور اوسکا پیٹ نہین بھرتا

وحشی بن حرب کہتے ہین اصحاب حضرت نے کہا ای رسول خدا ہم کھاتے ہین ہمارا پیٹ نہین بھرتا فرمایا شائد تم الگ الگ کھاتے ہو کہا ہان فرمایا طعام پر تم جمع ہوجایا کرو اور اللہ کا نام لیا کرو تمکو اوسمین برکت ملیگی رواہ ابو داود

فصل حکم یہہ ہے کہ جانب رکابی سے کھائے وسط مین سے نکھائے اسکی دلیل وہی حدیث گزشتہ ہے کل مما یلیک متفق علیہ ابن عباس کا لفظ مرفوعا یہہ ہے برکت وسط طعام مین اوترتی ہے تم اوسکے کنارون سے کھاؤ وسط طعام سے نکھاؤ رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح عبد اللہ بن بسر کہتے ہین حضرت کے پاس ایک طباق تھا اوسکو غراء کہتے تھے چار آدمی اوسکو اوٹھاتے جب نماز ضحی پڑھ چکے اوسکو لاے یعنی اوسمین ثرید تھا چارون طرف اوسکے بیٹھہ گئے جب لوگ زیادہ ہوگئے حضرت اکڑو بیٹھہ گئے ایک اعرابی نے کہا ای حضرت یہہ کیا نشست ہے فرمایا ان اللہ جعلنی عبدا کریما ولم یجعلنی جبارا عنیدا پھر فرمایا اسکے ارد گرد سے کھاؤ اسکی چوٹی چھوڑ دو اسمین برکت ہوگی رواہ ابو داود باسناد جید

فصل اس بیان مین کہ تکیہ لگا کر کھانا مکروہ ہے

وہب بن عبد اللہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا مین تکیہ لگا کر نہین کھاتا رواہ البخاری خطابی نے کہا مراد تکیہ سے اس جگہہ مسند پر بیٹھکر کھانا ہے بلکہ مستعجلا کھاے نہ مستوطنا اور بقدر بلغہ کھاے انتہی کسی نے کہا مراد تکیہ سے مائل علی الجنب ہے بعض نے کہا مراد اتکاء سے

چار زانو بیٹھکر کھانا ہے ظاہر یہ ہے کہ پشت کو سست کر کے کھاے واللہ اعلم انس کہتے ہین مینے حضرت کو دیکھا کہ چالس مقعی ہوکر تمر کھاتے تھے روایۃ مسلم مقعی وہ ہے جو دونون سرین زمین پر چپکاے اور دونون ساق کھڑے رکھے ✤

فصل اس بیان مین کہ تین انگلیون سے کھانا اور اونکا چاٹنا مستحب ہی اور مسح اونکا قبل چاٹنے کی مکروہ ہی اور چاٹنا رکابی کا اور اوٹھا لینا لقمہ ساقطہ کا اور کھا لینا اوسکا مستحب ہے اور پونچھنا انگلیون کا بعد چاٹنے کے ساعد و قدم وغیرہا سے جائز ہے

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہی جب کھاے کوئی تم مین کھانا تو مسح اصابع نکرے یعنی ہاتھ نہ پونچھے اور نہ دہوے یہانتک کہ اونکو چاٹے یا چٹا دے متفق علیہ کعب بن مالک کہتے ہین مینے حضرت کو دیکھا کہ تین انگلیون سے کھاتے تھے جب کھا چکتے تو انگلیان چاٹ لیتے روایۃ مسلم جابر کا لفظ یہ ہے کہ حکم دیا حضرت نے لعق اصابع و صحفہ کا یعنی انگلی و رکابی کو چاٹ لے اور فرمایا تم نہین جانتے کہ تمھارے کس طعام مین برکت ہی روایۃ مسلم دوسرا لفظ انکا رفعاً یون ہے کہ جب گر جاے نوالہ ایک تمھارے کا تو اوسکو اوٹھا کر اوسپر جو کچھ اوسمین لگا ہو اوسکو دور کر کے کھا لے نہ اوسکو شیطان کے لیے چھوڑے اور نہ ہاتھ اپنا سندیل یعنی رومال سے پونچھے یہانتک کہ انگلیان چاٹے وہ نہین جانتا کہ کس طعام مین اوسکے برکت ہے روایۃ مسلم تیسرا لفظ اونکا رفعاً یہ ہے کہ شیطان حاضر ہوتا ہی پاس ایک تمھارے کے نزدیک ہر شے کے یہانتک کہ حاضر ہوتا ہے نزدیک طعام کے سو جب کسی کا لقمہ گر جاے تو اوسکو اوٹھا کر اور جو کچھ اوسمین لگ گیا ہو اوسکو دور کر کے کھا لے شیطان کے لیے اوسکو نہ چھوڑے جب کھا چکے تو انگلیان چاٹ لے وہ نہین جانتا کہ اوسکے کس کھانے مین برکت ہے روایۃ مسلم انس کہتے ہین حضرت جب کھانا کھاتے تینون انگلیان اپنی چاٹ لیتے اور ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم رکابی کو چاٹین الحدیث روایۃ مسلم جابر نے کہا ہم زمانہ حضرت مین اسطرح کا کھانا نہین پاتے تھے مگر تھوڑا جب ہم کھانا پاتے ہمارے پاس رومال نہ تھے مگر یہی کف دست و بازو ہمارے پھر ہم نماز پڑھتے اور وضو نکرتے

رواه البخاري

فصل بیان مین تکثیر ایدی کے طعام پر

ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین کھانا دو کا کافی ہے تین کو اور کھانا تین کا کافی ہے چار کو
متفق علیہ جابر کا لفظ رفعا یہہ ہے کہ طعام واحد کافی ہے دو کو اور کھانا دو کا کافی ہے
چار کو اور کھانا چار کا کافی ہے آٹھہ کو رواہ مسلم غزالی کہتے ہین آداب طعام سات ہین
ایک یہہ کہ طعام بعد حلال ہونے کے فی نفسہ طیب بھی ہو کسب کی راہ سے موافق سنت
و ورع کے اور کسی وجہ مکروہ شرعی سے یا بطور رہوی و مداہنت کے مکتسب نہو اللہ نے
حکم اکل طیب کا دیا ہے اکل بالباطل سے منع فرمایا ہے طعام کا طیب حلال ہونا منجملہ فرائض
واصول دین کے ہے اسی لیے بعض سلف نے کہا ہے الاکل من الدین قال تعالی
کلوا من الطیبات واعملوا صالحا دوسرے یہہ کہ قبل طعام کے ہاتھہ دہونے اس سے
نفی فقر ہوتی ہے اور اقرب الی النظافۃ والنزاہۃ ہے تیسرے یہہ کہ کھانے کو دسترخوان
پر رکھے وہ سفرہ زمین پر ہو کہ یہہ اقرب بفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اس مین تواضع
نکلتی ہے انس کہتے ہین حضرت نے کبھی خوان وسکرجہ مین نہین کھایا بعض نے کہا ہے
کہ چار چیزین بعد حضرت کے حادث ہوئی ہین موائد و مناخل و اشنان و شبع چوتھے یہہ کہ
جلسۂ سفرہ مین ایک حالت رہے حضرت کبھی جاثی علی الرکب ہوتے اور ظہر قدمین پر بیٹھتے
اور کبھی پای راست کھڑا کرتے اور پای چپ پر بیٹھتے پانچوین یہہ کہ نیت قوت کی طاعت خدا
پر کرے قاصد تلذذ وتنعم بالاکل کا نہو چھٹے یہہ کہ راضی بماحضر ہو طلب مین نعم وزیادت
وانتظار سالن وکراست نان کی کوشش نکرے ساتوین یہہ کہ مجتہد ہو تکثیر ایدی مین گو اپنی
ہے اہل وولد کیون نہون حضرت نے فرمایا ہے تم جمع ہو اپنے کھانے پر تمکو اوسمین برکت
ہوگی انس کہتے ہین حضرت تنہا نہ کھاتے تھے آداب حالت اکل یہہ ہین کہ اول بسم اللہ کہے
آخر مین الحمد للہ کہے اور اگر ہر لقمہ پر بسم اللہ کہے تو اور بھی اچھا ہے دست راست سے
کھاے ابتدا و اختتام نمک سے کرے لقمہ چھوٹا ہو خوب چبا کر کھاے جب نگل چکے
تب دوسرا لقمہ اوٹھاے کسی طعام کی ذم نکرے سامنے سے نوالہ لے نہ اوپر سے اور نہ
اطراف رکابی سے چہرے سے کاٹ کر نہ کھاے دانتون سے نوچکر کھاے روٹی پر
رکابی نرکھے روٹی سے ہاتھہ نہ پونچھے طعام گرم مین پھونک نمارے کھجور وغیرہ کھاے

تو عدد طاق کا خیال رکھے سات عدد یا گیارہ یا اکیس اثناء طعام مین بار بار پانی نہ پیے
مگر جبکہ نوالہ پھنس جاے یہہ امر طب مین بھی مستحب ہی اور دباغ معدہ بھرپیٹ بھرنے سے
پہلے رک جاے انگلیان چاٹ کر ہاتھہ رومال سے پونچھے ریزہای طعام چنکر کھالے
پھر خلال کرے دل سے اللہ کا شکر طعام پر بجالاے طعام کو اوسکی نعمت جانے قال تعالی
کلوا من طیبات ما رزقناکم واشکروا للہ اگر رزق حلال کھاے تو یون کہے
اللهم اطعمنا طیبا واستعملنا صالحا اور اگر طعام مشتبہ ہو تو یون کہے الحمد للہ علی کل
حال اللهم لا تجعله قوة لنا علی معصیتك بعد طعام کے سورۂ اخلاص ولایلاف پڑھے
اگر دوسرے کا طعام کھاے تو کہے اللهم اکثر خیرہ وبارك له فیما رزقته ویسر له
ان یفعل فیه خیرا وقنعه بما اعطیته واجعلنا وایاه من الشاکرین اور اگر نزدیک
کسی قوم کے افطار کرے تو کہے افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت
علیکم الملائکة جو رزق شبہہ کا کھایا ہے اوسپر بہت استغفار کرے غمگین ہو آنسو بہاے
یہہ آنسو حرنار کو بجھا دینگے حضرت نے کہا ہے کل لحم نبت من حرام فالنار اولی به ولیس
من یاکل ویبکی کمن یاکل ویلهو پھر ادعیۂ بعد طعام پڑھے آداب اکل مع الجماعة یہہ ہین
کہ جب کوئی مستحق التقدیم موجود ہو جیسے کبیر السن یا زائد تفضل تو ابتدا الطعام نکرے ہان
اگر خود ہی متبوع ومقتدی بہ ہے تو پھر زیادہ اونکو منتظر نرکھے دوسرے یہہ کہ وقت کھانیکے
خاموش نر ہے کہ یہہ سیرت عجم ہے بلکہ اچھی بات کرے حکایات صالحین کی بابت اطعمہ
وغیرہ کے بیان کرے تیسرے یہہ کہ جو شخص رفیق قصعہ طعام ہو اوس سے زیادہ نکھاے
چوتھے یہہ کہ مطابق عادت کے کھاے کسی کے دیکھنے سے ترک شی مشتہی نکرے کہ یہہ
تصنع ہے پانچوین یہہ کہ دھونا ہاتھہ کا سیلابچی مین لاباس بہ ہے اگر غیر سیلابچی سامنے لاے
تو واسطے اکرام کے قبول کرے حکایت ہارون رشید نے ابو معاویہ ضریر کی دعوت
کی تھی خود طشت لا کر اونکے ہاتھہ دہلاے جب کھا چکے کہا تمنے جانا کہ تمھارے ہاتھہ کسنی دہلاے
کہا نہین کہا امیر المؤمنین نے کہا یا امیر المؤمنین اکرمت العلم واجللته فاجلك اللہ
واکرمك کما اجللت العلم واهله اور اگر سب ملکر ہاتھہ ایک طشت مین دھوئین تو یہہ
اقرب بتواضع وابعد ہے طول انتظار سے چھٹے یہہ کہ نظر طرف اصحاب کے نکرے کہ کون
کیونکر کھاتا ہے کہ وہ شرما جائین ساتوین یہہ کہ کھانے مین کوئی کام گھن کا نکرے اور نہ کوئی

بات کمن کی ذکر کرے **ف** تقدیم طعام مین طرف اخوان کے فضل کثیر ہے ہر نفقے کا
حساب ہوگا مگر وہ نفقہ جو اخوان پر طعام مین کیا ہے **حکایت** بعض علما خراسان ہلنے
اخوان کے بہت سا کھانا رکہتے تھے جو وہ نکھا سکین کہتے تھے ہمکو حضرت سے پہونچا ہے
کہ جب اخوان ہاتھہ اپنے طعام سے اوٹھا لیتے ہین تو جو شخص زیادہ کھاتا ہے اوسکا حساب
نہین ہوتا اسلیے مین دوست رکھتا ہون کہ بچا کھچا کھانا مین کھاؤن حدیث مین آیا ہے
لا یحاسب العبد علی ما یاکلہ مع اخوانہ بعض سلف ہمراہ جماعت کے زیادہ کھاتے
اور تنہا کم کھاتے حضرت نے فرمایا ہے خیرکم من اطعم الطعام کسی کے گھر وقت کھانیکا
تاک کر جانا منہی عنہ ہے قال تعالی لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر
ناظرین اناہ یعنی منتظرین حینہ ونضجہ اسی طرح بے بلائے کسی کے طعام پر جانا فسق
وحرام ہے مگر یہہ کہ وہ اذن دیوے ہان اگر بھوکا ہے اور بقصد طعام کسی دوست کے
گھر گیا ہے کہ وہ اسکو کھانا کھلاوے تو لا باس بہ ہے حضرت وابو بکر وعمر ابو الہیثم وابو ایوب
انصاری کے گھر گئے تھے اسی کھانے کے قصد سے یہہ سب بھوکے تھے ایسی صورتین
داخل منزل اخوان ہونا اعانت ہے حیازت ثواب پر وہی عادۃ السلف عون سعودی
کے تین سو ساٹھہ دوست تھے وہ سال تمام تک ہر ایک کے گھر ایکدن جاکر کھانا کھاتے
ایک دوسرے بزرگ کے تیس دوست تھے وہ ہر ماہ تک اونکے گھر کھاتے ایک تیسرے
بزرگ کے سات دوست تھے وہ ہفتہ اونکے یہان پورا کرتے بلکہ اگر دوست غائب ہے
اور اوسکی رضامندی معلوم ہے تو بی اذن بھی اوسکے گھر سے بقدر کفایت لیکر کھا سکتا ہے
اور بصورت عدم رضا کے ایسا کھانا مکروہ ہے قال تعالی او صدیقکم محمد بن واسع اور
اونکے اصحاب گھر مین حسن کے آتے اور جو پاتے بغیر اذن کے کھا لیتے حسن آکر یہہ حال
معلوم کرکے بہت خوش ہوتے اور کہتے ہکذا کنا **حکایت** ایک قوم گھر مین سفیان ثوری
کے گئی دروازہ کھولا دسترخوان بچھا کر کھانے لگے اتنے مین سفیان آئے کہا ذکرتمونی
اخلاق السلف ہکذا کانوا **حکایت** بعض تابعین کے پاس ایک قوم آئی اونکے پاس کچھہ
نتھا جو کھلاتے وہ گھر مین بعض اخوان کے گئے اوسکو نہ پایا دیکھا کہ دیگچی سالن کی اور
روٹیان پکی ہوئی رکھی ہین اوٹھا لائے اور مہمانون کو کھلا دین جب گھر والا آیا تو اوسنے
کھانا نہ دیکھا پوچھا کہا فلان شخص آکر لیگیا کہا بہت اچھا کام کیا جب ملاقات ہوئی کہا یا اخی

ان عاد و افضل یہہ آداب ہین دخول کے رستے آداب تقدیم کے سو ترک تکلف ہی جو موجود ہو وہ سامنے لاکر حاضر کردے اور اگر نہو تو قرض لیکر نہ کھلاوے اور اگر کچہہ حاضر ہی لکن خود اوسکی حاجت رکھتا ہے اور دل کھلانیکو نہین بڑہتا ہے تو پھر کچہہ حاجت تقدیم کی نہین ہی ہے **حکایت** ایک زاہد کے پاس ایک شخص آیا یہہ کھا رہا تھا کہا لولا انی اخذته بدین لاطعمتك بعض سلف نے کہا ہے تکلف یہہ ہے کہ جو تو کھاتا ہے اوس سے زیادہ جودت و قیمت مین دوسرے کو کھلاوے فضیل نے کہا ہے ایک وجہ تقاطع کی یہہ بھی ہے کہ واسطے دوسرے کے تکلف کیا جاتا ہے اسلیے پھر وہ دوبارہ پاس اوسکے نہین جاتا بعض نے کہا میرے پاس کوئی آوے کچہہ پروا نہین ہے مین کسی کے لیے تکلف نہین کرتا اگر تکلف کرون تو پہر آنا اوسکا مجکو ناگوار ہو ایک تکلف یہہ بھی ہے کہ جو کچہہ گھر مین ہو سب سامنے لاکر رکھدے عیال کو ایذا دے **حکایت** ایک شخص نے علی مرتضی کی دعوت کی فرمایا تین شرط سے منظور ہے ایک یہہ کہ بازار سے کچہہ نہ منگا دوسرے یہہ کہ جو گھر مین ہو وہی سامنے لاکر رکھ تیسرے یہہ کہ عیال کو تکلیف ندے **حکایت** بعض لوگ پاس جابر بن عبداللہ کے گئے اونھون نے روٹی سرکہ لاکر سامنے رکھدیا اور کہا لولا انا نهينا عن التکلف لتکلفت لکم سلمان کہتے ہین حضرت نے ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم واسطے مہمان کے تکلف نکرین جو موجود ہو وہ حاضر کردین **حکایت** حضرت یونس علیہ السلام کے پاس کچہہ لوگ آے اونھون نے ٹکرے روٹی کے اور ساگ لاکر سامنے اونکے رکھدیا کیونکہ وہ اسی ساگ کی زراعت کرتے تھے پھر کہا کلوا لولا ان الله لعن المتکلفین لتکلفت لکم انس بن مالک وغیرہ صحابہ خشک ٹکرے روٹی کے اور تمر ردی سامنے لاکر رکھدیتے اور کہتے ہم نہین جانتے کہ کون گناہ مین زیادہ ہے وہ شخص جو اسکو حقیر جانتا ہے یا وہ شخص جو ماحضر کو حقیر سمجکر پیش نہین کرتا دوسرا ادب یہہ ہے کہ زائر مزور سے فرمایش کسی چیز کی لعینہ نکرے بلکہ اگر مزور اوسکو درمیان دوشی کے مخیر کرے تو یہہ آسان شی کو اختیار کرے سنت یہی ہے تیسرا ادب یہہ ہی کہ مزور زائر سے التماس اچھی طرح پر کھانے کا کرے تاکہ وہ خوش ہو اسمین اجر و فضل جزیل ہی چوتھا ادب یہہ ہے کہ اوس سے نہ پوچھے کہ تم کھانا کھاوگے یا نہین بلکہ کہانا لاکر رکھدے وہ اگر کہاتا ہے بہتر ورنہ اوٹھالیجاے اسکے بعد غزالی نے آداب ضیافت کے لکھے ہین نیچے ہر ادب کے آداب مذکورہ سے بسط بسیط کیا ہی

باب بیان مین آداب شرب کے

اس باب مین کئی فصلین ہین

فصل بیان مین تین سانس لینے کے باہر برتن سے اور کراہت تنفس کی اندر برتن کے اور استحباب ادارت اناء کا ایمن فالایمن پر بعد مبتدی کے

انس کہتے ہین حضرت تین بار سانس لیتے تھے پانی پینے مین متفق علیہ نووی نے کہا یعنی یتنفس خارج الاناء ابن عباس نے مرفوعا کہا ہے تم مت پیو ایکبار مین جیسے اونٹ پیتا ہے ولکن پیو دو بار تین بار مین اور بسم اللہ کہو جب پیو اور حمد کرو جب پی چکو رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ابو قتادہ کا لفظ رفعاً یہہ ہے نہی فرمائی ہے سانس لینے سے اندر برتن کے متفق علیہ نووی نے کہا یعنی یتنفس فی الاناء انس کہتے ہین حضرت کے پاس دودھ پانی ملا ہوا لایا گیا یعنی لسی آپ کے داہنی طرف ایک اعرابی تہا اور بائین طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے آپنے پیکر اوس اعرابی کو دیا اور فرمایا الایمن فالایمن متفق علیہ حدیث سہل بن سعد قصہ غلام مین گزر چکی ہے کہ وہ جانب یمین پر اور اشیاخ جانب یسار پر تھے کہ اوسنے کہا تہا لا اوثر بنصیبی منک احدا وہ ابن عباس تھے

فصل اس بیان مین کہ دہان مشک وغیرہ سے پینا مکروہ تنزیہی ہے نہ حرام

حدیث ابو سعید خدری مین رفعاً آیا ہے کہ حضرت نے نہی کی ہے اختناث اسقیہ سے یعنی مشک کا منہہ کھولکر اوس سے پینا متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے نہی فرمائی ہے دہان مشک و ڈولچی سے متفق علیہ کبشہ بنت ثابت خواہر حسان بن ثابت کہتے ہین حضرت میرے گھر مین آئے ایک ڈولچی لٹکتی تھی اوسکے منہہ سے کھڑے ہوکر پانی پیا مینے اوٹھکر اوسکا منہہ کاٹ کر رکھا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح یہہ قطع کرنا واسطے حفظ موضع فم نبوی کے تھا بغرض تبرک لینے کے اور اسلیے کہ ابتذال سے محفوظ رہے ہر کوئی اپنا منہہ اوسپر نہ لگائے یہہ حدیث محمول ہے بیان جواز پر اور دونون احادیث سابق واسطے بیان اکمل و افضل کے ہین قالہ النووی

فصل پانی مین پھونک مارنا مکروہ ہے

ابو سعید خدری کہتے ہین نہی کی ہے حضرت نے پھونک مارنے سے پانی مین ایکمرد نے کہا

اگر برتن مین کوئی تنکا وغیرہ ہو تو پھر کیا کرے فرمایا اوسکو گرا دے کہا مین ایک سانس مین سیراب نہین ہوتا ہون فرمایا پیالے کو اپنے دہن سے الگ کرلے رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح ابن عباس کا لفظ یہ ہی کہ نہی فرمائی ہی حضرت نے سانس لینے سے اندر برتن کے اور پھونک مارنے سے اندر اوسکے رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح ۞

فصل اس بیان مین کہ کھڑے ہو کر پانی پینا جائز ہی اور بیٹھ کر پینا اکمل و افضل ہے

اس باب مین حدیث گذشتہ گذر چکی ابن عباس کہتے ہین مینے حضرت کو زمزم سے پانی پلایا آپنے کھڑے ہو کر پیا متفق علیہ نزال بن سبرہ کہتی ہین علی مرتضی باب الرحمۃ پر آئی کھڑے ہو کر پانی پیا کہا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ فعل کما رایتمونی فعلت رواہ البخاري ابن عمر کا لفظ یہ ہی ہم عہد حضرت مین کھاتے چلتے کھڑے پانی پیتے رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین مینے حضرت کو پانی پیتے دیکھا کھڑے اور بیٹھے رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح انس کا لفظ یہ ہی منع کیا ہی حضرت نے اس بات سے کہ آدمی کھڑے ہو کر پیے قتادہ کہتے ہین مینے انس سے پوچھا بھلا کھانا کھانے کہا یہ اور بھی بدتر او راخبث ہی رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ زجر کیا کھڑے ہو کر پینے سے ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یون ہی کہ نہ پیے کوئی تم مین پانی کھڑے ہو کر اور اگر بھولے سے پی لیا ہے تو قی کر ڈالے رواہ مسلم

فصل اس بیان مین کہ ساقی قوم سب کے بعد پیے

حدیث ابی قتادہ مین رفعا آیا ہے ساقی القوم آخرہم یعنی شربا رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح

فصل اس بیان مین کہ پینا پانی وغیرہ کا ساری پاک برتنون مین سوای چاندی سونے کے جائز ہی اور نہر وغیرہ سی مونہہ لگا کر بے برتن و ہاتھ لگائے پینا بھی جائز ہے اور استعمال کرنا ظروف زر و سیم کا شرب و اکل مین و طہارت و سائر وجوہ استعمال مین حرام ہے

انس کہتے ہین وقت نماز کا آیا جو لوگ گھرون سے نزدیک تھے وہ اوٹھ کھڑے ہوے ایک قوم باقی رہ گئی حضرت کے پاس ایک مخضب پتھر کا لاے وہ چھوٹا تھا اوسمین ہاتھ نہ جا سکتا تھا ساری قوم نے وضو کر لیا پوچھا تم کتنے تھے کہا اَسّی سے زیادہ متفق علیہ وہذہ روایۃ البخاري

مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ مانگا حضرت نے ایک برتن پانی کا پس لائے پاس حضرت کے ایک پیالہ اوتھلا اوسمین ذرا سا پانی تھا حضرت نے اپنی انگلیان اوسکے اندر رکھدین انس کہتے ہین مین پانی کو دیکھتا تھا کہ درمیان سے انگلیون کے مثل چشمہ کے جاری تھا مینے اندازہ وضو کرنے والون کا کیا وہ لوگ ستر اسی کے بیچ مین تھے عبد اللہ بن زید کہتے ہین آئے پاس ہمارے حضرت ہم اونکے لیے ایک پیالہ پانی کا لائے وہ صفر یعنی نحاس کا تھا حضرت نے اوس سے وضو کیا رواہ البخاری معلوم ہوا کہ تانبے کے برتن سے وضو کرنا درست ہی جابر کہتے ہین حضرت ایک مرد انصاری کے پاس آئے آپ کی ہمراہ ایک اور صحابی تھے فرمایا تیرے پاس اگر باسی پانی مشک مین ہو تو خیر ورنہ ہم او رپانی پی لین رواہ البخاری حذیفہ کہتے ہین منع کیا ہی ہمکو حضرت نے حریر و دیباج و شرب سے آوند زر و سیم مین اور فرمایا ہی لھم فی الدنیا وھی لکم فی الاخرۃ متفق علیہ ام سلمہ کا لفظ یہہ ہی حضرت نے کہا جو شخص پیتا ہی برتن مین چاندی سونے کے وہ اوتارتا ہی اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی متفق علیہ مسلم کا لفظ یہہ ہی جو شخص کھاتا یا پیتا ہی آوند زر و سیم مین وہ اوتارتا ہی اپنی پیٹ مین آگ جہنم کی ان احادیث مین فقط نہی اکل و شرب کی ظروف زر و سیم مین ہی اہل حدیث اسی طرف گئے ہین لکن فقہا قیاساً بقیہ استعمالات سی بھی مانع ہوئی ہین غزالی کہتے ہین ادب شرب یہہ ہی کہ کوزے کو داہنی ہاتھ مین لیکر بسم اللہ کہکر پیے پانی کو مص کرکے نہ عب یعنی تھم تھم کر پیے یکبارگی غٹ غٹ نکر جاے کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہی اور کھڑے ہو کر اور لیٹ کر نہ پیے عذر کی بات اور ہی پینے سے کو نظر کرے کہ وہ ٹپکتا نہو اور پینے سے پہلے اسکو دیکھ لے اوسکے اندر ڈکار نہ لے حضرت بعد شرب کے یہہ دعا پڑھتے تھے الحمد للہ الذی جعلہ عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا پھر غزالی نے کہا ہی کہ سب آداب شرب و اکل کے جو اخبار و آثار مین آئے ہین قریب بیس ادب کے ہین

باب ساتمین لباس کے

اس باب مین کئی فصلین ہین

فصل اس بیان مین کہ سفید کپڑا پہننا مستحب ہی اور سرخ و سبز و سیاہ کپڑا پہننا جائز ہی

روئی و کتان و بال و صوف وغیرہا کا کپڑا پہننا درست ہے مگر حریر کا

قال اللہ تعالی یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم وریشا ولباس التقوی ذلک خیر

وقال تعالی وجعل سرابیل تقیکم الحر وسرابیل تقیکم باسکم وقال تعالی قل من حرم زینة الله
التي اخرج لعبادہ ابن عباس مرفوعا کہتے ہین تم پہنو کپڑے سفید کہ وہ بہتر جامہ تمہارا ہے
اور کفن کرو اوسمین اپنے مردون کو رواہ ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح
ابن عمر کا لفظ ار رفعاً یون ہی پہنو سفید کہ وہ اطہر واطیب ہی اور کفن کرو اوسمین مردون کو رواہ
النسائي والحاکم وقال حدیث حسن صحیح براء بن عازب کہتے ہین رسول خدا میانہ قد تھے
دیکھا مینے اونکو حلۂ سرخ مین نہین دیکھی مینے کوئی شی بہتر اونسے متفق علیه وہب بن عبد الله
نے کہا مینے حضرت کو ابطح مین ایک قبۂ سرخ چرمین مین دیکھا حضرت ایک حلۂ سرخ پہنے ہوے باہر
آے گویا مین طرف سفیدی ہردو ساق حضرت کے نظر کر رہا ہون الحدیث متفق علیه
ظاہر لفظ یہہ ہی کہ جامۂ مذکور بالکل سرخ تھا اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ سرخ دہاری وار تھا
رفاعہ تمیمی کا لفظ یہہ ہی کہ دیکھا مینے حضرت کو اور آپ کے اوپر دو جامۂ سبز تھے رواہ
ابو داود والترمذي باسناد صحیح جابر نے کہا حضرت دن فتح کے مکے مین داخل ہوئے ایک
دستار سیاہ باندہی تھی رواہ مسلم عمرو بن حریث کہتے ہین گویا مین حضرت کو دیکھ رہا ہون آپ پے
ایک عمامۂ سیاہ ہی جسکے دونون طرف کو درمیان دونون دوش کے لٹکا رکھا تھا رواہ مسلم
دوسری روایت مین یون ہے خطبہ پڑہا حضرت نے اور آپ پر عمامہ سیاہ تھا عائشہ کہتی ہین
مکفون ہوے حضرت تین سفید کپڑون مین روئی کے جو قریۂ سحول کی بنی ہوئی تہی اونمین قمیص
تھا نہ عمامہ متفق علیه دوسرا لفظ انکا یہہ ہی کہ نکلے حضرت ایکدن مرط مرحل سیاہ بالون کی پہنے
ہوئے رواہ مسلم مرط کہتے ہین کسا یعنی کمل کو مرحل وہ ہی جسمین صورت رحال اہل کی ہو مغیرہ
بن شعبہ کا لفظ یہہ ہی مین ایک رات ہمراہ حضرت کے تہا رستہ مین آپ ایک جبۂ صوف پہنے تھے
واسطے وضو کے ہاتھ آستین کے اندر سے نکالا متفق علیه دوسری روایت مین یون ہی وعلیه
جبة شامیة ضیقة الکمین تیسری روایت مین آیا ہی کہ یہہ قضیہ غزوۂ تبوک مین تھا

فصل اس بیان مین کہ قمیص پہننا مستحب ہے

ام سلمہ کہتی ہین احب ثیاب حضرت کو قمیص تھا رواہ ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن

فصل اس بیان مین کہ طول قمیص و آستین و ازار و طرف عمامہ کا کتنا چاہئے

اور لٹکانا انکا بطور خیلاء حرام ہے اور بغیر خیلاء کے مکروہ ہے

اسما بنت یزید نے کہا آستین قمیص حضرت کے پہونچے تک تھی رواہ ابوداود والترمذی
وقال حدیث حسن ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو کوئی کھینچیگا جامہ اپنا اترا کر نظر
نکریگا اللہ طرف اوسکے دن قیامت کو ابو بکر نے کہا ای رسول خدا میری ازار ڈھیلی ہوکر
لٹک پڑتی ہے مگر یہہ کہ مین اوسکی خبر رکھا کرون فرمایا انک لست ممن یفعلہ خیلاء رواہ
البخاری وروی مسلم بعضہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہہ ہی اللہ نظر نہین کرتا طرف اوس شخص
کے جو کھینچتا ہی ازار اپنی بطر سے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہہ ہی جو ازار نیچی ہے کعبین سے
وہ نار مین ہی رواہ البخاری ابو ذر کا لفظ یہہ ہی حضرت نے کہا تین آدمی ہین جن سے اللہ دن
قیامت کو بات نکریگا اور نہ اونکی طرف دیکھیگا اور نہ اونکو پاک کریگا بلکہ اونکے لیے عذاب
الیم ہوگا اسکو تین بار فرمایا ابو ذر نے کہا وہ ستیاناس ہوئی وہ کون ہین ای رسول خدا فرمایا مسبل ومنان او منفق
سلعہ بحلف کاذب رواہ مسلم دوسری روایت مین مسبل ازار آیا ہی ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہی الاسبال فی الازار
والقمیص والعمامۃ الحدیث رواہ ابوداود والنسائی باسناد صحیح حضرت نے جابر بن سلیم سے کہا تھا ارفع
ازارک الی نصف الساق فان ابیت فالی الکعبین وایاک واسبال الازار فانہا من المخیلۃ وان اللہ لا یحب المخیلۃ رواہ
ابوداود بطولہ والترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابو ہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نماز پڑہتا تھا ازار لٹکائی ہوے
حضرت نے اوس سے فرمایا جا وضو کر اوس نے جا کر وضو کیا ایک مرد نے کہا آپنے اوس سے وضو کو فرما کر سکوت کیا کہا وہ نماز پڑہتا تھا
اور مسبل ازار تھا اللہ نماز مسبل ازار کی قبول نہین کرتا ہی رواہ ابوداود باسناد صحیح علی شرط مسلم
حدیث طویل قیس بن بشر مین ابو الدرداء سے آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا نعم الرجل خریم الاسدی
لولا طول جمتہ واسبال ازارہ جب یہہ بات خریم کو پہونچی اوسی دم چھری لیکر بال سر کے
کان تک چھوڑ کر باقی کاٹ ڈالے اور ازار نصف ساق تک کرلی رواہ ابوداود باسناد حسن
ابو سعید خدری کا لفظ یہہ ہی حضرت نے فرمایا ازرۃ المؤمن الی نصف الساق ولا حرج اولا
جناح فیما بینہ وبین الکعبین وما کان اسفل من الکعبین فہو فی النار رواہ ابوداود
باسناد صحیح ابن عمر کہتے ہین سیر اگذر حضرت پر ہوا میری ازار مین سترخاوت تھا مجکو فرمایا ای عبد اللہ
اپنی ازار اونچی کر مینے اونچی کی کہا اور پھر اور اونچی کی مین ہمیشہ اتنک اوسکا قصد کیا کرتا ہون
یعنی خیال رکھتا ہون کہ نیچی نہو جاے کسی نے کہا کتنے تک اونچی کی کہا انصاف ساقین تک
رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہہ ہی کہ جب حضرت نے فرمایا من جر ازارہ خیلاء لم ینظر اللہ
الیہ یوم القیامۃ تو ام سلمہ نے کہا عورتین لپنے دامن سے کیا معاملہ کرین فرمایا ایک بالشت

لٹکائین کہا اوسنے پاؤن کھلے رہینگے فرمایا ایک گز یعنی ہاتھہ بھر لٹکائین اس سے زیادہ نا کرین
رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح

فصل اس بیان مین کہ ترفع لباس کا براہ تواضع ترک کرنا چاہئے

اسکا ذکر باب خشونت عیش مین کچھہ گزر چکا ہی انس نے کہا حضرت نے فرمایا ہی جسنے ترک کیا لباس کو واسطے خاکساری کے اللہ کے لیے اور وہ قدرت رکھتا ہی اوسپر تو بلاویگا اللہ اوسکو دن قیامت کے سامنے خلائق کے یہانتک کہ اختیار دیگا اوسکو کہ جونسا حلہ ایمان چاہے پہنے رواہ الترمذي وقال حديث حسن

فصل اس بیان مین کہ توسط کرنا لباس مین مستحب ہی تا اقتصار نکرے جس سی اوسکو عیب لگے بغیر حاجت مقصود شرعی کے

حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین فرمایا ہی اللہ دوست رکھتا ہی اس بات کو کہ دیکھے اثر اپنی نعمت کا اپنے بندے پر رواہ الترمذي وقال حديث حسن

فصل اس بیان مین کہ لباس حریر پہننا اور اوسپر بیٹھنا اور اوس سے تکیہ لگانا مردون پر حرام ہی اور عورتون کو جائز ہے

عمر بن خطاب مرفوعا کہتی ہین تم مت پہنو ریشم جو کوئی اوسکو دنیا مین پہنتا ہی وہ آخرت مین اوسکو نہ پہنے گا متفق علیہ و دوسرا لفظ انکا رفعا یہہ ہی ریشم وہ شخص پہنتا ہی جسکا حصہ آخرت مین نہین ہے متفق علیہ انس کا لفظ رفعا یہہ ہی جس نے پہنا ریشم دنیا مین وہ نہ پہنے گا اوسکو آخرت مین متفق علیہ علی مرتضی کہتے ہین مینے حضرت کو دیکھا کہ حریر کو دست راست مین اور سونے کو دست چپ مین لیکر فرمایا کہ یہہ دونون حرام ہین ذکور امت میری پر رواہ ابوداود باسناد حسن ابو موسی اشعری کا لفظ مرفوع یہہ ہی حرام ہی پہننا ریشم اور سونے کا ذکور امت میری پر اور حلال ہی اونکی عورتون کو رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح حذیفہ کہتی ہین منع کیا ہم کو حضرت نے پہننے ریشم و دیباج سے اور یہہ کہ بیٹھین ہم اوسپر رواہ البخاري فرش ریشمین پر بیٹھنا بھی حرام ہے

فصل جسکو خارش ہو اوسکو پہننا ریشم کا جائز ہے

انس کہتے ہین رخصت دی ہی حضرت نے زبیر و عبد الرحمن بن عوف کو لبس حریر مین بسبب خارش کے متفق علیہ

فصل بچھانے سے پوست چیتے کے اور اوسپر سوار ہونے سے نہی آئی ہی

معاویہ نے رفعا کہا ہی تم سوار نہو خز و نمار پر حديث حسن رواہ ابوداود وغيره باسناد حسن ابو المليح عن ابيه کہتے ہین نہی فرمائی ہی پوست سے درندون کے رواہ ابوداود والترمذي والنسائي

باسانید صحاح ترمذی کا لفظ یہ ہی نہی کی ہی فرش جلو وسباع سے

فصل جب نیا جوتا یا کپڑا پہنے تو کیا کہے

ابوسعید خدری سے کہا حضرت جب نیا کپڑا پہنتے اوسکا نام لیتے عمامہ یا قمیص یا ردا اور کہتے اللهم لك الحمد انت کسوتنیه اسألك خیره وخیر ما صنع له واعوذ بك من شره وشر ما صنع له رواه ابوداود والترمذي وقال حديث حسن

فصل ابتدا کرنا جانب راست سی کپڑا پہنے مین مستحب ہی

اس باب سے احادیث مقصود صحیح پہلے گزر چکی ہین

باب ۱۵ بیان مین آداب خواب و اضطجاع کے

اس باب مین فصول ہین

فصل بیان مین سونے اور لیٹنے کے

براء بن عازب سے کہتے ہین حضرت جب اپنے بستر پر آتے شق ایمن پر سوتے پھر کہتے اللهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك وفوضت امري والجأت ظهري اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجأ ولا منجى منك الا اليك امنت بكتابك الذي انزلت ونبيك الذي ارسلت رواه البخاري بهذا اللفظ في كتاب الادب من صحيحه دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ حضرت نے مجھسے کہا تو جب اپنی بستر پر آے نماز کا سا وضو کر پھر داہنی جانب پر سو اور کہہ اللهم الخ پھر کہا کہ اس دعا کو آخر قول کر متفق علیہ عائشہ کہتی ہین حضرت رات کو گیارہ رکعت پڑہتے جب فجر ہوتی دو رکعت خفیف پڑہ کر شق ایمن پر لیٹ رہتے موذن آکر اوٹھاتا متفق علیہ حذیفہ کا لفظ یہ ہی رات کو جب بستر پر جاتے ہاتھ نیچے گال کے رکھکر کہتے اللهم باسمك اموت واحيي جب جاگتے کہتے الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا واليه النشور رواه البخاري یعیش بن طخفہ غفاری سے کہا ہی مین مسجد مین پیٹ کے بل پڑا سوتا تھا ایک مرد نے اپنے پاون سے مجکو ہلایا اور کہا اس طرح لیٹنے کو الله دشمن رکھتا ہی مینے جو دیکھا تو حضرت تھے رواه ابوداؤد باسناد صحیح حدیث ابوہریرہ مین مرفوعا آیا ہی جو شخص لیٹا اور اوسنے الله کا ذکر نہ کیا اوسپر الله کی طرف سے نقص ہوگا رواه ابوداود باسناد حسن

فصل لیٹنا پشت پر اور رکھنا ایک پاؤن کا دوسرے پاؤن پر جبکہ ڈر کھلنے

ستر کا نہو جائز ہے اسی طرح بیٹھنا چار زانو اور محتبی ہوکر درست ہے

عبد اللہ بن زید کہتے ہین مینے حضرت کو مسجد مین دیکھا کہ ستلقی تھے ایک پاؤن دوسرے پر رکھے تھے متفق علیہ جابر بن سمرہ کا لفظ یہ ہی حضرت جب نماز صبح پڑھ چکتے چار زانو بیٹھتے یہانتک کہ سورج خوب نکل آتا حدیث صحیح رواہ ابو داود وغیرہ باسانید صحیحۃ ابن عمر کہتے ہین مینے حضرت کو فناء کعبہ مین دیکھا کہ اسطرح محتبی بیٹھے تھے پہر دونون ہاتھ سے احتبا کو بتایا مراد احتبا سے قرفصا ہو رواہ البخاري یعنی سرین پر بیٹھکر گھٹنے کھڑے کرکے دونون ہاتھ سے اونکا حلقہ کر لینا قیلہ بنت مخرمہ نے کہا مینے حضرت کو قرفصا بیٹھے ہوئے دیکھا آپ کو متخشع پا کر مین ڈر سے کانپنے لگی رواہ ابو داود والترمذي شریک بن سوید کہتے ہین حضرت کا گزر مجھپر ہوا مین یون بیٹھا تھا کہ بایان ہاتھ پس پشت تھا اور الیہ دست پر تکیہ لگائے ہوئے تھا فرمایا کیا تو مغضوب علیہم کی نشست بیٹھا ہے رواہ ابو داود باسناد صحیح

فصل بیان مین آداب جلیس و مجلس کے

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا نہ اوٹھائے کوئی تم مین کسی کو اوسکی جگہہ سے پہر آپ بیٹھے اوسمین ولکن وسعت و فسحت کرو ابن عمر کے لیے جب کوئی شخص اپنی جگہہ سے اوٹھتا تو یہ اوس جگہہ پر نہ بیٹھتے متفق علیہ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب کوئی تم مین اپنی مجلس سے اوٹھے اور پہر آئے تو وہ احق ہے ساتھ اوس جگہہ کے رواہ مسلم جابر بن سمرہ کہتے ہین ہم مین جب کوئی پاس حضرت کے آتا جہان جگہہ پاتا وہان بیٹھ جاتا رواہ ابو داود والترمذي حدیث سلمان فارسی مین بذکر نماز جمعہ مرفوعا آیا ہی ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین الحدیث رواہ البخاري عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کا لفظ یہ ہی حلال نہین ہے کسی شخص کو کہ تفرقہ ڈالے درمیان دو آدمیون کے مگر اونکے اذن سے رواہ ابو داود وقال حدیث حسن دوسرا لفظ ابو داود کا یہ ہی کہ نہ بیٹھے آدمی درمیان دو آدمیون کے مگر اونکے اذن سے حذیفہ کا لفظ رفعا یہ ہی حضرت نے لعنت کی ہی اوسپر جو بیٹھتا ہی وسط حلقہ مین رواہ ابو داود باسناد حسن ترمذی نے ابو مجلز سے روایت کیا ہی کہ ایک آدمی وسط حلقہ مین بیٹھا حذیفہ نے کہا یہ ملعون ہے لسان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یا اللہ نے لعنت کی ہی زبان حضرت پر جالس وسط حلقہ کو قال الترمذي حدیث حسن صحیح ابو سعید خدری کا لفظ رفعا یون ہی خیر المجالس اوسعہا رواہ ابو داود باسناد صحیح علی شرط البخاري ابو ہریرہ رفعا کہتے ہین جو کوئی بیٹھا

مجلس مین اور او سمین بہت سی باتین کین گپ شپ ہوئی تو اوٹھنے سے پہلے یون کہی سبحانك اللھم وبحمدك اشھد ان لا الہ الا انت استغفرك واتوب الیك جو کچہہ اوس مجلس مین ہوتا ہی وہ بخشدیا جاتا ہی رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح ابو برزہ کہتے ہین حضرت آخر عمر مین جب مجلس سے اوٹھنے کو ہوتے کہتے سبحانك اللھم الخ ایک شخص نے کہا آپ پہلے تو یہہ نہین کہا کرتے تھے فرمایا یہہ کفارہ ہے مافی المجلس کا رواہ ابو داود والحاکم عن عائشة وقال صحیح الاسناد ابن عمر کہتے ہین کم تھا کہ حضرت کسی مجلس سے اوٹھتے مگر یہہ دعوات کہتے اللھم اقسم لنا من خشیتك ما تحول بہ بیننا وبین معصیتك ومن طاعتك ما تبلغنا بہ جنتك ومن الیقین ما تھون بہ علینا مصائب الدنیا اللھم متعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا في دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا رواہ الترمذي وقال حدیث حسن ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین نہین ہی کوئی قوم کہ اوٹھے کسی مجلس سے جسمین اونھون نے ذکر اللہ کا نہین کیا لیکن وہ اوٹھتی ہی مثل سے جیفۂ خر کے اور رہیگی وہ مجلس واسطے اونکے حسرت رواہ ابو داود باسناد صحیح دوسر الفظ انکا یہہ ہی کہ جس مجلس مین ذکر اللہ کا نکیا اور حضرت پر درود نہ بھیجے وہ حسرت ونقص ہوگی اونپر چاہے اللہ اونکو عذاب کرے چاہے بخشدے رواہ الترمذي وقال حدیث حسن

فصل بیان مین خواب دیکھنے کے

قال اللہ تعالی ومن ایاتہ منامکم باللیل والنھار حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے باقی نرہی نبوت سے مگر مبشرات کہا مبشرات کیا ہین فرمایا رؤیای صالحہ رواہ البخاري دوسرا لفظ انکا یہہ ہے جب زمانہ قریب ہوگا نہین لگتا کہ خواب مومن کی دروغ ہو مومن کی خواب ایک جزو ہی چھیالیس اجزا نبوت سے متفق علیہ دوسری روایت مین یون ہے اصدقکم رؤیا اصدقکم حدیثا تیسرا لفظ انکا یہہ ہی جسنے دیکھا مجکو خواب مین وہ قریب ہی کہ دیکھیگا مجکو بیداری مین یا گویا دیکھا اوسنے مجھے بیداری مین ہمشکل نہین ہوسکتا ہی شیطان میرے متفق علیہ ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب دیکھے کوئی تم مین ایسے خواب جسکو دوست رکھتا ہی تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اللہ کی اوس خواب پر حمد کرے اور اوسکو بیان کرے دوسری روایت مین یون ہے کہ بیان نکرے اوسکو مگر دوست سے اور جب اور طرح کی دیکھے جسکو مکروہ رکھتا ہے

تو وہ شیطان کی طرف سی ہے اوسکے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے اوسکا ذکر نکرے
کہ وہ اوسکو کچھ ضرر نکریگی متفق علیہ ابو قتادہ کا لفظ رفعاً یہہ ہی کہ رؤیای صالحہ یا رؤیای
حسنہ طرف سی اللہ کے ہے اور حلم طرف سی شیطان کے جو کوئی مکروہ دیکھے وہ بائین طرف تین بار
نفث کرے اور شیطان سے پناہ مانگے کہ وہ اوسکو ضرر نکریگی متفق علیہ نفث وہ نفخ لطیف ہے
جسکے ساتھہ تھوک نہو جابر مرفوعاً کہتے ہین جب کوئی تم مین خواب مکروہ دیکھے تو تین بار بائین
طرف تھتکارے تین بار استعیذ باللہ من الشیطان کہے اور جس کروٹ پر ہوا وسکو بدل دے
رواہ مسلم واثلہ بن الاسقع مرفوعاً کہتے ہین بہت بڑا افترا یہہ ہی کہ ادعا کرے مرد طرف غیر باپ کے
یا دکھائے اپنی آنکھہ کو جو اوسنے نہین دیکھا ہی یا کہے رسول خدا پر جو اونھون نے نہین کہا ہی رواہ البخاری

باب ۱۶ اس باب مین فصول ہین

فصل بیان مین فضل سلام وامر بافشاء سلام کے

قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستأنسوا وتسلموا علی اہلہا
وقال تعالی فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ وقال تعالے
واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا وقال تعالی اذ دخلوا علیہ فقالوا سلاما
قال سلام ابن عمر کہتے ہین ایک مرد نے حضرت سی کہا کونسا اسلام بہتر ہی فرمایا یہہ کہ کھلاوی تو
کہانا اور سلام کرے تو آشنا و ناآشنا پر متفق علیہ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب اللہ نے
آدم علیہ السلام کو پیدا کیا فرمایا جا سلام کر ان فرشتون پر جو بیٹھے ہین اور سن کہ وہ کیا جواب
دیتے ہین وہی تحیت تیری اور تیری ذریت کی ہی آدم نے کہا السلام علیکم اونھون نے کہا
السلام علیک ورحمۃ اللہ سو رحمۃ اللہ زیادہ کیا متفق علیہ حدیث برا بن عازب مین آیا ہی
کہ حکم دیا ہمکو حضرت نے سات امر کا عیادت مریض اتباع جنائز تشمیت عاطس نصر ضعیف عون
مظلوم افشاء سلام ابرار قسم کا متفق علیہ وہذا اللفظ احدی روایات البخاری ابو ہریرہ
کہتے ہین حضرت نے فرمایا داخل نہوگے تم جنت مین یہانتک کہ ایمان لاؤ اور ایمان نلاؤ گے تم
یہانتک کہ دوست ہو آپسمین کیا نہ بتاؤن مین تمکو ایسی بات کہ جب تم کرو تو آپسمین دوست
ہو جاو افشا کرو سلام کا آپسمین رواہ مسلم عبد اللہ بن سلام کا لفظ رفعاً یون ہے اے لوگو
پھیلاو سلام کو کھلاو کھانا صلہ کرو ارحام کا نماز پڑھو رات کو اور لوگ سوتے ہون داخل ہو
تم جنت مین سلامتی سے رواہ الترمذی وقال حدیث صحیح طفیل بن ابی بن کعب کہتے ہین

مین صبحکو ہمراہ ابن عمر کے طرف بازار کے جاتا اونکا گزر جب کسی بساطی و صاحب بیع و مسکین وغیرہ پر ہوتا اوسکو سلام کرتے ایکدن مینے کہا تم بازار مین جاتے ہو نہ کچہہ مول لیتے ہو نہ حال سلعہ کا پوچہتے ہو نہ نرخ اور نہ بازار مین کسی جگہہ بیٹہتے ہو اس سے یہی بہتر ہے کہ یہان بیٹہکر کچہہ حدیث کیا کرو کہا ابا بطن اونکا پیٹ بڑا تہا مین سلام کرنے کو جاتا ہون جو کوئی ملتا ہے اوسکو سلام کرتا ہون رواہ مالک فی الموطا باسناد صحیح

فصل بیان مین کیفیت سلام کے

مستحب یہ ہے کہ مبتدی بسلام یون کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی ضمیر جمع کہے اگرچہ مسلم علیہ ایک ہی شخص کہیون نہو مجیب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے واو عطف سے حدیث عمران بن حصین مین آیا ہے کہ ایک شخص پاس حضرت کے آیا کہا السلام علیکم حضرت نے جواب دیا وہ بیٹہہ گیا فرمایا دس ہین دوسرا شخص آیا اوسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ اوسکو جواب دیا وہ بیٹہہ گیا فرمایا بیس ہین پہر ایک اور آیا اوسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اوسکو جواب دیا وہ بیٹہہ گیا فرمایا تیس ہین رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن عائشہ کہتی ہین حضرت نے مجہسے فرمایا یہ جبریل ہین تجہکو سلام کہتے ہین مینے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ متفق علیہ بعض روایات صحیحین مین اسطرح زیادت برکاتہ کی آئی ہے اور بعض مین نہین ہے لیکن زیادت ثقہ مقبول ہوتی ہے انس کہتے ہین حضرت جب پاس کسی قوم کے آتے اونکو سلام کرتے تین بار رواہ البخاری نووی نے کہا ہذا محمول علی ما اذا کان الجمع کثیرا حدیث طویل مقداد مین آیا ہے ہم حصہ حضرت کا دودہ مین رکہہ چہوڑتے رات کو آپ آتے سلام کرتے اسطرح کہ سوتا نہ جاگتا اور بیدار سن لیتا رواہ مسلم اسما بنت یزید کا لفظ یہ ہے کہ ایکدن گزر حضرت کا مسجد مین ہوا ایک جماعت عورتون کی بیٹہی تہی ہاتہہ واسطے سلام کے جہکایا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن نووی نے کہا ہذا محمول علی انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع بین اللفظ والاشارۃ ویؤیدہ ان فی روایۃ ابی داود فسلم علینا ابی جری ہجیمی کہتی ہین مینے پاس حضرت کے آکر کہا علیک السلام یا رسول اللہ فرمایا علیک السلام مت کہہ یہ تحیت موتی ہے رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح

فصل بیان مین آداب سلام کے

ابوہریرہ کہتے ہین سلام کرے سوار پیادہ پر اور چلنے والا بیٹہے پر اور قلیل کثیر پر متفق علیہ

روایت بخاری مین آیا ہی اور صغیر کبیر پر ابو امامہ کا لفظ رفعا یہہ ہی قریب تر لوگون مین ساتھ اللہ کے وہ شخص ہی جو ابتدا السلام کرتا ہی رواہ ابی داود باسناد جید ترمذی کا لفظ ابو امامہ سی یہہ ہے حضرت سی کہا دو آدمی ملتے ہین اونمین کون پہلی سلام کرے فرمایا اولاھما باللہ تعالی ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن ہے

فصل اعادہ سلام کا اوس شخص پر جسکی ملاقات عنقریب بکرر ہو جیسی آیا پھر گیا پھر آیا فی الحال اور کوئی درخت یا نحوہا حائل ہو گیا ہی مستحب ہی

حدیث ابو ہریرہ مین بذیل ذکر مسیئی صلوۃ آیا ہی کہ وہ نماز پڑہ کر آیا حضرت کو سلام کیا حضرت نے جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑہ تو نے نماز نہین پڑہی وہ گیا نماز پڑہ کر پھر آیا سلام کیا یہانتک کہ تین بار یون ہی کیا متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ جب ملے تم مین کوئی اپنی بھائی سے تو سلام کرے اوسپر اگر حائل ہو درمیان اون دونون کے کوئی درخت یا دیوار یا پتھر اور پھر ملے تو پھر سلام کرے اوسپر رواہ ابو داود

فصل سلام کرنا وقت داخل ہونیکے گھر مین مستحب ہے

قال تعالی فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ حضرت نے انس سے کہا ای بیٹے جب تو اپنے اہل پر داخل ہو سلام کر تجھپر برکت ہوگی اور تیری گھر والون پر رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح

فصل بیان مین سلام کرنے کے بچون پر

انس کا گزر صبیان پر ہوا اونکو سلام کیا اور کہا کہ حضرت اسی طرح کرتے تھے متفق علیہ

فصل بیان مین سلام کرنے مرد کی اپنی بی بی اور زن محرم و اجنبیہ اجنبیات پر جنسی ڈر فتنی کا نہو اسی طرح سلام کرنا اونکا مرد پر بشرط مذکور

سہل بن سعد کہتی ہین ہم مین ایک عورت تھی یا ایک بڑہیا وہ چقندر لیکر دیگچی مین پکاتی اور کچھ دانے جو کے پیستی جب ہم نماز جمعہ پڑہکر پھرتے اوسکو سلام کرتے وہ ہمارے سامنے لا کر رکھتی رواہ البخاری ام ہانی کہتی ہین مین دن فتح کے نزدیک حضرت کے آئی حضرت نہا رہے تھے فاطمہ پردہ کیئے ہوے تھین مینے سلام کیا الحدیث رواہ مسلم اسماء بنت یزید کہتی ہین گزرے حضرت

ہمپر درمیان عورتون کے پس سلام کیا ہمپر رواہ ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن وهذا لفظ ابي داود ترمذی کا لفظ پہلے گزر چکا ہی کہ حضرت ایکدن مسجد مین آے ایک جماعت عورتون کی بیٹھی ہوئی تھی ہاتھہ سے اشارہ تسلیم کا کیا

فصل ابتدا کرنا کفار کو ساتھہ سلام کے حرام ہی اور اونکی سلام کا کسطرح جواب دی اور سلام کرنا ایسی مجلس پر جسمین مسلمان و کفار ہون مستحب ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم ابتدا نکرو یہود و نصاری سے ساتھہ سلام کی اور جب کسی ایک کو اونمین سے کسی راہ مین ملو تو مضطر کرو اوسکو طرف تنگ تر راہ کے رواہ مسلم انس کا لفظ مرفوع یون ہی جب سلام کرے تمپر کوئی اہل کتاب تو تم وعلیکم کہو متفق علیہ اسامہ کا لفظ یہ ہے کہ گزرے حضرت ایک مجلس پر جسمین اخلاط مسلمین و مشرکین بت پرست و یہود تھے اونپر سلام کیا متفق علیہ

فصل جب مجلس سے اوٹھے اور جلساسے جدا ہو تو سلام کرنا مستحب ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب منتہی ہو کوئی تم مین طرف مجلس کے تو سلام کرے جب اوٹھنا چاہی تو سلام کرے پہلا سلام کچھ احق تر دوسرے سلام سے نہین ہے رواہ ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن

فصل بیان مین استیذان و آداب استیذان کے

قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اہلہا وقال تعالی واذا بلغ الاطفال منکم الحلم فلیستاذنوا کما استاذن الذین من قبلہم ابو موسی اشعری رفعاً کہتے ہین اذن چاہنا تین بار ہے اگر اذن ملے بہتر ورنہ واپس جاے متفق علیہ سہل بن سعد کا لفظ مرفوعا یہ ہی استیذان واسطے بصر کے مقرر کیا گیا ہی متفق علیہ ربعی بن خراش کہتے ہین ایک مرد نے حضرت سے استیذان کیا حضرت گھر مین تھے کہا مین آؤن خادم سے فرمایا کہ تو باہر جا کر اسکو تعلیم استیذان کر اور کہہ کہ وہ یون کہے السلام علیکم ادخل اوس آدمی نے سن لیا کہا السلام علیکم ادخل حضرت نے اذن دیا وہ داخل ہوا رواہ ابو داود باسناد صحیح کلدہ بن حنبل کہتی ہین مین حضرت پر داخل ہوا مینے سلام نکیا فرمایا پھر جا اور کہہ السلام علیکم ادخل رواہ ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن

فصل اس بیان مین کہ سنت یہ ہی کہ جب مستاذن سی کہا جای کہ تو کون ہی تو وہ اپنا نام لے جس نام یا کنیت سے مشہور ہو اور یہ کہنا کہ مین ہون یا مثل اسکے مکروہ ہی

حدیث مشہور اسرا مین انس سے آیا ہی کہ حضرت نے کہا پھر لے چڑھے مجکو جبریل علیہ السلام طرف آسمان دنیا کے اور دروازہ کھلوانا چاہا کہا گیا کون ہی کہا جبریل کہا تمھارے ساتھ کون ہی کہا محمد پھر دوسرے آسمان پر لیگئے پھر تیسرے چوتھے پر پھر سارے سموات پر ہر در آسمان پہ پوچھا گیا کون ہی کہا جبرئیل متفق علیہ ابو ذر کہتے ہین مین ایک رات نکلا اتفاقاً حضرت اکیلے چلے جاتے تھے مین بھی سایہ ماہ یعنی چاندنی مین چلنے لگا حضرت نے التفات کر کے مجھے دیکھا فرمایا کون ہی مینے کہا ابو ذر متفق علیہ ام ہانی کہتی ہین مین نزدیک حضرت کے گئی آپ نہاتے تھے فاطمہ نے اوٹ کی تھی فرمایا کون ہی مینے کہا ام ہانی متفق علیہ جابر کہتے ہین مینے پاس حضرت کے آکر دروازہ کھڑکھڑایا پوچھا کون مینے کہا انا انا یعنی مین ہون حضرت نے گویا یہ کہنا ناپسند کیا متفق علیہ

فصل چھینک کا جواب دینا جبکہ الحمد للہ کہے مستحب ہے اور تشمیت کرنا حمید کی مکروہ ہی اور بیان تشمیت اور اوسکے آداب عطاس و تثاؤب کا

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ دوست رکھتا ہی چھینکنے کو اور مکروہ رکھتا ہی جمائی کو جب کسی کو تم مین چھینک آسے الحمد للہ کہے ہر مسلمان پر حق ہی کہ یرحمک اللہ کہے رہا تثاؤب یعنی جمائی لینا سو وہ طرف سی شیطان کے ہی جب جمائی آسے جہانتک بنے اوسکو رد کرے شیطان جمائی آنے سے ہنستا ہی رواہ البخاری دوسرا لفظ اونکا رفعاً یہ ہی جب کوئی تم مین چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اوس کا بھائی یا صاحب یرحمک اللہ کہے یہ اوسکے جواب مین یھدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے رواہ البخاری ابو موسی کا لفظ رفعاً یہ ہی جب کوئی تم مین چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اوسکو جواب دو اگر حمد نکرے تو جواب ندو رواہ مسلم انس کہتے ہین دو آدمی پاس حضرت کے چھینکے ایک کو جواب دیا دوسرے کو ندیا اوسنے کہا آپ نے اسکو جواب دیا مجھے ندیا فرمایا اسنے الحمد للہ کہا تھا تو نے نہین کہا متفق علیہ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت کو جب چھینک آتی ہاتھ یا کپڑا مونہہ پر رکھ لیتے آواز پست کرتے رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح

ابو موسی کہتے ہین یہود پاس حضرت کے چھینکتے امید کرتے کہ حضرت یرحمکم اللہ کہین لیکن حضرت یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہتے رواہ ابو داود والترمذي وقال حدیث حسن صحیح ابو سعید کا لفظ مرفوع یہ ہے جب جمائی لے کوئی تم مین تو مونھہ پر ہاتھہ رکھے کیونکہ شیطان اندر مونھہ کے گھستا ہے رواہ مسلم

فصل وقت لقاء کے مصافحہ کرنا اور بشاشت وجہ سے ملنا اور مرد صالح کا ہاتھہ چومنا اور اپنی اولاد کا شفقت سے بوسہ لینا اور قادم سے معانقہ کرنا جبکہ سفر سے آئے مستحب ہے اور کمر جھکانا مکروہ ہے

قتادہ کہتے ہین مینے انس سے کہا کیا اصحاب رسول خدا مین مصافحہ تھا کہا ہان رواہ البخاري انس کہتے ہین جب اہل یمن آئے حضرت نے کہا تمھارے پاس یمن والے آئے ہین یہ اول اون لوگون کے ہین جو مصافحہ لائے ہین رواہ ابو داود باسناد صحیح براء کا لفظ رفعا یہ ہے نہین ہین دو مسلمان کہ ملاقات کرین آپسمین پھر مصافحہ کرین لکن وہ دونون بخشدیے جاتے ہین قبل اسکے کہ جدا ہون رواہ ابو داود انس نے کہا ایک شخص نے کہا اے رسول خدا ایک شخص ہم مین کا اپنے بھائی یا دوست سے ملتا ہے کیا اوسکے لیے کمر جھکائے فرمایا نہین کہا کیا اوسکو گلے لگا کر بوسہ لے فرمایا نہین کہا اوسکا ہاتھہ پکڑ کر مصافحہ کرے فرمایا ہان رواہ الترمذي وقال حدیث حسن حدیث صفوان بن عسال مین آیا ہے کہ ایک یہودی نے اپنے دوست سے کہا ہمارے ساتھہ پاس اس نبی کے چلو پھر دونون آئے اور حضرت کا ہاتھہ پاؤن چوما اور کہا نشہد انک نبی رواہ الترمذي وغیرہ باسانید صحیحہ حدیث طویل ابن عمر مین آیا ہے فدنونا من النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقبلنا یدہ رواہ ابو داود عائشہ کہتی ہین زید بن حارثہ مدینہ مین آئے حضرت میرے گھر مین تھے زید نے آکر دروازہ ٹھونکا حضرت اپنا کپڑا کھینچتے ہوئے کھڑے ہوگئے اور معانقہ کیا اور بوسہ لیا رواہ الترمذي وقال حدیث حسن ابو ذر کہتے ہین مجھسے فرمایا تو کسی معروف کو حقیر نسمجھہ اگرچہ ملے تو اپنے بھائی کو کشادہ روئی سے رواہ مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے حسن بن علی کا بوسہ لیا اقرع بن حابس نے کہا میرے دس بچے ہین مینے کسی ایک کا کبھی بوسہ نہین لیا فرمایا من لا یرحم لا یرحم متفق علیہ

باب بیان مین عیادت مریض کے

اس باب مین فصول ہین

فصل بیان مین عیادت بیمار و تشییع میت و نماز علی المیت و حضور دفن و مکث عند القبر کے بعد از دفن

حدیث برا کی پہلے گزر چکی ہی کہ حضرت نے ہمکو حکم کیا سات چیزون کا منجملہ اونکے عیادت مریض اتباع جنائز کا ذکر کیا متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہی حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین رد سلام عیادت مریض اتباع جنائز الحدیث متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے حضرت نے کہا اللہ دن قیامت کے کہیگا ای ابن آدم مین بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی وہ کہے گا ای رب مین کسطرح تیری عیادت کرتا تو رب العالمین ہے فرمائیگا تو نے نجانا کہ فلان بندہ میرا بیمار ہوا تہا تو نے اوسکی عیادت نکی اگر تو اوسکے بیمار پرسے کرتا تو تو مجکو پاس اوسکے پاتا الحدیث رواہ مسلم حدیث ابو موسی مین فرمایا ہی تم عیادت کرو بیمار کی کھلاو بھوکے کو چھڑاو قیدی کو رواہ البخاري ثوبان کا لفظ رفعاً یہ ہے مسلمان جب برادر مسلمان کی عیادت کرتا ہی تو وہ باغ جنت مین ہوتا ہی یہانتک کہ واپس پھرے رواہ مسلم یعنی انجام عیادت کا مغفرت ہی انشاء اللہ تعالی علی مرتضی کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا عیادت نہین کرتا کوئی مسلمان کسی مسلمان کی صبحکو لیکن دعا کرتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرتا ہے تیسرے پہر کو تو ستر ہزار فرشتے صبح تک دعا کیا کرتے ہین اوسکے لیے بہشت مین ایک خریف ہوتا ہے رواہ الترمذي وقال حدیث حسن مراد خریف سے چنا ہوا میوہ ہی انس کہتے ہین ایک غلام یہودی حضرت کی خدمت کیا کرتا تہا وہ بیمار ہوا حضرت اوسکی عیادت کو آے قریب اوسکے سر کے بیٹھے فرمایا مسلمان ہوجا اوسنے اپنے باپ کی طرف دیکھا باپ نے کہا ابو القاسم کا کہنا مان وہ مسلمان ہوگیا حضرت باہر آے فرمانے لگے الحمد للہ الذي انقذہ بي من النار رواہ البخاري

فصل بیمار کو کیا دعا دیجاے

عائشہ کہتی ہین جب کوئی انسان بیمار ہوتا یا اوسکے پھوڑے پھنسی ہوتے تو حضرت اپنی اونگلی سے یون کرتے یعنی زمین پر اونگلی رکھکر پھر اوسکو اوٹھا کر فرماتے بسم اللہ تربة ارضنا بريقة بعضنا يشفي بها سقيمنا باذن ربنا متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ حضرت بعض اہل اپنے کی عیادت کرتے سیدھا ہاتھ پھیر کر یہ دعا کہتے اللهم رب الناس اذهب الباس واشف انت الشافي

لاشفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما متفق عليه انس نے ثابت سے کہا کیا مین تجہیر
حضرت کا منتر نکرون کہا ہان اللھم رب الناس مذھب الباس اشف انت الشافی لاشافی
الا انت شفاء لا یغادر سقما رواہ البخاری سعد بن ابی وقاص نے کہا حضرت میری عیادت کو
آئے تین بار اللھم اشف سعدا کہا رواہ مسلم عثمان بن ابی العاص نے حضرت سے شکایت
کی کہ اونکے بدن مین درد رہتا ہے فرمایا جہان درد ہو اوس جگہہ اپنا ہاتھ رکھہ اور تین بار بسم اللہ
اور سات بار یہہ دعا پڑہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر رواہ مسلم
ابن عباس عن رفوعا کہتے ہین جسنے عیادت کی ایسے بیمار کی جسکی اجل حاضر نہین ہوئی ہی پہر اوسکے
پاس سات بار یہہ دعا پڑہے اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک لکن اللہ اوس
مریض کو اوس مرض سے عافیت دیتا ہی رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن قال
الحاکم صحیح علی شرط البخاری یہہ دوسر الفظ انکا رفعا یہہ ہی کہ حضرت ایک گنوار کی عیادت کو آئے
جب کسی کی عیادت کرتے فرماتے لا باس طھور ان شاء اللہ تعالی رواہ البخاری ابو سعید خدری
کہتے ہین جبریل علیہ السلام نے آکر کہا ای محمد تم کیا بیمار ہو فرمایا ہان کہا یون کہو بسم اللہ ارقیک
من کل شيء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک رواہ مسلم
دوسرا لفظ انکا اور ابو ہریرہ کا یہہ ہے کہ انھون نے حضرت پر گواہی دی اس بات کی کہ جو کوئی
لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہتا ہی تو اوسکا رب اوسکی تصدیق کرتا ہی اور فرماتا ہی لا الہ الا انا وانا اکبر
اور جب کہتا ہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ تو فرماتا ہی لا الہ الا انا وحدی لا شریک لي
اور جب کہتا ہی لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد تو فرماتا ہی لا الہ الا انا لی الملک ولی الحمد
اور جب کہتا ہی لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تو فرماتا ہی لا الہ الا انا ولا قوۃ الا بي پہر
حضرت نے کہا جو کوئی ان کلمات کو اپنی بیماری مین کہتا ہی پہر مر جاتا ہے تو اوسکو آگ نہین کہاتی
رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

فصل اہل بیمار سے سوال اوسکے حال کا کرنا مستحب ہی

ابن عباس کہتے ہین علی پاس سے حضرت کے نکلے اوس وجع مین جس مین حضرت کا انتقال ہوا
لوگون نے کہا ای ابو الحسن حضرت کیسے ہین کہا اصبح بحمد اللہ بارئا رواہ البخاری یعنے
بحمدہ تعالی اچھے ہین

فصل جو زندگی سے نا امید ہو وہ کیا کہے

عائشہ کہتی ہین مینے حضرت کو سنا اور وہ مستند تھے طرف سینہ میرے یعنی تکیہ سے ٹیکا لگائے تھے کہتے تھے اللهم اغفر لي وارحمني والحقني بالرفيق الاعلى متفق علیہ دوسرا لفظ اونکا یہ ہے کہ دیکھا مینے حضرت کو اور وہ موت مین تھے اونکے پاس ایک قدح رکھا تھا اوسمین اپنا ہاتھ ڈالکر پانی سے مونہہ کو مسح کرتے تھے پہر فرماتے اللهم اعني على غمرات الموت اوسكرات الموت رواہ الترمذی

فصل اہل مریض و خادم مریض کو وصیت کرنا احسان کرنیکے ساتھ مریض کے اور احتمال و صبر کرنے کے اوسکی مشقت پر مستحب ہی اسی طرح وصیت کرنا اوسکی جسکا سبب موت حد یا قصاص و نحوہما سے قریب ہی

عمران بن حصین کہتے ہین ایک عورت جہینہ پاس حضرت کے آئی وہ حاملہ تھی زنا سے کہا اے رسول خدا مینے کام حد کا کیا ہی مجہپر حد قائم کر و حضرت نے اوسکے ولی کو بلاکر کہا تو اسکی ساتھ احسان کر جب بچہ جن چکے اسکو میرے پاس لے آنا اوسنے ایسا ہی کیا حضرت نے حکم اوسکے رجم کا دیا اوسنے اپنے اوپر کپڑے باندہے پہر رجم کی گئی حضرت نے اوسپر نماز پڑہی رواہ مسلم

فصل بیمار کو یہ کہنا کہ مین بیمار یا دردمند یا تپ زدہ ہون یا وارأساہ ونحو ذلک کہنا جائز ہی اسمین کچھ کراہت نہین ہی جبکہ براہ تسخط و اظہار جزع نہو

ابن مسعود کہتے ہین مین حضرت پر داخل ہوا آپ تپ مین تھے مینے ہاتھ سے دیکھکر کہا آپکو تپ شدید آتی ہی فرمایا ہان جسطرح کہ تم مین دو مرد کو تپ آئی متفق علیہ سعد بن ابی وقاص کہتے ہین حضرت میری عیادت کو ایک سخت بیماری مین آئے مینے کہا میری نوبت یہانتک پہونچی ہے جو آپ دیکھتے ہین مین مالدار ہون میرا وارث نہین کوئی مگر ایک دختر الحدیث متفق علیہ عائشہ نے کہا وا رأساہ حضرت نے فرمایا بل انا وارأساہ الحدیث رواہ البخاری

فصل بیانمین تلقین کرنیکی محتضر کو لا اله الا الله

معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہین جسکا آخر کلام لا اله الا الله ہوگا وہ بہشت مین جائیگا رواہ ابوداود والحاکم وقال صحیح الاسناد ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہی تلقین کرو تم اپنے مردون کو لا اله الا الله رواہ مسلم اکثر علما کا قول یہ ہے کہ سامنے مردے کے یہ کلمہ بطور یاددہی کے پڑہے

اوسکو تکلیف نہ سے لکن سلعت سے ماثور ہے کہ وہ محتضر کو کہتے کہ کلمہ پڑہ دام سلمہ کہتی ہین حضرت ابو سلمہ پر داخل ہوے اونکی آنکھین پہٹ گئی تہین آنکھ کو بند کیا پہر فرمایا روح جب قبض کرلیجاتی ہی تو نظر پیچہے اوسکے جاتی ہے کچہہ گہر والون نے چیخ ماری فرمایا تم دعا نکرو اپنی جانو نپر مگر ساتہہ خیر کے فرشتے آمین کہتے ہین تمہارے قول پر پہر کہا اللهم اغفر لابي سلمة وارفع درجته في المهديين واخلفه في عقبه في الغابرين واغفر لنا وله يا رب العالمين وافسح له في قبره ونور له فيه رواه مسلم

فصل مردی کے پاس کیا کہنا چاہیے اور اہل میت کیا کہین

ام سلمہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا جب تم پاس بیمار یا میت کے حاضر ہو تو اچہی بات کہو کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہین تمہاری بات پر جب ابو سلمہ مرگئے مینے آکر کہا ای رسول خدا ابو سلمہ مرگئے فرمایا کہہ اللهم اغفر لي وله واعقبني منه عقبى حسنة مینے یہی کہا الله نے مجکو اوس سے بہتر عقبی دیا یعنی رسول خدا صلے الله علیه وآله وسلم ہے رواہ مسلم هكذا اوسر الفظ الحکایہ ہی حضرت نے فرمایا نہین پہونچتی کسی بندے کو کوئی مصیبت پہر وہ انا لله وانا اليه راجعون کہتا ہی اور یہ دعا پڑہتا ہی اللهم أجرني في مصيبتي واخلف لي خيرا منها مگر اجر دیتا ہی الله تعالی اوسکی مصیبت مین اور اوس سے بہتر عوض بخشتا ہی جب ابو سلمہ مرگئے مینے اسی طرح کہا فاخلف الله لي خيرا منه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ابو موسی کا لفظ یہ ہی کہ حضرت نے کہا جب بچہ بندے کا مرجاتا ہی الله فرشتون سے کہتا ہی تمنے میرے بندے کے ولد کو قبض کرلیا وہ کہتے ہین ہان فرماتا ہی تمنے اوسکے ثمرۂ فواد کو قبض کرلیا وہ کہتے ہین ہان فرماتا ہی میرے بندے نے کیا کہا وہ کہتے ہین تیری حمد کی انا الله کہا فرماتا ہے بناو واسطے میرے بندے کے ایک گہر جنت مین اوسکا نام بیت الحمد رکہو رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی نہین ہی واسطے میرے بندۂ مومن کی جزا جبکہ قبض کرلیا مینے اوسکے صفی کو اہل دنیا سے پہر احتساب کیا اوسنے مگر جنت رواہ البخاري اسامہ بن زید کہتے ہین کسی ایک دختر آنحضرت نے کسیکو پاس حضرت کے بہیجا آپکو بلایا اور خبر دی کہ بچہ اوسکا موت مین ہی قاصد سے کہا تو جا کر اوسکو خبر دے ان لله ما اخذ وله ما اعطى وكل شيء عنده باجل مسمى اور حکم کر اوسکو کہ صبر واحتساب کرے الحدیث متفق علیہ

فصل اس بیان مین کہ رونا مردی پر بغیر ندبہ و نیاحت کی جائز ہی اور نیاحت حرام ہی

اور جو احادیث نہی میں رونی سی آئی ہین اور یہ کہ میت معذب ہوتا ہی بکا ءاہل اپنی سے وہ متاول و محمول ہین وصیت میت پر اور نہی اوس بکا سی ہی جسمین ندب یا نیاحت ہو دلیل جواز

بکا سی بغیر ندب و نیاحت کے احادیث کثیرہ ہین

ندب کہتے ہین یاد کرنا نائحہ کا احسن اوصاف و افعال میت کو نیاحت کہتی ہین چیخنے چلانے کو حالت گریہ مین ابن عمر نے کہا ہی حضرت نے سعد بن عبادہ کی عیادت کی آپکے ہمراہ عبدالرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص عبداللہ بن مسعود تھے حضرت روئے قوم نے جب آپکو روتے دیکھا تو وہ بہی روئے فرمایا تم نہین سنتے کہ اللہ عذاب نہین کرتا آنکھہ کے آنسو اور دل کے حزن پر ولکن عذاب کرتا ہی بسبب اسکے یا رحم کرتا ہی اور اشارہ کیا طرف زبان کے متفق علیہ اسامہ بن زید کہتے ہین حضرت کو آپ کا نواسہ دیا وہ موت مین تھا آپ کی آنسو بہنے لگے سعد نے کہا یہ کیا ہی ای رسول خدا فرمایا ھذہ رحمۃ جعلھا اللہ فی قلوب عبادہ وانما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء متفق علیہ انس کہتے ہین حضرت اپنے فرزند ابراہیم علیہ السلام پر داخل ہوے اونکی جان نکل رہی تھی دونون آنکھون سی آنسو بہ چلے عبدالرحمن بن عوف نے کہا ای رسول خدا آپ روتے ہین فرمایا انھا رحمۃ ثم یتبعھا اخرے پہر فرمایا ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقك یا ابراھیم لمحزونون رواہ البخاری وروی بعضہ مسلم والاحادیث فی الباب کثیرۃ فی الصحیح مشہورۃ

فصل مردے مین اگر کوئی شی مکروہ دیکہی تو اوسکی ذکر سی باز رہی

اسلم مولی آنحضرت نے کہا حضرت نے فرمایا ہی جسنے نہلایا مردے کو پہر چہپایا اوسپر یعنی اوسکی عیب کو بخشدیتا ہے اللہ اوسکو چالیس بار رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم

فصل بیان مین نماز پڑہنے کی میت پر اور حضور دفن مین اور جانا عورتونکا ہمراہ جنائز کی مکروہ ہی

ابوہریرہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا جو حاضر ہوا جنازے مین یہانتک کہ نماز پڑہی گئی اوسپر تو اوسکو ایک قیراط ہی اور جو حاضر ہوا اوسمین یہانتک کہ دفن کیا گیا اوسکو دو قیراط ہین پوچہا دو قیراط کیا ہین فرمایا برابر دو کوہ عظیم کے ہین متفق علیہ دوسر الفظ انکا رفعاً یہ ہی جو ہمراہ گیا جنازہ مسلمان کے ایمان و احتساب سے اور ساتھہ رہا اوسکے یہانتک کہ نماز پڑہی گئی اوسپر اور فارغ ہوے اوسکے دفن سے وہ دو قیراط اجر لیکر پہرتا ہے ہر قیراط برابر احد کے ہی اور جسنے نماز پڑہی اوسپر اور پہر آیا قبل دفن کے وہ ایک قیراط لیکر پہرا رواہ البخاری

ام عطیہ کہتی ہین ہم منع کیے گئے اتباع جنائز سے لکن واجب نہین کیا ہم پر متفق علیہ نووی رح نے کہا یعنی لم یشدد فی النہی کما یشدد فی المحرمات

فصل تکثیر مصلین کی جنازے پر اور تین صف کرنا اونکا یا زیادہ مستحب ہی

عائشہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا نہین ہے کوئی میت کہ نماز پڑھے اوسپر ایک امت مسلمانون کی جو سو نفر تک پہونچے پہر وہ سب شفاعت کرین اوسکی لکن قبول کرتا ہی اللہ شفاعت اونکی حق مین اوس مردے کے رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ رفعاً یہ ہی نہین مرتا ہی کوئی مرد مسلمان پہر کہڑے ہوتے ہین اوسکے جنازے پر چالیس مرد جو شریک نہین کرتے ہین ساتھ اللہ کے کسی شی کو لکن قبول کرتا ہی اللہ شفاعت اونکی حق مین اوس شخص کے رواہ مسلم مالک بن ہبیرہ جب نماز جنازے کی پڑہاتے اور لوگ تھوڑے ہوتے تو اونکو تین جزر کرتے پہر کہتے حضرت نے فرمایا ہی جسپر تین صف نے نماز پڑہی اوسنے واجب کیا یعنی اپنے لیے رحمت کو رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن

فصل اس بیان مین کہ نماز جنازے مین کیا پڑہے

نووی نے کہا چار تکبیر کہے اعوذ پڑہے بعد تکبیر اولی کے پہر فاتحۃ الکتاب پڑہے پہر دوسری تکبیر کہے پہر درود پڑہے کہے اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد افضل یہ ہی کہ درود کو پورا کرے اس لفظ سے کما صلیت علی ابراہیم الی قولہ حمید مجید اور وہ جو عوام یہ پڑہتے ہین ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی الایۃ وہ نہ پڑہے کہ نماز اس پر اقتصار کرنے سے درست نہین ہوتی ہی پہر تیسری تکبیر کہے اور واسطے میت اور مسلمین کے دعا کرے ذکر اس دعا کا احادیث سے آگے آئیگا پہر چوتھی تکبیر کہے اور دعا کرے احسن دعا یہ ہی اللہم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ واغفر لنا ولہ مختار یہ ہی کہ دعا کو دراز کرے بعد تکبیر چہارم کے خلاف عادت اکثر مردم بدلیل حدیث ابی اوفی جسکا ذکر آئیگا انشاء اللہ تعالی منجملہ ادعیۂ ماثورہ کے بعد تکبیر سوم کے ایک وہ دعا ہی جو حدیث عوف بن مالک مین آئی ہی انہون نے کہا نماز پڑہی حضرت نے ایک جنازے پر مینے آپکی دعا یاد کر لی وہ یہ تھی اللہم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واہلا خیرا من اہلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار یہ کہتے ہین حتی تمنیت ان اکون انا ذلک المیت رواہ مسلم مین کہتا ہون یہ دعا لائق اسی رشک کے تھی خصوصاً جبکہ حضرت داعی ہون اس دعا کا ذکر سیری جنتی کتا ہو نہین آیا ہی پہر حکیم

مجکو بھی رشک نے گہیرا کہ کاش وہ میت مین ہوتا ہر چند وہ موقع ہاتھہ سے جاتا رہا اسلیے کہ مقدر نہ تھا لکن یہ دعا کتب حدیث مین اب تک بسند صحیح موجود ہی اللہ میری اولاد کو توفیق دے کہ اگر وہ میرے جنازے پر کسی جگہہ موجود ہون تو اسی دعا کو پڑہین کیا عجب ہے کہ برکت زبان نبوت و دعاء رسالت سی اللہ مجپر بھی رحم کرے اور میرے گناہ بخشدے وما ذالك علی اللہ بعزیز۔
ابو ہریرہ و ابو قتادہ و ابو ابراہیم اشہلی عن ابیہ مرفوعا کہتے ہین کہ حضرت نے ایک جنازے پر نماز پڑہی کہا اللهم اغفر لحينا وميتنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثانا وشاهدنا وغائبنا اللهم من احييته منا فاحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان اللهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده واغفر لنا وله رواه الترمذي من رواية ابي هريرة والاشهلي وابو صحابي ورواه ابوداود من رواية ابي هريرة وابي قتادة قال الحاكم حديث ابي هريرة صحيح على شرط البخاري ومسلم وقال الترمذي قال البخاري اصح روايات هذا الحديث رواية الاشهلي و اصح شيء في الباب حديث عوف بن مالك انتهى اب اکثر جگہہ اسی دعا پڑہنے کا معمول ہے ہر چند یہ دعا بھی بہت خوب ہی اور صحیح ہی لکن روایت مسلم اصح ہی اور وہ دعا اجمع وانفع وافضل واجمل معلوم ہوتی ہے اللهم ارزقنا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی تم جب میت پر نماز پڑہو دعا خالص واسطے اسکے کرو رواہ ابوداود یہ خلوص دعا کا روایت عوف مین ثابت ہی وہ خاص دعا ہے اور یہ عام دعا ہے دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ حضرت نے ایک جنازے پر نماز پڑہی کہا اللهم انت ربها وانت خلقتها وانت هديتها للاسلام وانت قبضت روحها وانت اعلم بسرها وعلانيتها جئنا شفعاء فاغفر له رواہ ابوداود یہ دعا بھی خالص واسطے مردے کے ہی ضمیر مؤنث شاید راجع طرف جنازے کے ہوگی بدلیل فاغفر له واللہ اعلم واثلہ بن الاسقع کہتے ہین نماز پڑہائی ہمارے ساتھ حضرت نے ایک مرد مسلمان پر مینے سنا آپ کہتے تھے اللهم ان فلان بن فلان في ذمتك وحبل جوارك فقه فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفا والحمد اللهم فاغفر له وارحمه انك انت الغفور الرحيم رواہ ابوداود عبداللہ بن ابی اوفی نے اپنی دختر کے جنازے پر چار تکبیرین کہین بعد چوتھی تکبیر کے بقدر ما بین التکبیرتین کہڑے ہوے استغفار و دعا کرتے رہے پہر کہا حضرت اسی طرح کرتے تھے دوسری روایت یون ہی کہ چار تکبیرین کہکر ایک ساعت تک توقف کیا یہانتک کہ مینے گمان کیا کہ پانچ تکبیرین کہینگے پہر سلام پہیرا داہنی اور بائین طرف جب پہرے تو مینے کہا تسے یہ کیا کیا کہا انی لا ازیدکم علی ما رایت رسول اللہ صلی اللہ

علیه وآله وسلم وھکذا اصنع رسول اللہ صلعم رواہ الحاکم وقال حدیث صحیح ✤

فصل جنازے مین جلدی کرنا چاہیے

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جلدی کرو ساتھہ جنازے کے اگر نیک ہی تو خیر کی طرف اوسکو پہونچاتے ہو اور اگر سوا اسکے ہی تو شر کو اپنی گردنون سے اوتار رکھتے ہو متفق علیه ابوسعید کا لفظ یہ ہی کہ حضرت فرماتے تھے جب جنازہ رکھا گیا اور لوگون نے اوسکو اپنی گردنون پر اوٹھایا تو اگر وہ صالح ہی کہتا ہی قدموني اور اگر غیر صالح ہی تو اپنے اہل سے کہتا ہی یا ویلها این تذھبون بھا ہر شي اوسکی آواز سنتی ہے مگر انسان اگر سنے تو بیہوش ہو جاے رواہ البخاري مین کہتا ہون یہ کہنا مردے کا کہ مجکو لیچلو یا مجھے کہان لیے جاتے ہو اسلیے ہی کہ بمجرد مفارقت روح کے بدن سے اوسکو اپنا جنتی یا دوزخی ہونا معلوم ہو جاتا ہی اللھم بارك لي في الموت وفیما بعد الموت

فصل مردے کا قرض جلد ادا کرنا چاہیے

اور اوسکی تجہیز مین شتابی درکار ہی مگر یہ کہ ناگہان مر جاے اور تا تیقن بہت چھوڑا جاے

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی نفس مومن کا معلق ہوتا ہی اوسکے قرض سے یہانتک کہ ادا کیا جاے رواہ الترمذي وقال حدیث حسن حضرت طلحه بن براء کے دیکھنے کو گئے فرمایا مین نہین دیکھتا طلحه کو مگر اوسمین موت حادث ہوئی ہے سو مجکو خبر کر دینا اور جلدی کرنا کیونکہ جیفہ مسلم کو لائق نہین ہے کہ درمیان اوسکے گھر والون کے روکا جاے رواہ ابي داؤد

فصل بیان مین موعظت کے نزدیک قبر کے

علی مرتضی کہتے ہین ہم ایک جنازے مین بقیع غرقد کے تھے حضرت آئے اور بیٹھ گئے ہم بھی گرد آپ کے بیٹھے آپ کے ساتھہ ایک ہری لکڑی تھی سر جھکا کر اوس سے زمین کرودنے لگے پھر فرمایا تم مین کوئی نہین ہے لکن جگہہ اوسکی نار یا جنت سے لکھی گئی ہے کہا کیا ہم اپنی کتاب پر بھروسا نکرین فرمایا عمل کرو ہر کوئی آسان کیا گیا ہے واسطے اوس چیز کے جسکے لئے پیدا کیا گیا ہے الحدیث متفق علیه

فصل دعا کرنے مین واسطے میت کی بعد دفن کے اور بیٹھنا نزدیک اوسکی قبر کے ایک ساعت واسطے دعا کے و استغفار و قرارت کے

عثمان رضی اللہ عنه کہتے ہین حضرت جب دفن میت سے فارغ ہوتے ذرا اوسکے پاس ٹھیرتے

اور فرماتے استغفار کرو واسطے اپنے بھائی کے اور مانگو واسطے اوسکی تثبیت کہ وہ اسدم سوال کیا جاتا ہے روایۃ ابو داود عمرو بن عاص نے کہا تم جب مجکو دفن کر چکو گرد میری قبر کے اتنا ٹھہرو جتنی دیر میں اونٹ کو ذبح کرکے گوشت اوسکا تقسیم کرتے ہین ہین انس حاصل کرونگا تمسے اور جان لونگا کہ اپنے رب کے قاصدون کو کیا جواب دیتا ہون روایۃ مسلم شافعی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے پڑہنا کچہہ قرآن کا نزدیک مردے کے مستحب ہے اور اگر سارا قرآن ختم کرے تو اور بہی بہتر ہے

فصل بیان مین صدقہ دینے کے طرف سے میت کے اور دعا کرنے مین واسطے اوسکے

قال تعالی والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان عائشہ کہتی ہین ایک شخص نے حضرت سے کہا میری مان یکایک مرگئی مین دیکھتا ہون کہ اگر وہ بات کرتی تو کچہہ صدقہ دیتے بہلا اوسکو کچہہ اجر ملیگا اگر مین اوسکی طرف سے صدقہ کرون فرمایا ہان متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے انسان جب مرجاتا ہے تو اوسکا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین کام صدقہ جاریہ یا علم جس سے نفع لیا جاوے یا ولد صالح جو اوسکے لیے دعا کرے رواہ مسلم

فصل بیان مین ثنا کرنے لوگونکے مردے پر

انس نے کہا ایک جنازے پر گزرے اوسپر ثنا خیر کی حضرت نے فرمایا واجب ہوگئی دوسرے جنازے پر گزرے اوسپر ثنا شر کی فرمایا واجب ہوگئی عمر بن خطاب نے کہا کیا چیز واجب ہوگئی فرمایا اسپر تمنے ثنا کی اسکے لئے جنت واجب ہوگئی اسکو تمنے برا کہا اسکے لئے نار واجب ہوگئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین متفق علیہ ابو الاسود کہتے ہین مین مدینے کو گیا تھا پاس عمر بن خطاب کے بیٹھا تھا ایک جنازہ نکلا اوسکو لوگون نے اچھا کہا عمر نے فرمایا وجبت دوسرا جنازہ نکلا لوگون نے اوسکو بھی اچھا کہا عمر نے فرمایا وجبت پھر تیسرا جنازہ نکلا اوسکو لوگون نے برا کہا عمر نے کہا وجبت مینے کہا کیا واجب ہوا ای امیر المؤمنین فرمایا جسطرح حضرت نے کہا تھا ویسا ہی مینے کہا جس مسلمان کے لیے چار آدمی گواہی خیر کی دین اللہ اوسکو بہشت مین لیجاتا ہے ہمنے کہا اگر تین آدمی گواہی دین کہا تین بھی ہمنے کہا دو کہا دو بھی پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا رواہ البخاری

فصل بیان مین اوس شخص کے جسکی اولاد صغار مرجائے

انس کہتے ہین حضرت نے کہا ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ مرجائین تین بچے اوسکے جو بلوغ کو نہین پہونچے ہین مگر داخل کرتا ہے اللہ اوسکو جنت مین اپنے فضل رحمت سے اونکو متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے نہین مرتے کسی مسلمان کے تین بچے پھر چہوے اوسکو آگ مگر واسطے تحلت قسم کے متفق علیہ

مراد تحلت قسم سے یہ قول ہو اللہ پاک کا وان منکم الا واردھا ورود نبو۔ ہو صراط یہ وہ ایک
پل ہے لنبا پشت جہنم پر عافانا اللہ منہا حدیث طویل ابو سعید خدری مین آیا ہی کہ حضرت نے عورتون کو
وعظ کیا پہر فرمایا نہین ہے تم مین کوئی عورت جو تین بچے آگے بہیجے مگر ہونگے واسطے اوسکے اوٹ
آگ سے ایک عورت نے کہا بہلا اگر دو ہون فرمایا دو بہی متفق علیہ

فصل بیان مین رونے غم کرنے کے وقت گذرنے کے قبور ظالمین پر اور ظاہر کرنے مین افتقار کے طرف اللہ کے اور حذر کرنے کے غفلت سے

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے اپنے اصحاب سے جبکہ وہ حجر دیار ثمود مین پہونچے فرمایا تم داخل نہوا ان
معذبین پہ مگر روتے ہوے اگر تم نہ روؤ تو پہر اونپر داخل بہی نہو کہین نہ پہونچے تمپر وہ بلا جو اونکو
پہونچی ہے متفق علیہ دوسری روایت مین یون ہے جب گذر ہوا حضرت کا حجر پہ فرمایا تم مت
داخل ہو مساکن مین ان ظالمون کے کہین پہونچے تمکو مثل اوسکے جو اونکو پہونچا مگر یہ کہ ہو تم روتے
ہوے پہر اپنے سر کو چہپا کر جلد چلے یہانتک کہ اوس وادی سے نکل گئے

باب ۷ بیان مین آداب سفر کے

اس باب مین فصول ہین

فصل اس بیان مین کہ نکلنا دن پنجشنبہ کے اول روز مین مستحب ہی

کعب بن مالک کہتے ہین حضرت غزوہ تبوک مین دن جمعرات کے نکلے اور اس دن مین نکلنا دوست رکہتے
متفق علیہ دوسری روایت صحیحین کی یون ہے کم تہی یہ بات کہ نکلین حضرت مگر دن پنجشنبہ کے حدیث
صخر بن وداعہ مین آیا ہی حضرت نے کہا اللہم بارک لامتی فی بکورھا اور جب کوئی چہوٹا یا بڑا لشکر
بہیجتے تو اول نہار مین بہیجتے یہ صخر تاجر تہے اپنی تجارت اول روز مین کرتے صاحب ثروت ہوگئے
انکا مال زیادہ ہوگیا رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن

فصل طلب کرنا رفقہ کا اور امیر بنانا اونکا اپنی جان پر مستحب ہی کہ

ایک شخص کو منجملہ ہمراہیان سفر کے امیر بناکر اوسکی اطاعت کرین ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا
اگر لوگ جانین کہ تنہائی مین کیا ہی تو کوئی سوار رات کو اکیلا نچلے رواہ البخاری حدیث عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ مین آیا ہی کہ ایک سوار شیطان ہے دو سوار دو شیطان ہین تین سوار قافلہ ہین رواہ
الترمذی والنسائی باسانید صحیحۃ قال الترمذی قال حدیث حسن حدیث ابو سعید و ابو ہریرہ مین فرمایا

جب تین آدمی سفر کو نکلین تو ایک شخص کو اونمین سے امیر ٹھیرالین حدیث حسن رواہ ابوداؤد باسناد حسن ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے بہتر اصحاب چار ہین بہتر لشکر خرد چار سو نفر کا ہے بہتر لشکر کلان چار ہزار کا ہی اور بارہ ہزار تو بسبب قلت کے مغلوب ہی نہین ہوتے ہین رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن

فصل بیانمین آداب سیر و نزول و بیت و نوم فی السفر کے اور یہ کہ سری ؑ رفق کرنا ساتھ دواب کی اور مراعات اونکی مصلحت کے مستحب ہی بقصر فی حق الدواب کو حکم کری کہ وہ قائم ساتھ اونکی حق کے ہو اور ردیف کرنا کسی کا دابہ پر جبکہ طاقت رکھتا ہو جائز ہے

ابوہریرہ کہتی ہین حضرت نی فرمایا جب سفر کرو تم خصب مین تو دو ابل کو حظ اوسکا زمین سے اور جب سفر کرو تم جدب مین تو جلدی کرو اوسپر سیر مین اور شتابی کرو ساتھ اوسکے مخ کے اور جب رات کو ٹھیرو تم تو بچو راہ سے کہ وہ طرق ہین دواب کے اور ماوی ہین ہوام کے رواہ مسلم مراد اعطاء حظ شتر سے یہ ہی کہ راہ مین اوسکو چرلاتے ہوئے چلو مراد مخ سے گودا ہڈی کا یعنی جلد منزل مقصود پر جاؤ تر و تا کہ قبل اسکے کہ تکلیف سیر سے وہ خشک ہو منزل پوری ہوجاوے اور اوسکو آرام ملے حدیث ابوقتادہ مین آیا ہے حضرت جب سفر مین ہوتے اور رات کو ٹھیرتے تو جانب یمین پر لیٹتے اور پہلے صبح سے تعریس کرتے تو نصب فراع کرکے سر کو کف دست پر رکھتے رواہ مسلم علما نے کہا ہی نصب ذراع اسلیے کرتے کہ نوم غریق نہ آوے تاکہ نماز صبح اول وقت فوت نہو جائی انس کہتی ہین حضرت نے فرمایا تم رات کو چلا کرو کیونکہ زمین انکو طی ہوتی ہے رواہ ابوداود باسناد حسن ابوثعلبہ خشنی کہتے ہین لوگ جب کسی منزل مین اوترتے تو شعاب واودیہ مین جدا جدا ٹھیرتے حضرت نے فرمایا یہ تفرق تمھارا شعاب واودیہ مین طرف سے شیطان کے ہے پہر وہ کسی منزل مین نہین اوترتے لیکن بعض بعض سے منضم ہو کر ٹھیرتے رواہ ابوداود باسناد حسن ابن الحنظلیہ کہتے ہین حضرت نے ایک اونٹ کو دیکھا کہ اوسکی پیٹھ پیٹ سے لگ گئی ہے فرمایا ڈرو اللہ سے حق مین ان بہائم بی زبان کے تم سوار ہو انپر اچھی طرح اور حفاظت کرو انکی اچھی طرح رواہ ابوداود باسناد صحیح حدیث طویل عبداللہ بن جعفر مین آیا ہے کہ حضرت ایک انصاری کے باغ مین گئے وہان ایک اونٹ تھا اوسنے جب حضرت کو دیکھا بلبلایا اور آنکھ سے آنسو بہے حضرت نے اوسکے پاس آکر کوہان و زیر گوش ہاتھ پھیرا اور فرمایا مالک اس اونٹ کا کون ہی ایک جوان انصاری نے آکر کہا یہ میرا اونٹ ہی فرمایا تو اللہ سے

حق مین اس بہیمہ کے جسکا مالک اللہ نے تجکو کیا ہے نہین ڈرتا مجھسے شکایت کرتا ہی کہ تو اوسکو بھوکا رکھتا ہی اور تکلیف دیتا ہو رواہ ابوداود انس کا لفظ یہ ہے ہم جب کسی منزل مین اوترتے نماز نافلہ نہ پڑھتے جب تک کہ پالان شتر نہ کھول لیتے رواہ ابوداود باسناد علی شرط مسلم یعنی باوجود حرص کے نماز پر پہلے دواب کو پالان کھولکر راحت دیتے تب نماز پڑھتے

فصل بائمین اعانت رفیق کے

اس فصل مین بہت احادیث ہین جو گذر چکین جیسے حدیث اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ اور حدیث کل معروف صدقۃ ابو سعید کہتے ہین ہم سفر مین تھے ایک آدمی اونٹ پر سوار آیا دائین بائین دیکھتا تھا حضرت نے فرمایا جسکے پاس زیادہ سواری ہو وہ پیادے کو دے جسکے پاس زیادہ زاد ہو وہ بی زاد کو دے اصناف مال کا ذکر کیا یہانتک کہ ہمنے دیکھا کہ ہم مین کسیکو حق مال زائد مین نہین ہے رواہ مسلم جابر کہتے ہین حضرت نے ارادہ غزوہ کا کیا فرمایا اے گروہ مہاجرین و انصار کے تمہارے اخوان مین ایسے لوگ ہین جنکے پاس نہ مال ہے نہ عشیرہ ہر ایک تم مین دو دو تین تین آدمی کو اپنے ساتھ لیلے سو ہم مین کسی کے پاس سواری نتھی مگر وہ نوبت بنوبت سوار ہوتا مینے بھی دو یا تین آدمی اپنے ساتھ ملا لیے میرے لیے بھی مثل ایک کے اونمین سے نوبت تھی میرے اونٹ پر رواہ ابوداود دوسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت راہ مین پیچھے رہ جاتے ضعیف کو چلاتے ردیف کر لیتے دعا دیتے رواہ ابوداود باسناد حسن

فصل جب سفر مین جانور پر سوار ہو تو کیا کہے

قال تعالی وجعل لکم من الفلک والانعام ما ترکبون لتستووا علی ظھورہ ثم تذکروا نعمۃ ربکم اذا استویتم علیہ وتقولوا سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ابن عمر کہتے ہین حضرت جب پشت بعیر پر بیٹھتے سفر کو نکلتے تو تین بار تکبیر کہتے پھر فرماتے سبحان الخ اللھم انا نسألک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا فی سفرنا ھذا واطو عنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکابۃ المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل اور جب سفر سے پھرتے تب بھی یہی دعا کرتے اتنا اور کہتے ائبون تائبون عابدون لربنا حامدون رواہ مسلم مقرنین کے معنی ہین مطیقین وعثاء یعنی شدت ہی کآبت تغیر نفس ہے حزن ونحوہ سے منقلب یعنی مرجع ہی عبداللہ بن سرجس کا لفظ یہ ہی حضرت جب سفر کرتے تعوذ فرماتے وعثاء سفر و کآبہ منقلب و حور بعد الکون

ودعوت مظلوم وسوء منظر سے اہل ومال مین رواہ مسلم مسلم مین یون ہی ہی حور بعد الکون بنون و هکذا رواہ النسائي ترمذی نے کہا ویروی الکود بالراء وکلاهما له وجه علماء نے کہا نون و راء دونون کی معنی رجوع من الاستقامة یا زیادت الی النقص کے ہین روایت راء ماخوذ ہے تکویر عمامہ سے وهو لفها وجمعها اور روایت نون کون سے ہی مصدر کان یکون اذا وجد واستقر علی مرتضی دابہ پر سوار ہوے کہا بسم الله جب پشت پر بیٹھ گئے کہا الحمد لله الذي سخر لنا هذا الخ پہر تین بار الحمد لله کہا پہر تین بار الله اکبر پہر کہا سبحانك اني ظلمت نفسي فاغفر لي فانه لا یغفر الذنوب الا انت پہر ہنسے پوچہا کس بات سے ہنستے ہو کہا مینے حضرت کو دیکہا کہ اسی طرح کیا تھا جیسے مینے کیا پہر ہنسے مینے کہا ای رسول خدا کس بات سے آپ ہنسے فرمایا ان ربك سبحانه یعجب من عبده اذا قال اغفر لي ذنوبي یعلم انه لا یغفر الذنوب غیري رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن وفي بعض النسخ حسن صحیح وهذا لفظ ابي داود

فصل مسافر جب اونچی جگہہ پر چڑہے تکبیر کہے جب نیچی جگہہ اوترے تسبیح کرے تکبیر بہت دوسری جا اگر نکہو

جابر کہتے ہین ہم جب چڑہتے الله اکبر کہتے جب اوترتے سبحان الله کہتے رواہ البخاري ابن عمر کا لفظ یہ ہی کہ حضرت وجیوش حضرت جب ثنایا پر چڑہتے تکبیر کہتے جب نیچے اوترتے تسبیح کہتے رواہ ابوداود باسناد صحیح دوسر الفظ انکا یہ ہی حضرت حج یا عمرہ سے پہرتے جس گھاٹی یا ٹیلہ پر چڑہتے تین بار تکبیر کہتے پہر فرماتے لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شيء قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده متفق علیه مسلم کا لفظ یہ ہی جب پہرتے جیوش یا سرایا یا حج یا عمرہ سے تب یہ کہتے ابو ہریرہ کہتے ہین ایک شخص نے کہا ای رسول خدا مین سفر مین جایا چاہتا ہون مجکو وصیت کرو فرمایا علیك بالتقوی والتکبیر علی کل شرف جب وہ شخص پہر کر چلا کہا اللهم اطو له البعد وهون علیه السفر رواہ الترمذي وقال حدیث حسن ابو موسی اشعری کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت کے جب کسی وادی مین پہونچے تہلیل تکبیر کرتے ہماری آواز مین بلند ہو جاتین حضرت نے فرمایا ای لوگو نرمی وآہستگی کرو اپنی جانون پر تم کسی بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سمیع بصیر کو پکارتے ہو وہ تمہارے ساتھہ ہی سنتا ہی نزدیک ہی متفق علیه

فصل سفر مین دعا کرنا مستحب ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا تین دعائین مستجاب ہین اونمین کچہہ شک نہین ہی دعا مظلوم کی

دعاء مسافر کی دعاء والد کی ولد پر رواه ابی داود والترمذی وقال حدیث حسن ولیس فی ابی داؤد علی ولده

فصل جب کسی آدمی وغیرہ سے ڈرے تو کیا دعا کرے

ابو موسی کہتے ہین جب کسی قوم سے ڈرے تو یون کہے اللہم انا نجعلک فی نحورہم ونعوذ بک من شرورہم رواه ابو داود والنسائی باسناد صحیح

فصل جب کسی منزل مین اوترے تو کیا کہے

خولہ بنت حکیم کہتی ہین حضرت نے فرمایا جو شخص نازل ہو کسی منزل مین پہر اوسنے یون کہا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اوسکو کوئی شی ضرر ندیگی یہان تک کہ اوس منزل سے کوچ کر جاے رواه مسلم ابن عمر کہتے ہین حضرت جب سفر کرتے اور رات آتی کہتے یا ارض ربی و ربک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک اعوذ من شر اسد واسود ومن الحیة والعقرب ومن ساکن البلد ومن والد وما ولد رواه ابو داود خطابی نے کہا اسود سے مراد شخص ہے ساکن بلد سے مراد جن ہین جو زمین پر رہتے ہین بلد الارض مادی حیوان کو کہتے ہین اگرچہ اوس مین بنا و منازل نہون محتمل ہے کہ مراد والد سے ابلیس او رما ولد سے شیاطین ہون ۱۲

فصل مسافر کا جلدی واپس ہونا بعد قضاء حاجت کی طرف اپنی اہل کے مستحب ہے

ابو ہریرہ رفعا کہتے ہین سفر ایک ٹکڑا ہے عذاب کا منع کرتا ہے ایک تمہارے کو اوسکے طعام و شراب ونوم سے سو جب پورا کرچکے کوئی تم مین کام اپنا سفر سے تو جلدی کرے طرف اپنے اہل کے متفق علیہ

فصل دن کو سفر سے پہر کر گھر مین آنا مستحب ہے اور راتکو بغیر حاجت آنا مکروہ ہے

جابر کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب دراز ہو غیبت ایک تمہارے کی تو نہ آئے گھر مین رات کو دوسری روایت یہ ہے منع فرمائی ہے آنے سے گھر مین راتکو متفق علیہ انس کہتے ہین حضرت اپنی گھر مین رات کو نہ آتے صبح یا تیسرے پہر کو آتے متفق علیہ

فصل جب سفر سے پہرے اور شہر دیکھے تو کیا کہے

اس بارہ مین حدیث ابن عمر باب تکبیر مسافر مین وقت صعود ثنایا کو زرچکی ہے انس کہتے ہین ہم آئے ہمراہ حضرت کے جب پہنچے مدینے پر بیرونی کہا آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون اسکو کہتے رہے

یہانتک کہ داخل مدینہ ہوئے روایت کیا مسلم

فصل قادم کا ابتدا کرنا ساتھ مسجد جوار کے اور دو رکعت نماز پڑھنا اوسمین مستحب ہے

کعب بن مالک نے کہا حضرت جب سفر سے پھرتے ابتدا مسجد سے کرتے دو رکعت نماز پڑھتے متفق علیہ

فصل عورت کا تنہا سفر کرنا حرام ہے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین حلال نہین ہے کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہی ساتھ اللہ و دن آخرت کے کہ سفر کرے ایک رات دن کا مگر ہمراہ محرم کے متفق علیہ ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہی تخلیہ کرے کوئی مرد کسی عورت سے مگر ساتھ اوسکے ذو محرم ہو اور سفر نکرے عورت مگر ہمراہ اسکے ذو محرم ہو ایک مرد نے کہا میری عورت حج کو گئی ہے اور میرا نام فلان فلان غزو مین لکھا گیا ہی فرمایا تو جا اپنی عورت کے ساتھ حج کر متفق علیہ غزالی رحمہ نے کتاب آداب السفر مین منجملہ کتب احیاء العلوم کے لکھا ہی کہ سفر وسیلہ ہے خلاص کا مہروب عنہ سے اور وسیلہ ہی وصول کا طرف مرغوب فیہ کے سفر دو قسم کے ہوتے ہین ایک سفر بظاہر بدن مستقر و وطن سے طرف صحاری و فلوات کے دوسرا سفر سیر قلب کا اسفل سافلین سے طرف ملکوت سموات کے اشرف اسفار یہی سفر باطن ہے اسی سفر کی طرف اشارہ ہی اس آیت مین سنریہم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسہم و قال تعالے و فی الارض آیات للموقنین و فی انفسکم افلا تبصرون اور اس سفر سے قعود کرنے پر انکار واقع ہوا ہی قال تعالی و انکم لتمرون علیہم مصبحین و باللیل افلا تعقلون و قال تعالی و کاین من آیۃ فی السموات و الارض یمرون علیہا و ہم عنہا معرضون جس کسی شخص کو یہ سفر میسر ہوا وہ ہمیشہ اپنے سیر مین تنزہ فی الجنۃ ہی گو بدن سے ساکن فی الوطن ہو اور جو کوئی اسکا متاہل نہین ہی اور ظاہر بدن سے سفر کرتا ہی اگر مطلب اوسکا اس سیر و سفر سے علم و دین یا کفایت استعانت علی الدین ہی تو وہ بھی سالک سبیل آخرت ہوتا ہی لکن اس سفر کے لیے شروط و آداب ہین اگر اونکو ترک کریگا تو عمال دنیا و اتباع شیطان سے ہوگا اور اگر اونکا مواظب رہیگا تو یہ سفر اوسکا خالی فوائد ملحقہ باعمال آخرت سے نرہیگا یہ سفر کئی قسم ہی ایک طلب علم مین حضرت نے فرمایا ہے من سلک طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ لہ طریقا الی الجنۃ حکایت سعید بن مسیب طلب حدیث واحد مین چند ایام تک سفر کرتے شعبی نے کہا ہے اگر کوئی شخص شام سے اقصی یمن تک ایک کلمہ کے لیے جو دلالت کرے ہدی پر یا پھیرے ردی سے سفر کرے تو یہ سفر اوسکا ضائع نہوگا جابر بن عبد اللہ مدینے سے مع دس صحابہ کے مصر کو آئے ایک ماہ تک واسطے ایک حدیث کے جو اونکو عبد اللہ بن

انہیں سے مرفوعا پہونچی تھی راہ چلے یہانتک کہ اونکو سنا زمان صحابہ سے اس زمانہ تک جتنے محصلین
علم کا ذکر ہے اون سبکو علم اسی سفر سے حاصل ہوا تھا سفر سے درستی اخلاق نفس کی بھی بخوبی
ہوتی ہے بشر کہتے تھے پانی جب بہتا ہے پاک صاف ہوجاتا ہے جب ٹھہرجاتا ہے گندہ پڑجاتا ہے
سفر مین مشاہدہ آیات الٰہی کا بھی ہوتا ہے اس مشاہدہ مین بہت فوائد ہین دوسرا سفر وہ ہے جو واسطے
کسی عبادت کے ہو جیسے حج و عمرہ و جہاد اسمین زیارت قبور انبیاء و صحابہ و تابعین و سائر علما و
اولیا بھی داخل ہے جسکی زیارت سے حیات مین تبرک کیا جاتا ہے اوسکی زیارت سے بعد وفات
کے بھی برکت حاصل کیجاتی ہے حدیث لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد الخ کچھ اس سے مانع
نہین ہے اسلیے کہ یہ حدیث حق مین مساجد کے آئی ہے انتہی مین کہتا ہون یہ حدیث گو خاص مساجد ہو
تب بھی کوئی دلیل سفر للزیارۃ پر موجود نہین ہے ہان زیارت قبور صلحا کی بضمن سفر جائز و فاضل
مدسوس مع منظور ہوسکتی ہے اسمین کچھ بحث نہین ہے سارا نزاع استقلال اس سفر مین ہے نہ اصل زیارت
مین بلا سفر خاص کے کہ وہ سنت ہے اسلیے غزالی نے بعد اسکے فرمایا ہے بالجملہ زیارۃ الاحیاء اولی
من زیارۃ الاموات پھر کہا ہے کہ فائدہ زیارت احیا سے طلب کرنا برکت و دعا و برکت نظر
کا ہے کیونکہ نظر کرنا طرف وجوہ صلحا و علما کے عبادت ہے نیز اسمین حرکت رغبت ہے اونکے ساتھ
اقتدا کرنے مین اور متخلق ہونے مین ساتھ اونکے اخلاق و آداب کے ہے بقطع سوا اونکی زیارت
کے سوا مسجد ثلاثہ کے کچھ معنی نہین ہین حدیث ظاہر ہے اس باب مین کہ شد رحال واسطے طلب برکت
کے سوا ان تین مساجد کے نچاہیے تیسرا سفر وہ ہے کہ بسبب کسی امر مشوش دین کے گریز کرے سو یہ سفر بھی اچھا ہے
مثلا ولایت و جاہ و کثرت علائق و اسباب مشوش فراغ قلب ہوتے ہین اور اتمام دین کا بغیر فراغ کے
غیر اللہ سے نہین ہوتا سلف کی عادت تھی مفارقت وطن کرنا مخافت فتن سے سفیان ثوری نے کہا ہے یہ برا زمانہ
ہے کہ اسمین گمنام کو تو امن نہین ہے مشہور کا کیا ذکر ہے یہ وہ زمانہ ہے کہ آدمی ایک شہر سے دوسرے شہر کو نقل کرتا رہے
جس جگہ معروف ہوجاوے وہان سے چلدے ثوری جب سنتے کہ فلان دیہہ مین غلہ ارزان ہے
اپنا بوریا بدھنا لیکر وہان کا سفر کرتے کسی نے کہا تم ایسا کام کرتے ہو کہا تجکو جب یہ خبر ملے کہ فلان
قریے مین ارزانی ہے تو تو وہین جا رہ کہ اسمین تیرا دین زیادہ سلامت رہیگا اور تیری فکر کمتر ہوگی
سو یہ بھاگنا گرانی نرخ سے تھا خواص کسی شہر مین ایک چلے سے زیادہ نہ ٹھہرتے تھے بڑے متوکل
تھے اقامت کرنا باعتماد اسباب کے قادح فی التوکل جانتے تھے چوتھا سفر وہ ہے کہ قادح بدن سے
ڈر کر نکلے جیسے طاعون و با گرانی نرخ وغیر ذالک اس سفر مین بھی کچھ حرج نہین ہے بلکہ بعض مواضع

فرار واجب یا مستحب ہو جاتا ہی لکن طاعون اس حکم سے مستثنی ہے اوس سے بھاگنا نچاہیے سفر واجب
مثل سفر حج و طلب علم کے ہوتا ہی سفر مندوب مثل سفر زیارت علما کے ہوتا ہی سفر مباح کا مرجع
طرف نیت کے ہوتا ہی اگر بقصد طلب مال ہے تا کہ سوال سے بچے اور اہل وعیال پر ستر مروت کرے
او رزائد کو تصدق کرے تو یہ مباح اس نیت سے منجملہ اعمال آخرت کے ہو جاتا ہی کیونکہ حدیث
انما الاعمال بالنیات شامل جملہ واجبات و مندوبات و مباحات ہی **ف** آداب سفر کے کئی ہین
ایک یہ کہ رد مظالم و قضاء دیون و اعداد نفقہ واسطے لازم النفقہ کے کرے اگر کسی کی امانت اسکے
پاس ہو اوسکو واپس کر جاوے زاد راہ حلال طیب لے اور بقدر وسعت رفقا کے لے دوسرا ادب
یہ ہی کہ تنہا سفر نکرے الرفیق ثم الطریق لکن رفیق ایسا ہو جو دین پر اعانت کرے رفقا تین نفر سے
کم نہون پھر ایک اونمین امیر ٹھیرالیا جاوی تیسرا ادب یہ ہی کہ رفقا حضر و اہل و اصدقا کو وداع کرے
دعا ی تودیع جو حضرت سے ماثور ہے وہ پڑھے اہل حضر بھی اوسکو دعا دین چوتھے یہ کہ سفر سے پہلے
نماز استخارہ پڑھے اور وقت خروج کے خاص واسطے سفر کے نماز ادا کرے پانچوین یہ کہ دروازہ
گھر پر بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول و لاقوۃ الا باللہ الی آخرہ بطولہ کہے چھٹے یہ کہ گھر سے صبح کو نکلے
دن پنجشنبہ کے کہ اسمین برکت ہوتی ہے ساتوین یہ کہ نزول نکرے مگر دن چڑھے کہ یہ سنت ہے
اور اکثر رات کو چلے کہ اسمین طی ارض ہوتا ہی وقت نزول کے ادعیۂ نزول پڑھے آٹھوین یہ کہ
دن کو قافلہ سے علحدہ نہ چلے کہ کہین بھٹک جاے مقتال و منقطع ہو جاے راتکو وقت خواب کے
تحفظ کرے رفقا نوبت بنوبت حراست کرین یہ سنت ہی اگر دن یا رات مین کوئی دشمن یا درندہ اسکا
قصد کرے تو آیۃ الکرسی و شہد اللہ و سورۂ اخلاص و معوذتین وغیرہ ادعیہ پڑھے نوین یہ کہ جانور
سواری کے ساتھہ رفق و نرمی رکھے تحمل سے زیادہ بار نکرے مونہہ پر چابک نہ مارے اوسکی پشت پہ
نہ سوے صبح و شام اوسپر سے اوترپڑے راحت دی اس بارے مین سلف سی آثار آئے ہین
بعض سلف اس شرط پر کرایہ کرتے کہ ہم اوسکی پشت سے نہ اوترینگے پھر اوترتے اور پورا کرایہ
دیتے دسوین یہ کہ چھہ چیزین ہمراہ رکھے آئینہ سرمہ دان مقراض مسواک شانہ قارورہ بعض صوفیہ
نے کہا ہی کہ ڈولچی و رسی بھی رکھے خواص سوئی تاگا بھی ہمراہ لیتے تھے **ف** مسافر کو رخصت
ہے کہ موزے پر مسح کرے تین دن رات اور پانی نہ ملے تو تیمم کرے اور نماز فرض کو قصر سے پڑھے
ظہر عصر عشا کو دو دو رکعت اور صبح و مغرب کو بدستور اور درمیان ظہر و عصر کے جمع کرے اسی طرح
درمیان مغرب و عشا کے تقدیماً و تاخیراً نفل کو بالای دابہ بھی پڑھہ سکتا ہی حضرت نے راحلہ پر تنفل

کیا تھا رکوع و سجدہ اشارے سے بجا لاتے تھے اسی طرح پاپیادہ کو تنفل کرنا سفر میں درست ہے رکوع و سجود کا اشارہ کرے واسطے تشہد کے نہ بیٹھے حکم ماشی کا مثل حکم راکب کے ہے یا ان تکبیر تحریمہ وغیرہ رو بقبلہ ہو کر کہے اسلیے کہ انحراف ایک دم کا کچھ اسپر مشکل نہیں ہے بخلاف راکب کے اوسپر نہایت دشوار ہے سفر میں افطار کرنا صوم کا رخصت ہے یہ سب بات ختم ہوئی

باب ۱۰۹ بیان میں فضائل کے

اس باب میں کئی فصول ہیں

فصل بیان میں فضل قرأت قرآن کے

ابو امامہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا تم پڑھو قرآن یہ آئیگا دن قیامت کو شفیع واسطے اپنے اصحاب کے رواہ مسلم نواس بن سمعان کا لفظ یہ ہے لایا جائیگا قرآن اور اسکے اہل جو اوسپر دنیا میں عمل کرتے تھے آگے اونکے سورۂ بقرہ و آل عمران ہوگی یہ دونوں سورتیں طرف سے اپنے صاحب کے حجت کرینگے رواہ مسلم عثمان رضی اللہ عنہ نے رفعاً کہا ہے بہتر تم میں وہ شخص ہے جسنے سیکھا قرآن اور سکھایا رواہ البخاری عائشہ کا لفظ یہ ہے جو شخص کہ پڑھتا ہے قرآن کو اور وہ ماہر ہے ساتھ اوسکے وہ ہمراہ سفرہ کرام بررہ کے ہوگا اور جو پڑھتا ہے اوسکو اور اٹکتا ہے اوسمیں اور وہ پڑھنا اوسپر شاق ہے اوسکو دو اجر ہیں متفق علیہ ابو موسی اشعری کا لفظ یہ ہے مثال اوس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے مثال اترجہ کی ہے بو اوسکی اور مزہ اوسکا اچھا ہے اور مثال اوسکی جو قرآن نہیں پڑھتا مثال ریحانہ کی ہے کہ بو اوسکی اچھی ہے اور مزہ اوسکا تلخ ہے اور مثال منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا مثال حنظلہ کی ہے کہ بو نہیں رکھتا ہے اور مزہ اوسکا تلخ ہے متفق علیہ عمر بن خطاب کا لفظ یہ ہے کہ اللہ بلند رتبہ کرتا ہے اس کتاب سے اقوام کو اور کم درجہ کرتا ہے دوسروں کو رواہ مسلم ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے نہیں ہے حسد مگر دو آدمیوں میں ایک وہ مرد جسکو اللہ نے قرآن دیا وہ قیام کرتا ہے ساتھ اوسکے ساعات لیل و ساعات نہار میں دوسرا وہ مرد جسکو اللہ نے مال دیا ہے وہ رات دن خرچ کیا کرتا ہے یعنی راہ خدا میں متفق علیہ براء بن عازب کہتے ہیں ایک مرد سورۂ کہف پڑھتا تھا اوسکے قریب ایک گھوڑا رسی میں بندھا تھا ایک پارۂ ابر نے آکر ڈھانپ لیا اور نزدیک ہونے لگا گھوڑا بھڑکا جب صبح ہوئی حضرت سے کہا فرمایا وہ سکینہ تھا واسطے قرآن کے نازل ہوا متفق علیہ ابن مسعود کا لفظ یہ ہے جسنے پڑھا ایک حرف کتاب اللہ کا اوسکو ایک حسنہ ہے حسنہ دس گنا ہوتا ہے میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح

ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسکے جوف مین کوئی شے قرآن سے نہین ہے وہ مثل خانہ ویران کے ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح حدیث ابن عمرو مین مرفوعا آیا ہے صاحب قرآن سے کہا جائیگا پڑہ اور چڑہ اور ترتیل کر جسطرح کہ تو دنیا مین ترتیل کرتا تہا تیری منزلت نزدیک آخر آیت کے ہے جسکو تو پڑہیگا رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح

فصل اس بیان مین کہ قرآن کی خبر گیری کرنا چاہیے اور تعریض للنسیان سے حذر کرنا چاہیے

ابو موسی سے مرفوعا کہا ہے تم تعاہد کرو اس قرآن کا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین ہے جان محمد کی وہ سخت تر ہے تفلت یعنی نکل جانیمین اونٹ کے اپنے پابند سے متفق علیہ ابن عمر کا لفظ مرفوعا یہ ہے مثال صاحب قرآن کی مثال شتر بستہ کی ہے اگر خبر رکہے اوسکی تو روکا اوسکو اور اگر چہوڑ دیا اوسکو تو چلدیا متفق علیہ

فصل پڑہنا قرآن کا تحسین آواز سے اور پڑہوانا اوسکا مرد خوش آواز سے اور سننا اوسکا پڑہواکر مستحب ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا کان نرکھا اللہ نے واسطے کسی شے کے جیسا کان رکھا واسطے حسن الصوت کے کہ تغنی کرتا ہے ساتھ قرآن کے متفق علیہ مراد تغنی سے جہر بالقراءۃ ہے کان رکہنے سے مراد استماع ہے یہ اشارہ ہے طرف رضا وقبول کے حضرت نے ابو موسی اشعری سے کہا تو دیا گیا ہے ایک مزمار مزامیر آل داود سے متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہے تو اگر دیکھتا مجکو اور مین سنتا تہا پڑہنا تیرا آجکی رات براء بن عازب کہتے ہین مینے حضرت کو عشا مین والتین والزیتون پڑہتے سنا کسیکو آپ سے زیادہ خوش آواز نسنا متفق علیہ بشیر بن عبد المنذر رفعا کہتے ہین جو کوئی تغنی نکرے یعنی جہر ساتھ قرآن کے وہ ہم مین سے نہین ہے رواہ ابوداود باسناد جید نووی نے کہا معنی یتغنی یحسن صوتہ بالقرآن ابن مسعود کہتے ہین مجسے فرمایا مجکو قرآن پڑہ کر سنا مینے کہا مین آپ کے سامنے پڑہون آپ پر تو اوترا ہے فرمایا مین غیر سے سنا اوسکا دوست رکھتا ہون مینے سورہ نسا پڑہی جب اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا فرمایا حسبک الان یعنی بس مینے جو طرف آپ کے التفات کیا دونون آنکھون سے آنسو بہتے تہے متفق علیہ

فصل بیان مین حث کے سور وآیات مخصوصہ پر

ابو سعید کہتے ہین حضرت نے مجسے کہا کیا مین تجکو اعظم سورت فی القرآن سکہاؤن قبل اسکے کہ تو

مسجد سے باہر جاسے پھر سرا ہاتھہ پکڑ لیا جب نکلنا چاہا مینے کہا اے رسول خدا آپنے فرمایا تھا کہ
مین تجکو ایک سورت قرآن کی سکہا دونگا فرمایا الحمد للہ رب العالمین یہ سبع مثانی و قرآن عظیم ہے
جو مجکو دیا گیا رواہ البخاری ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے قل ہو اللہ احد مین فرمایا ہی قسم ہی
اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری کہ یہ برابر تہائی قرآن کے ہے دوسری روایت یون ہی
کہ اصحاب سے کہا کیا عاجز ہے ایک تم مین اس بات سے کہ تہائی قرآن پڑہے ایک شب مین اونپر یہ
بات شاق ہوئی کہا ہم مین کسکو یہ طاقت ہی فرمایا قل ہو اللہ احد ثلث قرآن ہی رواہ البخاری
دوسرا لفظ انکا یہ ہی ایک مرد نے ایک مرد کو سنا کہ تردید قل ہو اللہ کرتا ہی یعنی بار بار اوسکو پڑہتا ہے
صبح کو حضرت کی پاس آکر ذکر کیا گویا اسکو قلیل سمجہا حضرت نے فرمایا والذی نفسی بیدہ انہا لتعدل
ثلث القرآن رواہ البخاری ابو ہریرہ رفعا کہتے ہین کہ قل ہو اللہ احد ثلث قرآن ہی رواہ مسلم
معلوم ہوا کہ تین بار پڑہنا اوسکا برابر ایک ختم قرآن کے ہوتا ہی انس کا لفظ یہ ہی ایک شخص نے کہا
ای رسول خدا مین اس سورت کو دوست رکھتا ہون فرمایا اسکی محبت تجکو جنت مین لیجائیگی رواہ
الترمذی وقال حدیث حسن ورواہ البخاری فی صحیحہ تعلیقا عقبہ بن عامر کہتی ہین حضرت نے
فرمایا تونے وہ آیتین نہین دیکھین جو آجکی رات اوتری ہین ویسے آیات دیکھے نہین گئی قل اعوذ
برب الفلق و قل اعوذ برب الناس رواہ مسلم ابو سعید خدری نے کہا حضرت تعوذ کرتے تھے
جان اور عین انسان سے یہانتک کہ معوذتین نازل ہوی تب سے انہین کو لیا انکے ماسوا کو چھوڑ دیا
رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ابو ہریرہ رفعا کہتی ہین قرآن مین ایک سورت تیس آیتون
کی ہے اوسنے شفاعت کی ایک مرد کی یہانتک کہ وہ بخشا گیا وہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک
ہی رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن ابو مسعود بدری کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنے پڑہین
دو آیتین آخر سورۂ بقرہ کی ایک رات مین وہ اوسکو کفایت کرتے ہین متفق علیہ یعنی اوس
رات کوئی مکروہ اوسکو نہین پہونچیگا یا کافی ہین قیام لیل سے ابو ہریرہ نے رفعا کہا ہی تم مت
کرو اپنے گہر کو مقابر شیطان بہاگتا ہی اوس گہر سے جسمین سورۂ بقرہ پڑہی جاتی ہی رواہ مسلم
ابی بن کعب کا لفظ رفعا یون ہی ای ابا منذر تو جانتا ہی کہ کون آیت کتاب اللہ کی تیرے پاس
بہت بڑی ہی مینے کہا اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم میرے سینے مین ہاتہہ مارا اور کہا گوارا ہو
تجکو علم ای ابا منذر رواہ مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین مقرر کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حفظ زکوۃ رمضان پر ایک آنے والا آیا طعام سے لپ بہر کر لینے لگا مینے اوسکو پکڑ لیا اور کہا مین

تجکو پاس حضرت کے لیجاؤنگا کہا مین محتاج ہون مجہپر عیال ہین اور مجکو سخت حاجت ہی مینے اوسکو
چھوڑ دیا صبح ہوئی حضرت سنے فرمایا ای ابا ہریرہ تیرے اسیر نے آجکی رات کیا کام کیا مینے کہا
شکایت کی حاجت وعیال کی مجہے رحم آیا مینے اوسکو چھوڑ دیا فرمایا وہ تجہسے جھوٹ بول گیا وہ پہر آئیگا
مینے جان لیا کہ وہ آئیگا کیونکہ حضرت نے فرمادیا تھا مین اوسکی تاک مین رہا وہ آیا لپ بہر کر طعام
لینے لگا مینے کہا اب مین تجکو پاس حضرت کے لیجلونگا اوسنے کہا مجہی چھوڑ دے مین محتاج ہون
مجہپر عیال ہین اب پہر نہ آونگا مینے چھوڑ دیا صبح ہوئی حضرت نے فرمایا ای ابا ہریرہ ما فعل
اسیرك مینے کہا اوسنے پہر شکوہ حاجت وعیال کا کیا مینے رحم کھاکر چھوڑ دیا فرمایا وہ تجہسے جھوٹ
بول گیا اب پہر وہ آئیگا مین تیسری بار پہر اوسکی تاک مین لگا رہا اوسنے آکر طعام لینا چاہا مینے اوسکو
پکڑ لیا اور کہا اب مین تجکو پاس حضرت کے لیے چلتا ہون یہ تیسری بار ہی تو کہتا ہی کہ مین پہر نہ آونگا
پہر تو آتا ہی کہا تو مجہی چھوڑ دے مین تجکو ایسے کلمات سکہاؤنگا جنسے اللہ تجکو نفع دے مینے کہا وہ
کیا کلمات ہین کہا جب تو اپنے بستر پر جائے آیۃ الکرسی پڑہہ ہمیشہ طرف سی اللہ کے تجہپر ایک حافظ
رہیگا اور کوئی شیطان نزدیک تیرے نہ آئیگا یہانتک کہ تو صبح کرے مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح ہوئی
حضرت نے مجہسے فرمایا ما فعل اسیرك بالبارحۃ مینے کہا زعم انہ یعلمنی کلمات ینفعنی اللہ بھا
مینے اوسکو چھوڑ دیا فرمایا وہ کیا کلمات ہین مینے کہا مجہسے کہا کہ جب تو بستر پر آئے آیۃ الکرسی
اول سے آخر تک پڑہہ پہر کہا لا یزال علیك من اللہ حافظ ولن یقربك شیطان حتی تصبح حضرت
نے فرمایا سن اوسنے تجہسے سچ کہا اور وہ جھوٹا ہی تو جانتا ہی کہ تو تین شب سی کس سے بات چیت کرتا ہے
مینے کہا نہین فرمایا وہ شیطان ہی رواہ البخاری ابو الدرداء رفعا کہتے ہین جسنے یاد کر لیا دس آیتونکو
اول سورۂ کہف سی وہ محفوظ رہیگا دجال سے دوسری روایت مین آخر سورۂ کہف آیا ہی رواہ
مسلم حدیث ابن عباس مین رفعا آیا ہی کہ ایک فرشتہ جدید نے جو کبہی زمین پر نہین آیا تھا نازل ہوکر
حضرت کو سلام کیا اور کہا ابشر بنورین اوتیتہما لم یؤتہما نبی قبلك فاتحۃ الکتاب وخواتیم سورۃ
البقرۃ لن تقرأ بحرف منہما الا اعطیتہ رواہ مسلم

فصل اجتماع قرأت پر مستحب ہے

حدیث ابو ہریرہ مین رفعا آیا ہی مجتمع نہوئی کوئی قوم کسی گہر مین بیوت خدا سے کہ پڑہتی ہی کتاب اللہ
کو اور درس دیتی ہی اوسکا درمیان اپنے لکن اوترتا ہی اونپر سکینہ اور ڈہانپ لیتی ہی اونکو رحمت
اور گہیر لیتے ہین اونکو فرشتے اور ذکر کرتا ہی اونکا اللہ اونمین جو نزدیک اوسکے ہین رواہ مسلم

اس حدیث مین دلیل ہی قراءت و تدریس قرآن پر اور فضیلت ہی تالی و مدرس قرآن کی وللہ الحمد
ف غزالی رحمہ نے کہا ہی قرآن ضیاء و نور ہی غرور سے نجات دیتا ہی شفاء ما فی الصدور ہے
جو جبار اوسکے خلاف کرتا ہی اللہ اوسکو توڑ ڈالتا ہی اور جو کوئی جویای علم غیر قرآن مین ہوتا ہے
اللہ اوسکو گمراہ کر دیتا ہی یہ ایک مضبوط رسی ہے اللہ کی اور ایک چمکتا نور ہی اوسکا عروۃ
وثقی ہے معتصم اوس کی ہی محیط ہی قلیل کثیر صغیر کبیر کو نہ اسکے عجائب منقضی ہوتے ہین نہ اسکے
غرائب متناہی ہین تحریر محیط اوسکے فوائد کی نہین ہوتی کثرت تردید سے وہ پرانا نہین پڑتا
مرشد اولین و آخرین ہی معجزۂ باقیہ دائمہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی
جنات نے جب اوسکو سنا جھٹ پٹ اپنی قوم کی طرف ڈرانے کو چلدیے کہا انا سمعنا قرآنا
عجبا یھدي الی الرشد فامنا بہ ولن نشرك بربنا احدا جو کوئی اوس پر ایمان لایا وہ موفق ہوا
جو اوسکا قائل ہوا وہ صادق ہے جسنے اوسکے ساتھ تمسک کیا وہ مہدی ہے جسنے اوس پر
عمل کیا وہ فائز ہے وقال تعالے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون سو منجملہ اسباب
حفاظت قرآن کے دلون اور مصاحف مین ایک استدامت ہی تلاوت و مواظبت دراست
پر مع آداب و شروط کے اور محافظت رکھنا اعمال باطنہ و آداب ظاہرہ پر حضرت نے فرمایا ہے
جسنے قرآن پڑہا پھر دیکھا کہ کوئی شخص بہتر اوس سے کچھ دیا گیا ہی تو اوسنے خدا کی عظمت والی
چیز کو صغیر جانا یہ بھی فرمایا ہی کوئی شفیع افضل رتبہ نزدیک اللہ کے قرآن سے نہین ہی نہ نبی
اور نہ ملک وغیرہ اگر قرآن اندر کسی چمڑے کے ہو تو آگ اوسکو نہ چھوئیگی تلاوت قرآن کو
افضل عبادت امت ٹھیرایا ہی فرمایا اللہ کہتا ہی جسکو مشغول کیا قراءت قرآن نے میری دعا و سوال سے
مین اوسکو افضل ثواب شاکرین دونگا ابو امامہ نے کہا تم قرآن پڑہو تمکو یہ مصاحف معلقہ دہوکا
نہ دین اللہ اوس دل کو عذاب نہین کرتا ہی جو ظرف قرآن ہی یعنی گھر مین اگر بہت سی مصحف جمع ہین
اس سے کچھ کام نہین چلتا قرآن کی تلاوت کرنا چاہیے جس سے دل عذاب سے بچے ابن مسعود نے
کہا ہی تم اگر علم حاصل کرنا چاہو تو قرآن کو بکھیر و کہ اوسمین علم اولین و آخرین ہی کوئی تم مین اپنی نفس سے
سوال نکرے مگر قرآن کا اگر قرآن کا محب ہی اور قرآن اوسکو خوش آتا ہی تو وہ دوستدار ہی اللہ و رسول کا اور
اگر قرآن کو دشمن رکھتا ہی تو باغض خدا و رسول خدا ہی صلعم عمرو بن عاص نے کہا ہر آیت قرآن کی ایک درجہ ہے
جنت مین ایک چراغ ہی تمھارے گھرون مین جسنے قرآن پڑہا اوسکے دونون پہلو مین نبوت رکھی گئی اتنی بات ہے
کہ اوسکو وحی نہین آتی حکایت امام احمد بن حنبل نے کہا مینے اللہ عزوجل کو خواب مین دیکھا عرض کیا یارب

ما افضل ما تقرب به المتقربون الیك فرمایا بکلامی یا احمد میں کہا یا رب بفہم او بغیر فہم فرمایا بفہم
وبغیر فہم محمد قرظی نے کہا لوگ جب قرآن کو اللہ عزوجل سے دن قیامت کے سنینگے تو گویا کبھی اونہوں نے
سنا ہی نہ تہا فضیل بن عیاض نے کہا حامل قرآن کو چاہیے کہ اوسکو کسی شخص کی طرف پادشاہ ہو یا اور کوئی
حاجت نہو بلکہ خلائق اوسکی محتاج ہو حامل قرآن حامل رایت اسلام ہے اوسے نچاہیے کہ وہ ہمراہ لاہی ساہی
لاغی کے لہو وسہو ولغو کرے حق قرآن کی تعظیم کرنا چاہیے حکایت خالد بن عقبہ نے حضرت کے پاس
آکر کہا مجھکو قرآن سناؤ حضرت نے یہ آیت پڑہی ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی
وینہی عن الفحشاء والمنکر الخ کہا پھر پڑہو پھر اعادہ کیا کہا واللہ ان له لحلاوة وان علیه لطلاوة
وان اسفله لمودق وان اعلاه لمثمر وما یقول هذا بشر حسن نے کہا واللہ نہیں ہے سوا قرآن کے
کوئی غنا اور نہ بعد قرآن کے کوئی فقر حکایت قاسم بن عبدالرحمن نے بعض نساک سے کہا یہاں کوئی
نہیں ہے جس سے تو انس پکڑے اوسنے ہاتھہ طرف مصحف کے بڑہا کر اوسکو بغل میں لیا اور کہا یہ ہے

مخدرات سرا پردہای قرآنے   چہ دلبرند کہ دل می برند پنہانی

ف آداب تلاوت کے دس ہیں ایک یہ کہ قاری باوضو ہو بہیئت ادب وسکون پر خواہ کھڑی ہو کر
پڑہے یا بیٹہ کر رو بقبلہ سر جہکائے ہوئے چار زانو نہو تکیہ نہ لگائے ہو افضل احوال یہ ہے کہ نماز میں
کھڑے ہو کر پڑہے اور مسجد میں پڑہے اور اگر بے وضو بستر پر لیٹ کر پڑہے تب بھی بہتر ہے لیکن حال اول
کم ہے قال تعالی الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموات والارض
اللہ نے سب پر ثنا کی ہے لیکن پہلے قیام کا نام لیا پھر قعود کا پھر اضطجاع کا دوسرا ادب مقدار قرأت
ہی عادات قراء کے استکثار واختصار میں مختلف ہیں کوئی رات دن میں ایکبار کوئی دو بار
کوئی تین بار ختم کرتا ہے کوئی مہینے میں ایک بار اولی تقدیرات قول رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہے کہ جسنے پڑہا قرآن تین دن سے کم میں اوسنے قرآن کو نہ سمجھا اور عائشہ نے
ایک شخص کو سنا کہ سر سر پڑہتا ہے کہا اسنے نہ پڑہا نہ یہ خاموش رہا حضرت نے ابن عمرو کو
حکم دیا تہا کہ ہر ہفتے میں ختم کریں اسی طرح ایک جماعت صحابہ شنبہ کو شروع قرأت
کرتی اور روز جمعہ کو ختم کرتی جیسے عثمان و زید بن ثابت وابی بن کعب غرضکہ
درجہ معتدل دو ہیں ایک یہ کہ ہفتہ وار ختم کرے دوسرے یہ کہ ہفتے میں دو ختم
کرے تیسرا ادب متعلق تقسیم ہے سو جو کوئی ہفتے میں ایک بار پڑہے وہ قرآن کو
بسات حزب ٹھیرائے جسطرح کہ صحابہ کرتے تھے عثمان رضی اللہ عنہ شب جمعہ کو سورۂ بقرہ سے

مائدہ تک شب شنبہ کو انعام سے ہود تک شب یکشنبہ کو یوسف سے مریم تک شب دوشنبہ کو طہ سے
طسم تک شب سہ شنبہ کو عنکبوت سے صاد تک شب چہارشنبہ کو سورۂ تنزیل سے رحمٰن تک
پہر شب پنجشنبہ کو ختم کرتے ابن مسعود نے بہی اسی ترتیب پر تقسیم رکھی تھی کسی نے کہا حزب اول
تین سورہ ہین حزب دوم پانچ سورہ حزب سوم سات سورہ حزب چہارم نو سورہ حزب خامس گیارہ سورہ
حزب ششم تیرہ سورہ حزب ہفتم ق سے تا آخر فہکذا حزبہ الصحابۃ وکانوا یقرؤنہ کذلک فما
سوی ہذا محدث چوتھا ادب کتابت مین ہے تحسین و تزئین کتابت مستحب ہی پانچوان ادب
ترتیل ہے کیونکہ مقصود قرارت سے تفکر و تدبر ہی ابن عباس نے کہا اگر مین اذا زلزلت و قارعہ
تدبر سے پڑہون یہ دوست رہے مجکو اس سے کہ سورۂ بقرہ و آل عمران بطور تہذیر پڑہون استحباب
ترتیل کا کچھ نرے تدبر کے لیے نہین ہی کیونکہ عجمی معنے قرآن کے نہین سمجتا ہی بلکہ ترتیل اقرب بتوقیر
و احترام ہی اور اوسکا دلمین اثر پڑتا ہی چھٹا ادب رونا ہی جب قرآن پڑہے تو رونی یہ مستحب ہے
حکایت صالح مری کہتے ہین مینے خواب مین حضرت پر قرآن پڑہا مجسے فرمایا یا صالح ہذہ
القراءۃ فاین البکا ساتوان ادب یہ ہی کہ رعایت کرے حقوق آیات کی مثلا جب آیہ سجدہ پر گزرے
سجدہ کرے آیات رغبت و رہبت پر دعا و تضرع بجالاے آٹھوان ادب یہ ہی کہ پہلے قرارت سے
اعوذ باللہ پڑہے پہر بسم اللہ نوان ادب یہ ہی کہ جہر سے پڑہے اتنا جہر بس ہی کہ آپ سنے یا پاس والا
زیادہ نچلاے دسوان ادب تحسین و تزئین قراءت ہے ساتھہ تردید صوت کے بغیر تمطیط مفرط کے
جس سے نظم متغیر ہوجاے اسطرحکا پڑہنا سنت ہی غزالی نے ہر ادب کو ان آداب سے مفصل لکہا ہے
پہر کہا ہی کہ اعمال باطن قرارت مین دس ہین فہم اصل کلام پہر تعظیم پہر حضور قلب پہر تدبر پہر تفہم
پہر تخلی موانع فہم سے پہر تخصیص پہر تاثر پہر ترقی پہر تبری ہر عمل کے ان اعمال مین سے شرح دراز ہی
جو امام غزالی نے لکہی ہی انس بن مالک نے کہا ہی بہت سے قرآن خوان ہین جنکو قرآن لعنت کرتا ہے
ابو سلیمان دارانی نے کہا ہی زبانیہ اسرع تر ہی طرف حملہ قرآن کے بنسبت عبدۂ اوثان کے جبکہ عاصی
قرآن ہون ابن رماح نے کہا مین قرآن حفظ کرکے پشیمان ہوا اسلیے کہ مجہہ یہ بات پہونچی ہے کہ اصحاب
قرآن سے وہی سوال ہوگا جو سوال انبیا سے دن قیامت کے کیا جائیگا بعض علما نے کہا ہی آدمی
قرآن پڑہتا ہی خود اپنی جان پر آپ لعنت کرتا ہی اور وہ نہین جانتا کہتا ہی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین
حالانکہ وہ ظالم النفس ہے الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین حالانکہ وہ کاذب ہی ابن مسعود کہتے ہین قرآن
اسلیے اوترا تہا کہ اوسپر عمل کرین لوگون نے دراست قرآن کو عمل سمجھ لیا تم مین ایک شخص قرآن فاتحہ سے

خاتمہ تک پڑہتا ہی ایک حرف ساقط نہین کرتا مگر عمل ساقط کردیا ہی

باب ۱۱ بیان مین فضل وضو کے

قال اللہ تعالی یا ایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم الی قولہ تعالی ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطھرکم ولیتم نعمتہ علیکم ولعلکم تشکرون حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے میری امت بلائی جائیگی دن قیامت کو چمکتی پیشانی چمکتے ہاتھ پاؤن آثار وضو سے سو جو کوئی تم مین اطالت غرہ کرسکے وہ کرے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی پہونچتا ہی زیور مسلمان کا جہانتک کہ وضو پہونچتا ہے رواہ مسلم عثمان رضی اللہ عنہ کا لفظ یہ ہی حضرت نے فرمایا جسنے وضو کیا اچھی طرح نکل گئین خطائین نیچے سے اوسکے ناخنون کے رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی مین نے حضرت کو دیکہا کہ میرا سا وضو کیا پھر فرمایا جسنے وضو کیا اسطرح اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے اوسکی نماز اوسکا چلنا طرف مسجد کے نافلہ ہی رواہ مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب وضو کرتا ہے کوئی بندہ مسلمان پھر دہوتا ہی مونہہ اپنا تو نکل جاتی ہے ہر خطا جسکی طرف اوسنے اپنی آنکھ سے دیکہا ہر اوسکے چہرے سے ہمراہ پانی یا آخر قطرۂ آب کے پھر جب دہوتا ہی دونون ہاتھ اپنے تو نکل جاتی ہی ہر خطا جسکو ہاتھ سے پکڑا تھا ہمراہ آب یا آخر قطرۂ آب کے دونون ہاتھ سے پھر جب دہوتا ہے دونون پاؤن اپنے تو نکل جاتی ہے ہر خطا جسکی طرف چلا تہا دونون پاؤن سے ہمراہ آب یا آخر قطرۂ آب کے یہانتک کہ پاک ہوجاتا ہی سارے گناہون سے رواہ مسلم مراد اس سے صغائر ذنوب ہین جو ایک وضو سے دوسرے وضو تک صادر ہوتے ہین دوسرا لفظ انکا رفعاً ذکر مقبرہ مین یون ہے انتم الغر المحجلون یوم القیامۃ من اسباغ الوضوء تیسرا لفظ رفعاً یہ ہی کیا راہ نہ بتاؤن تمکو اوس چیز پر جس سے اللہ محو خطایا رفع درجات کرے کہا ہان ای رسول خدا فرمایا اسباغ وضو مکارہ پر کثرت خطی طرف مساجد کے انتظار نماز کا بعد نماز کے یہی ہی تمہاری رباط فذلکم الرباط رواہ مسلم حدیث ابی مالک اشعری مین فرمایا ہی طہور نصف ایمان ہی رواہ مسلم عمر بن خطاب مرفوعاً کہتے ہین تم مین کوئی نہین ہے جو اچھی طرح وضو کرے پھر کہے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ لیکن کھولدیے جاتے ہین واسطے اوسکے آٹھون دروازے جنت کے جس در سے چاہے جاسے رواہ مسلم ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہی اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین

باب ۱۱۱ بیان مین فضل اذان کے

حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہے اگر معلوم کرلین لوگ وہ ثواب جو نداء وصف اول مین ہے

پہر نہ پائین کوئی راہ مگر یہ کہ قرعہ ڈالین تو ہ وہ قرعہ ڈالین احدیث متفق علیہ معاویہ کا لفظ فعا
یہ ہی کہ اذان دینے والے اطول مردم ہونگے اعناق مین دن قیامت کو رواہ مسلم ابو سعید خدری
نے عبد الرحمن بن صعصعہ سے کہا مین دیکہتا ہون تجہکو کہ تو دوست رکہتا ہی بکریون کو اور جنگل کو
سو جب تو اپنی بکریون مین یا جنگل مین ہوا کرے تو واسطے نماز کے پکار اذان اونچا کیونکہ نہین
سنتا ہی درازی آواز موذن کو کوئی جن یا انس اور نہ کوئی شی مگر گواہی دیگا دن قیامت کو مینے
حضرت سے اسکو سنا ہی رواہ البخاری حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہی حضرت نے فرمایا جب ندا نماز ہوتی
ہی تو شیطان پیٹھ پہیرتا ہی گوز کرتا ہوا تا کہ اذان نہ سنے یہانتک کہ جب اذان ہوچکتی ہی تو پہر آتا ہی
پہر جب اقامت کہی جاتی ہے تو پشت پہیرتا ہی جب اقامت ہوچکتی ہے تو پہر آتا ہی اور آدمی کے
جی مین خطرہ ڈالتا ہی کہتا ہی یاد کر وہ بات یہ بات جسکو وہ پہلے سے یاد نرکہتا تہا یہانتک کہ آدمی
نہین جانتا کہ اوسنے کتنی نماز پڑہی متفق علیہ ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم جب ندا سنو
تو مثل قول موذن کے کہو پہر مجہپر درود بہیجو کیونکہ جو کوئی مجہپر ایک بار درود بہیجتا ہی اللہ اوسپر دس درود
بہیجتا ہی پہر میرے لیے وسیلہ طلب کرو کہ وہ ایک درجہ ہی جنت مین لائق نہین ہے مگر ایک بندی
کو بندگان خدا سے مجہکو امید ہی کہ وہ بندہ مین ہی ہونگا جسنے میرے لیے سوال وسیلہ کا کیا اوسکی لیے
میری شفاعت حلال ہوئی رواہ مسلم ابو سعید کا لفظ رفعاً یہ ہی اذا سمعتم النداء فقولوا مثل
مایقول المؤذن متفق علیہ جابر کا لفظ رفعاً یہ ہی جسنے ندا سنکر یون کہا اللهم رب هذه
الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة والدرجة الرفيعة وابعثه
مقاما محمودا الذي وعدته تو حلال ہوئی واسطے اوسکے شفاعت میری دن قیامت کے رواہ
البخاری سعد بن ابی وقاص کہتے ہین جسنے کہا اذان سنکر اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له واشهد ان محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دينا تو بخشا
گیا گناہ اوسکا رواہ مسلم انس کی حدیث مین رفعاً آیا ہی دعا رد نہین ہوتی درمیان اذان و
اقامت کے رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن

باب ۱۱۲ بیان مین فضل صلوات کے

قال تعالی ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر ابو ہریرہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا بہلا اگر دروازے
پر کسی ایک تمہارے کے ایک نہر ہو وہ اوسمین ہر دن پانچ بار نہائے تو کچہ میل کچیل باقی رہ جائیگا
کہا کچہ بہی نرہیگا فرمایا یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی کہ اللہ اونسے خطایا کو محو کردیتا ہی متفق علیہ

جابر کا لفظ رفعاً یہ ہی مثال نماز پنجگانہ کی مثال نہر کی ہے کہ خوب جاری ہو در وازے پر کسی ایک
کے وہ اوسمین ہر دن پانچ بار غسل کرے رواہ مسلم ابن مسعود کہتے ہین ایک آدمی نے ایک عورت
کا بوسہ لیلیا پھر حضرت کے پاس آکر خبر کی او سپر اللہ نے یہ آیت اوتاری اقم الصلوٰۃ طرفی النہار
و زلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات اوس شخص نے کہا یہ میرے لیے ہے فرمایا
لجمیع امتی کلہم متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہی کہ نماز پنجگانہ اور جمعہ جمعہ تک کفارات ہین بیچ کے
جبتک کبائر نہین کیے ہین رواہ مسلم عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہی نہین ہے
کوئی مسلمان کہ حاضر ہو اوسکو نماز فرض پھر وہ اچھی طرح وضو کرے خشوع و رکوع بجا لائے لیکن وہ
نماز کفارہ ہوتی ہی ذنوب ماقبل کی جب تک کہ کبیرہ نہین کیا گیا ہی یہ ساری زمانہ تک اکثر یا ہی رواہ مسلم

باب ۱۱۳ بیان ہین فضل نماز صبح و نماز عصر کے

ابو موسی کہتے ہین حضرت نے فرمایا من صلی البردین دخل الجنۃ مراد بردین سے صبح و عصر
ہی انکے پڑھنے مین جنت کا وعدہ ہی واللہ الحمد عمارہ کا لفظ مرفوع یہ ہی نہ جائیگا نار مین کوئی جسنے نماز
پڑھی پہلے سورج نکلنے سے اور سورج ڈوبنے کے رواہ مسلم مراد فجر و عصر ہے جندب بن
یوسف کا لفظ رفعاً یہ ہی جسنے نماز صبح پڑھی وہ اللہ کے ذمہ مین ہے ای ابن آدم تو دیکھ کہ کہین اللہ
تجھسے مطالبہ اپنی ذمہ کا نکرے رواہ مسلم ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین آتے جاتے ہین تم مین فرشتے
رات کے اور فرشتے دن کے اور مجتمع ہوتے ہین نماز فجر و نماز عصر مین پھر وہ فرشتے جو راتکو
تم مین رہے تھے اوپر جاتے ہین اللہ اونسے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہی تمنے میرے بندون
کو کسطرح پر چھوڑا وہ کہتے ہین ہمنے اونکو نماز پڑھتے چھوڑا ہے جب ہم اونکے پاس گئے تھے
تب بھی وہ نماز پڑھتے تھے متفق علیہ جریر بن عبداللہ بجلی کہتے ہین ہم پاس حضرت کے تھے
آپ نے طرف قمر لیلۃ البدر کے دیکھکر فرمایا تم دیکھوگے اپنے رب کو جسطرح کہ اس چاند کو دیکھتے ہو
کچھ شک نہ کروگے اوسکی رویت مین سو اگر سکتے ہو کہ تم مغلوب نہو نماز پر قبل طلوع شمس و
قبل غروب شمس کے تو کرو متفق علیہ دوسری روایت مین الی القمر لیلۃ اربع عشرۃ آیا کہ
بریدہ کا لفظ یہ ہی جسنے ترک کیا نماز عصر کو حبط ہوے عمل اوسکے رواہ البخاری ہے

باب ۱۱۴ بیان ہین فضل مشی الی المساجد کے

ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی جو کوئی صبح شام گیا مسجد مین طیار کریگا اللہ اوسکے لیے مہمانی جنت مین
ہر صبح و شام متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی جسنے وضو کیا اپنے گھر مین پھر گیا کسی گھر کی طرف

بیوت خدا سے تاکہ کوئی فریضہ فرائض خدا سے ادا کرے تو ایک قدم اوسکا حط خطیہ اور دوسرا قدم رفع درجہ کرتا ہی رواہ مسلم ابی بن کعب کہتے ہین ایک مرد انصاری تھا مین نہین جانتا کہ اوس سے زیادہ تر کوئی مسجد سے بعید ہو لکن کوئی نماز اوسکی خطا نہو تی کسی نے کہا تو ایک گدہا مول لے اندہیرے مین اور گرمی مین اوسپر سوار ہو کر آیا کر اوسنے کہا مجہے یہ بات خوش نہین آتی کہ میرا گہر پہلوی مسجد مین ہو مین چاہتا ہون کہ میرا چلنا طرف مسجد کے اور میرا پہرنا جب گہر جاؤن لکہا جاوے حضرت نے فرمایا قد جمع اللہ لک ذلک کلہ رواہ مسلم جابر کہتے ہین گہر گرد مسجد کے خالی ہوئے بنو سلمہ نے چاہا کہ قریب مسجد مین نقل کرین یہ خبر حضرت کو لگی پوچہا کیا تم قریب مسجد کے نقل کرنا چاہتے ہو کہا ہان فرمایا دیارکم تکتب آثارکم دوبار یہی کہا اونہون نے کہا اب ہم کو تحویل کرنا خوش نہین آتا رواہ مسلم وروی البخاری معناہ من روایۃ انس ابو موسی کا لفظ مرفوع یہ ہی کہ اعظم ناس براہ اجر نماز مین وہ ہی جو دور تر ہی اوس سے چلنے مین اور جو شخص منتظر نماز کا ہی کہ ہمراہ امام کے پڑہے وہ اجر مین اوس شخص سے اعظم ہے جو نماز پڑہ کر سو رہتا ہی متفق علیہ بریدہ کی حدیث مین فرمایا ہی خوشخبری دو چلنے والون کو اندہیرے مین طرف مساجد کے نور تمام کے دن قیامت کو رواہ ابو داود والترمذی حدیث ابو ہریرہ وکثرۃ الخطی الی المساجد الی قولہ فذلکم الرباط بطولہا پہلی گزرچکی ہی رواہ مسلم ابو سعید رفعاً کہتے ہین تم جب کسی شخص کو دیکہو کہ عادت مسجد کی رکہتا ہی تو اوسکے لیے گواہی ایمان کی دو قال اللہ تعالی انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہی اگر جانین کہ عتمہ یعنی نماز عشا وصبح مین کیا ہے تو سینے کے بل چلکر آئین متفق علیہ

باب ۱۱۵ بیان مین انتظار نماز کے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی ہمیشہ ایک تم مین کا اندر نماز کے ہی جب تک کہ نماز اوسکو روکے رہیگی مانع نہین ہے اوسکو انقلاب الی الاہل سے مگر یہی نماز متفق علیہ دوسرا لفظ انکا مرفوعاً یہ ہی ملائکہ درود بہیجتے ہین ایک تمہارے پر جب تک کہ وہ اپنی نماز گاہ مین ہے اور حدث نہین کیا کہتے ہین اللہم اغفر لہ اللہم ارحمہ رواہ البخاری انس کہتے ہین ایک دن حضرت نے نماز عشا مین تاخیر کی نصف شب تک پہر بعد نماز کے فرمایا لوگ نماز پڑہ کر سو رہے اور تم برابر نماز مین تہے جب سے کہ تم انتظار نماز کا کر رہے تہے رواہ البخاری رح

باب ۱۱۶ بیان مین فضل نماز جماعت کے

ابن عمر نے کہا حضرت نے فرمایا ہی نماز جماعت افضل ہے نماز فذ یعنی تنہا سے ستائیس درجے متفق علیہ
ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی نماز مرد کی جماعت مین مضاعف ہوتی ہی اوسکی نماز پر گھر مین اور بازار
مین پچیس گنی یہ اسلیے کہ جب وہ اچھی طرح وضو کرکے مسجد کو آتا ہی اور نہین لاتی اوسکو مگر نماز تو وہ
کوئی قدم نہین رکھتا لکن ایکدرجہ بلند ہوتا ہی اور ایک خطا محو ہوتی ہی جب نماز پڑہتا ہی تو فرشتے اوسپر
درود بھیجتے رہتے ہین جب تک کہ وہ اپنے مصلے مین ہوتا ہی اور اوسنے حدث نہین کیا یہی اللہم
صل علیہ اللہم ارحمہ اور ہمیشہ وہ نماز مین ہی جب تک کہ وہ منتظر نماز ہی متفق علیہ وھذا لفظ
البخاري دوسرا لفظ انکا یہ ہی ایک نابینا آیا کہا ای رسول خدا میرے پاس کوئی قائد نہین ہی جو مجھکو
مسجد تک لیجائے اگر اجازت ہو تو مین نماز اپنے گھر مین پڑہ لیا کرون حضرت نے اوسکو رخصت
دی جب وہ چلا اوسکو بلاکر پوچھا تو اذان نماز سنتا ہی کہا ہان فرمایا حاضر ہو رواہ مسلم
ابن ام مکتوم مؤذن نے کہا مدینے مین ہوام وسباع بہت ہین یعنے کیڑے مکوڑے درندے فرمایا
تو حي علی الصلوۃ حي علی الفلاح سنتا ہی تو اب جلد آ رواہ ابی داود باسناد حسن حدیث
ابو ہریرہ مین فرمایا ہی قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری مینے ارادہ کیا تھا کہ مین حکم دون
جمع کرنے لکڑی کا پہر حکم دون نماز کا اوسکے لیے اذان کہی جائی پہر ایک شخص کو امر کرون کہ وہ
نماز پڑہا دے لوگون کو پہر جاؤن مین طرف اون مردون کے یعنی جو واسطے نماز کے اذان سنکر حاضر
نہین ہوتے ہین پہر اونکے گھر آگ سے جلا دون متفق علیہ ابن مسعود کا لفظ یہ ہی جسکو یہ بات
خوش لگے کہ وہ اللہ سے کل کے دن مسلمان ہو کر ملے اوسکو چاہیے کہ ان نمازون پر محافظت کرے
جہان کہین کہ اذان دیجاوے اللہ نے تمہارے نبی کے لیے سنن ہدی شروع کی ہین سو یہ سنن ہدی مین سی ہے
اور اگر تم نماز اندر گھر کے پڑہو گے جسطرح کہ یہ متخلف اپنے گھر مین پڑہتا ہی تو تم تارک سنت نبی کے
ہوگے اور اگر تمنے سنت اپنے نبی کی ترک کردی تو تم گمراہ ہو جاؤگے اور ہمنے دیکھا ہی کہ تخلف
نہین ہوتا تھا اوس سے مگر منافق معلوم النفاق اور لایا جاتا ہی کوئی آدمی درمیان دو شخصون کے
یہانتک کہ کھڑا کیا جاتا اندر صف کے رواہ مسلم دوسری روایت یون ہی حضرت نے ہمکو
سنن ہدی سکہائی اونمین سے ایک نماز ہی اوس مسجد مین جسمین اذان کہی جاتی ہے ابو الدرداء نے
کہا ہی نہین ہین تین آدمی کسی قریہ یا بادیہ مین اور قائم نہین کیجاتی ہے اونمین نماز لکن غالب
ہو جاتا ہی اونپر شیطان سو لازم پکڑو تم جماعت کو کیونکہ نہین کہاتا ہی بھیڑیا مگر اوسی بکری کو
جو گلہ سے دور ہی رواہ ابو داود باسناد حسن

باب ۱۱ بیان مین آمادہ کرنیکے حضور جماعت پر نماز صبح و عشا مین

عثمان رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین جسنے پڑہی نماز عشا کی جماعت مین اوسنے گویا نصف شب کا قیام کیا
اور جسنے پڑہی نماز صبح کی جماعت مین اوسنے گویا ساری رات کا قیام کیا رواہ مسلم ترمذی کا لفظ
عثمان سے یہ معنا یون ہے جو حاضر ہوا جماعت عشا مین اوسکو قیام نصف لیل کا ہوا اور جو حاضر ہوا
جماعت عشا و صبح مین اوسکو قیام ساری رات کا ہوا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث
ابو ہریرہ کہ لو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوھما ولو حبوا متفق علیہ پہلے گزر چکی ہے
دوسر الفظ انکا یہ ہے حضرت نے فرمایا نہین ہے کوئی نماز گران تر منافقون پر نماز فجر و عشا سے الحدیث

باب ۱۸ اس بیان مین کہ محافظت نماز فرض کی ماسور ہے اور ترک کرنے مین اوسکی تاکید و وعید شدید آئی ہے

قال اللہ تعالی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وقال تعالی فان تابوا واقاموا الصلوۃ
واتوا الزکوۃ فخلوا سبیلھم ابن مسعود کہتے ہین مینے حضرت سے کہا کون سا عمل افضل ہے فرمایا نماز پڑہنا
وقت پر مینے کہا پھر کون فرمایا بر والدین مینے کہا پھر کون فرمایا جہاد راہ خدا مین متفق علیہ ابن عمر
کہتے ہین حضرت نے فرمایا بنیاد اسلام کی پانچ ہین ایک شہادت لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ
ورسولہ دوسرے اقامت نماز تیسرے ایتاء زکوۃ چوتھے حج بیت پانچوین صوم رمضان متفق
علیہ دوسر الفظ انکا رفعاً یہ ہے مین ماسور ہون کہ مقاتلہ کرون لوگون سے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ
وان محمدا رسول اللہ کہین نماز قائم کرین زکوۃ دین جب وہ یہ کام کرینگے تو اپنے خون و مال کو مجہسے
بچا لینگے مگر بحق اسلام اور اونکا حساب اللہ پر ہے متفق علیہ معاذ کہتے ہین حضرت نے مجکو طرف
یمن کے بہیجا فرمایا تو پاس ایک قوم اہل کتاب کے جاتا ہے اونکو طرف شہادت لا الہ الا اللہ وانی
محمد رسول اللہ کے بلا اگر وہ اس بات مین تیرا کہا مانین تو اونکو آگاہ کر کہ اللہ نے اونپر پانچ نمازین
ہر دن رات مین فرض کی ہین الحدیث متفق علیہ جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے فرق درمیان مرد اور
شرک و کفر کے ترک نماز ہے رواہ مسلم بریدہ کا لفظ رفعاً یہ ہے وہ عہد جو درمیان ہمارے اور
اونکے ہے نماز ہے جسنے نماز چھوڑی وہ کافر ہوا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح
شقیق تابعی کہتے ہین حضرت کے اصحاب کسی شی کے ترک کو اعمال مین سے کفر نہین دیکہتے تھے
مگر نماز کو رواہ الترمذی فی کتاب الایمان باسناد صحیح حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے

پہلی چیز جسپر بندے سے دن قیامت کو حساب لیا جائیگا اوسکے عمل سے وہ نماز ہی اگر اچھی نکلے رستگار ہوا مراد کو پہونچا اور اگر فاسد نکلے تو خائب خاسر ہوا پھر اگر کچہہ نقصان فریضہ مین سی ہوا ہے تو رب عزوجل فرمائیگا دیکھو واسطے بندے میرے کے نفل ہے اوس سے فریضہ ناقصہ کو کامل کیا جائیگا پھر سائر اعمال اسی طرح پر ہونگے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

باب ۱۱۹ بیان مین فضل صف اول کے اور یہ کہ صفوف اول کو تمام برابر کری اور ملکر کھڑا ہو

جابر بن سمرہ کہتے ہین حضرت ہمپر برآمد ہوئے اور فرمایا تم صف نہین باندہتے جسطرح کہ ملائکہ نزدیک اپنے رب کے صف بندی کرتے ہین ہمنے کہا وہ کیونکر صف باندہتے ہین فرمایا تمام کرتے ہین اگلی صفون کو اور ملکر کھڑے ہوتے ہین صف مین رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہی فرمایا اگر جانین لوگ کہ کیا ہی ندا و صف اول مین پھر نہ پائین مگر یہی کہ قرعہ ڈالین تو قرعہ ڈالین متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی فرمایا بہتر صفوف رجال صف اول ہی اور شر صفوف صف آخر ہی اور بہتر صفوف نسا صف آخر ہی اور شر صفوف صف اول ہی رواہ مسلم ابو سعید کہتے ہین حضرت نے اپنے اصحاب مین تاخر دیکھا اونکو فرمایا آگے بڑہو میری اقتدا کرو جو پیچھے تمھارے ہین وہ تمھاری اقتدا کرین ہمیشہ قوم تاخر کرتی ہی یہانتک کہ موخر کردیتا ہی اونکو اللہ رواہ مسلم ابو مسعود کہتے ہین حضرت ہمارے دوش پہ ہاتھ پھیرتے نماز مین اور کہتے برابر ہوجاؤ مختلف نہو کہ مختلف ہوجائین دل تمھارے نزدیک ہون مجھسے بالغ عاقل پھر وہ لوگ جو اونسے قریب ہون پھر وہ جو اونکے لگ بھگ ہون رواہ مسلم انس کا لفظ رفعا یہ ہی برابر کرو اپنی صفون کو کہ برابر کرنا صف کا تمام نماز سے ہی متفق علیہ بخاری کا لفظ یہ ہی کہ تسویہ صف اقامت نماز ہی دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی سیدہا کرو اپنی صفون کو اور ملکر کھڑے ہو مین دیکھتا ہون تمکو پس پشت اپنی سے رواہ البخاری بلفظہ ومسلم بمعناہ دوسرا لفظ بخاری کا یہ ہی وکان احدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ حدیث نعمان بن بشیر مین فرمایا ہی تم برابر کرو اپنی صفون کو ورنہ بگاڑ دیگا اللہ صورتین تمھاری متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہی حضرت برابر کرتے تھی صفین ہماری اسطرح کہ گویا تیر برابر کرتے ہون یہانتک کہ جب دیکھا کہ ہم غافل ہوگئے اوس سے تو ایکدن باہر آکر کھڑے ہوئے تکبیر ہونیکو تھی ایک آدمی کو دیکھا کہ سینہ اوسکا صف سی نکلا ہوا ہے فرمایا ای بندو خدا کے تم برابر کرو اپنی صفوف کو ورنہ بگاڑ دیگا اللہ صورتین تمھاری براء بن عازب

کہتے ہین حضرت صف مین ایک ناحیہ سے دوسرے ناحیہ کی طرف جاتے ہمارے سینہ و دوش پر
ہاتھہ پھیرتے فرماتے مختلف نہو تم کہ مختلف ہوجائین دل تمہارے اور کہتے اللہ و ملائکہ صلوۃ بھیجتے ہین
صفوف اول پر رواہ ابوداود باسناد حسن ابن عمرکا لفظ یہ ہے حضرت کہتے تھے سیدہا کرو
صفوف کو اور برابر رکھو کاندہون کو اور بند کرو دراڑ کو اور مت چھوڑو شگاف واسطے شیطان کے
جو ملائے صف کو ملائے اوسکو اللہ اور جو کاٹے صف کو کاٹے اوسکو اللہ رواہ ابوداود باسناد
صحیح انس نے مرفوعا کہا ہے جم کر صف باندہو اور ملکر کھڑے ہو اور آمنے سامنے رکھو گردنون کو
قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری مین دیکھتا ہون شیطان کو گہستا ہے دراڑ سے صف کے
گویا ایک چھوٹی بکری ہے حدیث صحیح رواہ ابوداود باسناد علی شرط مسلم دوسرا لفظ یہ ہے
کہ پورا کرو صف مقدم کو پھر اوس صف کو جو نزدیک اوسکے ہے تاکہ جو کچھ نقصان رہے وہ پچھلی
صف مین رہے رواہ ابوداود باسناد حسن عائشہ کا لفظ رفعا یہ ہے اللہ و ملائکہ صلوۃ بھیجتے ہین
میامن صفوف پر رواہ ابوداود باسناد علی شرط مسلم وفیہ رجل مختلف فی توثیقہ براء کہتے ہین
ہم جب پیچھے حضرت کے نماز پڑہتے تو دوست رکھتے اس بات کو کہ ہم دست راست پر ہون ہماری
طرف حضرت مونہہ کرین مینے سنا فرماتے تھے رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک رواہ مسلم
ابوہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہے بیچ مین کرو امام کو اور بند کرو دراڑ کو رواہ ابوداود

باب ۱۲ فضل مین سنن راتبہ کے ہمراہ فرائض کے اور بیان اقل و اکمل سنن و ما بینہما کا

اس باب مین فصول ہین

فصل ام حبیبہ رفعا کہتے ہین نہین ہے کوئی بندہ مسلمان جو پڑہے اللہ کے لیے ہر دن بارہ رکعتین
تطوع کی سوا فریضہ کے مگر بناتا ہے اللہ اوسکے لیے ایک گھر جنت مین رواہ مسلم ابن عمر کہتے ہین
پڑہین مینے ہمراہ حضرت کے دو رکعتین قبل ظہر کے اور دو بعد ظہر کے اور دو بعد جمعہ کے اور دو
قبل مغرب کے اور دو بعد عشا کے متفق علیہ عبداللہ بن مغفل نے کہا حضرت نے فرمایا ہے درمیان
ہر دو اذان کے نماز ہے تیسری بار مین کہا جسکا جی چاہے متفق علیہ المراد بالاذانین

الاذان والاقامۃ ؞ ؞ ؞

فصل تاکید مین دو رکعت سنت فجر کی

عائشہ کہتی ہیں کہ حضرت ترک نکرتے تھے چار رکعت قبل ظہر کے اور دو رکعت قبل صبح کے رواہ البخاری
دوسرا لفظ انکا یہ ہی نہ تھے حضرت کسی شی پر نوافل سے بڑے لتعہد کرنیوالے دو رکعت فجر سے
متفق علیہ تیسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہی دو رکعت فجر بہتر ہین دنیا و ما فیہا سے رواہ مسلم دوسری
روایت مین یون ہے احب الی من الدنیا جمیعاً بلال مؤذن کہتے ہین ایکدن حضرت دیر مین آئے
ہوئے فرمایا مین دو رکعت فجر پڑہتا تہا انہون نے کہا آپ نے بالکل صبح ہی کر دی فرمایا لو اصبحت
اکثر مما اصبحت لرکعتہما واحسنتہما واجملتہما رواہ ابوداود باسناد حسن

فصل تخفیف مین ہر دو رکعت فجر کی اور انمین کیا پڑہے

عائشہ کہتی ہین حضرت دو رکعت خفیف پڑہتے تہے درمیان ندا و اقامت کے نماز صبح مین متفق علیہ
دوسری روایت یہ ہی کہ ایسی خفیف پڑہتے کہ مین کہتی کہ کیا فاتحہ پڑہی ہی حفصہ نے کہا جب فجر طالع ہوتی
تو دو رکعت خفیف پڑہتے ابن عمر نے کہا رات کو دو دو رکعت پڑہتے ایک رکعت وتر آخر شب مین
کرتے دو رکعت قبل نماز صبح اذان سنکر ادا کرتے متفق علیہ ابن عباس نے کہا رکعت اول فجر مین
قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا جو سورۂ بقر مین ہے پڑہتے اور دوسری رکعت مین آمنا باللہ
واشہد بانا مسلمون دوسری روایت مین آیا ہے کہ دوسری رکعت مین آیۂ آل عمران پڑہتے
تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم رواہما مسلم ابوہریرہ کا لفظ یہ ہی کہ دو رکعت فجر مین قل
یا ایہا الکافرون و قل ہو اللہ احد پڑہتے رواہ مسلم ابن عمر نے کہا ہی مینے ایک ماہ تک حضرت
کو دیکہا کہ دو رکعت فجر مین یہی دونون سورتین پڑہتے رواہ الترمذی و قال حدیث حسن

فصل بعد دو رکعت فجر کی ذرا لیٹ جانا مستحب ہے پہلو راست پر اسپر ترغیب دلائی ہی خواہ رات کو تہجد پڑہتا ہو یا نہین

عائشہ نے کہا حضرت جب دو رکعت فجر پڑہتے شق ایمن پر لیٹ جاتے رواہ البخاری دوسرا لفظ
انکا یہ ہی کہ پڑہتے تہے درمیان عشا و فجر کے گیارہ رکعت سلام پہیرتے ہر دو رکعت پر ایک رکعت وتر کی
پڑہتے جب مؤذن اذان صبح سے خاموش ہوجاتا اور فجر روشن ہوجاتی اور اذن دینیکو آتا تب
اوٹہکر دو رکعت خفیف پڑہ کر شق ایمن پر لیٹ جاتے یہانتک کہ مؤذن آکر اقامت کہتا رواہ
مسلم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جب پڑہے کوئی تم مین دو رکعت فجر تو لیٹ جاوے اپنے یمین پر
رواہ ابوداود والترمذی باسانید صحیحۃ قال الترمذی حدیث حسن صحیح

فصل بیان مین سنت فجر کے

ابن عمر کہتے ہین پڑہین مینے دو رکعتین ہمراہ حضرت کے قبل ظہر کے اور دو بعد ظہر کے متفق علیہ
عائشہ نے کہا حضرت نہ چھوڑتے تھے چار رکعت قبل ظہر کے رواہ البخاری اور دوسر لفظ انکا یہ ہے
پڑہتے تھے حضرت میرے گھر مین چار رکعت قبل ظہر کے پہر نکلتے لوگون کو نماز پڑہاتے پہر میرے
گھر مین آتے دو رکعت پڑہتے پہر لوگون کو نماز مغرب پڑہاتے پہر گھر مین آکر دو رکعت پڑہتے
پہر لوگون کو عشا پڑہاتے پہر گھر مین آکر دو رکعت پڑہتے رواہ مسلم حدیث ام حبیبہ مین فرمایا
حضرت نے جسنے حفاظت کی چار رکعت پر قبل ظہر کے اور چار رکعت پر بعد اوسکے حرام کردیتا ہے
اللہ اوسکو آگ دوزخ پر رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح عبد اللہ بن
سائب کہتے ہین جب سورج ڈہل جاتا حضرت ظہر سے پہلے چار رکعت پڑہتے اور فرماتے اسدم دروازے
آسمان کے کہولے جاتے ہین مین چاہتا ہون کہ میرا عمل صالح اسدم اوپر جائے رواہ الترمذی
وقال حدیث حسن عائشہ کہتی ہین حضرت جب قبل ظہر کے چار رکعت نہ پڑہتے تو بعد ظہر کے پڑہتے

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

فصل بیان مین سنت عصر کے

علی مرتضی کہتے ہین حضرت قبل عصر کے چار رکعتین پڑہتے درمیان اونکے تسلیم سے فاصلہ کرتے
یعنی تسلیم ملائکہ مقربین ومن تبعہم من المسلمین والمومنین پر ہوتے رواہ الترمذی وقال حدیث
حسن ابن عمر نے رفعا کہا ہے رحم کرے اللہ اوس شخص پر جو پڑہتا ہے قبل عصر کے چار رکعت
رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن دوسر لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت قبل عصر کے

دو رکعت پڑہتے تہے رواہ ابوداود باسناد صحیح

فصل بیان مین سنت مغرب کی بعد و قبل مغرب

اس باب مین حدیث ابن عمر و حدیث عائشہ گزر چکی ہے کہ کان یصلی بعد المغرب رکعتین
حدیث عبد اللہ بن مغفل مین فرمایا ہے پڑہو قبل مغرب کے پہر تیسری بار مین کہا لمن یشاء رواہ
البخاری انس کہتے ہین مینے کبار اصحاب کو دیکھا کہ شتابی کرتے تھے طرف ستون مسجد کے وقت
مغرب کے رواہ البخاری دوسر لفظ انکا یہ ہے ہم نماز پڑہتے تھے زمانہ حضرت مین دو رکعت
بعد غروب آفتاب کے پوچھا کہ کیا حضرت بھی پڑہتے تھے کہا ہمکو پڑہتے دیکھتے تھے نہ حکم کرتے
نہ منع فرماتے رواہ مسلم تیسر لفظ انکا یہ ہے ہم مدینے مین تھے جب موذن نماز مغرب کی اذان

دیتا لوگ طرف ستون کے دوڑتے دو رکعت پڑہتے یہانتک کہ مرد غریب مسجد مین آتا وہ گمان کرتا کہ مگر نماز ہو چکی ہے بسبب کثرت اون لوگون کے جو یہ دو رکعت پڑہتے تہے روایت کیا مسلم

فصل بیان مین سنت پڑہنے کو بعد قبل عشا کے

اس باب مین حدیث ابن عمر گذر چکی ہے جسمین ہے صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکعتین بعد العشاء اور حدیث ابن مغفل مین آیا ہے بین کل اذانین صلوٰۃ متفق علیہ

باب ۱۲۱ بیان مین سنت جمعہ کے

حدیث مقدم ابن عمر مین گزر چکا ہے کہ انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکعتین بعد الجمعۃ متفق علیہ ابوہریرہ رفعًا کہتے ہین جب پڑہے کوئی تم مین نماز جمعہ کی تو پڑہے بعد اوسکے چار رکعت رواہ مسلم ابن عمر کہتے ہین حضرت بعد جمعہ کے کچہہ نہ پڑہتے یہانتک کہ پہرتے اور گھر مین آکر دو رکعت پڑہتے رواہ مسلم

باب ۱۲۲ اس بیان مین کہ نوافل کا گھر مین پڑہنا سوا اسکے کی مستحب ہے

اور نافلہ کو چاہی فریضہ سی جدا کرکے پڑہی یا بیچمین بات کر لے

زید بن ثابت نے کہا حضرت نے فرمایا ہی نماز پڑہو ای لوگو اپنے گھرونمین افضل نماز مرد کی نماز ہے اوسکے گھر مین مگر فرض متفق علیہ ابن عمر کا لفظ یہ ہے تم گھر مین بہی نماز پڑہا کرو گھرون کو قبور نہ بناؤ متفق علیہ جابر نے کہا حضرت نے فرمایا ہے جب کوئی تمہارا اپنی نماز مسجد مین پڑہ چکے تو اپنے گھر کے لیے بہی حصہ نماز سے رکہے اللہ اوسکے گھر مین نماز سے خیر دیگا متفق علیہ حدیث طویل عمرو بن عطا مین آیا ہی کہ حضرت نے حکم دیا ہی کہ ایک نماز دوسری نماز سے ملائی نہ جاے یہانتک کہ ہم بات کرین یا نکلین روایہ مسلم

باب ۱۲۳ بیان مین نماز وتر کے اور یہ کہ وتر سنت موکدہ ہی اور بیان وقت وتر کا

حدیث علی مرتضی مین آیا ہی وتر واجب نہین ہی مثل نماز فرض کے ولکن حضرت نے اوسکو مسنون کیا ہے

فرمایا اللہ وتر ہے وتر کو دوست رکھتا ہے تم وتر کرو اے اہل قرآن رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن عائشہ نے کہا حضرت نے وتر پڑھا ساری رات اول شب اور بیچ اور آخر شب مین پہنچی ہوا وتر آپکا سحر تک متفق علیہ ابن عمر نے مرفوعا کہا ہے تم آخر نماز شب اپنی وتر کرو متفق علیہ ابوسعید خدری کا لفظ رفعا یہ ہے وتر کرو قبل صبح کے رواہ مسلم عائشہ نے کہا حضرت نماز پڑھتے رات کو اور مین سامنے ہوتی جب وتر باقی رہ جاتا مجکو جگا دیتے مین وتر پڑھتی رواہ مسلم دوسری روایت یون ہے فاذا بقی الوتر قال قومی فاوتری یا عائشہ ابن عمر نے رفعا کہا ہے شتابی کرو تم صبح کو ساتھہ وتر کے رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح جابر کی حدیث مین یون فرمایا ہے جو کوئی ڈرے اس بات سے کہ نہ اوٹھیگا پچھلی رات کو وہ وتر پڑھے اول شب مین اور جسکو طمع ہو کہ اوٹھیگا آخر رات کو وہ وتر پڑھے آخر شب کو کیونکہ نماز آخر شب کی مشہود ہوتی ہے اور یہ افضل ہے رواہ مسلم

باب ۱۲۴ بیانمین فضل نماز ضحی کے اور بیانمین اقل و اکثر و اوسط ضحی کے اور بیانمین حث کی محافظت پر اوسکے

ابوہریرہ کہتے ہین وصیت کی مجکو میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین صوم کی ہر ماہ مین اور دو رکعت ضحی کی اور وتر پڑھنے کی پہلے سونے کے متفق علیہ نووی کہتے ہین ایتار قبل نوم کے اوس شخص کے لیے مستحب ہے جسکو وثوق اپنے جاگنے پر آخر شب مین نہین ہے اگر وثوق ہو تو پہر آخر شب افضل ہے حدیث ابوذر مین فرمایا ہے ہوتا ہے ہر جوڑ پر ایک تمہارے کے صدقہ سو ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تحمید صدقہ ہے ہر تہلیل صدقہ ہے ہر تکبیر صدقہ ہے امر بمعروف صدقہ ہے نہی عن المنکر صدقہ ہے ان سب سے دو رکعت ضحی کفایت کرتے ہین رواہ مسلم عائشہ نے کہا حضرت چار رکعت ضحی پڑہتے تھے اور زیادہ کرتے جتنا اللہ چاہتا رواہ مسلم ام ہانی نے کہا حضرت نے آٹھہ رکعتین پڑہین نماز ضحی تھی متفق علیہ

فصل پڑہنا نماز ضحی کا ارتفاع آفتاب سے تا زوال جائز ہے اور افضل یہ ہے کہ وقت اشتداد حر کی پڑہے

زید بن ارقم نے ایک قوم کو نماز ضحی پڑہتے دیکھکر کہا یہ جانتے ہین کہ نماز سوا اسکے اور وقت مین افضل ہے حضرت نے فرمایا ہے کہ نماز اوابین وقت رمض فصال کے ہوتی ہے رواہ مسلم یعنی وقت شدت گرما کے فصال جمع ہے فصیل کی فصیل کہتے ہین بچہ خرد شتر کو

باب ۱۲۵ آمادہ کرنے مین نماز تحیۃ المسجد پر

یہ نماز دو رکعت ہی اور بیٹھنا مسجد مین قبل پڑہنے ان دو رکعت کے مکروہ ہی کسی وقت مین بھی داخل ہو
دو رکعت بہ نیت تحیت ادا کرے یا نماز فریضہ یا سنت راتبہ پڑہے یا اور کچہہ یعنی قبل نشست کے
حدیث ابو قتادہ مین آیا ہی حضرت نے فرمایا تم مین جب کوئی مسجد مین آوے نہ بیٹھے یہانتک کہ دو رکعت
نماز پڑہ لے متفق علیہ جابر کہتے ہین مین پاس حضرت کے آیا آپ مسجد مین تھے فرمایا صل رکعتین
متفق علیہ یہ نماز نزدیک محدثین کے واجب ہی گو امام خطبہ جمعہ پڑہتا ہو بحث اسمین ہے کہ
سہ اوقات مکروہہ مین اگر داخل مسجد ہوا ہی تو پڑہے یا نہ پڑہے بہتر یہ ہی کہ ایسا وقت بچا کر آئے

باب ۱۲۶ بعد وضو کی دو رکعت نماز پڑہنا مستحب ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے بلال سے کہا ہی بلال تو بیان کر کہ تو نے کونسا عمل اسلام مین زیادہ
امیدواری کا کیا ہی کیونکہ مینے آواز تیرے نعل کی اپنے سامنے بہشت مین سنی کہا کوئی عمل ارجی
نزدیک اپنے مینے اس سے زیادہ نہین کیا کہ جب کبھی مینے طہارت کی کسی ساعت مین بھی رات یا دن سے
تو مینے اوس طہور یعنے وضو سے نماز پڑہی جتنی میرے مقدر مین تھی متفق علیہ ھذا لفظ البخاری

باب ۱۲۷ فضل و وجوب نماز یوم جمعہ و غسل جمعہ و طیب و تبکیر و دعا و صلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین

اس مین ساعت اجابت و استحباب اکثار ذکر اللہ کا بعد جمعہ کے بھی بیان ہی قال اللہ تعالی فاذا قضیت
الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون ابو ہریرہ
مرفوعا کہتے ہین بہتر دن جسمین سورج نکلا دن جمعہ کا ہی اوسمین آدم پیدا ہوئے اوسیدن جنت مین
داخل ہوئے اوسیدن جنت سے نکالے گئے رواہ مسلم دوسر لفظ انکا یہ ہی جو کوئی اچھی طرح
وضو کر کے جمعہ کو آیا اور خطبہ سنا خاموش رہا اوسکو مابین ہر دو جمعہ بخشدیا گیا اور تین دن اوپر زیادہ
اور جسنے چھوا کنکری کو اوسنے لغو کام کیا رواہ مسلم تیسر لفظ انکا یہ ہی نماز پنجگانہ اور جمعہ جمعہ
تک اور رمضان رمضان تک مکفرات ہین مابین کے جب تک کہ کبائر سے مجتنب ہو رواہ مسلم
ابو ہریرہ و ابن عمر نے مرفوعا کہا ہی کہ حضرت نے اعواد منبر پر فرمایا لوگ باز رہین ترک جمعات سے
ورنہ مہر کردیگا اللہ اونکے دلون پر پھر ہو جاوینگے غافلون مین سے رواہ مسلم دوسر لفظ ابن عمر کا
رفعا یہ ہی جب آئے کوئی تم مین جمعہ کو تو چاہیے کہ غسل کرے متفق علیہ ابو سعید خدری کہتے ہین
حضرت نے فرمایا غسل جمعہ کا واجب ہی ہر محتلم پر متفق علیہ نووی نے کہا مراد محتلم سے بالغ ہے

اور مراد وجوب سی وجوب اختیاری ہی جسطرح کوئی شخص اپنے صاحب سی کہتا ہی تیرا حق مجھپر واجب ہے
انتہی لکن محققین محدثین کے نزدیک اسکا وجوب ویسا ہی ہی جیسے وجوب تحیت المسجد وغیرہ کا
ہی غسل نزدیک انکے واسطے یوم جمعہ کے ہی اور نزدیک بعض کے واسطے نماز جمعہ کے واجب ہے
اور یہی راجح ہی معلوم ہوتا ہی حدیث سمرہ مین مرفوعاً آیا ہی جسنے وضو کیا دن جمعہ کو اوسنے اچھا کیا اور جو نہایا
دن جمعہ کے تو نہانا افضل ہے رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن حدیث اول
راجح ہے اس حدیث پر اسلیے کہ وہ صحیحین مین ہے اور یہ حدیث سنن مین سلمان کہتی ہین حضرت نے
کہا نہین نہاتا کوئی شخص دن جمعہ کے اور طہارت کرتا ہی جہانتک کہ کرسکتا ہی اور تیل لگاتا ہے
یا خوشبو ملتا ہی پہر باہر نکلتا ہی اور جدائی نہین ڈالتا درمیان دو آدمیون کے پہر نماز پڑہتا ہے
جتنی اوسکے لیے لکہی گئی ہی پہر خاموش رہتا ہی وقت تکلم امام کے لکن بخشا جاتا ہی اوسکو جو درمیان
اوسکی اور درمیان جمعہ اخری کے ہی رواہ البخاري ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یون ہے جو نہایا دن جمعہ کو نہانا جنابت کا پہر
گیا تو گویا اوسنے قربانی کی ایک بدنہ کی اور جو گیا دوسری ساعت مین تو گویا قربانی کی ایک گاؤکی اور جو گیا
تیسری ساعت مین تو گویا قربانی کی ایک بکری کی اور جو گیا چوتہی ساعت مین تو گویا قربانی کی ایک مرغی کی
اور جو گیا پانچوین ساعت مین تو گویا تقرب کیا ایک انڈہ سی پہر جب امام باہر آتا ہی تو ملائکہ حاضر ہوکر ذکر سنتے ہین متفق علیہ
دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ ذکر کیا حضرت نے دن جمعہ کا پہر فرمایا اوسمین ایک ساعت ہی موافق نہین
ہوتا اوس ساعت سی کوئی بندہ مسلمان اور وہ کہڑا نماز پڑہتا ہی اللہ سے مانگتا ہی لکن اللہ اوسکو
دیتا ہی اور اشارہ کیا ہاتہہ سے طرف تقلیل اوس ساعت کے متفق علیہ یعنی یہ ساعت اجابت
بہت ذراسی ساعت ہی حدیث ابی بردہ مین رفعاً آیا ہی کہ یہ ساعت درمیان جلوس امام کے سے
انقضاء نماز تک رواہ مسلم اس ساعت کی تعیین مین بہت سی اقوال ہین سب سی زیادہ راجح یہی
دو قول ہین پس حدیث اوس بن اوس مین فرمایا ہی کہ تمہارے افضل ایام مین سے ایک دن
جمعہ کا ہی سو تم اسدن مین بہت سے درود مجھپر بھیجا کرو کہ تمہارے درود مجھپر عرض کیجاتی ہی رواہ ابوداود باسناد صحیح

باب ۱۲ سجدہ شکر کرنا وقت حصول نعمت ظاہری اور وقت اندفاع کسی بلیہ ظاہری کے مستحب ہے

سعد بن ابی وقاص کہتے ہین ہم نکلے ہمراہ حضرت کے مکے سے بارادۂ مدینہ جب قریب عزورا کے
پہونچے حضرت اوترے اور دونون ہاتہہ اوٹہاکر ایک ساعت دعا کی پہر سجدے مین گرے دیر تک
ٹہیرے پہر کہڑے ہوے ہاتہہ اوٹہاکر ایک ساعت دعا کی پہر سجدے مین گرے تین بار اسی طرح

کیا فرمایا مینے اپنے رب سی سوال اپنی امت کا کیا تہا مجکو ایک تہائی امت دی مین سجدے مین گرا واسطے شکر کے پہر مینے سر اوٹہایا اپنے رب سی سوال اپنی امت کا کیا ایک ثلث امت اور دی مین شکر کے لیے سجدے مین گرا پہر مینے سر اوٹہایا سوال امت کا کیا ایک ثلث امت اور دی مینے پہر سجدۂ شکر ادا کیا رواہ ابوداود معلوم ہوا کہ ہر نعمت پر شکر بجالانا سنت ہے ؎

باب ۱۲۹ بیان مین فضل قیام لیل کے

قال اللہ تعالی ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا وقال تعالی تتجافی جنوبہم عن المضاجع الایۃ وقال تعالی کانوا قلیلا من اللیل ما یہجعون عائشہ کہتی ہین حضرت رات کو اتنا قیام کرتے کہ پاؤن پہٹ جاتے مینے کہا تم یہ کیون کرتے ہو اللہ نے تو سارے گناہ تمہارے اگلے پچھلے بخشدیے ہین فرمایا افلا اکون عبدا شکورا متفق علیہ معلوم ہوا کہ کبہی شکر فعل سے بہی کیا جاتا ہی جسطرح کہ قول سے بجالایا جاتا ہی وعن المغیرۃ نحوہ متفق علیہ علی مرتضی کہتے ہین ایک رات حضرت میرے اور فاطمہ کے پاس آئے فرمایا الا تصلیان تم دونون نماز نہین پڑہتے متفق علیہ سالم بن عبداللہ بن عمر کہتے ہین حضرت نے کہا کیا اچہا مرد ہی عبداللہ اگر راتکو نماز پڑہتا سالم نے کہا اوسدن سے عبداللہ رات کو بہت تہوڑا سوتے متفق علیہ ابن عمرو نے کہا حضرت نے فرمایا اے عبداللہ تو مثل فلان کے نہو کہ راتکو قیام کرتا تہا پہر اوسنے رات کا اوٹہنا ترک کردیا متفق علیہ ابن مسعود کہتے ہین حضرت کے سامنے ذکر ایک شخص کا ہوا کہ ساری رات صبح تک سوتا رہا فرمایا اس آدمی کے کان مین شیطان موت گیا ہی متفق علیہ حدیث ابوہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے گرہ لگاتا ہی شیطان قافیہ سر پر ایک تمہارے کے جبکہ وہ سوتا ہوتا ہی تین گرہ ہر گرہ پر یون کہتا ہی علیک لیل طویل فارقد یعنی ابہی بہت رات ہی تو سورہ سو اگر اوسنے جاگ کر اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کہل جاتی ہے پہر اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کہلتی ہے پہر اگر نماز پڑہی تو سارے عقدے کہل گئے صبح کو نشیط طیب النفس اوٹہا ورنہ خبیث النفس کسلان اوٹہا متفق علیہ مراد قافیہ رأس سے آخر راس ہے یعنی گدی حدیث عبداللہ بن سلام مین فرمایا ہے اے لوگو سلام پہیلاؤ کہانا کہلاؤ راتکو نماز پڑہو اور لوگ سوتے ہون داخل ہو تم جنت مین سلامتی سے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابوہریرہ رفعا کہتے ہین افضل صیام بعد رمضان کے شہر اللہ المحرم ہی اور افضل نماز بعد فرض کے نماز شب ہی رواہ مسلم ابن عمر نے رفعا کہا ہی نماز

رات کی دو دو رکعت ہی جب تجکو ڈر صبح کا ہو تو ایک رکعت وتر پڑہ متفق علیہ دوسرا لفظ انکا
یہ ہی کہ حضرت راتکو دو دو رکعت پڑہتے اور ایک رکعت وتر کرتے متفق علیہ انس سے کہا
تو جب چاہتا کہ حضرت کو وقت رات کے نماز پڑہتے دیکہے تو دیکہتا اور اگر سوتا دیکہنا چاہتا تو
سوتا دیکہتا عائشہ کہتی ہین حضرت راتکو گیارہ رکعت پڑہتے اتنا لنبا سجدہ کرتے جتنی دیر مین
کوئی تم مین کا پچاس آیت پڑہے قبل اسکے کہ سر اوٹہاتے الحدیث رواہ البخاری دوسرا
لفظ انکا یہ ہی زیادہ نکرتے تہے رمضان وغیرہ مین گیارہ رکعت پر چار رکعت پڑہتے تو اونکی حسن
وطول کو کچہہ نہ پوچہہ پہر چار رکعت پڑہتے اور اونکی خوبی ودرازی کا سوال نکر پہر تین رکعت پڑہتے
مینے کہا ای رسول خدا کیا آپ سو رہتے ہین قبل وتر کے فرمایا ای عائشہ میری آنکہین سوتی ہین
میرا دل نہین سوتا متفق علیہ حدیث محتمل ہے کہ دس رکعتین تہجد کی ہوتی تہین اور ایک رکعت وتر کی
ظاہر تر یہی ہی یا تین رکعت وتر ہوتا اور آٹھہ رکعت تہجد تیسرا لفظ انکا یہ ہی کہ حضرت اول شب مین
سوتے اور آخر شب مین اوٹہہ کر نماز پڑہتے متفق علیہ ابن مسعود کہتے ہین مینے ایک رات
حضرت کے ساتہہ نماز پڑہی اتنا قیام کیا کہ مینے برا ارادہ کیا پوچہا گیا قصد کیا تہا کہا جی مین آیا تہا
کہ چہوڑ کر بیٹہہ جاؤن حذیفہ کہتے ہین ایک رات مینے ساتہہ حضرت کے نماز پڑہی آپ نے سورہ
بقرہ آغاز کی مینے کہا سو آیت پر رکوع کرینگے پہر اوسے پڑہا مینے کہا ایک سورت پوری کرینگے
پہر اوسے پڑہا پہر سورۂ نسا شروع کی پہر سورۂ آل عمران آغاز کی اوسکو ترسل سے پڑہا جب آیت
تسبیح پر گزری تسبیح کی جب سوال پر گزر ہوا سوال کیا جب تعوذ پر گزرے تعوذ کیا پہر رکوع
کرکے کہا سبحان ربی العظیم رکوع قریب قیام کے کیا پہر سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد
کہا پہر دیر تک قیام کیا قریب رکوع پہر سجدہ کیا سبحان ربی الاعلی کہا سجود قریب بقیام تہا
رواہ مسلم جابر کہتے ہین حضرت سے پوچہا کون نماز افضل ہے کہا طول قنوت رواہ مسلم مراد قنوت
سے اس جگہہ قیام ہی حدیث ابن عمر رفع یا ہی احب صلوۃ الی اللہ صلوۃ داود ہی اور احب صیام الی اللہ
صیام داود ہی آدہی رات سوتے ایک تہائی قیام کرتے سدس شب سوتے ایک دن روزہ رکہتے
ایک دن افطار کرتے متفق علیہ جابر مرفوعا سمو عا کہتے ہین رات مین ایک ساعت ہی ہوا فق نہین
ہوتا اوسکو کوئی شخص کہ سوال کرے اللہ سے خیر کا امر دنیا و آخرت مین سے لکن دیتا ہی اللہ اوسکو
سوال اوسکا یہ کہڑی ہر رات کو ہوتی ہے رواہ مسلم یہ ساعت آخر شب مین ہوتی ہی جسطرح کہ دن
جمعہ کے آخر روز مین وہ ہفتہ وار ہی اور یہ روزانہ وہذا الحمد لکن اکثر خلق اِن ساعات سے غافل ہی کہ

اسلیے برکات اجابت واعطار سے محروم رہتی ہے ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہی کہ جب اوٹھے
کوئی تم مین رات کو تو شروع کرے نماز کو دو رکعت خفیف سی رواہ مسلم عائشہ نے کہا حضرت
جب رات کو اوٹھتے تو دو رکعت خفیف سی آغاز کرتے رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ جب نماز
شب حضرت سی فوت ہوجاتی درد وغیرہ سے تو بارہ رکعت قضا کرتے رواہ مسلم حدیث عمر
بن خطاب مین آیا ہی حضرت نے فرمایا جو کوئی سو گیا اپنے حزب سی یا کسی شی سے منجملہ حزب کے پھر پڑھ
لیا اوسکو مابین نماز فجر و نماز ظہر کی تو لکھا جائیگا وہ حزب واسطے اوسکے گویا اوسنے رات ہی کو
پڑھا ہے رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہی حضرت نے کہا رحم کرے اللہ اوس شخص کو جو اوٹھا
رات سے پھر نماز پڑھی پھر جگایا اپنی عورت کو اگر اوسنے انکار کیا تو اوسکے موںہہ پر پانی چھڑکا
رحم کرے اللہ اوس عورت کو جو اوٹھے رات سی پھر نماز پڑھی اوسنے اور جگایا اپنے شوہر کو اگر
انکار کیا اوسنے تو چھڑکا پانی اوسکے موںہہ پر رواہ ابو داود باسناد صحیح دوسرا لفظ انکا اور
ابو سعید کا رفعاً یون ہی جب جگایا مرد نے اپنی بی بی کو رات سی پھر نماز پڑھی دونون نے یا دو رکعت
پڑھین سب نے تو لکھی گئی وہ اون مرد عورتون مین جو یاد کرتے ہین اللہ کو بہت سا رواہ ابو داود باسناد
صحیح عائشہ رفعاً کہتی ہین جب اونگھے کوئی تم مین اندر نماز کے تو سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے
کیونکہ جب نماز پڑہتا ہی ایک تم مین کا اور وہ اونگھتا ہوتا ہی تو شائد استغفار کرنے کو جائے اور
اپنی جان کو برا کہنے لگے متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہی کہ جب اوٹھے کوئی تم مین رات کو
اور نہ چلے زبان اوسکی ساتھہ قرآن کے اور نجانے کہ وہ کیا کہتا ہی تو سو رہے رواہ مسلم

باب ۱۳ قیام رمضان جسکو تراویح کہتی ہین مستحب ہے

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی جسنے قیام کیا رمضان کا ایمان و احتساب کی راہ سی اوسکی اگلے گناہ
بخشے جائینگے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت رغبت دلاتے تھے قیام رمضان مین بغیر
اسکے کہ حکم کرین ساتھہ عزیمت کے فرماتے تھے من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم
من ذنبہ رواہ مسلم حضرت سے اس قیام مین تعیین عدد رکعات کی نہین آئی ہی عمر رضی اللہ عنہ
نے بیس رکعت مقرر رکھی تھی مقدار رکعات تہجد سے لیکر بیس بیس چالیس رکعت تک پڑہنا جائز و مستحب
ہی ومن زاد زاد اللہ فی حسناتہ یہ قیام مرد مسلمان کی خوشی خاطر و نشاط طبع پر محول ہی فرض و
واجب نہین ہی لیکن فعل بہ نسبت ترک کے احب و اولی تر سمجھا گیا ہے

باب بیان مین فضیلت قیام لیلۃ القدر کے اور کہ اونکی رات تاریکی ہو واسطے اوسکے

قال اللہ تعالی انا انزلناہ فی لیلۃ القدر الی الاخرہ وقال تعالی انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ الآیات ابوہریرہ سے کہا حضرتؐ نے فرمایا ہے جسنے قیام کیا شب قدر کا ایمان و احتساب سے بخشے گئے اگلے گناہ اوسکے متفق علیہ ابن عمر کہتے ہین کچھ لوگون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے لیلۃ القدر کو خواب مین سبع اواخر رمضان مین دیکھا حضرت نے فرمایا مین دیکھتا ہون کہ تمھاری خواب متفق ہے سبع اواخر پر سو جو کوئی قاصد شب قدر ہو وہ اوسکو ہفتہ آخر مین جستجو کرے متفق علیہ تعیین لیلۃ القدر مین بھی بڑا اختلاف اقوال کا ہے یہ قول اقوی اقوال سے ہے کہ وہ ہفتہ آخر مین غالباً ہوتی ہے عائشہ کہتی ہین حضرت مجاور یعنی معتکف ہوتے عشر اواخر رمضان مین اور فرماتے جستجو کرو شب قدر کی عشر اواخر رمضان مین متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ تحروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان رواہ البخاری تیسرا لفظ انکا یہ ہے کہ جب عشر اواخر رمضان داخل ہوتا حضرت احیاء لیل ایقاظ اہل کرتے کوشش بجا لاتے کمر مضبوط باندھتے متفق علیہ کمر باندھنا اشارہ ہے طرف جہد فی العبادۃ کے چوتھا لفظ انکا یہ ہے کہ اجتہاد کرتے حضرت رمضان مین جو اجتہاد نکرتے غیر رمضان مین اور عشر اواخر مین جو غیر عشر مین نکرتے رواہ مسلم پانچوان لفظ انکا یہ ہے مینے کہا ای رسول خدا بھلا اگر مین معلوم کرلون کہ کونسی رات شب قدر ہے تو پھر مین اوسمین کیا کہون فرمایا یہ کہہ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح یہ دلیل ہے اسپر کہ اس دعا سے بڑھکر اگر کوئی اور شی ہوتی تو حضرت وہی سوال سکھاتے سو بیشک بندۂ عاجز کے حق مین عفو کریم سے بڑھکر کوئی نعمت و راحت نہین ہے ؎

کریما بخشای بر حال ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا

یہ بات کہ عشر اواخر مین کونسی رات مظنۂ لیلۃ القدر ہے سو نزدیک اکثر اہل علم کے شب بست وہفتم ہوتی ہے اور یون تو ہر شب طاق مظنۂ وجود ہے آدمی کو جستجو چاہیے اور لیالی مظان مین اوسکی تحصیل کے لیے احیاء لیل کرے کیا عجب ہے کہ کبھی فضل خدا سے یہ دولت ہاتھ آجاے ؎

بجستجوی نیابد کسی مراد و لے
کسی مراد بیابد کہ جستجو دارد

باب ۱۳۲ فضل سواک و خصال فطرت مین

ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین اگر مین امت کو مشقت مین نڈالتا یا لوگون کو تو حکم دیتا اونکو سواک کرنیکا ہمراہ ہر نماز کے حذیفہ کا لفظ یہ ہی حضرت جب سوتے اوٹھتے تو اپنے دہن کو سواک سے گھستے متفق علیہ عائشہ کہتی ہین ہم حضرت کی سواک و طہور کو طیار رکھتے اللہ جب چاہتا اونکو اوٹھا تا آپ سے وہ سواک و وضو کرکے نماز پڑہتے رواہ مسلم انس سے کہا حضرت نے فرمایا اکثرت علیکم فی السواك رواہ البخاري شریح بن ہانی نے عائشہ سے پوچھا حضرت جب گھر مین آتے کیا کام شروع کرتے کہا سواک رواہ مسلم ابو موسی کہتے ہین مین حضرت پر داخل ہوا سواک کی نوک آپکی زبان پر تھی متفق علیہ وھذا لفظ مسلم عائشہ نے رفعاً کہا ہی سواک مونہہ کو پاک کرتی ہی رب کو راضی رکھتی ہی رواہ النسائي وابن خزیمۃ باسانید صحیحۃ ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین فطرت پانچ ہین یا پانچ چیزین فطرت سے ہین ختان استحداد تقلیم اظفار نتف ابط قص شارب متفق علیہ مراد استحداد سے یعنی استرہ لینے سے حلق عانہ ہی یعنی مونڈنا اون بالون کا جو گرد شرمگاہ کی ہوتی ہین اسمین قبل و دبر دونون داخل ہین حدیث عائشہ مین فرمایا ہے دس چیزین فطرت سی ہین اعفاء لحیہ سواک استنشاق آب غسل براجم انتقاص آب یعنی استنجا باقی وہی اشیا جنکا ذکر ہو چکا ہی رواہ مسلم براجم سے مراد عقد اصابع ہین یعنی گرہین انگلیون کی اعفاء لحیہ سی مراد یہ ہی کہ ریش سے کچھ کم نکرے ابن عمر رفعاً کہتے ہین تم پست کرو شوارب کو چھوڑو داڑہی کو متفق علیہ مراد پست کرنے سے مبالغہ ہی قص شوارب مین نہ یہ کہ بالکل صاف کردے اور مراد چھوڑنے سے یہ ہی کہ توفیر شعر ریش کرے مثل مونچھون کے پست نہ کر ڈالے خشخاشی نہ بنائے ۱۲

باب ۱۳۳ بیان مین تاکید وجوب زکوۃ و بیان فضل زکوۃ و ما یتعلق بہا کے

قال اللہ تعالی واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وقال تعالی وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین له الدین حنفاء ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ وذلك دین القیمۃ وقال تعالی خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہی کہ بنیاد اسلام کی پانچ ہین اونمین ذکر آیا زکوۃ کا بھی فرمایا ہی متفق علیہ حدیث طویل طلحہ مین ذکر مرد نجدی کا آیا ہی جسنے حضرت سے سوال اسلام کا کیا تھا اوسمین یہ بھی ذکر ہے کہ پھر حضرت نے اوس سے زکوۃ کا ذکر کیا اوسنے کہا

هل علي غيرها فرمایا لا الا ان تطوع اوسنے کہا واللہ لا ازید علی هذا ولا انقص فرمایا افلح الرجل
ان صدق متفق علیہ۔ معاذ کو جب طرف یمن کے روانہ کیا تھا تو منجملہ اوامر کے یہ بھی فرمایا تھا
فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد افترض علیهم صدقة توخذ من اغنیائهم وترد
علی فقرائهم۔ متفق علیہ حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے امرت ان اقاتل الی قوله ویوتوا الزکوة الحدیث
متفق علیہ۔ یہ حدیث مع حدیث معاذ پیشتر گزر چکی ہے بعد وفات حضرت جب بعض عرب ادا زکوة
سے رک کر کافر ہو گئے تو ابو بکر نے کہا واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوة والزکوة کیونکہ زکوة
حق مال ہے واللہ اگر وہ ایک پابند شتر جو حضرت کو دیتے تھے مجھے نہ دینگے تو مین اونسے قتال کرونگا
الحدیث متفق علیہ ابو ایوب کہتے ہین ایک آدمی نے حضرت سے کہا ایسا عمل بتاو جو مجھے بہشت مین
لیجائے فرمایا عبادت کر اللہ کی اور شریک نکر ساتھ اوسکے کسی شے کو اور قائم رکھ نماز اور دے
زکوة اور صلہ رحم کر متفق علیہ ابو ہریرہ کہتے ہین ایک اعرابی آیا کہا اے رسول خدا وہ عمل بتاو
کہ جب مین اوسکو بجا لاؤن تو جنت مین جاؤن فرمایا تعبد الله لا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة
وتوتي الزكوة المفروضة وتصوم رمضان اوسنے کہا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین ہے
جان میری نہ زیادہ کرونگا اسپر اور نہ کم اس سے جب وہ پشت پھیر کر چلا تو حضرت نے فرمایا من سره
ان ینظر الی رجل من اهل الجنة فلینظر الی هذا متفق علیہ یعنی جسکو بہشتی آدمی کا دیکھنا منظور و
پسند ہو وہ اس شخص کو دیکھے جریر بن عبداللہ کہتے ہین بیعت کی مینے حضرت سے اقامت صلوة
وایتاء زکوة پر الحدیث متفق علیہ یہ سب احادیث دلیل ہین وجوب و فضل زکوة پر والله الحمد
اسکے بعد نووی نے حدیث طویل ابو ہریرہ کی لکھی ہے اوسمین ذکر عدم ادا زکوة زر و سیم و شتر
و گاؤ و بکری و اسپ کا فرمایا ہے اور اونکے عذاب کا ذکر کیا ہے کہ اوس پچاس ہزار برس کے دن مین
تا قضاء بین العباد پامال رہینگے پھر خواہ جنت کا رستہ لین یا دوزخ کا متفق علیہ۔

باب ۱۳۴ بیان مین صوم و فضل صوم و ما یتعلق بہ کے

اس باب مین فصول ہین قال تعالی یا ایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من
قبلکم الی قوله تعالی شهر رمضان الذي انزل فيه القران هدى للناس وبينات من الهدى
والفرقان فمن شهد منكم الشهر فليصمه ومن كان مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر الاية
اس فصل کے احادیث اوپر گزر چکے ہین حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اللہ عز وجل نے کہا ہر عمل

ابن آدم کا واسطے اوسکے ہی مگر صیام کہ وہ خاص میرے لیے ہی مین ہی اوسکے جزا دونگا صیام ایک
سپر ہے سو جو دن تمھارے روزے کا ہو تو اوسدن کوئی تم مین کا رفث و صخب نکرے اگر کوئی اوسکو
گالی دے اور لڑے تو یہ کہدے کہ مین روزہ دار ہون قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان محمد کی
کہ بدبو دہن صائم کی پاکیزہ تر ہی نزدیک اللہ کے بوی مشک سی روزہ دار کو دو فرحتین ہوتی ہین
جنسے وہ خوش ہوتا ہی ایک جبکہ افطار کرتا ہی دوسرے جبکہ اپنے رب سی ملیگا دوسری روایت
مین ہے کہ چھوڑ دیتا ہی طعام و شراب و شہوت اپنے کو میرے لیے روزہ میرے لئی ہی مین اوسکی جزا
دونگا نیکی دس گنی ہوتی ہی تیسرے مسلم کی روایت یہ ہی کہ ہر عمل ابن آدم کا مضاعف ہوتا ہی دس گنی تک
سات سو گنی تک اللہ تعالی نے فرمایا ہی مگر روزہ کہ وہ میرے لیے ہی مین جزا دونگا اوسکی دوسرا لفظ
ابو ہریرہ کا رفعاً یہ ہی جسنے خرچ کیا جوڑا راہ خدا مین وہ پکارا جائیگا ابواب جنت سی ای عبد اللہ یہ
خیر ہے نمازی باب نماز سے اور جہادی باب جہاد سے اور روزہ دار باب ریان سی اور صدقہ
دینے والا باب صدقہ سے پکارا جائیگا ابو بکر نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان نہین ہی اوس شخص پر
جو پکارا جاے سب دروازون سے کچھہ ضرورت بھلا کوئی شخص ان سب ابواب سی بھی بلایا جاویگا
کہا ہان مجکو امید ہی کہ تو اونھین مین ہو متفق علیہ معلوم ہوا کہ عمل غالب کو اعتبار ہوگا ہر مسلمان
پہ باوجود اعمال صالحہ کے کوئی نہ کوئی عمل غالب و آسان ہوتا ہی جیسے کوئی روزہ زیادہ رکھتا ہی
کوئی نماز تہجد ہمیشہ پڑہتا ہی کوئی صدقہ زیادہ دیتا ہی اگرچہ اور عمل بہی کرتا ہی لکن ایک عمل اوس سے
زیادہ تر وقوع مین آتا ہی تو وہی عمل غالب سبب اوسکے دخول کا جنت مین ہو جائیگا انشاء اللہ تعالی
حدیث سہل بن سعد مین آیا ہی جنت مین ایک در ہی اوسکو ریان کہتی ہین روزہ دار اوسی در سے
دن قیامت کو داخل بہشت ہونگے سوا اونکے اور کوئی اوس دروازے سے اندر نجائیگا کہین گے
روزہ دار کہان ہین وہ اوٹھہ کہڑے ہونگے اونکے سوا دوسرا اوس دروازے سے نجائیگا جب وہ
داخل ہو چکین گے دروازہ بند کر دیا جائیگا پہر کوئی اندر نہ آئیگا متفق علیہ ابو سعید مرفوعاً کہتے ہین
نہین ہے کوئی بندہ کہ روزہ رکھتا ہی ایک دن راہ خدا مین لکن دور کر دیتا ہی اللہ بسبب اوسدن کے اوسکے
مونہہ کو آگ سے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی جب رمضان آتا ہی کہول دیے جاتے ہین دروازے
جنت کے اور بند کر دیے جاتے ہین دروازے آگ کے اور جکڑ دیے جاتے ہین شیاطین متفق علیہ
تیسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہی روزہ رکھو ہلال دیکھکر اور افطار کرو ہلال دیکھکر پس اگر مخفی رہے چاند تو پوری
کرو گنتی شعبان کی تیس دن متفق علیہ وھذا لفظ البخاری

فصل بیانمین جود وفضل کی بہت وکثرت کی ماہ رمضان مین اور زیادت خیر کی عشراواخر مین

ابن عباس کہتے ہین حضرت اجود مردم تہے اور بڑے اجود رمضان مین ہوتے جبکہ جبریل علیہ السلام آپسے ملتے وہ ہر رات رمضان مین آپ سے ملاقات کرتے اور مدارست قرآن کی فرماتے سو حضرت وقت ملنے جبریل علیہ السلام کے اجود تر باخیر ہوتے ریح مرسلہ سے متفق علیہ عائشہ کی حدیث گذر چکی ہے کہ جب عشراواخر آتا حضرت احیاء لیل ایقاظ اہل کرتے کمر مضبوط باندہتے متفق علیہ

فصل تقدم رمضان کا صوم سے بعد نصف شعبان کی منع ہے

مگر اوسکے لیے جو ملائے ماقبل سے یا موافق اوسکی عادت کے پڑے اگر اوسکو عادت صوم کی ہے دوشنبہ پنجشنبہ کو اور یہ دن موافق اوسکے آپڑا ہے

ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین تقدم نکرے کوئی تم مین ایک و دو صوم سے مگر یہ کہ ایک شخص کے روزے کا دن ہو تو وہ اوسدن روزہ رکھے متفق علیہ ابن عباس نے رفعا کہا ہے تم روزہ نرکہو قبل رمضان کے بلکہ چاند دیکھکر رکھو اور چاند دیکھکر کہولو اگر ابر حائل ہو تو گنتی پوری کرو رواہ الترمذي و قال حديث حسن صحيح ابوہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے کہ جب نصف شعبان باقی رہجای تو روزہ نرکہو رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح عمار بن یاسر کا لفظ یہ ہے جسنے روزہ رکہا دن شک کے اوسنے نافرمانی کی ابوالقاسم کی رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح

فصل رویت ہلال مین

طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہین حضرت جب ہلال کو دیکھتے کہتے اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامة والاسلام ربي وربك الله هلال رشد وخير رواه الترمذي وقال حديث حسن

فصل بیان مین فضل سحور و تاخیر سحور کی جبتک کہ ڈر سورج نکلنے کا نہو

انس مرفوعا کہتے ہین تم سحری کرو سحری کرنے مین برکت ہے متفق علیہ زید بن ثابت نے کہا ہمنے سحری کی ہمراہ حضرت کے پہر نماز کو کہڑے ہوئے پوچھا کتنا فصل تہا درمیان دونون کے کہا پچاس آیت کا متفق علیہ ابن عمر کہتے ہین حضرت کے دو موذن تہے بلال و ابن ام مکتوم حضرت نے کہا بلال رات سے اذان دیتا ہے

سو تم کہا و پیو یہا نتک کہ ابن ام مکتوم اذان دیسے ان دونون مین اتنا ہی فصل ہوتا کہ ایک اوترتا دوسرا چڑہتا متفق علیہ گویا بلال کی اذان اسلیے تہی کہ لوگ سحری کو اوٹھین اور دوسری اذان اسلیے تہی کہ اب بعد اوسکے سحری نکرین عمرو بن عاص کا لفظ رفعا یہ ہی کہ فصل درمیان ہمارے صیام اور صیام اہل کتاب کی اُکلہ سحری ہی رواہ مسلم

فصل بیانمین تعجیل فطر کے اور کس چیز پر افطار کرے اور بعد افطار کے کیا کہے

سہل بن سعد کہتے ہین حضرت نے فرمایا لوگ ہمیشہ بخیر رہینگے جب تک کہ فطر مین تعجیل کرین متفق علیہ عائشہ نے جب سنا کہ ابن مسعود مغرب و افطار مین جلدی کرتے ہین کہا حضرت اسی طرح کرتے تھے رواہ مسلم حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی قال اللہ عزوجل احب عبادي الي اعجلهم فطرا رواہ الترمذي وقال حديث حسن عمر بن خطاب نے کہا حضرت نے فرمایا ہی جب مونہہ کیا رات نے ادہر سے اور پیٹھ پہیری دن نے اودہر سے اور ڈوب گیا سورج تو افطار کیا صائم نے متفق علیہ عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہین ہم راہ مین تھے ہمراہ حضرت کے اور حضرت صائم تھے جب سورج ڈوب گیا کسی سے فرمایا ای فلان اوتر اور ستو گھول اوسنے کہا ای رسول خدا شام تو ہونے دو فرمایا اوتر ستو گھول کہا ابہی دن ہی فرمایا اوتر ستو گھول اوسنے اوتر کر اونکے لیے ستو گھولے حضرت نے ستو پیے پہر فرمایا جب دیکھو تم رات کو کہ وہ ادہر سے آئی تو صائم افطار کرے اور اشارہ کیا اپنے ہاتہہ سے طرف مشرق کے متفق علیہ معلوم ہوا کہ بعد غروب کے جو روشنی شفق کی ہوتی ہے اوسکا اعتبار نہین جب کنارہ مشرق مین سیاہی آگئی اور دہوپ جاتی رہی ثابت ہوا کہ سورج ڈوب گیا اب روزہ افطار کر لینا چاہیے اندہیرے کی راہ ندیکھے حدیث سلمان بن عامر مین فرمایا ہی جب افطار کرے کوئی تم مین تو افطار کرے تمر پر اگر تمر نپائے تو پانی پر کہ وہ طہور ہے رواہ ابو داود والترمذي وقال حديث حسن انس کہتے ہین حضرت افطار کرتے تھے پہلے نماز پڑہنے سے چند رطب پر اگر رطبات نہوتے تو تمیرات پر اگر تمیرات نہوتے تو چند گھونٹ پانی پی لیتے رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن

فصل روزہ دار اپنی زبان و جوارح کو مخالفات و مشاتمت و نحو ہا سے محفوظ رکھے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب دن روزے کا کسی ایک کا تم مین سے ہو تو وہ رفث و صخب نکرے اگر اوسکو کوئی گالی دے یا اوس سے لڑے تو کہے مین روزہ دار ہون دو بار متفق علیہ

یہ حدیث گزر چکی ہے دوسرا لفظ اسکا رفعا یہ ہے جسنے ترک نکیا قول زور و عمل ساتھ اوسکے تو حاجت نہین ہے اللہ کو اس بات کی کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے رواہ البخاری

فصل بیان مین مسائل صوم کے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جب بھولکر کوئی تم مین کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے کہ اوسکو اللہ نے کھلایا ہے متفق علیہ حدیث لقیط بن صبرہ مین صائم کو مبالغہ استنشاق سے نہی فرمائی ہے رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح عائشہ کہتی ہین حضرت کو فجر پا لیتی اور وہ اپنے اہل سے جنب ہوتے پھر نہا دہو کر روزہ رکھتے متفق علیہ عائشہ وام سلمہ نے کہا حضرت صبح کرتے جنب بغیر حلم کے پھر روزہ رکھتے متفق علیہ ظاہر یہ ہے کہ قبل طلوع آفتاب نہا لیتے اسلیے کہ نماز صبح فوت نہو واللہ اعلم

فصل بیان مین صوم محرم وشعبان واشہر حرم کے

ابو ہریرہ رفعا کہتے ہین افضل صیام بعد رمضان کے شہر خدا محرم ہے الحدیث رواہ مسلم وقد تقدم عائشہ کا لفظ یہ ہے نہ تھے حضرت کہ روزہ رکھتے کسی مہینے مین زیادہ تر شعبان سے کیونکہ وہ ساری شعبان روزہ رکھتے دوسری روایت یہ ہے روزہ رکھتے تھے شعبان مین مگر تھوڑے دن متفق علیہ معلوم ہوا کہ مراد کل سے اکثر ہے مجیبہ باہلیہ کا باپ یا چچا حضرت کے پاس آیا پھر چلا گیا پھر بعد ایکسال کے آیا اوسکا حال و ہیئت متغیر ہو گیا تھا حضرت سے کہا آپ مجھی نہین پہچانتے فرمایا تو کون ہے کہا مین باہلی ہون سال گزشتہ مین حاضر ہوا تھا فرمایا تو ایسا متغیر کیون ہو گیا تو تو حسن الہیئۃ تھا کہا جب سے آپکو چھوڑا بینے سوا رات کے پھر کھانا نہین کھایا فرمایا تونے کیون اپنی نفس کو عذاب دیا روزہ رکھ ماہ صبر یعنی رمضان مین اور ایکدن ہر ماہ مین کہا زیادہ کیجیے مجکو قوت ہے فرمایا دو دن روزہ رکھ کہا زیادہ ہو بتائیے فرمایا تین دن کہا اور زیادہ فرمایا حرم مین روزہ رکھ اور پھر چھوڑ دے تین بار یہی فرمایا پھر اپنی تین اونگلیون سے حرم کو گنکر بتایا ضم کرتے پھر ارسال فرماتے رواہ ابوداود

فصل بیان مین فضل صوم وغیرہ کی عشر اول ذی حجہ مین

ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے نہین ہین کوئی ایام کہ اونمین عمل صالح احب الی اللہ ہو ان ایام

یعنی ایام عشرہ ذیحجہ سے کہا اے رسول خدا اور نہ جہاد راہ خدا مین فرمایا اور نہ جہاد راہ خدا مین مگر وہ مرد جو نکلا اپنی جان و مال سے پھر نہ پھرا کچھ لیکر رواہ البخاری

فصل بیان مین صوم یوم عرفہ و عاشورا و تاسوعا کے

ابی قتادہ کہتے ہین حضرت سے حال صوم یوم عرفہ کا پوچھا فرمایا کفارہ ہے سال گزشتہ و سال باقی کا رواہ مسلم ابن عباس کہتے ہین روزہ رکھا حضرت نے عاشورا کو اور حکم دیا اوسکے صوم کا متفق علیہ ابو قتادہ نے کہا حضرت سے صوم عاشورا کا حال پوچھا فرمایا کفارہ ہے سال گزشتہ کا رواہ مسلم حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے اگر مین باقی رہا سال آیندہ تک تو روزہ رکھونگا نہم کا رواہ مسلم

فصل بیان مین شش صوم ایام شوال کے

ابو ایوب مرفوعا کہتے ہین جسنے روزہ رکھا رمضان کا پھر پیچھے اوسکے چھہ روزے شوال کے تو مثل صیام دہر کے ہوا رواہ مسلم

فصل روزہ دوشنبہ و پنجشنبہ کا مستحب ہے

ابو قتادہ کہتے ہین حضرت سے صوم یوم اثنین کو پوچھا فرمایا یہ وہ دن ہے جسمین مین پیدا ہوا ہون اور مبعوث ہوا ہون اور مجھپر وحی نازل ہوئی ہے رواہ مسلم ابو ہریرہ نے مرفوعا کہا ہے عرض کیے جاتے ہین اعمال دن پیر و جمعرات کے مین چاہتا ہون کہ میرا عمل عرض ہو اور مین روزہ دار ہون رواہ الترمذی و قال حدیث حسن عائشہ نے کہا حضرت قصد کرتے صوم دوشنبہ و پنجشنبہ کا رواہ الترمذی و قال حدیث حسن

فصل ہر ماہ مین تین صوم رکھنا مستحب ہے اور افضل یہ ہے کہ ایام بیض مین رکھے تیرہوین چودہوین پندرہوین یا بارہوین تیرہوین چودہوین صحیح و مشہور اول ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین وصیت کی مجکو میرے خلیل نے تین چیزون کی ایک تین روزے ہر ماہ مین دوسرے دو رکعت ضحی تیسرے وتر قبل نوم متفق علیہ ابو الدردا نے کہا وصیت کی مجکو میرے حبیب نے

تین چیزون کی نچھوڑونگا مین اونکو جب تک زندہ رہونگا صیام سہ یوم ہر ماہ مین اور دو رکعت ضحی اور نسوؤن یہانتک کہ وتر کرون رواہ مسلم ابن عمر مرفوعا کہتے مین صوم سہ یوم ہر ماہ مین صوم کل دہر ہی متفق علیہ معاذہ عدویہ نے عائشہ سے پوچھا کیا حضرت ہر ماہ مین تین روزے رکھتے تھے کہا ہان کہا ماہ مین کسوقت رکھتے کہا کچھ پروا نکرتے کہ کسوقت رکھین رواہ مسلم یعنی کبھی عشر اول مین اور کبھی اوسط مین اور کبھی آخر مین ابو ذر رفعا کہتے ہین جب تو رکھے ماہ مین تین روزے تو روزہ رکھ تیرہوین چودہوین پندرہوین رواہ الترمذي وقال حديث حسن قتادہ بن ملحان کہتے ہین حضرت ہمکو حکم کرتے تھے صیام کا ایام بیض مین تیرہ چودہ پندرہ رواہ ابوداود ابن عباس نے کہا حضرت افطار نکرتے ایام بیض کو حضر و سفر مین رواہ النسائي باسناد حسن ۱۲

فصل بیان مین روزہ افطار کرانیکے و فضیلت اوس صائم کی جسکے پاس کھانا کھائے اور دعا دینا آکل کا ماکول عندہ کو

زید بن خالد جہنی رفعا کہتے ہین جسنے افطار کرایا کسی صائم کو اوسکو اجر ہوگا برابر اوسکے کم نہوگا اجر صائم سے کچھ رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح حضرت نزدیک ام عمارہ انصاریہ کے گئے اونہون نے کھانا لاکر سامنے رکھا فرمایا تو بھی کھا کہا مین روزہ دار ہون فرمایا صائم پر ملائکہ درود بھیجتی ہین جبکہ نزدیک اوسکے کھایا جاتا ہے یہانتک کہ فارغ ہون یا پیٹ بھر کر کھا چکین رواہ الترمذي وقال حديث حسن انس نے کہا حضرت پاس سعد بن عبادہ کے آئے وہ روٹی اور تیل لائے حضرت نے کھایا پھر فرمایا افطر عندکم الصائمون واكل طعامكم الابرار وصلت عليكم الملائكة

رواہ ابوداود باسناد حسن

باب ۱۳۵ بیان مین اعتکاف کے

ابن عمر کہتے ہین حضرت اعتکاف کرتے تھے عشر اواخر رمضان مین یہانتک کہ وفات ہوئی متفق علیہ عائشہ نے کہا پھر اعتکاف کیا آپ کی ازواج نے بعد آپ کے متفق علیہ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت اعتکاف کرتے تھے ہر رمضان مین دس دن جب وہ سال ہوئی جسمین وفات کی تو بیس دن اعتکاف کیا رواہ البخاری

باب ۱۳۶ بیان مین حج کے

قال تعالیٰ و للہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین
حدیث ابن عمر مین آیا ہی بنیاد اسلام کی پانچ چیزین ہین منجملہ اونکے حج بیت کو فرمایا ہی متفق علیہ
ابو ہریرہ کہتی ہین حضرت نے خطبہ پڑہا فرمایا ای لوگو تمپر حج فرض کیا گیا ہی سو تم حج کرو ایک شخص نے
کہا کیا ہر سال حضرت خاموش رہے یہانتک کہ اوسنے تین بار یہی بات کہی فرمایا اگر مین ہان کہدون
تو واجب ہوجائیگا اور تم سے نہو سکیگا الحدیث رواہ مسلم دوسر الفظ انکا یہ ہی حضرت سے
پوچہا کون عمل افضل ہے فرمایا ایمان لانا اللہ و رسول پر کہا پہر کون عمل فرمایا جہاد کرنا راہ خدا مین کہا
پہر کون عمل فرمایا حج مبرور متفق علیہ مبرور یعنی مقبول ہے یا وہ حج جسمین حاجی کوئی معصیت نکرے
تیسرا لفظ انکا مسموعاً مرفوعاً یہ ہی جسنے حج کیا پہر رفث و فسق نکیا وہ پہرا مثل اوسدن کے جسدن اوسکی
مان نے اوسکو جنا تہا متفق علیہ چوتہا لفظ انکا رفعا یہ ہی عمرہ عمرہ تک کفارہ ہی مابین ہر دو کا اور
حج مبرور نہین ہے جزا اوسکی مگر جنت متفق علیہ عائشہ نے کہا مینے کہا ای رسول خدا ہم دیکہتی ہین
کہ جہاد افضل عمل ہے کیا ہم جہاد نکرین فرمایا تمہارا افضل جہاد حج مبرور ہی رواہ البخاری دوسرا
لفظ انکا یہ ہی نہین ہی کوئی دن کہ بہت سی بندے اوسدن اللہ آگ سی آزاد کرے دن عرفہ سے
زیادہ تر رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ رفعا یہ ہی عمرہ کرنا رمضان مین برابر حج کے ہی یا برابر میرے
ساتہہ حج کرنے کے متفق علیہ دوسر الفظ انکا یہ ہی کہ ایک عورت نے کہا ای رسول خدا اللہ کا
فرض جو بندون پر ہی حج مین اوسنے میرے بڑے بوڑہے باپ کو پالیا ہی وہ سواری پر نہین تہم
سکتا کیا مین اوسکی طرف سی حج کرون فرمایا ہان متفق علیہ لقیط بن عامر نے آکر کہا میرا باپ شیخ
کبیر ہی نہ حج کرسکتا ہی اور نہ عمرہ اور نہ چل سکتا ہی فرمایا حج کر تو طرف سی اپنی باپ کے اور عمرہ رواہ
ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح سائب بن یزید کہتے ہین مجکو حج کرایا گیا ہمراہ
حضرت کے حجۃ الوداع مین اور مین سات برس کا بچہ تہا رواہ البخاری حدیث ابن عباس مین آیا ہی
حضرت نے ایک قافلہ روحا مین دیکہا پوچہا کون لوگ ہو کہا مسلمان اونہون نے کہا تم کون ہو کہا رسول اللہ
ایک عورت نے اپنا بچہ اوٹہا کر کہا کیا اسکے لیے حج ہے کہا ہان اور تجکو اجر ہے رواہ مسلم
انس کہتے ہین حج کیا حضرت نے ایک پالان پر وہی آپ کا زاملہ تہا رواہ البخاری یعنی اوسی پر سامان
بہی لدا تہا ابن عباس کہتے ہین عکاظ و مجنہ و ذوالمجاز اسواق تہے جاہلیت مین اونہون نے اسمین انکو

گناہ جانا کہ موسم حج میں تجارت کرین اللہ نے یہ آیت اتاری لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم یعنی فی مواسم الحج رواہ البخاری

باب۱۳ بیان مین جہاد کے

قال اللہ تعالی وقاتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ واعلموا ان اللہ مع المتقین وقال تعالی کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم وعسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون وقال تعالی انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ وقال تعالی ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراۃ والانجیل والقران ومن اوفی بعھدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ھو الفوز العظیم وقال تعالی لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم فضل اللہ المجاھدین باموالھم وانفسھم علی القاعدین درجۃ وکلا وعد اللہ الحسنی وفضل اللہ المجاھدین علی القاعدین اجرا عظیما درجات منہ ومغفرۃ ورحمۃ وکان اللہ غفورا رحیما وقال تعالی یا ایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنات تجری من تحتھا الانھار ومساکن طیبۃ فی جنات عدن ذلک الفوز العظیم واخری تحبونھا نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المؤمنین والایات فی الکتاب کثیرۃ مشھورۃ واما الاحادیث فی فضل الجھاد فاکثر من ان تحصی قال النووی حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہی حضرت سے پوچھا کون عمل افضل ہے فرمایا ایمان لانا اللہ و رسول پر کہا پھر کون عمل فرمایا لڑنا راہ خدا مین کہا پھر کونسا عمل فرمایا حج مبرور متفق علیہ ابن مسعود کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا کون عمل محبوب تر ہی خدا کو فرمایا نماز پڑہنا وقت پر مینے کہا پھر فرمایا نیکی کرنا مان باپ سے مینے کہا پھر کہا جہاد راہ خدا مین متفق علیہ ابو ذر کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا کون عمل افضل ہے فرمایا ایمان لانا اللہ پر اور جہاد کرنا اوسکی راہ مین متفق علیہ انس فرماتے ہین صبح کرنا راہ خدا مین اور شام کرنا بہتر ہے دنیا و ما فیہا سے متفق علیہ ابو سعید خدری نے کہا ایک شخص نے آکر حضرت سے پوچھا کون آدمی افضل ہے فرمایا مومن جو جہاد کرتا ہے اپنی جان و مال سے راہ خدا مین کہا پھر کون فرمایا مومن جو ایک شعب مین ہی شعاب سے یا بطن وادی مین ہی ان اودیہ سے

عبادت کرتا ہی اللہ کی اور چھوڑتا ہی لوگون کو اپنے شر سے متفق علیہ معلوم ہوا کہ اگر جہاد نہو
تو پہر عزلت افضل اعمال ہے سہل بن سعد رفعاً کہتے ہین رباط ایکدن کی راہ خدامین بہتر ہی دنیا و مافیہا
سے جگہہ ایک تمہاری تازیانہ کی جنت سی بہتر ہی دنیا و ما علیہا سے ایک شام جو بندہ راہ خدامین چلتا ہے
یا ایک صبح بہتر ہے دنیا و ما علیہا سے متفق علیہ سلمان فارسی مرفوعاً سموعاً کہتے ہین رباط ایک دن
رات کی بہتر ہے صیام و قیام ایک ماہ سے اور اگر مرجائیگا تو جاری رہیگا اوسپر وہ عمل اوسکا جو کرتا تھا
اور جاری ہوگا اوسپر رزق اوسکا اور امن مین رہیگا فتان یعنی عذاب قبر سے رواہ مسلم فضالہ
بن عبید کا لفظ رفعاً یہ ہی ہر میت کا عمل ختم ہو جاتا ہی مگر مرابطہ کا راہ خدامین کہ اوسکا عمل قیامت تک
بڑہتا رہتا ہی اور امن مین ہوتا ہی فتنۂ قبر سے رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن
عثمان رضی اللہ عنہ مسموعاً مرفوعاً کہتے ہین رباط ایکدن کی راہ خدامین بہتر ہے ہزار دن سی اور
منازل مین جو سوا اسکے ہین رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہی حضرت نے
فرمایا ضامن ہے اللہ واسطے اوس شخص کے جو نکلا راہ خدامین نہین نکالتا ہی اوسکو مگر جہاد میری راہ
مین اور ایمان رکھنا ساتھہ میرے سو وہ مجھپر ضامن ہے یعنی مضمون کہ مین اوسکو داخل جنت کرون
یا طرف اوسکی منزل کے جہان سے وہ نکلا ہی پہیر دون اجر یا غنیمت لیکر قسم ہے اوس شخص کی جسکے
ہاتہہ مین ہے جان محمد کی نہین ہے کوئی زخم جو لگے راہ خدامین لیکن آئیگا دن قیامت کو مثل ہیئت
اوس دن کے کہ زخمی ہوا تہا رنگ اوسکا رنگ خون کا ہوگا اور بو اوسکی بو مشک کی قسم ہی اوسکی
جسکے ہاتہہ مین ہی جان محمد کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر شاق نہوتا مسلمانون پر نہ بیٹھتا مین پیچھے کسی
لشکر کے جو غزا کرتا ہی راہ خدامین کبہی ولیکن مین اتنی گنجائش نہین پاتا کہ اونکو سوار کراؤن اور نہ وہ
اتنی گنجائش پاتے ہین اور اونپر شاق ہے کہ وہ متخلف ہون مجہسے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین ہے
جان محمد کی مین چاہتا ہون کہ غزا کرون ہمراہ اونکے راہ خدامین پہر مارا جاؤن پہر غزا کرون پہر
مقتول ہون پہر لڑون پہر مارا جاؤن رواہ مسلم وروی البخاري بعضہ دوسرا لفظ ابو ہریرہ
کا رفعاً یہ ہی نہین ہے کوئی زخمی جو زخمی ہوتا ہی راہ خدامین لیکن آئیگا دن قیامت کو اور زخم اوسکا
بہتا ہوگا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور بو مشک کی بو ہوگی متفق علیہ معاذ کا لفظ رفعاً یون ہے
جسنے قتال کیا راہ خدامین برابر فواق ناقہ کے واجب ہوئی اوسکے لیے جنت اور جو کوئی زخمی
ہوا راہ خدامین یا پہونچی اوسکو کوئی نکبت راہ خدامین وہ آئیگی دن قیامت کو بہر پور رنگ زعفران
کا ہوگا خوشبو مشک کی ہوگی رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث صحيح ابو ہریرہ نے کہا

ایک صحابی کا گزرا ایک درہ کوہ پر ہوا وہان ایک چشمہ میٹھے پانی کا تھا اوسکو وہ جگہہ پسند آئی کہا مین
لوگون سے کنارہ کرکے اس جگہہ رہجاؤن لیکن مین یہ کام نکرونگا جب تک حضرت سے اذن نلیلون
یہ بات اوسنے حضرت سے کہی فرمایا ایسا کام نکر مقام ایک تمھارے کا راہ خدا مین افضل ہے اوسکی نماز
سے اوسکے گہر مین ستر برس کیا تم نہین چاہتے کہ اللہ تمکو بخشدے اور بہشت مین داخل کرے تم
غزا کرو اللہ کی راہ مین جو کوئی مقاتلہ کرتا ہے راہ خدا مین بقدر فواق ناقہ کے واجب ہوجاتی ہے
اوسکے لیے جنت رواہ الترمذي وقال حديث حسن فواق کہتے ہین بیچ مین الحلبتین کو دوسرا
لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت سے کہا گیا کون چیز برابر جہاد فی سبیل اللہ کے ہے فرمایا تم سے نہوسکیگا پہر دوبارہ
سہ بارہ پوچھا آپ ہر بار یہی فرماتے تھے لا تستطيعونه پہر فرمایا مثال مجاہد کی راہ خدا مین مثال
صائم قائم قانت بآیات اللہ کی ہے کہ نماز و روزہ سے نہین تہکتا یہانتک کہ مجاہد راہ خدا واپس آئے
متفق علیه وهذا لفظ مسلم بخاری کا لفظ یہ ہے کہ ایک شخص نے کہا اے رسول خدا مجہی ایسا کام
بتاؤ جو برابر جہاد کے ہو فرمایا مین نہین پاتا پہر فرمایا تجہسے ہوسکتا ہے کہ جب مجاہد باہر نکلے تو تو
اپنی مسجد مین داخل ہو کر قائم ہو نہ تہکے صائم ہو نہ تہکے اوسنے کہا بہلا یہ کس سے ہوسکتا ہے
ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے بہتر معاش لوگون مین وہ شخص ہے جسنے پکڑی باگ اپنے
گہوڑے کی راہ خدا مین اوڑتا پہرتا ہے اوسکی پیٹھہ پر جب کوئی کہٹکا یا ڈرسنا اوسکی پشت پر اوڑ
گیا جستجو کرتا ہے قتل یا موت کی مظان موت مین یا وہ آدمی ہے جو اپنی بکریون یا کسی پہاڑ کی چوٹی
یا صحرا کے شکم مین ہے نماز پڑہتا زکوۃ دیتا اپنے رب کی عبادت کرتا ہے یہانتک کہ اوسکو موت
آجاے نہین ہے لوگون سے مگر خیر مین رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے جنت مین سو
درجے ہین اللہ نے اونکو واسطے مجاہدین راہ خدا کے طیار کر رکہا ہے مابین دو درجون کے
برابر مابین آسمان و زمین کے ہے رواہ البخاري حديث ابو سعید مین فرمایا ہے دوسری چیز
وہ ہے کہ بلند کرتا ہے اللہ بسبب اوسکے بندے کو سو درجے ہین جنت مین درمیان ہر دو درجون
کے اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ درمیان آسمان و زمین کے پوچہا وہ کیا چیز ہے کہا جہاد فی سبیل اللہ دو بار
اسی طرح فرمایا رواہ مسلم ابو موسی روبرو دشمن کے تھے کہا حضرت نے فرمایا ہے بیشک دروازے
جنت کے نیچے سایۂ تلوارون کے ہین ایک مرد رثاالہیئہ نے کہا اے ابو موسی تو نے یہ بات حضرت سے
سنی ہے کہا ہان وہ پاس اپنے یارون کے آیا اور کہا میرا اسلام لو پہر میان اپنی تلوار کا توڑ ڈالا
اور تلوار لیکر طرف دشمن کے چلا سیف رانی کی یہانتک کہ مارا گیا رواہ مسلم

گر نثار قدم یار گرامی نکنم — گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید

عبدالرحمن بن جبیر کا لفظ مرفوع یہ ہی گرد آلودہ نہوئی پاؤن کسی بندے کی پہر اوسکو آگ چہوئے
رواہ البخاری ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یون ہے نہ گھسیگا آگ مین وہ مرد جو رویا ڈرسے اللہ کے
یہانتک کہ پہرے دودہ تھن مین اور مجتمع نہین ہوتا کسی بندے پر غبار راہ خدا کا اور دخان جہنم
کا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابن عباس مرفوعا سموعا کہتی ہین دو آنکھین ہین جنکو
آگ نچہوئیگی ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈرسے روئے دوسری وہ آنکھ جو حراست کرتی رہے راہ
خدامین رواہ الترمذی وقال حدیث حسن زید بن خالد مرفوعا کہتے ہین جسنے سامان درست
کردیا کسی غازی کا راہ خدامین اوسنے غزا کی اور جو کوئی خلیفہ ہوا کسی غازی کا اوسکے اہل مین اوسنے
غزا کی متفق علیہ ابو امامہ نے رفعا کہا ہی افضل صدقات سایہ ہی خیمہ کا راہ خدامین و عطا کرنا
ہی خادم کا راہ خدامین اور جفتی نر کی راہ خدامین رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح
انس کہتے ہین ایک جوان قبیلہ اسلم نے کہا ای رسول خدا مین غزا کرنا چاہتا ہون میرے پاس
سامان نہین ہی فرمایا فلان شخص کے پاس جا اوسنے سامان کیا تہا وہ بیمار ہوگیا ہی یہ اوسکے پاس گیا
اور کہا حضرت نے تجکو سلام کہا ہی اور فرمایا ہی کہ تو مجکو دے وہ سامان جو تونے کیا ہی اوسنے کہا
ای فلانہ وہ سب جہاز اسکو دیدے کوئی چیز اوسمین سے نہ روکنا واللہ تو کوئی شی اوسمین روک رکہیگی
پہر تجکو اوسمین کچہ برکت ہو رواہ مسلم ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے ایک شخص کو پاس بنی لحیان
کے بہیجا فرمایا دو دو مردون مین سے ایک ایک مرد اوٹھ کھڑا ہوا اجر دونون کو ملیگا رواہ مسلم
دوسرا لفظ یہ ہی کہ نکلے ہر دو مرد مین سے ایک مرد پہر قاعد سے کہا جو کوئی تم مین خلیفہ ہوگا خارج کا
اوسکے اہل و مال مین ساتھ بہلائی کے اوسکو برابر نصف اجر خارج کے ملیگا حدیث برا مین آیا ہی ایک
آدمی ہتہیار باندہے ہوئے آیا کہا ای رسول خدا مین مقاتلہ کرون یا اسلام لاؤن فرمایا اسلام لا
پہر مقاتلہ کر وہ مسلمان ہوگیا پہر قتال کیا مارا گیا کہا ای رسول خدا اسنے تھوڑا عمل کیا اور اجر بہت پایا
متفق علیہ وھذا لفظ البخاری انس رفعا کہتی ہین نہین داخل ہوگا کوئی جنت مین پہر وہ رجوع
الی الدنیا کو دوست رکہے اور اوسکے لیے ہو وہ سب جو کہ زمین پر ہے مگر شہید کہ وہ تمنا کریگا رجوع
الی الدنیا کی کہ دس بار مارا جاؤن بسبب اوس کرامت کے جو وہ دیکہیگا دوسری روایت یون ہے
کہ بسبب اوس فضل شہادت کے جو دیکھے گا متفق علیہ حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہی بخشی جاتی ہے
واسطے شہید کے ہر شی مگر قرض رواہ مسلم دوسری روایت یون ہی کہ قتل فی سبیل اللہ کفر ہر شی

کاہی مگر قرض ابو قتادہ کہتے ہین حضرت نے درمیان اونکے کھڑے ہوکر کہا کہ جہاد کرنا راہ خدا مین
اور ایمان لانا ساتھ اللہ کے افضل اعمال ہے ایک شخص نے کہا بھلا اگر مین مارا جاؤن راہ خدا مین
تو کیا یہ کفارہ ہوگا میری خطاؤن کا فرمایا ہان اگر تو مقتول ہوگا راہ خدا مین اور تو صابر محتسب مقبل
غیر مدبر ہی پھر فرمایا تو نے کیا کہا تھا اوسنے کہا بھلا اگر مارا جاؤن راہ خدا مین تو کیا کفارہ میری خطاؤن
کا ہوگا فرمایا ہان اور تو صابر محتسب مقبل غیر مدبر ہی مگر قرض کیونکہ جبریل علیہ السلام نے مجھسے یہ بات
کہی ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ حقوق عباد کا مواخذہ شہید سے بھی رہتا ہی بقیہ حقوق مقتضین
انھین دیون پر جاری کرتے ہین ایک آدمی نے کہا مین کہان ہونگا اگر مارا گیا فرمایا جنت مین اوسکے
ہاتھ مین چند تمر تھے اونکو پھینک کر یہانتک لڑا کہ مارا گیا رواہ مسلم انس کا لفظ یہ ہی حضرت اور
آپ کے اصحاب چلے یہانتک کہ مشرکین پر طرف بدر کے سابق ہوگئے پھر مشرکین آئے حضرت نے
فرمایا پیشقدمی نکرے کوئی تم مین طرف کسی شے کے یہانتک کہ مین نزدیک اوسکے ہون مشرکین
قریب آگئے حضرت نے فرمایا قوموا الی جنة عرضها السموات والارض عمیر بن حمام انصاری
نے کہا ای رسول خدا کیا طرف ایسی جنت کے جسکا عرض آسمان و زمین ہی فرمایا ہان عمیر نے کہا
بخ بخ حضرت نے پوچھا تو نے یہ لفظ بخ بخ کیون کہا کہا لا واللہ یا رسول اللہ اس امید سی کہا ہے
کہ مین اہل جنت مین ہوجاؤن فرمایا تو اہل جنت مین سے ہی اوسنے اپنی ترکش سے چند تمرات
نکالکر کھانا شروع کئے پھر کہا کہ اگر مین اتنا جیا کہ یہ کھجور کھاؤن تو یہ حیات دراز ہے جو تمرات اوسکے
پاس تھے پھینک کر لڑنا شروع کیا یہانتک کہ مارا گیا رواہ مسلم دوسرا لفظ انس کا یہ ہی کہ کچھ لوگ
پاس حضرت کے آئے کہا ہمارے ہمراہ کچھ لوگ بھیجو جو قرآن وسنت سکھائین حضرت نے ستر مرد انصاری
بھیجے اونکو قراء کہتے تھے اونمین ایک میرے ماموں حرام نام بھی تھے یہ لوگ قرآن پڑھتے رات کو
درس قرآن دیتے سیکھتے دنکو پانی بھر لاتے مسجد مین رکھتے لکڑی جمع کرکے بیچکر واسطے اہل صفہ
و فقراء کے کھانا خریدتے حضرت نے انکو بھیجا تھا اونھون نے انکو قبل پہونچنے مکان کے قتل کر ڈالا اونھون نے کہا
اللھم بلغ عنا نبینا انا قد لقیناک فرضینا عنک و رضیت عنا ایک آدمی نے پیچھے سے آکر
حرام خال انس کو نیزے سے زخمی کیا وہ انکے پار ہوگیا حرام نے کہا فزت ورب الکعبة حضرت
نے فرمایا تمھارے بھائی مارے گئے اور اونھون نے یہ کہا اللھم بلغ الخ متفق علیہ وھذا لفظ
مسلم تیسرا لفظ انس کا یہ ہی غائب رہی چچا میرے انس بن نضر قتال بدر سے کہا ای رسول خدا مین
غائب رہا پہلی لڑائی سے جو آپ مشرکون سے لڑے اب اگر اللہ مجھکو کسی قتال مشرکین مین حاضر کریگا

تو مین اللہ کو دکھاؤنگا کہ کیا کرتا ہون جب دن احد کا ہوا مسلمان ہٹ گئی انہون نے کہا ای اللہ
مین عذر کرتا ہون طرف تیرے کام سے ان لوگون کے یعنی اپنے اصحاب سی اور بری ہوتا ہون
طرف تیرے اوس کام سے جو انہون نے کیا ہی یعنی مشرکین نے پہر آگے بڑہے سعد بن معاذ
سامنے آئے کہا ای سعد الجنة ورب النضر انی اجد ریحها من دون احد یعنی ہو جنت کی
قسم ہی اللہ کی کہ مین خوشبو جنت کی ادہر احد کے پاتا ہون سعد کہتی ہین ای رسول خدا جو اونسی ہوا
وہ مجہسے نہو سکا انس کہتے ہین ہمنے کچہ اوپر ستر ضرب سیف یا طعن رمح یا رمیہ سہم پائے اونکو مقتول
پایا مشرکون نے مثلہ کر ڈالا تہا کسی نے اونکو نہ پہچانا مگر اونکی بہن نے اونگلیون کی پورون سے
انس کہتے ہین ہم یقین یا گمان کرتے تہے کہ یہ آیت اونہین کے حق مین اور اونکے اشباہ کے حق مین
اوتری ہی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه الی اٰخرها متفق علیہ حدیث
سمرہ بن جندب مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا مینے آجکی رات دو مردون کو دیکہا وہ اگر مجکو ایک
درخت پر چڑہا لیگئے پہر ایک گہر مین داخل کیا مینے کبہی بہتر و عمدہ تر اوس گہر سے نہین دیکہا مجہسی کہا
کہ یہ گہر دار الشہداء ہی رواہ البخاری بطولہ انس کہتے ہین ام ربیع بنت براء نے آکر حضرت سی کہا
آپ کچہ حال حارثہ کا نہین فرماتے وہ دن بدر کے مارے گئے تہے اگر وہ جنت مین ہو تو مین صبر
کرون اور اگر کچہ اور رہو تو خوب وسیر رولون فرمایا ای ام حارثہ وہ کئی جنتین ہین جنت مین اور تیرا
بیٹا فردوس اعلی مین پہونچا رواہ البخاری جابر بن عبد اللہ کہتے ہین میرے باپ کو سامنے حضرت
کے لائے اونکو مثلہ کر ڈالا تہا جب سامنے حضرت کے رکہے گئے مین مونہہ کہولنے چلا میری قوم
نے مجکو منع کیا حضرت نے فرمایا فرشتے اسپر اپنے پرون سے سایہ کرتے ہین متفق علیہ حدیث
سہل بن حنیف مین فرمایا ہی جو کوئی سوال کرتا ہی اللہ سے شہادت کا صدق دل سے پہونچاتا ہے
اوسکو اللہ منازل شہدا کو اگرچہ وہ اپنے فراش ہی پر مرجاے رواہ مسلم انس کا لفظ یہ ہے
جسنے طلب کیا شہادت کو صادق ہو کر وہ دیا جائیگا شہادت اگرچہ اوسکو نہ پہونچے رواہ مسلم
معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا نیت سی ہی نری نیت خیر سے جبکہ صدق دل سے ہو عمل پر اجر مترتب ہوتا ہے
گو وہ عمل وقوع مین نہین آیا ہی وللہ الحمد ابو ہریرہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا نہین پاتا ہی شہید مس
قتل مگر اوتنا کہ پاتا ہی ایک تمہارا کاٹنا چونٹی کا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح عبد اللہ
بن اوفی نے کہا حضرت نے بعض ایام مین جبکہ لقاء عدو کا اتفاق ہوا انتظار کیا یہانتک کہ زوال
آفتاب ہو گیا پہر لوگون مین کہڑے ہو کر فرمایا ای لوگو تمنا نکرو لقاء عدو کی اور مانگو اللہ سی عافیت

اور جب ملو تم اونسے تو صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلوارون کے سایہ کے نیچے ہے پھر کہا اللہم منزل الکتاب
ومجری السحاب وہازم الاحزاب اہزمہم وانصرنا علیہم متفق علیہ سہل بن سعد رفعا کہتے ہین
دو دعائین ہین جو مردود نہین ہوتین یا کمتر رد ہوتی ہین دعا وقت ندا کے اور دعا وقت بأس کے
جبکہ لتحم بعض کا بعض سے ہو رواہ ابو داود باسناد صحیح انس کہتے ہین حضرت جب غزا کرتے کہتے
اللہم انت عضدی ونصیری بک احول وبک اصول وبک اقاتل رواہ ابو داود والترمذی
وقال حدیث حسن ابو موسی کہتے ہین حضرت جب کسی قوم سے خوف کرتے کہتے اللہم انا نجعلک فی
نحورہم ونعوذ بک من شرورہم رواہ ابو داود باسناد صحیح یہ دعا دفع خوف اعدا کے لیے مجرب ہے
مین نے بھی اسکا تجربہ کیا ہی ٹھیک پایا وللہ الحمد ابن عمر کا لفظ یہ ہی حضرت نے فرمایا خیر وابستہ ہی پیشانی سے
گھوڑون کی قیامت تک متفق علیہ عروہ بارقی نے اتنا لفظ اور زیادہ کیا ہی اجر وغنیمت متفق علیہ
ابو ہریرہ نے رفعا کہا ہی جسنے باندہا گھوڑا راہ خدا مین ایمان و احتساب سے اللہ کے وعدے کو
سچا سمجھکر اوسکا کہانا پینا لید پیشاب سب میزان مین ہوگی دن قیامت کو رواہ البخاری ابو مسعود کہتے ہین
ایک آدمی ایک ناقہ نکیل کیا ہوا پاس حضرت کے لایا اور کہا یہ اللہ کی راہ مین ہی فرمایا تجکو اسکے عوض
دن قیامت کو سات سو ناقہ مخطومہ ملینگے رواہ مسلم عقبہ بن عامر مرفوعا سموعا کہتے ہین حضرت نے
منبر پر فرمایا واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل خبردار ہو جاؤ قوت سے مراد
تیراندازی ہی تین بار یہی کہا رواہ مسلم اوس وقت بندوق توپ تھی یہی تیر و تلوار تہا اسلحہ اہل علم
نے کہا ہی کہ سارے آلات حرب وضرب داخل ہین قوت مین اور تیر بدخول اولی اوسمین داخل ہی دوسرا
لفظ انکا یہ ہی قریب ہی کہ فتح ہونگی تمپر زمینین اور کفایت کریگا تمکو اللہ پس عاجز نہو ایک تمہارا الہو کرنے
سے ساتھ تیرون کے رواہ مسلم یعنی تیراندازی ترک نکرو تیسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی جسنے سیکہا تیر
لگانا پہر چہوڑ دیا اوسکو وہ ہم مین سے نہین ہے یا اوسنے نافرمانی کی رواہ مسلم چوتہا لفظ انکا
یہ ہی حضرت نے فرمایا اللہ داخل کرتا ہی ایک تیر سے تین نفر کو جنت مین بنانے والے کو جو امید
خیر کی رکھتا ہی اوسکے بنانے مین اور تیر چلانے والے کو اور تیر اوٹھا کر دینے والے کو تم تیر لگایا
کرو اور سوار ہوا کرو اور اگر تم تیر چلاؤ تو یہ دوست تر ہے مجکو اس سے کہ سوار ہو اور جسنے
ترک کیا رمی کو بعد سیکہنے کے بے رغبت ہو کر اوس سے تو یہ ایک نعمت تہی جسکو اوسنے چہوڑ دیا
یا اوسکا کفران کیا رواہ ابو داود سلمہ بن الاکوع کہتے ہین گزرے حضرت چند نفر پر جو تیراندازی کر رہے
تہے فرمایا تیر لگایا کرو اے بنی اسمعیل تمہارا باپ تیرانداز تہا رواہ البخاری عمرو بن عبسہ کا لفظ

سموع یہ ہی جسنے تیر لگایا راہ خدا مین وہ اوسکے لیے برابر ایک جان آزاد کرنے کی ہے
رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح خریم بن فاتک نے کہا کہ فرمایا جسنے نفقہ کیا
راہ خدا مین لکھا جاتا ہی اوسکے لیے سات سو گنا رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابو سعید کا
لفظ مرفوع یون ہی نہین روزہ رکھتا ہی کوئی بندہ ایک دن راہ خدا مین لیکن دور کرتا ہی اللہ بسبب
اوسکے سونہہ اوسکا آگ سے ستر برس متفق علیہ مراد اجتماع صوم وغزا ہی ابو امامہ نے کہا کہ
حضرت نے فرمایا جسنے روزہ رکھا راہ خدا مین کر دیتا ہی اللہ درمیان اوسکے اور درمیان نار کے
ایک خندق جتنا فاصلہ ہے درمیان آسمان وزمین کے رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح
ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہی جو شخص مرگیا اور اوسنے غزا نہ کی اور نہ اپنے جی سے غزا کو کہا وہ ایک شعبہ
نفاق پر مرا رواہ مسلم جابر نے کہا ہم ہمراہ حضرت کے تھے ایک غزاۃ مین فرمایا مدینے مین کچھ لوگ
ہین کہ نہین چلے تم کوئی رستہ اور قطع نہین کیا تمنے کوئی جنگل مگر وہ تمھارے ساتھ تھے روکا اونکو
مرض نے دوسری روایت یون ہی روکا اونکو عذر نے تیسری روایت یہ ہی کہ شریک ہین وہ تمھارے
اجر مین رواہ البخاري من رواية انس ورواہ مسلم من جابر واللفظ له معلوم ہوا کہ مجرد نیت
صحیحہ صادقہ پر بھی اجر برابر عمل کے ملتا ہی ولله الحمد ابو موسی کہتے ہین ایک اعرابی نے آکر کہا اے رسول خدا
کوئی مرد لڑتا ہی واسطے غنیمت کے اور کوئی مرد لڑتا ہی واسطے ناموری کے اور کوئی لڑتا ہی واسطے
بہادری دکھانیکے دوسری روایت مین ہی واسطے شجاعت کے کوئی واسطے حمیت یعنی طرفداری
قوم کے دوسری روایت مین ہی اور کوئی غصہ سے انمین کون شخص مقاتل فی سبیل اللہ ہے فرمایا
من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله متفق علیہ جو کہ تحقق اس بات کا نہایت
مشکل ہے اسی لیے اہل علم نے اکثر مقاتلات سلاطین کو خارج دائرۂ جہاد فی سبیل اللہ سے رکھا ہے
کیونکہ ملک گیری اور چیز ہے اور اعلاء کلمۃ اللہ اور چیز ہے ابن عمرو نے کہا حضرت نے فرمایا ہے
نہین ہی کوئی لشکر جو غزا کرتا ہی پھر غنیمت لیتا ہی اور سلامت رہتا ہے لیکن اوسنے دو ثلث اجر اپنا
جلد لیلیا اور جو لشکر لڑا اور غنیمت نپائی اور مارا گیا اوسکا اجر تمام ہوا رواہ مسلم سو جبکہ حصول
غنیمت پر باوجود صلاح نیت کے نقصان اجر ہوتا ہی تو جو لوگ بلا نیت کسی اور غرض سے لڑتے
بھڑتے ہین ملک گیری ہو یا ناموری تو وہ بالا اولی اجر سے محروم رہتے ہین بلکہ ایسا لڑنا واسطے
اونکے موجب وبال آخرت کا ہوتا ہی ابو امامہ کہتے ہین ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا مجھے
اجازت دو سیاحت کی فرمایا سیاحت میری امت کی جہاد ہے راہ خدا مین رواہ ابو داود

باسناد جید ابن عمرو کا لفظ رفعاً یہ ہو قفلۃ کغزوۃ یعنی پھر کر آنا جہاد سے برابر لڑنے کے ہے رواہ ابوداود باسناد جید نووی نے کہا القفلۃ الرجوع والمراد الرجوع من الغزو ومعناہ انہ یثاب فی رجوعہ بعد فراغہ من الغزو سائب بن یزید کہتے ہین جب حضرت غزوہ تبوک سے آئے لوگون نے استقبال کیا مینے بھی آپ کی ملاقی مع صبیان کے ثنیۃ الوداع پر کی رواہ ابوداود باسناد صحیح بھذا اللفظ ورواہ البخاری بلفظ ذھبنا نتلقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع الصبیان الی ثنیۃ الوداع معلوم ہوا کہ استقبال مین جانا لڑکون کو درست ہی ابو امامہ کا لفظ یہ ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے غزا نہ کی یا تجہیز نہ کی کسی غازی کی یا خلیفہ نہوا کسی غازی کا اوسکے گھر والون مین ساتھہ بھلائی کے تو مبتلا کریگا اوسکو اللہ کسی آفت مین قبل دن قیامت کے رواہ ابوداود باسناد صحیح انس نے رفعاً کہا ہی جہاد کرو مشرکین سے ساتھہ اپنے مال وجان وزبان کے رواہ ابوداود باسناد صحیح نعمان بن مقرن کہتے ہین مین حاضر ہوا ہمراہ حضرت کے جب اول روز مین نہ لڑتے تو دیر لگاتے لڑنے مین یہانتک کہ سورج ڈھل جاوے اور ہوائین چلین اور نصر نازل ہو رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے تم تمنا نکرو لقاء عدو کی اور جب ملو تو صبر کرو متفق علیہ دوسرا لفظ انکا اور جابر کا رفعاً یہ ہی لڑائی دہوکا ہی متفق علیہ

فصل بیان مین جماعت شہدا کے ثواب آخرت مین اور یہ کہ وہ نہلائے جاتے ہین اور اونپر نماز پڑہی جاتی ہے بخلاف قتیل کے حرب کفار مین

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی شہدا پانچ ہین مطعون مبطون غریق صاحب ہدم اور شہید فی سبیل اللہ متفق علیہ دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہی تم کنکو شہید گنتے ہو کہا ای رسول خدا جو مارا جاے راہ خدا مین وہ شہید ہے فرمایا تو شہدا میری امت کے تھوڑے ہونگے کہا پھر کون ہین فرمایا جو مارا گیا راہ خدا مین وہ شہید ہی جو مرا راہ خدا مین وہ شہید ہے جو مرا طاعون مین وہ شہید ہے جو مرا مرض شکم مین وہ شہید ہے جو ڈوبا پانی مین وہ شہید ہے رواہ مسلم ابن عمر نے رفعاً کہا ہے جو مارا گیا پیچھے اپنے مال کے وہ شہید ہے متفق علیہ سعید بن زید نے مرفوعاً کہا ہے جو مارا گیا پیچھے اپنے خون کے وہ شہید ہے جو مارا گیا پیچھے اپنے دین کے وہ شہید ہی جو مارا گیا پیچھے اپنے اہل کے وہ شہید ہے رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابو ہریرہ

کہتے ہین ایک مرد نے آکر کہا اے رسول خدا بھلا اگر ایک مرد آئے اور میرا مال لینا چاہے فرمایا تو اپنا مال اوسکو نہ دے کہا بھلا اگر وہ مجھسے لڑے فرمایا تو اوس سے لڑ کہا اگر وہ مجھکو مار ڈالے فرمایا تو شہید ہے کہا بھلا اگر مین اوسکو مار ڈالون فرمایا وہ نار دوزخ مین ہے روایۃ مسلم انتہی کلام النووی تعداد شہدا غیر فی سبیل اللہ کی اس سے بھی زیادہ ہے قسطلانی شرح بخاری وغیرہ کتب مین تصریح کی گئی ہے کتاب مشیر الغرام الی دار السلام تالیف نحاس دمشقی ہے اس باب مین جامع جملہ آیات واحادیث واحکام مطابق مذہب حنفی وغیرہ کے ہے اس جگہہ بغرض عدم نقصان اصل کتاب تو دی کے جسکا یہ ترجمہ ہے اس بابکو بھی بدستور رکھا گیا

باب ۱۳۸ بیان مین فضل عتق کے

قال تعالیٰ فلا اقتحم العقبۃ وما ادراک ما العقبۃ فک رقبۃ ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنے آزاد کیا کوئی رقبہ مسلمہ آزاد کریگا اللہ عوض ہر عضو کے اوس سے ایک عضو اوسکا آگ سے یہانتک کہ فرج اوسکی عوض فرج کے متفق علیہ ابوذر کہتے ہین مینے کہا کون رقبہ افضل ہے فرمایا جو نفیس تر ہو نزدیک اہل رقبہ کے اور زیادہ قیمت کا ہو متفق علیہ

باب ۱۳۹ بیان مین فضل احسان الی المملوک کے

قال تعالیٰ وما ملکت ایمانکم معرور بن سوید کہتے ہین مینے ابوذر پر ایک حلہ دیکھا اور اونکے غلام پر بھی ویسا ہی حلہ دیکھا پوچھا اسکا کیا سبب ہے کہا کہ مینے ایک شخص کو عہد حضرت مین گالی دی تھی یعنی عار دلائی اوسکی مان کو عار لگائے تھے حضرت نے کہا اے ابا ذر تو نے اسکی مان کو عار لگائے تو ایک ایسا آدمی ہے کہ تجھمین جاہلیت ہے یہ تمہارے بھائی ہین اور تمہارے خدمتگار ہین اللہ نے انکو تمہارے ہاتھون کے نیچے کیا ہے سو جس کسی کا بھائی اوسکے ہاتھ کے نیچے ہو تو اوسکو وہ کھلائے جو آپ کھاتا ہے اور وہ پہنائے جو آپ پہنتا ہے تم تکلیف نہ دو انکو اوس چیز کی جو غالب ہو وے اور اگر تکلیف دو تو مدد کرو اونکی اوس تکلیف پر متفق علیہ ابو ہریرہ رضی کہتے ہین جب تمہارا خادم کھانا لیکر آئے اگر اوسکو اپنے ہمراہ نہ بٹھائے تو اوسکو ایک دو لقمے دیدے کیونکہ اوسنے اوسکا کھانا پکانے مین محنت کی ہے

اوس کا آنچ و دست کیا ہے رواہ البخاری

باب ۱۴۰ فضل مین اوس مملوک کی جو اللہ و مولی کا حق ادا کرتا ہے

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے بندے نے جب خیر خواہی کی اپنے سید کی اور اچھی طرح کی عبادت اللہ کی تو اوسکو دُہرا اجر ہے متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا عبد مملوک مصلح کے لیے دو اجر ہین قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان ابو ہریرہ کی اگر جہاد راہ خدا مین اور حج اور بِر والدہ میری کا نہوتا تو مین دوست رکھتا اس بات کو کہ مین مرون اور مملوک ہون متفق علیہ حدیث ابو موسی اشعری مین فرمایا ہی جو مملوک عبادت کرتا ہی اپنے رب کی اچھی طرح اور ادا کرتا ہی حق ونصیحت وطاعت سید اوسکو دو اجر ہین رواہ البخاری دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہی تین شخص ہین جنکو دُہرا اجر ہے ایک مرد اہل کتاب سے جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سلم پر ایمان لایا اور عبد مملوک جسنے حق اللہ کا اور حق اپنے موالی کا ادا کیا اور وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی اسنے اوسکو اچھا ادب سکھایا اور اچھی تعلیم کی پہر اوسکو آزاد کرکے بیاہ دیا اوسکو دو اجر ہین متفق علیہ

باب افضل عبادت مین زمانہ ہرج

مراد ہرج سے اختلاط و فتن ونحو ہا ہے معقل بن یسار نے مرفوعاً کہا ہی عبادت ہرج مین مثل ہجرت کے ہے طرف میرے رواہ مسلم حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ جب دنیا فتنہ وفساد سے بہر جائے تو اوسوقت مسلمان کنارہ کش ہوکر عبادت کرے اس عبادت و ترک شرکت فتنہ مین ویسا اجر ہے جیسا کہ ہجرت کرنے پر دار الحرب سے طرف دار الاسلام کے ملتا ہے

باب افضل مین سماحت کے بیع وشرا و اخذ وعطا وحسن قضا و تقاضی مین اور رجاحج مکیال و میزان مین اور نہی مین تطفیف سے اور فضل مین انظار موسر و معسر ووضع دین کے

قال تعالی وما تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم وقال تعالے ویا قوم اوفوا المکیال والمیزان بالقسط ولا تبخسوا الناس اشیاءہم وقال تعالی ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوہم او وزنوہم یخسرون الا یظن اولئک انہم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم الناس لرب العالمین ابو ہریرہ کہتے ہین ایک شخص پاس حضرت کے آیا تقاضہ کرتا تھا اوسنے سخت سست کہا اصحاب نے قصد کیا کہ اوسکو دکین حضرت نے فرمایا دعوہ فان لصاحب الحق

مقام لیعنے اسکو چہوڑ دو حق والا بات کیا کرتا ہی پہر فرمایا اسکو اونٹ مثل اوسکے اونٹ کے
دیدو کہا ای رسول خدا ہم اوسکا سا اونٹ نہین پاتے ہین بلکہ اوس سے بہتر اونٹ ہین فرمایا دیدو
بہتر تم مین وہ ہے جو احسن القضا ہو متفق علیہ جابر رفعاً کہتے ہین رحم کرے اللہ مرد سمح کو
جب بیچے اور جب خریدے اور جب تقاضا کرے رواہ البخاری ابو قتادہ نے مسموعاً کہا کہ
جسکو یہ بات خوش آئے کہ نجات دے اوسکو اللہ کرب یوم القیامۃ سے وہ تنفیس کرے معسر سے
او روضع کرے اوس سے یعنی جو اوسکے ذمہ پر ہی اوسکو چہوڑ دے نہ لے رواہ مسلم ابو ہریرہ
کہتے ہین حضرت نے فرمایا ایک آدمی تہا لوگون کو قرض دیتا اپنے گماشتے سے کہتا جب تو پاس
تنگدست کے جاے درگزر کرنا شاید اللہ ہمسے درگزر کرے جب اوسکی ملاقات اللہ سی ہوئی اللہ
نے اوس سے تجاوز کیا ابو مسعود بدری کا لفظ یہ ہی حساب لیا گیا ایک شخص کا اونمین سے جو لوگ
تہے پہلے تمسے کوئی خیر اوسکے لیے نملی مگر وہ لوگون سے خلط ملط رکہتا تہا اور آسودہ تہا اپنے
غلامون سے کہتا کہ تنگدست سے تجاوز کرو اللہ تعالی نے کہا مین احق ہون ساتہ اوسکے تم تجاوز
کرو اوس سے رواہ مسلم

العفو یرجی من بنی آدم فکیف لا یرجی من الرب

حذیفہ کہتی ہین ایک بندہ لایا گیا جسکو اللہ نے مال دیا تہا اوس سے کہا تو نے دنیا مین کیا کام کیا
اور اللہ سے کوئی بات نہین چہپا سکتے ہین اوسنے کہا ای رب تو نے مجہکو مال دیا تہا مین لوگون
سے لین دین کرتا تہا میری عادت درگزر کرنے کی تہی سو مین آسانی کرتا آسودہ پر اور مہلت
دیتا تہا تنگدست کو اللہ تعالی نے فرمایا انا احق بذا منک تجاوز کرو میرے بندے سی عقبہ
بن عامر و ابو مسعود انصاری نے کہا ھکذا سمعناہ من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہی جسنے مہلت دی تنگدست کو یا چہوڑ دیا اوسکو
تو سایہ دیگا اللہ اوسکو دن قیامت کے نیچے سایہ عرش کے جسدن نہوگا سایہ مگر سایہ اوسکا
رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح جابر کہتے ہین حضرت نے مجہسے ایک اونٹ خریدا
پہر مجہکو دام دیے زیادہ متفق علیہ سوید بن قیس کہتے ہین مین اور مخرمہ عبدی ہجر سے کچہہ
کپڑا لائے حضرت نے آکر ہمسے سراویل کا مول کیا میرے پاس ایک وزن کش تہا جو اجرت پر
تولتا تہا حضرت نے کہا تول اور بہاری تول رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث
حسن صحیح

باب بیان فضیلت علم کے

قال تعالیٰ قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون وقال تعالیٰ یرفع الله الذین آمنوا
منکم والذین اوتوا العلم درجات ابن عباس نے کہا للعلماء درجات فوق المؤمنین بسبعمائة
درجة ما بین الدرجتین مسیرة خمسمائة عام وقال تعالیٰ انما یخشی الله من عباده العلماء
وقال تعالیٰ شهد الله انه لا اله الا هو والملائکة واولوا العلم قائما بالقسط اس آیت میں پہلے
اللہ پاک نے اپنا ذکر کیا پھر دوسرا ملائکہ کا پھر تیسرا اہل علم کا غزالی کہتے ہیں وناهیك بهذا
شرفا وفضلا وجلاء ونبلا وقال تعالیٰ قل کفی بالله شهیدا بینی وبینکم ومن عنده علم الکتاب
وقال تعالیٰ الذی عنده علم من الکتاب انا آتیك به اسمین تنبیہ ہے اس بات پر کہ اوسنے اپنا
اقتدار ساتھ قوت علم کے بیان کیا وقال عز وجل وقال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب الله خیر
لمن آمن وعمل صالحا اسمین بیان کیا ہے کہ عظم قدر کا آخرت میں علم سے معلوم ہوتا ہے وقال تعالیٰ
وتلك الامثال نضربها للناس وما یعقلها الا العالمون وقال تعالیٰ ولو ردوه الی الرسول
والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم اپنے حکم کو وقائع میں طرف استنباط علما کے
رد کیا ہے اور اونکے رتبے کو رتبہ انبیا سے کشف حکم خدا میں ملحق فرمایا ہے وقال تعالیٰ یا بنی آدم
قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم وریشا مراد لباس سے علم ہے اور مراد ریش سے یقین
وقال عز وجل ولقد جئناهم بکتاب فصلناه علی علم وقال تعالیٰ فلنقصن علیهم بعلم وقال
تعالیٰ بل هو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم وقال تعالیٰ خلق الانسان علمه البیان
اسمیں تعلیم بیان کو اللہ نے معرض امتنان میں فرمایا ہے معاویہ کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے جس شخص کے ساتھ اللہ ارادہ خیر کا کرتا ہے اوسکو دین میں سمجھ دیتا ہے متفق علیہ
ابن مسعود کا لفظ رفعا یہ ہے حسد نہیں ہے مگر دو شخصوں میں ایک وہ مرد جسکو اللہ نے مال دیا ہے
پھر اوسکو مسلط کیا اوسکے ہلاک کرنے پر حق میں دوسرا وہ مرد جسکو اللہ نے حکمت دی ہے
وہ حکم کرتا ہے اور سکھاتا ہے اوس حکمت کو متفق علیہ مراد حسد سے اس جگہ غبطہ یعنی رشک ہے
کہ مثل اوسکے اپنے لیے بھی تمنا کرے مراد حکمت سے اس جگہ علم سنت وکتاب ہے پھر اگر کسی شخص میں
یہ دونوں وصف مجتمع ہوں کہ وہ عالم بھی ہو اور مالدار بھی اور اپنے مال وکمال میں تابع مرضی
ذوالجلال والجمال بھی ہو تو پھر وہ احق تر ہے ساتھ مزید رشک کے ابو موسی رفعا کہتے ہیں

مثال اوس علم وہدی کی جو اللہ نے مجکو دیکر بھیجا ہے مثال باران کی ہے کہ ایک زمین پر برسا ایک ٹکڑا اوس زمین کا پاکیزہ تھا اوسنے پانی قبول کرکے گھاس اور بہت سا سبزہ اوگایا ایک ٹکڑا سخت تھا اوسنے پانی روک رکھا اللہ نے اوس سے لوگون کو نفع دیا پیا پلایا کھیتی کی ایک اور ٹکڑا تھا اوسکو بھی وہ پانی پہونچا وہ بالکل قاع تھا نہ اوسنے پانی روکا نہ گھاس اوگائی یہ مثال ہی اوس شخص کی جو فقیہ ہوا دین مین اور نفع دیا اوسکو اللہ نے اوس چیز سے جو مجکو دیکر بھیجا تھا اوسنے علم سیکھا اور سکھایا اور مثال ہے اوس شخص کی جسنے سرے ہی سے اسطرف سر نہ اوٹھایا اور اللہ کی ہدایت کو جسکے ساتھ مین بھیجا گیا ہون قبول نکیا متفق علیہ اس حدیث مین زمین کی تین قسمین کین بنسبت قبول باران کے دو قسم کو اچھا ٹھیرایا ایک وہ جو منتفع ہی دوسرے وہ جو نافع ہے پہلی مثال عالم باعمل کی ہے اور دوسری مثال عالم بےعلم کی تیسری قسم کو ناکارہ بتایا وہ مثال ہے جاہل بے علم کی سہل بن سعد کہتے ہین حضرت نے علی بن ابیطالب سے فرمایا واللہ لان یھدی اللہ بك رجلا واحدا خیر لك من حمر النعم متفق علیہ ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہ ہی پہونچاؤ مجسے اگرچہ ایک ہی آیت ہو یعنی حدیث الحدیث رواہ البخاری اس جگہہ اطلاق لفظ آیت کا حدیث پر کیا ہی اسلیے کہ آیت وحدیث دونون کا حکم عمل کرنمین برابر ہے ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اسی طرح آیت قرآن پر اطلاق لفظ حدیث کا آیا ہی قال تعالی ومن اصدق من اللہ حدیثا وقال تعالی وبای حدیث بعدہ یؤمنون یہ دلیل ہے اتحاد کتاب وسنت پر دربارہ وجوب عمل کے ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو شخص چلا ایک راہ مین جستجو کرتا ہی اوسمین علم کی تو آسان کردیتا ہی اللہ بسبب اوسکے راہ طرف جنت کے رواہ مسلم یہ حدیث دلیل ہی جواز سفر پر واسطے طلب علم کے اور اسمین فضیلت ہی طالب العلم کی وقت طلب علم کا مدت تا لحد ہوتا ہی کچھہ مخصوص بزمانہ طفولیت وعہد شباب نہین ہے جو کوئی طلب علم مین تا آخر عمر رہیگا اور اسی طلب مین مرجائیگا انشاء اللہ تعالی بسبب صدق نیت وخلوص طویت کے وہ داخل جنت ہوگا اللھم ارزقنا دوسرا لفظ ابوہریرہ کا رفعاً یہ ہی جسنے بلایا طرف ہدایت کے اوسکو اجر ہے برابر اجر ان لوگون کے جو اوسکے پیرو ہوے کم نہوگا اونکے اجر سے کچھ رواہ مسلم تیسرا لفظ مرفوع یہ ہی ابن آدم جب مرجاتا ہی تو عمل اوسکا منقطع ہوجاتا ہی مگر تین عمل صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے نفع لیا جاے یا وہ ولد صالح جو اوسکے لیے دعا کرے رواہ مسلم چوتھا لفظ سمعوعا یہ ہی دنیا ملعون ہی اور ملعون ہے جو کچھہ دنیا مین ہی مگر ذکر اللہ تعالی کا اور جو قریب اوسکے ہی

اور عالم و متعلم رواه الترمذي وقال حديث حسن نووی نے کہا ہے مراد ہا وا لاہ سے طاعت
خدا ہے انتہی مین کہتا ہون فضل عالم و متعلم و علم مین اگر کوئی آیت و حدیث نہ آتی مگر یہی ایک حدیث
جسمین سوا انکے باقی ساری دنیا اور بعد ذکر و طاعت خدا کے ملعون فرمایا ہے تو کفایت کرتی لیکن بعدہ
بہت سی آیات و حدیث شرف و فضل علم مین آئے ہین و لله الحمد انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو شخص
نکلا طلب علم مین وہ راہ خدا مین ہے جب تک کہ پھر کر آ ے رواه الترمذي وقال حديث حسن
ابو سعید کا لفظ رفعاً یہ ہے سیر نہین ہوتا ہے مومن خیر سے یہانتک کہ منتہی اوسکا جنت ہو رواه الترمذي
وقال حديث حسن اسمین اشارہ ہے طرف طلب علم کے تا موت ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین بزرگی
عالم کی عابد پر مثل میری بزرگی کے ہے تمہارے ادنی شخص پر پھر فرمایا اللہ اور اوسکے فرشتے
اور آسمان و زمین والے یہانتک کہ چیونٹی اپنے بل مین اور مچھلی دعا کرتے ہین اون لوگون کو جو لوگونکو
تعلیم خیر کرتے ہین رواه الترمذي وقال حديث حسن غزالی نے کہا فانظر كيف جعل العلم
مقارنا لدرجة النبوة وكيف حط رتبة العمل المجرد عن العلم وان كان العابد لا يخلو عن علم
بالعبادة التي يواظب عليها ولولاه لم تكن عبادته انتہی اطلاق لفظ خیر کا جسطرح مال پر آتا ہے
اسی طرح علم پر بھی آیا ہے ان دونون کی خیریت اوسی وقت تک ہے کہ اپنے اپنے محل پر صرف مین
آئین ورنہ پھر شر محض ہین ابو الدرداء کا لفظ مسموع مرفوع یون ہے جو شخص چلا ایسی راہ مین کہ
التماس کرتا ہے اوسمین علم کو تو سہل کر دیتا ہے اللہ اوسکے لیے رستہ طرف بہشت کے اور بیشک ملائکہ
بچھاتے ہین پر اپنے براہ رضا واسطے طالب علم کے اور بیشک استغفار کرتے ہین وہ لوگ جو
آسمانون اور زمین مین ہین واسطے عالم کے یہانتک کہ مچھلیان پانی مین اور بزرگی عالم کی عابد
پر مثل بزرگی چاند کے ہے سارے کواکب پر بیشک علما وارث ہین انبیا کے اور انبیا نے
کسیکو وارث دینار و درہم کا نہین کیا ہے اسی علم کا وارث کر گئے ہین سو جسنے لیا اس علم کو اوسنے
لیا پورا حصہ رواه احمد وابو داود والترمذي غزالی نے کہا ہے معلوم انه لا رتبة فوق النبوة ولا
شرف فوق شرف الوراثة لتلك الرتبة یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ مراد اوس علم سے
جسکے یہ فضائل قرآن و حدیث مین آئے ہین علم نبوت و نقل ہے نہ علم فلسفت و عقل وغیرہ جو علم
سوا علم نبوت کے ہے وہ اس فضیلت سے خارج ہے بلکہ سرے سے وہ علم ہی نہین ہے نفس جہل
و عین سفہ ہے ابن مسعود مرفوعاً مسموعاً کہتے ہین سرسبز کرے اللہ اوس شخص کو جسنے سنی ہم سے
کوئی شے پھر پہونچا دیا اوسکو جسطرح پر کہ سنا تھا یعنی بے کم و بیش بہت سے مبلغ ہین جو سامع سے

زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہین رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح مبلغ اس جگہہ
بصیغہ مفعول ہے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہی جو شخص پوچھا گیا کسی علم سے پھر چھپایا اسنے
اوس علم کو یعنی باوجود معلوم ہونے کے تو دن قیامت کو اوسکو آگ کی لگام لگائی جائیگی رواہ
ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن ہمراہ کتمان کے قید سوال کی لگی ہوئی ہی اس سے
معلوم ہوا کہ اگر کتم بوجہ عدم سوال کیا ہی تو مصداق اس وعید کا نہوگا دوسرا لفظ ابوہریرہ کا
مرفوعا یہ ہی جسنے سیکہا کوئی علم اوس علم سے جس سے ذات خدا عزوجل مقصود ہوتی ہی نہین سیکہتا ہے
اوس علم کو مگر اس لیے کہ بسبب اوس علم کے کچہہ سامان دنیا کا ہاتھہ لگے تو نپائیگا وہ شخص ہوا جنت
کی دن قیامت کو رواہ ابوداود باسناد صحیح اسمین مذمت ہی عالم دنیا و عالم سو طالب دنیا کی
جب علم دین سیکہکر دنیا کمائی تو یہ جہل ہوا نہ علم جاہل جنت سے دور رہتا ہے ابن عمرو کہتے ہین حضرت
نے فرمایا ہی اللہ نہین قبض کرتا ہی علم کو یون کہ ایکبارگی چہین لے اوسکو لوگون سے لکن قبض کرتا ہے
علم کو اسطرح کہ علما کو قبض کر لیتا ہی یعنی موت دیتا ہی یہانتک کہ جب کوئی عالم باقی نہین رہتا تو لوگ
جُہال کو سردار بناتے ہین وہ سوال کیے جاتے ہین فتوی دیتے ہین بغیر علم کے آپ بہی گمراہ ہوئے
اورون کو بہی گمراہ کیا متفق علیہ **ف** نووی نے اسیقدر احادیث اس باب مین لکہی
ہین غزالی نے انکے سوا اور اخبار بہی روایت کئی ہین جیسے یہ حدیث دو خصلتین ہین کہ منافق مین
نہین ہوتین حسن سمت و فقہ فی الدین پھر کہا ہی کہ تو اس حدیث مین شک نکر بسبب نفاق بعض فقہاء
زمان کے اسلیے کہ مراد حضرت کی اس فقہ سے وہ نہین ہے جو تو گمان کرتا ہی ادنی درجات فقیہ یہ ہے
کہ آخرت کو دنیا سے بہتر جانے سو جب یہ معرفت صادق و غالب ہو جاتی ہی تو نفاق و ریا سے
بری ہو جاتا ہی یہ بہی فرمایا ہی کہ قیامت کے دن علما کی سیاہی کو شہدا کے خون کے ساتھہ وزن
کرینگے یہ بہی ارشاد کیا ہی کہ عالم کے لیے مَن فی السموات والارض استغفار کرتے ہین واہی منصب
یزید علی منصب من تشتغل ملائکۃ السموات والارض بالاستغفار لہ فھو مشغول بنفسہ
وھم مشغولون بالاستغفار لہ کلام فضل علم و علما مین بیشتر ذیل باب ۲۴۲ گزر چکا ہی اگرچہ ان دونون
ابواب مین کسیقدر تکرار آیات وغیرہا کی ہی لکن خالی از نفع نہین ہے غزالی کہتے ہین حضرت نے
فرمایا ہی جسکو موت آئی اور وہ طلب علم مین تھا تاکہ اوس علم سے اسلام کو زندہ کرے
تو درمیان اوسکے اور درمیان انبیاء کے ایک درجہ ہوگا اللھم ارزقنا ابن عباس نے کہا ہے
ذللت طالبا فعززت مطلوبا ابوالدرداء نے کہا لان اتعلم مسئلۃ احب الی من قیام لیلۃ

شافعی نے کہا طلب العلم افضل من النافلة ابو الدرداء نے کہا من رأی ان الغدو الی طلب العلم لیس بجهاد فقد نقص فی رأیه وعقله حکایت سفیان ثوری عسقلان مین آئے چند روز ٹھیرے کسی انسان نے اونسے کوئی سوال علم کا نکیا کہا میرے لیے کرایہ کرو مین اس شہر سے نکل جاؤن هذا بلد یموت فیه العلم غزالی کہتے ہین یہ بات اونھون نے بطور حرص کے تعلیم و استفادۂ علم پر کہی تھی عطا کہتے ہین مین پاس سعید بن المسیب کے گیا وہ روتے تھے مینے کہا تم کیون روتے ہو کہا لیس احد یسئلنی عن شیٔ بعض نے کہا ہی علما چراغ ہین اپنے زمانون کے ہر عالم ایک چراغ ہے اپنے زمان کا جس سے اہل عصر روشنی حاصل کرتے ہین حسن نے کہا اگر علما نہوتے تو لوگ مثل بہائم کے ہوجاتے یعنی بتعلیم علما حد بہیمیت سی نکلکر حد انسانیت مین آتے ہین غزالی نے کہا ہی اصل سعادت دنیا و آخرت کی یہی علم ہے و لہذا علم افضل اعمال ٹھیرا ہی کیونکہ ثمرہ علم کا قرب ہی رب العالمین سے اور الحاق ہے افق ملائکہ سے اور مقارنت ہی ملاء اعلی کی یہ تو آخرت مین ہوگا رہی دنیا سو اوسمین عز و وقار و نفوذ حکم علی الملوک و لزوم احترام فی الطباع ہے یہانتک کہ اغبیاء ترک و اجلاف عرب اپنی طبیعتون کو توقیر شیوخ پر مجبول پاتے ہین اسلیے کہ وہ مختص بمزید علم ہین جو کہ تجربے سے اونکو حاصل ہوا ہی بلکہ بہائم بطبعها توقیر انسان کی کرتے ہین بسبب اپنی شعور کے ساتھہ تمیز انسان کے بوجہ اوس کمال کے جو درجۂ بہائم سے متجاوز ہے یہ فضیلت علم کی مطلقا ہی پھر یہ فضل باختلاف علوم مختلف ہوتا ہی رتبۂ علیا سیاست ہی انبیاء علیہم السلام کی انکا حکم خاص و عام پر ظاہر و باطن مین جاری ہے رتبۂ ثانیہ سیاست ہی خلفاء و ملوک و سلاطین کی انکا حکم خاصہ و عامہ سب پر جاری ہوتا ہی لیکن فقط ظاہر پر نہ باطن پر رتبۂ ثالثہ علماء باللہ و بالدین کا رتبہ ہی جو ورثۂ انبیا ہین انکا حکم فقط باطن خاصہ پر جاری ہی فہم عوام کا یہ رتبہ نہین ہے کہ انسے استفادہ کرے اور نہ انکو یہ طاقت ہی کہ لوگون کے ظاہر پر کسی امر کے لازم کرنے یا منع کرنے کا تصرف کرسکین رتبۂ رابعہ وعاظ کا رتبہ ہی انکا حکم فقط بواطن عامہ پر چلتا ہے بعد ان چارون صناعات مین اشرف تربعد نبوت کے افادۂ علم و تہذیب ہی نفوس مردم کو اخلاق مذمومہ مہلکہ سے اور ارشاد ہی اونکا طرف اخلاق محمودۂ مسعدہ کے تعلیم سے یہی مراد ہی فانه مرتبة اجل من کون العبد واسطة بین ربه وبین خلقه فی تقریبهم الی الله زلفی وسیاقهم الی جنة المأوی جعلنا الله منهم حدیث مین آیا ہی انما بعثت معلما **ف** علماء کا اختلاف ہی کہ وہ علم جو ہر مسلمان پر فرض ہے کون سا علم ہے اسمین بیس قول ہین ہر علم والے نے اپنے علم کو

علم فرض ٹھیرایا ہی مثلا متکلم نے کہا کہ مراد اوس سے علم کلام ہی اسلیے کہ اس علم سے اللہ کی توحید
دریافت ہوتی ہے اور ذات وصفات کا علم آتا ہی فقہا سے کہا ہمارا علم مراد ہی کیونکہ اس علم کے
حلال حرام کا تمیز اور جائز ناجائز عبادات ومعاملات کا حال معلوم ہوتا ہی صوفیہ نے کہا مراد
ہمارا علم ہے پھر کسی نے کہا مراد علم بحال عبد ومقام عبد عند اللہ ہی اور کسی نے کہا علم با خلاص
وآفات نفس وخطرات شیطان والہام ملائکہ ہی کسی نے کہا علم باطن ہے ابو طالب مکی نے کہا مراد
علم ہر پنج بنیاد اسلام کا ہی غزالی نے کہا مراد علم معاملہ ہے یعنی معلوم کرنا کیفیت عمل واجب کی
سو جو شخص کہ عمل واجب کو جان لیگا اور وقت اوسکے وجوب کا دریافت کرلیگا تو اوسنے علم فرض
کو سیکھہ لیا مفسرین ومحدثین نے کہا ہی کہ مراد علم کتاب وسنت ہی کہ انہین دونون علم سے سارے
علوم آتے ہین میرے نزدیک بھی یہی قول اوضح وارجح ہے اسلیے کہ جسکو علم قرآن وحدیث کا
بخوبی حاصل ہوگیا وہ عالم باللہ اور بالدین ٹھیرا اب سارے علوم شرع اسکے پیٹ مین آگئے
خواہ علم کلام ہو خواہ علم فقہ خواہ علم تصوف ہر چند وہ ان علوم کو مطابق ضوابط ورسوم علماء
کلام وفقہ وتصوف کے نجانے مگر اصول ومہمات ان علوم پر اوسکو بخوبی آگاہی حاصل ہوجاتی ہے
وہ محتاج کسی علم کا نہین رہتا ہی اس علم مین علم معاملہ ومکاشفہ سب کچھہ آجاتا ہی رہا وہ علم جو فرض
کفایہ ہی وہ دو قسم ہے ایک شرعیہ دوسرا غیر شرعیہ شرعیہ سے وہ علم مراد ہی جو انبیاء علیہم السلام
سے حاصل کیا گیا ہی غیر شرعیہ تین قسم ہے محمود مذموم مباح محمود وہ ہی جس سے ارتباط مصالح
امور دنیا کا ہی جیسے طب وحساب وفلاحت وحیاکت وسیاست بلکہ حجامت وخیاطت کیونکہ
اگر شہر ان فنون وصنائع سے خالی ہوگا تو جلد ہلاکت آجائیگی مذموم جیسے علم سحر وطلسمات وعلم
شعبدہ وتلبیسات مباح جیسے علم اشعار غیر سخیفہ یا علم تواریخ اخبار وبلاد اور جو مثل اسکے ہو
باقی رہے علوم شرعیہ سو وہ سب محمود ہین یہ اور بات ہی کہ کسی علم کو دہوکے سے علم شرعی
گمان کرلے اور وہ مذموم ہو سو محمود چار قسم ہے ایک علم اصول اربعہ کتاب وسنت واجماع و
آثار صحابہ اجماع اسلیے اصل ٹھیرا کہ دلیل ہے سنت پر ولہذا تیسرے درجے میں اصل ہوا اسی طرح
آثار دلائل ہین سنت مطہرہ پر کیونکہ صحابہ مشاہد وحی وتنزیل تھے جو احوال اونکو قرائن سے
معلوم ہوتے وہ اور ون کے دیکھنے سے رہ گئے ولہذا علماء نے اقتداء اونکا اور تمسک کرنا
ساتھ اونکے آثار کے قائم رکھا ہی دوسرا علم فروع جو ان اصول سے سمجھا گیا ہی نہ بموجب الفاظ
بلکہ اون معانی کے راہ سے جنپر عقل کو تنبہ ہوا یہ علم دو طرح پر ہے ایک متعلق بمصالح دنیا

جو فقہ کہلاتا ہے اور فقہا اوسکے متکفل ہین پس قسم علماء الدنیا ان علما فقہ سنت اس زمرے سے جدا سمجھے گئے ہین دوسرے متعلق بمصالح آخرت یہ علم ہے ساتھ احوال و اخلاق محمودہ و مذمومہ قلب کے تیسرا علم اون مقدمات کا ہے جو کہ جاری مجری آلات ٹھیرے ہین جیسے علم لغت و نحو کہ آلہ علم کتاب و سنت ہین اگرچہ نفس الامر مین علوم شرعیہ نہین ہین لیکن خوض کرنا انمین بسبب شرع کے لازم آیا ہے کیونکہ آمد اس شریعت کی لغت عرب مین ہوئی ہے اور ظہور کسی شریعت کا بغیر لغت کے نہین ہو سکتا ہے اسلیے سیکھنا لغت کا آلہ فہم شرع ٹھہرا چوتھا علم متممات کا ہے جیسے علم قراءت و علم تفسیر و اصول فقہ و علم سنت یا جیسے متممات آثار و اخبار مثل علم اسماء الرجال و نحوہ کہ یہ سب علوم شرعیہ مجملہ فرض کفایات سکے ہین آسکے بعد غزالی نے وجہ الحاق علم فقہ کی ساتھہ علم دنیا کے اور وجہ الحاق فقہا کی ساتھہ علما دنیا کے لکھی ہے اسجگہہ بسبب غایت ظہور کے حاجت ذکر کرنے تقریر مذکور کی نہین ہے اور اگر ہے تو طرف احیاء العلوم کے رجوع کرنا چاہیے پھر کہا ہے کہ علم آخرت دو قسم ہے ایک علم معاملہ دوسرے علم مکاشفہ علم معاملہ تو وہی معلوم کرنا واجبات کا ہے وقت وجوب پر جسکا متکفل علم فقہ سنت ہے اور اس علم مین کتب مستقلہ موجود و میسر ہین بلا کلفت و محنت رہا علم مکاشفہ سو مراد اوس سے علم باطن ہے یہ علم غایت علوم ہے بعض عارفین نے کہا ہے من لم یکن له نصیب من هذا العلم اخاف علیه سوء الخاتمة و ادنی نصیب منه التصدیق به و تسلیمه لاهله اور بعض نے کہا ہے جس شخص مین دو خصلتین ہونگی اوسکے لیے کوئی شے اس علم سے مفتوح نہوگی بدعت و کبر بعض نے کہا ہے جو کوئی محب دنیا اور مصر علی الهوی ہے وہ متحقق ساتھہ اس علم کے نہین ہوتا ہے باقی علوم کے ساتھہ متحقق ہو جائے تو ہو جائے اقل عقوبت منکر اس علم کی یہ ہے کہ اوسکو کوئی ذائقہ اس علم کا نہین ہوتا ہے حالانکہ یہ علم صدیقین و مقربین کا علم ہے یعنی علم مکاشفہ یہ علم عبارت ہے ایک نور سے جو اندر دل کے وقت تطہیر و تزکیہ قلب کے صفات مذمومہ سے چمکتا ہے اور اس نور سے بہت سے امور منکشف ہو جاتے ہین جنکا پیشتر سے نام سنتا تھا اور اونکے لیے توہم معانی مجملہ غیر متضحہ کا کرتا تھا وہ معانی اسدم واضح ہو جاتے ہین یہانتک کہ معرفت حقیقی ذات و صفات باقیات تامات و افعال و حکمتہای الٰہی کے خلق دنیا و آخرت مین حاصل ہوتی ہے اور وجہ ترتیب آخرت کی دنیا پر دریافت ہو جاتی ہے اور معرفت معنی نبوت و معنی وحی و معنی شیطان اور معنی لفظ ملائکہ و شیاطین کے اور کیفیت معادات شیاطین کے ساتھہ انسان کے اور کیفیت ظہور ملائکہ کی واسطے انبیاء کے اور کیفیت پہونچنے وحی کی انبیاء تک اور

معرفت ملکوت سموات وارض کی اور معرفت قلب کی اور کیفیت تصادم جنود و ملائکہ وشیاطین کی دلمین اور معرفت فرق کی درمیان لمہ ملک ولمہ شیطان کی اور معرفت آخرت وجنت ونار وعذاب قبر وصراط ومیزان وحساب کی میسر آتی ہی اور معنی آیہ اقرأ کتابك کفی بنفسك الیوم علیك حسیبا اور معنی آیہ وان الدار الاخرة لهي الحيوان لو كانوا يعلمون کے اور معنی لقاء اللہ کے اور معنی نظر الی وجہ اللہ کے اور معنی قرب خدا ونزول کے جوار خدا مین اور معنی حصول سعادت کے ساتھہ مرافقت ملاء اعلی کی ومقارنت ملائکہ ونبیین کی اور معنی تفاوت درجات اہل جنان کے معلوم ہوجاتے ہین الی غیر ذالك مما یطول تفصیلہ لوگون کے مقامات معانی ان امور مین بعد تصدیق اصول کے متفرق ہین کوئی انکو امثلہ سمجتا ہی کوئی بعض کو امثلہ اور بعض کو حقائق جانتا ہے کسی کے نزدیک معرفت یہی اعتراف ہی ساتھہ عجز عن المعرفة کے بعض مدعی امور عظیمہ کے ہین معرفت عزوجل مین کوئی کہتا ہی حد معرفت یہی اعتقاد جمیع عوام ہی کہ اللہ موجود عالم قادر سمیع بصیر متکلم ہے ولا سبیل الیہ الا بالریاضة المفصلة في موضعها وبالعلم والتعليم وهذه هي العلوم التي لا تسطر في الكتب ولا يتحدث بها من انعم الله عليه بشيء منها الا مع اهله وهو المشارك فيه على سبيل المذاكرة وبطريق الاسرار والله اعلم **ف** دوسرا علم معاملہ علم ہی احوال قلب کا جیسے صبر شکر خوف رجا رضا زہد تقوی قناعت سخا ومعرفت منت خدا کی جمیع احوال مین اور حسن ظن وحسن خلق وحسن معاشرت وصدق واخلاص یہ حالات دل کے محمودہ ہین معرفت ان حقائق وحدود واسباب احوال کے اکتساب سی حاصل ہوسکتی ہی رہے وہ احوال دل کے جو مذموم ہین وہ خوف فقر وسخط مقدور وغل وحقد وحسد وغش وطلب علو وحب ثنا وحب طول بقا فی الدنیا وکبر وریا وغضب وانفت وعداوت وبغضا وطمع وبخل ورغبت وبذخ واشر وبطر وتعظیم اغنیا واستہانت فقرا وفخر وخیلا وتنافس وسباہات واستکبار عن الحق وخوض فیما لا یعنی وحب کثرت کلام وصلف وتزین للخلق ومداہنت وعجب واشتغال عن عیوب النفس وزوال الحزن عن القلب وخروج خشیت از دل وشدت انتصار للنفس وضعف انتصار للحق اور امن من مکر اللہ واتکال علی الطاعة ومکر وخیانت ومخادعت وطول امل وقسوت وفظاظت وفرح بالدنیا واسف علی فوات الدنیا وانس بمخلوقین ووحشت لفراق المخلوقین وجفا وطیش وعجلت وقلت حیا وقلت رحمت ونحو ذلک ہین یہ احوال اور مثل انکے صفات قلب سے مغارس فواحش ومنابت اعمال محظورہ ہین انکے اضداد اخلاق محمود منبع طاعات

و قربات مین معلوم کرنا حقائق و ثمرات ان امور کا علم آخرت ہی یہ فتوی دینا علما آخرت پر
فرض عین ہوتا ہی سو معرض انسے ہالک ہو جاتا ہی ملکوت ملک الملوک آخرت کے جسطرح کہ
معرض اعمال ظاہرہ سے ہالک ہوتا ہو ساتھ سیف سلاطین دنیا کے بحکم فتوی فقہاء دنیا فقہاء
کی نظر فرض عین مین باضافت صلاح دنیا ہوتی ہے اور یہ باضافت صلاح آخرت ہی
اگر کسی فقیہ سے کوئی معنی ان معانی مین سے پوچھے جائین مثلاً اخلاص یا توکل کا سوال کرین
یا کہین کہ احتراز ریا سے کسطرح کیا جاے تو وہ متوقف ہو جائیگا حالانکہ یہ اوسکا فرض عین تھا
اسکے اہمال مین اوسکا ہلاک آخرت مین ہے اور اگر مسئلہ لعان یا ظہار و سبق و رمی پوچھا جاے
تو تفریعات دقیقہ کے مجلدات لکھ ڈالے کہ اگر سارا زمانہ منقضی ہو جائے تب بھی اوسکی
طرف حاجت نہو بہیات علم دین تلبیس علما سو سے بالکل پرانا ہو گیا ورنہ اہل ورع منجملہ علماء
ظاہر کے سمجھتے تھے واسطے فضل علما باطن و اصحاب قلوب کے امام شافعی سامنے شیبان راعی کے
اسطرح بیٹھتے تھے جیسے کوئی لڑکا مکتب مین بیٹھتا تھا اور پوچھتے کہ اس امر مین کیا کرنا چاہیے اور
اوس امر مین کیا کرنا چاہیے کسی نے کہا تم سا آدمی اس بدوی سے سوال کرتا ہی کہا ان هذا
وفق لما اغفلناه احمد بن حنبل و یحیی بن معین پاس معروف کرخی کے جاتے حالانکہ وہ علم ظاہر
مین برابر انکے نہ تھے اور سوال کیا کرتے اسیلیے کہا ہی کہ علما ظاہر زینت زمین و ملک مین
اور علماء باطن زینت آسمان و ملکوت آسکے بعد غزالی نے علم کلام کو مذموم و بدعت کہا ہی
اور فلسفہ کو علم برا سہا نہین ٹھیرایا بلکہ اوسکے چار جزء بتائے ہین ایک ہندسہ و حساب
یہ دونون مباح ہین دوسرے منطق وہ داخل علم کلام ہے تیسرے الہیات اوسمین بحث
ذات و صفات الہی سے ہوتی ہے سو وہ بھی داخل علم کلام ہے فلاسفہ اس علم مین منفرد
ہین ساتھ ایسے مذاہب کے کہ بعض کفر ہین اور بعض بدعت چوتھے طبیعیات سو بعض طبیعیات
مخالف شرع و دین حق ہین وہ جہل ہے نہ علم اور بعض مین بحث ہی صفات و خواص اجسام
و کیفیت استحالہ و تغیر سے یہ شبیہ نظر اطباء ہے لیکن طب کو اوسپر فضیلت ہی و لو ترك المبتدع
هذيانه لما افتقرنا الى الزيادة على ما عهد في عصر الصحابة **ف** اقسام تقرب الى الله
کے تین ہین علم مجرد یہ علم مکاشفہ ہی عمل مجرد جیسے عدل سلطان مرکب عمل و علم سے یہ علم طریق
آخرت ہی ایسا شخص منجملہ علماء و عمال دونون سکے ہوتا ہی اب تو دیکھ کہ قیامت مین کس
حزب مین ہوگا علماء یا عمال یا دونون مین بہتر تو یہی ہی کہ تحصیل دونون مین ہو

یہ اہم تر ہے اس سے کہ مجرد اشتہار کے لیے مقلد شہیر نے فقہاء سلف جنکے مذاہب کا انتحال
کیا گیا ہی مقلدین نے اونپر ظلم کیا ہی وہ اوس دن سخت انکے خصم ہونگے کیونکہ اونکا مقصود اس
علم سے نہ تھا مگر ذات خدا اونکے احوال جو دیکھے گئے وہ علامات تھے علماء آخرت کی وہ کچھ نرے
اسی کام کے نہ تھے کہ مسائل فقہ بنایا کرین بلکہ بڑا اشتغال اونکا ساتھہ علم قلوب کے تھا سو جس چیز
نے صحابہ کو باوجود فقہاء اور مستقل بعلم الفتوی ہونیکی تدریس و تصنیف سے جدا رکھا اوسی طرح
ان لوگون کو بھی اوس چیز نے تدریس و تصنیف سے باز رکھا یہ کچھہ طعن اونکے حق مین نہین ہے بلکہ
یہ طعن حق مین اون لوگون کے ہے جو منتحل اونکے مذاہب کے ہین اور اعمال و سیر مین مخالف ہین
اونکے بڑے فقہاء کثیر الاتباع مذاہب مین پانچ شخص تھے ایمۂ اربعہ و سفیان ثوری سو ہر ایک انمین
عابد زاہد عالم بعلوم آخرت تھا مصالح خلق مین فقیہ تھے مراد انکی فقہ سے وجہ اللہ تعالی تھا یہ پانچ
خصال ہین فقہاء عصر نے اتباع انکا فقط ایک خصلت مین کیا وہ مبالغہ ہی تفاریع فقہ مین چار
خصال کو چھوڑ دیا اسلیے کہ وہ صالح نہین مگر واسطے آخرت کے اور یہ خصلت واحدہ صالح دنیا
و آخرت ہی اگر اوس سے ارادۂ آخرت کیا جاے سو یارون نے اس ایک خصلت کو لیکر یہ چاہا کہ
اون ائمہ کے مشابہ ہو جائین وھیھات ان تقاس الملوک بالحدادین ہ

جوہر جام جم از طینت کان دگر ست   تو توقع ز گل کوزہ گران میداری

اسکے بعد غزالی نے احوال ائمۂ اربعہ کا بابت علوم آخرت کے لکھا ہے جس سے کہ اونکا علماء آخرت
ہونا بخوبی ثابت ہی پھر کہا ہی فانظر الان فی سیر ھؤلاء الائمة وتامل ان ھذہ الاحوال و
الاقوال والافعال فی الاعراض عن الدنیا ھل یثمرھا مجرد العلم بفروع الفقہ او یثمرھا علم
آخر اعلی واشرف منہ وانظر الی الذین ادعوا الاقتداء بھؤلاء اصدقوا فی دعواھم ام لا
اول احیاء العلوم مین کتاب العلم لکھی ہے لطف مدارج علم کا اوسکے مطالعہ سے ملتا ہی یہ جگہہ متحمل ذکر
جملہ مراتب مذکورہ کی نہین ہے یہان فقط اشارت بشارت ہی یہ مرحلہ بغیر توفیق الہی کے طی نہین
ہوسکتا یہ کتاب ریاض الصالحین نووی رح گویا خاص واسطے معرفت علوم آخرت و مقاصد علم
قلب کے بنائی گئی ہے اگرچہ ابواب علم معاملہ سے بھی خالی نہین ہے اسی وجہ سے اس کتاب مین
ذکر احکام ظاہرہ کا نہین کیا ہی علوم محمودہ و احوال مسعودہ ظاہر و باطن کو لکھا ہی اور بایراد
آیات کریمات و احادیث صحیحات اشارہ طرف مقاصد باطن و صلاح ظاہر کے فرمایا ہی جزاہ اللہ
خیرا شیخ ولی الدین خطیب رحمہ اللہ تعالی نے اکمال فی اسماء الرجال مین انکو منجملہ علماء آخرت کے

شمار کیا ہو اور لکھا ہے کان عالما متوسعا فاضلا فقیها محدثا وکان خشن العیش قانعا بالقوت تارکا للشهوات صاحب عبادة وخوف وکان فی الاباحق ممکیا علی العلم والعمل قدم دمشق فی سنة ولہ تسع عشرة سنة ومات فی رجب سنة ٦٧٦ وعاش خمسا واربعین سنة انتهی حاصلہ امام غزالی کی عمر پچپن سال کی ہوئی تھی جو عمر اس ننگ اسار بزہ کار کی اسوقت ہے نووی کی عمر پینتالیس برس کی ہوئی یہ دس برس نسبت غزالی کے کم جیئے ختم اللہ لنا بالحسنی واذاقنا حلاوة رضوانہ الاسنی والحقنا بالصالحین وجعل لنا لسان صدق فی الاخرین ہم کسی اور کو کیا کہیں جب اپنے حال وقال وفعال پر نظر کرتے ہیں سمجھ میں آتا ہے کہ ہم رتبہ عوام مین بھی اسلاماً وایماناً نہیں ہیں خواص کا کیا ذکر ہے اور عالم ہونیکی کیا فکر اور اس حرف شناسی پر کیا فخر انا للہ کاش ہمکو ہماری ماں نے نہ جنا ہوتا یا ہم کوئی درخت ہوتے کہ لوگ اوسکو کاٹ ڈالتے یا کوئی پتھر ہوتے کہ لوگ اوسکو توڑ ڈالتے مگر انسان نہوتے اگر انسان ہوتے تو بیچ مسلمان ہوتے ملا ہونا صوفی ہونا آسان ہے مسلمان عامل انسان کامل بننا مشکل ہے ہماری ندامت بھی استغفار محتاج ہے ہزار ندامت واستغفار کی ہمارے مونہہ سے توبہ بہت کچھ دعوی نکلتے ہیں لیکن اسی طرح خیال مغفرت کے گزرتے ہیں لکن نہ کوئی فعل تصدیق قول کی اور نہ کوئی قول تحقیق فعل کی کرتا ہے اگر ہماری مغفرت نہوئی تو سگ وخوک ہزار مرتبہ ہمسے بہتر ہیں معہذا ہمکو حکم ہے کہ ہم نومید نہون کہ یہ شیوہ کفار کا ہے اسلیے باوجود کثرت ذنوب کے جنسے آسمان وزمین بھر گیا ہے یہ امید کرتے ہیں کہ مرنے سے پہلے انابت نصیب ہو بنیاد حسن ظن باللہ پر یہ دعا کرتے ہیں رب انت ولیی فی الدنیا والآخرة توفنی مسلما والحقنی بالصالحین باقیات صالحات مین سے ایک تالیف علوم ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ نزدیک رب العلوم کے خالص وصواب ٹہری ہے یا مردود ونامقبول ہوئی اور یہ بھی نہیں معلوم کہ کون کلمہ اوسمین حسب مرضی الہی لکھا گیا اور کس جگہ تعصب وریا ونفاق ونفسانیت وحمیت کا اختلاط ہوا ہے اسلیے ہم اس جگہ ہزار زبان سے بصدق دل تائب ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو بات ہمارے زبان قلم سے خلاف مراد خدا ورسول نکلی ہو یا مصلحت دنیا سے براہ حفظ آبرو وقلم زبان سے صادر ہوئی ہو ہم اوس سے مستغفر ہیں ہر مسلمان پر اوسکا رد کرنا فرض ہے اور حق واضح کا قبول کرنا اور اوسکا ثابت رکھنا واجب ہے ہمارا کام کہدینا تھا ہمنے کہدیا اللهم

اغفر لی وارحمنی وعافنی وبارك لی فی الموت وفیما بعد الموت

والسلام

باب ۱۴۴ بیان مین حمد و شکر خداوند تعالی شانہ کے

قال اللہ تعالی فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون وقال تعالی لئن شکرتم لازیدنکم وقال تعالی وقل الحمد للہ وقال تعالی واخر دعواھم ان الحمد للہ رب العالمین ابوہریرہ کہتے ہین حضرت کے پاس شب معراج مین دو پیالے لائے گئے شراب و دودھ کے اونکی طرف دیکھکر دودھ کا پیالہ لیلیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا الحمد للہ الذی ھداك للفطرۃ اگر تم شراب لیتے تمہاری امت بہک جاتی رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی ہر امر ذی بال جسکو اللہ کی حمد سے شروع نہین کیا جاتا ہی وہ اقطع ہوتا ہی حدیث حسن رواہ ابوداود وغیرہ حدیث ابوموسی بفقدمہ موت ولد عبد و بنا ء بیت الحمد پہلے گزرچکی ہے رواہ الترمذی وحسنہ انس کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ راضی ہوتا ہی بندے سے اس بات پر کہ وہ ایک لقمہ کہاے اللہ کی حمد کرے پانی پیے اوسپر اللہ کی حمد کرے رواہ مسلم

باب ۱۴۵ بیان مین درود بھیجنے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

قال تعالی ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما عمرو بن عاص نے مرفوعا سنکر کہا ہی جسنے درود بھیجی مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار رواہ مسلم ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے فرمایا قریب تر لوگون مین مجھسے دن قیامت کے وہ شخص ہوگا جو مجھپر بہت درود بھیجتا ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن اوس بن اوس کا لفظ رفعا یہ ہی افضل ایام تمہارا دن جمعہ کا ہی سو تم بہت درود بھیجا کرو اوس دن مجھپر تمہاری درود مجھپر عرض کیجاتی ہے الحدیث رواہ ابوداود باسناد صحیح ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین خاک آلودہ ہوناک اوس شخص کی جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور اوسنے مجھپر درود نہ بھیجی رواہ الترمذی وقال حدیث حسن دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی مت ٹھیراو میری قبر کو عید اور درود بھیجو مجھپر تمہاری درود پہونچتی ہی مجھکو جہان کہین تم ہو رواہ ابوداود باسناد صحیح اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ مرقد مطہر منور پر سفر کرکے اجتماع وہجوم نہ کیا جاے یعنی زیارت کے لیے تو آوے لیکن اجتماع کی کثرت نکرے کہ یہ جہل ہے درود ہر جگہ سے کتنی ہی دور کیون نہو پہونچ جاتی ہے تیسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت نے فرمایا نہین ہی کوئی شخص کہ سلام کرے مجھپر لیکن مجھپر دیتا ہے اللہ مجھپر روح میری

یہانتک کہ جواب دیتا ہون مین سلام کا رواہ ابوداود باسناد صحیح اسمین ذکر سلام کا ہی
جسطرح کہ پہلی حدیث مین ذکر درود کا تھا قید قبر منور کی نہین ہی بلکہ جہان سے سلام بھیجے گا
وہ پہونچ جائیگا اور اگر وقت زیارت کے ہنگام ورود مدینہ طیبہ سلام کیا ہی تو وہ بھی بالاولے
جواب سلام کا پائیگا علی مرتضی کا لفظ مرفوع یہ ہی بخیل وہ شخص ہی جسکے پاس میرا ذکر ہوا پہر
اوسنے مجہپر درود نہ بھیجی رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح فضالہ بن عبید کہتے ہین
حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ اپنی نماز مین دعا کرتا ہی اوسنے نہ اللہ کی تحمید کی اور نہ حضرت پر
درود بھیجی فرمایا اسنے جلدی کی پہر اوسکو بلا کر کہا یا کسی اور سے کہا کہ جب تم مین کوئی نماز پڑہے
تو اللہ کی تحمید سے شروع کرے اللہ پر ثنا کرے یعنی تشہد مین پہر نبی پر درود بھیجے پہر دعا
مانگے جو چاہے رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح کعب بن عجرہ کہتے ہین
حضرت پہر نکلے ہمنے کہا ای رسول خدا سلام کرنا آپ پر تو ہمنے سیکہہ لیا ہی اب ہم درود آپ پر
کسطرح بھیجین فرمایا یون کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل
ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی
آل ابراھیم انک حمید مجید متفق علیہ یہی درود نماز مین اندر تشہد کے پڑہا جاتا ہی یہ افضل
صیغ صلوۃ ہی اگر اسکو خارج نماز پڑہے تو سلام بھی زیادہ کرلے **حکایت** بعض سلف نے
کہا ہی مین حدیث لکہتا تھا اور حضرت پر درود بھیجتا نہ سلام مینے آپکو خواب مین دیکہا مجہسے فرمایا
اما تتم الصلوۃ علی فی کتابک پہر اوسکے بعد جب مینے حدیث لکہی صلوۃ وسلام دونون پڑہے
ابو مسعود بدری کا لفظ یہ ہی آئے ہمارے پاس حضرت اور ہم مجلس سعد بن عبادہ مین تہے بشیر
بن سعد نے کہا اللہ نے ہمکو حکم دیا ہی کہ ہم آپ پر درود بھیجین سو کیونکر بھیجین حضرت خاموش رہے
یہانتک کہ ہمنے تمنا کی کہ ہم نہ پوچہتے پہر فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت
علی ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید
اور سلام وہی ہی جو تمکو معلوم ہی رواہ مسلم حدیث ابی حمید ساعدی کا لفظ یون ہی کہا ای رسول خدا
ہم کسطرح آپ پر درود بھیجین فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراھیم
وبارک علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید متفق علیہ
کتاب نزل الابرار مین صیغ ماثورہ درود شریف کے یکجا مع فوائد ومنافع تصلیہ وتسلیم مرقوم ہین
وللہ الحمد **حکایت** ابو الحسن شافعی کہتے ہین مینے حضرت کو خواب مین دیکہا کہا ای رسول خدا

شافعی کو آپ کی طرف سے کیا جزا الی وہ اپنے رسالے مین لکھتے تھے وصلی اللہ علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون فرمایا جزاعنی انہ لا یوقف للحساب سب سے زیادہ درود بھیجنے مین علماء حدیث ہوتے ہین اسلیے کہ ہر حدیث کے بعد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھتے اور پڑھتے ہین یہ انشاء اللہ تعالی سب لوگون سے زیادہ اوسدن قریب حضرت کے ہونگے تمام درود یہ ہی کہ ہمراہ صلوۃ وسلام کے لفظ آل کو بھی سوافق تعلیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ کر لی ورنہ درود ناقص رہیگی اصحاب حدیث سے جو لفظ آلہ فوت ہو گیا ہو حسن ظن یہ ہی کہ وہ زبان سے وقت کتابت وقرارت حدیث کے کہہ لیتے ہونگے نہ لکھنا اس لفظ کا بسبب تعصب خلفاء اسویہ وعباسیہ کے تھا تاکہ اثارت فتن نہو واللہ اعلم فضائل درود کے بیحد وبیحساب ہین یہانتک کہ اگر کوئی اور وظیفہ ودعا نہو تو یہی ایک درود پڑہنا سب کے عوض کفایت کرتا ہی حدیث مین آیا ہی اذا یکفی ہمك ویغفر ذنبك اور بعض اہل اللہ نے فرمایا ہی بہا وجدنا ما وجدنا

باب فضل مین اذکار کے

اس باب مین فضول ہین

فصل فضل ذکر وحث علی الذکر مین

قال تعالی ولذکر اللہ اکبر وقال تعالی فاذکرونی اذکرکم وقال تعالی واذکر ربك فی نفسك تضرعا وخیفۃ ودون الجھر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین وقال تعالی واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون وقال تعالی والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما وقال تعالی یا ایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا وسبحوہ بکرۃ واصیلا والایات فی الباب کثیرۃ معلومۃ غزالی کہتے ہین بعد تلاوت کتاب اللہ عزوجل کے کوئی عبادت جو زبان سے ادا کیجاتی ہی افضل تر ذکر خدا اور رفع حاجات سی طرف خدا کے ساتھہ دعا خالصہ کے نہین ہے ثابت بنانی نے کہا مین جان لیتا ہون کہ میرے رب نے کسوقت مجکو یاد کیا ہے لوگ اس کلمہ سے گھبرا گئے اور کہا تمکو یہ بات کیونکر معلوم ہو جاتی ہے کہا جب مین اوسکو یاد کرتا ہون تو وہ مجکو یاد کرتا ہی وقال تعالی فاذا افضتم من عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام

واذکروه کما ھدٰکم وقال تعالیٰ فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرا وقال تعالیٰ الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبھم وقال تعالیٰ واذا قضیتم الصلوٰة فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبکم ابن عباس نے کہا ای باللیل والنھار فی البر والبحر والسفر والحضر والغنی والفقر والمرض والصحة والسر والعلانیة اور ذم منافقین مین فرمایا ہی ولا یذکرون اللہ الا قلیلا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی دو کلمے ہین ہلکے زبان پر بھاری ترازو مین محبوب رحمٰن کو سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم دوسرا لفظ اسکا یہ ہی مین کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہون تو یہ دوست تر ہی مجکو اوس شے سے جس پر سورج نکلا ہی رواہ مسلم تیسرا لفظ اسکا یہ ہی حضرت نے فرمایا ہی جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر ایک دن مین سو بار اوسکو اجر ہوگا برابر آزاد کرنے دس گردن کے اور لکھے جائینگے واسطے اوسکے سو حسنات اور محو ہونگے اوس سے سو سیئات اور حرز ہوگا اوسکے لیے شیطان سے اوسدن یہانتک کہ شام کرے اور نہ لایا کوئی بہتر اوس سے جو وہ لایا مگر وہ مرد جسنے عمل کیا زیادہ تر اوس سے اور فرمایا جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ ایک دن مین سو بار گر گئے خطایا اوسکے اگرچہ برابر جھاگ دریا کے ہون متفق علیہ حدیث ابو ایوب انصاری مین مرفوعا آیا ہی جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ الیٰ قولہ قدیر دس بار وہ مثل اوسکے ہی جسنے آزاد کیے چار نفس ولد اسمٰعیل سے متفق علیہ ابو ذر کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا خبر دون مین تجکو احب کلام الی اللہ سے بیشک احب کلام الی اللہ سبحان اللہ وبحمدہ ہی رواہ مسلم حدیث ابو مالک اشعری مین فرمایا ہی الحمد للہ ترازو کو بھر دیتا ہی سبحان اللہ والحمد للہ ما بین سموات وارض کو پر کرتے ہین رواہ مسلم سعد بن ابی وقاص کہتے ہین ایک اعرابی نے آکر کہا مجھے ایسا کلام سکھا و جسکو مین کہا کرون فرمایا کہہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ رب العالمین لا حول ولا قوة الا باللہ العزیز الحکیم اوسنے کہا یہ کلمات میرے رب کے لیے ہوے میرے لیے کیا ہی فرمایا کہہ اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی رواہ مسلم ثوبان کہتے ہین حضرت جب نماز سے پھرتے تین بار استغفار کرتے پھر کہتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام اوزاعی سے پوچھا استغفار کیونکر ہے کہا یون کہے استغفر اللہ استغفر اللہ رواہ مسلم اوزاعی ایک راوی ہین اس حدیث کے مغیرہ بن شعبہ کہتے ہین حضرت جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے کہتے لا الٰہ الا اللہ الیٰ قولہ قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع

ذ الجد منك الجد متفق علیه ابن زبیر بعد ہر نماز کے کہتے لا اله الی قوله قدیر لا حول ولا
قوة الا بالله لا اله الا الله ولا نعبد الا ایاه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا الله
مخلصین له الدین ولو کره الکافرون ابن زبیر کہتے ہین حضرت بعد ہر نماز کے تہلیل کرتے رواه
مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین فقرا مہاجرین نے حضرت کے پاس آکر کہا لیگئے مالدار لوگ درجات
علی و نعیم مقیم نماز پڑہتے ہین جیسے ہم نماز پڑہتے ہین روزہ رکہتے ہین جیسے ہم روزہ رکہتے ہین
اونکے پاس مال زائد ہی وہ حج وعمرہ بجا لاتے ہین اور جہاد و تصدق کرتے ہین فرمایا کیا نہ سکھاؤن
مین تمکو وہ چیز جسکے سبب سے پالو تم اپنے سابق کو اور سابق ہوجاؤ تم اپنے من بعد پر اور نہ ہو
کوئی افضل تم سے مگر وہ شخص جو عمل کرے مثل تمہارے کہا ہان اے رسول خدا فرمایا تسبیح تحمید تکبیر کرو
تم پیچہے ہر نماز کے تینتیس تینتیس بار ابو صالح راوی حدیث عن ابی ہریرہ سے پوچہا کیفیت اس ذکر
کی کیا ہی کہا سبحان الله والحمد لله والله اکبر کہے یہانتک کہ یہ سب تینتیس تینتیس بار ہو متفق علیه
مسلم مین زیادہ کیا ہی کہ فقرا مہاجرین پہر کر آئے اور کہا ہمارے اخوان اہل اموال نے سنا جو ہمنے
کیا اونہون نے مثل ہمارے عمل کیا حضرت نے فرمایا ذلك فضل الله یؤتیه من یشاء دوسرا
لفظ انکا رفعا یہ ہی جسنے تسبیح کی الله کی پیچہے ہر نماز کے تینتیس بار اور حمد کی تینتیس بار اور تکبیر کہی تینتیس بار
اور تمام سو پر یون کہا لا اله الی قوله قدیر بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اگرچہ برابر جہاگ دریا کے
ہون رواه مسلم حدیث کعب بن عجرہ مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا معقبات ہین خائب نہین ہوتا
قائل یا فاعل اونکا پیچہے ہر نماز فرض کے تینتیس بار تسبیح تینتیس بار تحمید تینتیس بار تکبیر رواه مسلم سعد بن
ابی وقاص کہتے ہین حضرت تعوذ کرتے تہے پیچہے ہر نماز فرض کے ان کلمات سے اللهم انی اعوذ بك
من الجبن واعوذ بك من ان ارد الی ارذل العمر واعوذ بك من فتنة الدنیا واعوذ بك من
فتنة القبر رواه البخاری معاذ نے کہا حضرت نے میرا ہاتہہ پکڑ کر کہا اے معاذ والله مین تجکو دوست
رکہتا ہون پہر کہا مین تجکو وصیت کرتا ہون کہ نہ چہوڑ تو پیچہے ہر نماز کے کہنا اس دعا کا اللهم اعنی علی
ذکرك وشکرك وحسن عبادتك رواه ابو داود باسناد صحیح حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی
جب تشہد کرے کوئی تم مین تو پناہ مانگے الله کی چار چیزون سے کہے اللهم انی اعوذ بك من عذاب جهنم
ومن عذاب القبر ومن فتنة المحیا والممات ومن شر فتنة المسیح الدجال رواه مسلم علی مرتضی
کہتے ہین حضرت جب نماز کو کہڑے ہوتے آخر دعا جو درمیان تشہد و تسلیم کے پڑہتے یہ تہی اللهم اغفر
لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به منی انت المقدم

وانت المؤخر لا الٰہ الا انت رواہ مسلم عائشہ کہتی ہین حضرت رکوع وسجود مین بہت کہا کرتی سبحانک اللہم
ربنا وبحمدک اللہم اغفرلی متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ رکوع وسجود مین یون کہتی سبوح
قدوس رب الملائکۃ والروح رواہ مسلم حدیث ابن عباس مین فرمایا ہی رکوع مین تعظیم کرو
رب کی اور سجدے مین اجتہاد فی الدعا کرو یہ لائق اسکے ہی کہ قبول ہو رواہ مسلم ابو ہریرہ
مرفوعا کہتی ہین بہت قریب بندہ اپنے رب سے جب ہوتا ہی کہ ساجد ہوتا ہی سو تم بہت دعا کیا کرو
رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی حضرت سجدے مین کہتے تھے اللہم اغفرلی ذنبی کلہ دقہ وجلہ
واولہ واخرہ وعلانیتہ وسرہ رواہ مسلم عائشہ کہتی ہین ایک رات مینے حضرت کو مفقود پایا تجسس کیا دیکھا
تو رکوع یا سجدے مین ہین کہتے ہین سبحانک وبحمدک لا الٰہ الا انت دوسری روایت یہ ہے
میرا ہاتھ آپ کے بطن قدم پر پڑا آپ مسجد مین تھے دونون قدم منتصب تھے کہتے تھے اللہم انی
اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک
انت کما اثنیت علی نفسک رواہ مسلم سعد بن ابی وقاص کہتے ہین ہم پاس حضرت کے تھے فرمایا
کیا عاجز ہی ایک تمہارا اس بات سے کہ کمائے ہر دن ایک ہزار حسنہ ایک سائل نے کہا ہزار حسنہ کس طرح
کمائے فرمایا سو بار تسبیح کرے ہزار حسنہ لکھی جائینگے یا ہزار گناہ محو ہونگے رواہ مسلم ابو ذر کا
لفظ رفعا یہ ہی ثابت ہوتا ہی ہر جوڑ پر ایک تمہارے کے صدقہ ہر تسبیح صدقہ ہی ہر تحمید صدقہ ہی
ہر تہلیل صدقہ ہی ہر تکبیر صدقہ ہی امر بمعروف صدقہ ہی نہی عن المنکر صدقہ ہی اور کافی ہین ان سب
دو رکعت ضحی رواہ مسلم جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا حضرت میرے پاس سے صبح کو باہر گئی جبکہ نماز
صبح پڑھی یہ اپنے سجدہ گاہ مین ہین پھر بعد ضحی کے واپس آئے یہ بدستور بیٹھی تہین فرمایا تو جب سے
اسی حال پر ہی جسپر مین تجھکو چھوڑ گیا ہون کہا ہان فرمایا مینے تیرے بعد چار کلمے تین بار کہے اگر وہ
وزن کیے جائین تیرے قول سے آجکے دن تو بھاری نکلین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضاء
نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ رواہ مسلم دوسری تیسری روایت مین زیادت لفظ سبحان اللہ
اول اور رضا نفسہ وغیرہ مین آئی ہی ابو موسی مرفوعا کہتی ہین مثال اوس شخص کی جو یاد کرتا ہی اپنے رب کو
اور جو یاد نہین کرتا ہی اپنے رب کو مثال زندے ومردے کی ہی رواہ البخاری ابو ہریرہ کا
لفظ مرفوعا یون ہی اللہ تعالی کہتا ہی مین پاس گمان بندے اپنے کے ہون اور مین ہمراہ اوسکے ہون
جبکہ وہ مجھکو یاد کرتا ہی اگر وہ ذکر میرا اپنے جی مین کرتا ہی تو مین بھی ذکر اوسکا اپنے جی مین کرتا ہون
اور اگر وہ ذکر میرا مجمع مین کرتا ہی تو مین بھی ذکر اوسکا مجمع مین کرتا ہون یہ مجمع اوسکے مجمع سے

بہتر ہوتا ہی متفق علیہ دوسرا لفظ انکار فعاًیہ ہی سابق ہو گئے مفردین کہا وہ کون لوگ ہین فرمایا
الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات رواہ مسلم جابر نے مسموعاً مرفوعاً کہا ہی افضل ذکر لا الہ الا اللہ
ہی رواہ الترمذي وقال حدیث حسن عبداللہ بن بسر کہتے ہین ایک مرد نے کہا ای رسول خدا
شرائع اسلام مجہپر کثرت سی ہو گئے ہین مجہی خبر دو ایسی شی کی جسکے ساتہہ مین تشبث کرون فرمایا
لا یزال لسانك رطبا من ذکر اللہ رواہ الترمذي وقال حدیث حسن جابر نے رفعاً کہا ہی
جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ لگایا گیا واسطے اوسکے ایک درخت جنت مین رواہ الترمذي
وقال ھذا حدیث حسن حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہی مینے ابراہیم علیہ السلام کو شب معراج مین
دیکہا مجہسے کہا ای محمد تم اپنی امت کو میرا سلام کہو اور اونکو خبر دو جنت خاک پاک شیرین آب ہی لیکن
بالکل میدان ہی اوسکے درخت یہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہین رواہ
الترمذي وقال حدیث حسن ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہی کیا خبر دون مین تمکو بہتر و پاکیزہ تر
اعمال تمہارے کی نزدیک مالک تمہارے کے اور بلند تر درجات تمہارے مین اور جو بہتر ہی واسطے
تمہارے انفاق زر و سیم سے اور بہتر ہی واسطے تمہارے اس بات سی کہ ملو تم اپنے دشمن سی پہر گردنین
مارو اونکی اور گردنین مارین وہ تمہاری کہا ہان فرمایا ذکر اللہ تعالی کا رواہ الترمذي وقال
الحاکم اسنادہ صحیح سعد بن ابی وقاص کہتے ہین کہ داخل ہوا مین ہمراہ حضرت کے ایک عورت پر
اوسکے سامنے نوٹی یا حصلی رکہی تہی جنسے وہ تسبیح کرتے تہے فرمایا کیا خبر دون مین تمکو سہل تر یا
افضل تر امر کی اس سے وہ یہ ہی سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض
سبحان اللہ عدد ما بین ذلك سبحان اللہ عدد ما ھو خالق واللہ اکبر مثل ذلك والحمد للہ مثل ذلك
ولا الہ الا اللہ مثل ذلك ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلك رواہ الترمذي وقال حدیث حسن
ابو موسی کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا راہ نہ بتاؤن مین تجکو ایک کنز پر کنوز جنت سی مینے کہا ہان
ای رسول خدا فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ف** غزالی رح کہتے ہین اگر تو یہ کہے کہ ذکر اللہ
کا کیا حال ہے کہ باوجود خفت علی اللسان وقلت تعب کے سارے عبادات سی باوجود کثرت
مشقات تعبد کے افضل و انفع ٹہیرا ہی تو جواب اسکا یہ ہی کہ تحقیق اس امر کی بجز علم مکاشفہ کے لائق
نہین ہاں وبقدر تحقیق جسکا ذکر علم معاملہ مین ہو سکتا ہی یہ ہی کہ موثر نافع وہ ذکر ہوتا ہی جو علی الدوام
ہمراہ حضور قلب کے ہو رہا وہ ذکر جو نری زبان سے ہی اور دل لہو مین پڑا ہی اوسکا نفع بہت قلیل
ہی اسپر احادیث بہی دلیل ہین ۵

زبان ورذکرو دل در فکر خانہ چہ حاصل زین نماز پنجگانہ

اسی طرح جو ذکر ہمراہ حضور قلب کے ایک لحظہ ہوتا ہی او رپہر اللہ تعالی سے غفلت ہمراہ اشتغال بالدنیا کے رہتی ہی وہ ذکر بہی قلیل الجدوی ہی بلکہ حضور قلب کا ہمراہ اللہ کے علی الدوام یا اکثر اوقات مین مقدم ہی عبادات پر بلکہ سارے عبادات کو ایسی ذکر سے ایک طرح کا شرف حاصل ہوتا ہی اور یہ ذکر غایت ثمرہ ہی عبادات عملیہ کا ذکر کے لیے ایک اول و آخر ہوتا ہی اول اوسکا موجب انس و حب کا ہوتا ہی اور اوسکے آخر کو انس و حب واجب کر دیتا ہی سو یہی انس و حب مطلوب ہو مرید بدایت امر مین کبہی بتکلف اپنی دل و زبان کو وسواس سے طرف ذکر اللہ کے پہیرتا ہی پہر اگر موفق ہمداوست ہوا تو مانوس بذکر ہو جاتا ہی اور اوسکے دل مین حب مذکور جم جاتا ہی پہر وہ اوس سے صبر نہین کر سکتا الی آخر ما قال ۴

فصل بیان مین ذکر خدا کی کہڑی بیٹہی لیٹی حدث و جنابت و حیض مین مگر قرآن کہ اوسکا پڑہنا جنب و حائض کو درست نہین ہے

قال تعالی ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم عائشہ کہتی ہین حضرت ذکر کرتے تھے اللہ کا ہر حین مین رواہ مسلم یعنی ہر وقت و ہر دم ابن عباس نے رفعا کہا ہی اگر آئے کوئی تم مین کا پاس اپنے اہل کے اور کہے بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پہر اونہین کو کوئی بچہ پیدا ہونیوالا ہو تو ضرر نہ دیگا اوسکو شیطان ۴

فصل وقت سونے اور جاگنے کی کیا کہے

حذیفہ و ابو ذر کہتے ہین حضرت جب اپنی بستر پر جاتے کہتے باسمک اللہم احیی واموت جب جاگتے کہتے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور رواہ البخاری ۴

فصل فضل مین حلق ذکر کا اور بیان مین ملازمت حلق کی اور نہی مین اوسکی مفارقت سی بغیر عذر کے

قال تعالی واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ ولا تعد عیناک عنہم حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی اللہ کے فرشتے ہین پہرتے ہین راہون مین جستجو کرتے ہین

اہل ذکر کی پھر جب کسی قوم کو ذکر خدا کرتے ہوے پاتے ہین ایک دوسرے کو پکارتے ہین آؤ اپنے کام کو پھر اون لوگون کو اپنے پرون سے آسمان دنیا تک چھپا لیتے ہین اللہ ونسی پوچھتا ہے حالانکہ دانا تر ہے میرے بندے کیا کہتے ہین یہ کہتے ہین کہ وہ تیری تسبیح تکبیر تحمید تمجید کرتے ہین اللہ فرماتا ہی کیا اونہون نے مجھے دیکھا ہی کہتے ہین نہین اللہ فرماتا ہی اگر دیکھین تو کیا ہو یہ کہتی ہین اگر وہ تجھکو دیکھہ پائین تو اور بہی زیادہ تیری عبادت و تمجید و تحمید و تسبیح کرین فرماتا ہے وہ کیا مانگتے ہین یہ کہتے ہین جنت فرماتا ہی کیا اونہون نے جنت کو دیکھا ہی کہتی ہین لا واللہ ای رب نہین دیکھا فرماتا ہی بہلا اگر اوسکو دیکھین تو کیا ہو یہ کہتے ہین وہ اور بہی زیادہ شدید الحرص و شدید الطلب ہو جائین اور خوب ہی اوسمین رغبت کرین فرماتا ہی وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہین یہ کہتے ہین آگ سے فرماتا ہی کیا اونہون نے آگ کو دیکھا ہی یہ کہتی ہین نہین دیکھا ہی فرماتا ہے کیا ہو اگر وہ اوسکو دیکھین یہ کہتی ہین اگر وہ اوسکو دیکھہ پائین تو اور بہی زیادہ شدید الفرار ہون خوب ہی ڈرین اللہ فرماتا ہی فاشهدکم انی قد غفرت لهم حضرت نے کہا ایک فرشتہ ملائکہ مین سے کہتا ہی اونمین فلان شخص تہا جو اونمین سے نہین ہے وہ تو کسی کام کو آگیا تہا اللہ تعالی کہتا ہی هم الجلساء لا یشقی بهم جلیسهم متفق علیہ مسلم کا لفظ ابو ہریرہ سی مرفوعا یہ ہی اللہ کے فرشتے ہین سیر کرتے پہرتے صاحب فضیلت جستجو کرتے ہین مجالس ذکر کی جب کسی مجلس کو پاتی ہین کہ وہان ذکر ہوتا ہی تو ہمراہ اونکے بیٹھہ جاتے ہین اور بعض بعض کو اپنی پرون سے گھیر لیتے ہین یہانتک کہ یہان سے آسمان دنیا تک بہر جاتا ہی پہر جب جدا ہوتے ہین تو آسمان پر چڑہ جاتی ہین اللہ عزوجل اون سے سوال کرتا ہی کہ تم کہان سے آے وہ کہتے ہین ہم پاس سے تیرے بندو کے جو زمین مین ہین آئے ہین وہ تیری تسبیح تکبیر تہلیل تحمید کرتے ہین اور تجھسے مانگتے ہین کہا کیا مانگتے ہین کہتے ہین جنت فرماتا ہی کیا اونہون نے میری جنت دیکھی ہی یہ کہتے ہین نہین فرماتا ہے کیا ہو اگر میری جنت کو دیکھین پہر یہ کہتے ہین وہ پناہ چاہتے ہین تجھسے فرماتا ہی کس چیز سے پناہ چاہتے ہین کہا تیری آگ سی فرماتا ہی کیا اونہون نے میری نار دیکھی ہی یہ کہتی ہین نہین فرماتا ہے کیا حال ہو اگر وہ میری نار کو دیکھین یہ کہتے ہین وہ استغفار کرتے ہین تجھسے فرماتا ہی قد غفرت لهم فاعطیتهم ما سألوا واجرتهم مما استجاروا یہ کہتے ہین ای رب اونمین فلان بندہ بڑا خطاوار ہی اوسکا تو فقط گزر ہوا تہا وہ اونکے پاس بیٹھہ گیا اللہ تعالی فرماتا ہی وله غفرت هم القوم لا یشقی بهم جلیسهم مین کہتا ہون کہ جب جلیس اہل ذکر و علم بخشدیے جاتے ہین تو جلساء حضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم بالاولی مغفور ہونگے جو کوئی حق مین کسی صحابی کے بدگمان یا بدزبان ہو وہ شقی ہے نہ سعید یہ ذکر جسطرح شامل ہو ذکر تسبیح وتہلیل وتحمید وغیرہا کو اسی طرح شامل ہے درس وقرات علم تفسیر وعلم سنن کو بعض اخبار مین اسکی صراحت بھی آئی ہے ۔ دوسرا لفظ ابو ہریرہ وابو سعید کا مرفوعا یون ہے نہین بیٹھتی کوئی قوم کہ ذکر کرے اللہ کا لیکن گھیر لیتے ہین اونکو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے اونکو رحمت اور اوترتا ہے اونپر سکینہ اور یاد کرتا ہے اللہ اونکو اون لوگون مین جو پاس اوسکے ہین رواہ مسلم حارث بن عوف کہتے ہین ایک بار حضرت مسجد مین بیٹھے تھے اور لوگ آپ کے ساتھ تھے اتنے مین تین نفر آئے دو نے توجہ طرف حضرت کے کی اور ایک چلا گیا اون دو مین ایک حلقے مین شگاف پاکر بیٹھ گیا اور دوسرا پیچھے حلقے کے بیٹھا تیسرا پشت پھیر کر چلدیا جب حضرت فارغ ہوئے فرمایا کیا خبر ندون مین تمکو ان ہر سہ نفر کی ایک نے جگہہ پکڑی طرف اللہ کے اللہ نے اوسکو جگہہ دی دوسرے نے شرم کی اللہ اوس سے شرمایا تیسرے نے اعراض کیا اللہ نے اوس سے اعراض کیا متفق علیہ معاویہ کہتے ہین حضرت ایک حلقۂ اصحاب پر آئے پوچھا تم کیون بیٹھے ہو کہا ہم بیٹھے ہین اللہ کا ذکر کرتے ہین اور اوسکی حمد بجالاتے ہین اس بات پر کہ ہمکو راہ اسلام کی دکھائی اور ہمپر احسان فرمایا کہا اللہ کی سوگند ہے کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو مینے تم سے حلف براہ تہمت نہین لیا ہے ولکن جبریل علیہ السلام آئے مجھے خبر کی کہ اللہ تعالی مباہات کرتا ہے ساتھ تمہارے فرشتون پر رواہ مسلم

فصل بیان مین ذکر صبح وشام کے

قال تعالی واذکر ربك فی نفسك تضرعا وخیفة ودون الجهر من القول بالغدو والآصال ولا تكن من الغافلین اہل لغت نے کہا ہے آصال جمع ہے اصیل کی اصیل کہتے ہین مابین عصر ومغرب کو وقال تعالی وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها وقال تعالی فی بیوت اذن الله ان ترفع ویذكر فیها اسمه یسبح له فیها بالغدو والآصال رجال لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذكر الله وقال تعالی انا سخرنا الجبال معه یسبحن بالعشی والاشراق ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنے کہا صبح وشام سبحان الله وبحمده سو بار نہ لائیگا کوئی دن قیامت کو بہتر اوس سے جو وہ لایا مگر جسنے مثل اوسکے یا زیادہ اوس سے کہا رواہ مسلم دوسرا لفظ الحکایہ ہے ایک آدمی نے کہا ای رسول خدا آج کی رات ایک بچھو نے مجھے ڈنک مارا مینے سخت ایذا پائی فرمایا اگر تو وقت

شام کے یون کہتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو کچہ ضرر نکرتا رواہ مسلم تیسرا لفظ یہ ہی کہ حضرت وقت صبح کے کہتے اللہم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیی وبک نموت والیک النشور رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن چوتہا لفظ یہ ہی ابوبکر صدیق نے کہا مجہو حکم فرمائیے ایسے کلمات کا جو مین کہا کرون صبح وشام فرمایا کہہ اللہم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ رب کل شیٔ وملیکہ اشہد ان لا الہ الا انت اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکہ فرمایا انکو صبح وشام اور وقت بستر پر جانے کے کہا کر رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح حدیث ابن مسعود مین آیا ہی حضرت جب شام ہوتی کہتے امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الی قولہ قدیر رب اسألک ما فی ہذہ اللیلۃ وخیر ما بعدہا رب اعوذ بک من الکسل وسوء الکبر رب اعوذ بک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر اور جب صبح ہوتی تو بہی اسی طرح کہتے اصبحنا واصبح الملک للہ رواہ مسلم عبداللہ بن خبیب کا لفظ یہ ہی حضرت نے مجہسے فرمایا پڑہ قل ہو اللہ احد ومعوذتین شام و صبح تین بار کفایت کریگا تجہکو ہر شے سے رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح حدیث عثمان رضی اللہ عنہ مین فرمایا ہی نہین ہے کوئی بندہ جو کہے ہر صبح یوم وشام شب کو بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم لکن ضرر نکریگی اوسکو کوئی شی رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح

فصل سوتے وقت کیا کہے

قال تعالی الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم حذیفہ وابوذر کہتے ہین حضرت جب بستر پر آتے کہتے باسمک اللہم احیی واموت رواہ البخاری علی مرتضی کہتے ہین حضرت نے مجہسے اور فاطمہ سے کہا جب تم اپنے بسترون پر جاو تو تکبیر تسبیح تحمید تینتیس تینتیس بار کہو دوسری روایت مین تکبیر ۳۴ بار اور ایک روایت مین تسبیح ۳۴ بار آئی ہی متفق علیہ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا کہ جب کوئی تم مین اپنے بستر پر آئے تو اوسکو جاہئیے کہ پلّہ ازار سے جہاڑ لے وہ نہین جانتا کہ اوسکی پیچہے کون آیا تہا پہر کہے باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت نفسی فارحمہا وان ارسلتہا فاحفظہا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین متفق علیہ عائشہ کہتی ہین حضرت جب بستر پر آتے دونون ہاتہون مین پہونکتے اور معوذات پڑہتے اور بدن پر ہاتہہ پہیرتے متفق علیہ دوسری روایت

مین پڑھنا قل ہو اللہ اور ہر دو قل اعوذ کا آیا ہی پھر کہا ہی کہ جہان تک بدن پر ہاتھ پہونچ سکتا
وہان تک پھیرتے اور شروع سر و چہرہ اور سامنے کے بدن سے کرتے یہ بات تین بار کرتے
متفق علیہ برا ابن عازب کہتے ہین مجھسے فرمایا تو جب بستر پر جاسے تو نماز کا سا وضو کر پھر داہنی
جانب لیٹ اور کہہ اللهم اسلمت نفسي اليك وفوضت امري اليك والجأت ظهري اليك
رغبة ورهبة اليك لا ملجأ ولا منجأ منك الا اليك امنت بكتابك الذي انزلت و
نبيك الذي ارسلت پھر فرمایا اگر تو مرا تو فطرت پر مریگا انکو سب کے پیچھے کہہ متفق علیہ انس
کہتے ہین حضرت جب بستر پر آتے کہتے الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وكفانا واوانا فكم ممن لا كافي
له ولا مؤوي رواه مسلم حذیفہ کا لفظ یہ ہی حضرت جب ارادہ سونیکا کرتے دست راست
نیچے رخسار کے رکھکر کہتے اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك رواه الترمذي وقال حديث
حسن و رواه ابو داود وزاد كان يقول ثلث مرات

باب ۱۴۷ بیان مین دعوات کے

اس باب مین فصول ہین قال تعالى ادعوني استجب لكم وقال تعالى ادعوا ربكم تضرعا وخفية
انه لا يحب المعتدين وقال تعالى واذا سألك عبادي عني فاني قريب اجيب دعوة الداع اذا
دعان وقال تعالى امن يجيب المضطر اذا دعاه ويكشف السوء الاية حديث نعمان بن بشیر مین آیا ہی
دعا عبادت ہی رواه ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح عائشہ کہتی ہین حضرت
جوامع دعا کو دوست رکہتے تھے ما سوا کو چھوڑتے رواه ابو داود باسناد جید انس نے کہا
اکثر دعا حضرت کی یہ تھی اللهم اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار
متفق علیہ مسلم نے کہا انس جب دعا کرتے تو یہی دعا کرتے یا جب کوئی دعا مانگتے تو اوس مین یہ
دعا بھی پڑھتے ہین ابن مسعود کہتے ہین حضرت کہتے تھے اللهم اني اسألك الهدى والتقى والعفاف
والغنى رواه مسلم طارق بن اشیم نے کہا ہی جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو حضرت اوسکو نماز سکہاتے
پھر حکم کرتے کہ یہ دعا کیا کرا اللهم اغفر لي وارحمني واهدني وعافني وارزقني رواه مسلم
دوسرا لفظ طارق کا مسموعا یہ ہی کہ ایک مرد نے آکر کہا مین کیا کہون جب اپنے رب سے کچھ مانگون
فرمایا کہہ اللهم الخ فان هؤلاء تجمع لك خير دنياك واخرتك ابن عمرو کا لفظ رفعا یون ہی حضرت
نے کہا اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا على طاعتك رواه مسلم ابو ہریرہ کہتے ہین

حضرت نے فرمایا ہی پناہ مانگو تم اللہ کے جہد بلا و درک شقا و سوء قضا شماتت اعدا سے متفق
علیہ دوسرا لفظ الحکایہ ہی کہ حضرت کہتے تھے اللھم اصلح دینی الذي ھو عصمة امري واصلح لي
دنیاي التي فیھا معاشي واصلح لي اٰخرتي التي فیھا معادي واجعل الحیاة زیادة لي في
کل خیر واجعل الموت راحة لي من کل شر رواہ مسلم علی مرتضی کہتے ہین حضرت نے مجھسے
فرمایا تو کہہ اللھم اھدني وسددني دوسری روایت یون ہی اللھم اني اسألك الھدی والسداد
رواہ مسلم انس کہتے ہین حضرت یون کہا کرتے تے اللھم اني اعوذ بك من العجز والکسل
والجبن والھرم والبخل واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المحیا والممات
دوسری روایت مین ہے وضلع الدین وغلبة الرجال رواہ مسلم ابو بکر صدیق نے
حضرت سے کہا تہا مجھے ایسی دعا سکہا ؤ جو مین نماز مین پڑہا کرون فرمایا کہہ اللھم اني ظلمت نفسي
ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني انك انت
الغفور الرحیم دوسری روایت مین ہے اپنے گھر مین پڑہا کرون کثیرا بثا مثلثہ وبا موحدہ
دونون طرح روایت ہی ابو موسی کہتے ہین حضرت یہ دعا کیا کرتے تھے اللھم اغفر لي خطیئتي
وجھلي واسرافي في امري وما انت اعلم به مني اللھم اغفر لي جدي وھزلي وخطائي وعمدي
وکل ذلك عندي اللھم اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما
انت اعلم به مني انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت وانت علی کل شئ قدیر متفق علیه
عائشہ نے کہا حضرت اپنی دعا مین کہتے تھے اللھم اني اعوذ بك من شر ما عملت ومن شر
ما لم اعمل رواہ مسلم ابن عمر نے کہا حضرت کی دعا یہ تہی اللھم اني اعوذ بك من زوال
نعمتك وتحول عافیتك وفجاءة نقمتك وجمیع سخطك رواہ مسلم زید بن ارقم نے کہا
حضرت یہ دعا کرتے تے اللھم اني اعوذ بك من العجز والکسل والجبن والبخل والھرم و
عذاب القبر اللھم اٰت نفسي تقواھا وزکھا انت خیر من زکاھا انت ولیھا ومولاھا
اللھم اني اعوذ بك من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا
یستجاب رواہ مسلم ابن عباس نے کہا حضرت یون کہتے تھے اللھم لك اسلمت وبك اٰمنت
وعلیك توکلت والیك انبت وبك خاصمت والیك حاکمت فاغفر لي ما قدمت وما
اخرت وما اسررت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت بعض روایت نے
اتنا اور زیادہ کیا ہی ولا حول ولا قوة الا بالله متفق علیه عائشہ کہتی ہین حضرت ان کلمات سے

دعا کرتے تھے اللھم انی اعوذ بك من فتنة النار وعذاب النار ومن شر الغنى والفقر رواه
ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح وهذا لفظ ابي داود حديث قطبة بن مالک مین
رفعا یہ دعا آئی ہے اللھم اني اعوذ بك من منكرات الاخلاق والاعمال والاهواء رواه الترمذي
وقال حديث حسن شكل بن حمید نے کہا ای رسول خدا مجھی کوئی دعا سکھاؤ فرمایا کہہ اللھم اني
اعوذ بك من شر سمعي ومن شر بصري ومن شر لساني ومن شر قلبي ومن شر منيي رواه
ابو داود والترمذي وقال حديث حسن انس کا لفظ یہ ہے حضرت کہتے تھے اللھم اني اعوذ بك
من البرص والجنون والجذام وسيئ الاسقام رواه ابو داود باسناد صحيح ابو ہریرہ نے کہا
حضرت یون کہتے تھے اللھم اني اعوذ بك من الجوع فانه بئس الضجيع واعوذ بك من الخيانة
فانها بئست البطانة رواه ابو داود باسناد صحيح حديث علی مین آیا ہے کہ ایک مکاتب کو واسطے
ادای قرض کے یہ دعا سکھائی فرمایا اگر برابر پہاڑ کے تجھپر دین ہوگا تو اللہ اوسکو تجھسی ادا کردیگا
اللھم اكفني بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عمن سواك رواه الترمذي وقال حديث
حسن عمران بن حصین کہتے ہین حضرت نے میرے باپ حصین کو یہ دو کلمے سکھائے کہ دعا کری
ساتھ اونکے اللھم الهمني رشدي واعذني من شر نفسي رواه الترمذي وقال حديث حسن
عباس بن عبد المطلب نے کہا ای رسول خدا مجھی ایسی شی سکھاؤ جو مین اللہ سے مانگون فرمایا مانگ
اللہ سے عافیت تین دن کی بعد پھر جاکر کہا فرمایا ای عم رسول اللہ مانگو اللہ سے عافیت دنیا و
آخرت مین رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح شہر بن حوشب نے ام سلمہ سے پوچھا اکثر
دعا حضرت کی جب وہ تمھارے پاس ہوتے کیا تھی کہا یا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك
رواه الترمذي وقال حديث حسن ابو الدرداء کہتے ہین حضرت نے فرمایا دعا داؤد علیہ السلام
کی یہ تھی اللھم اني اسألك حبك وحب من يحبك والعمل الذي يبلغني الى حبك اللھم اجعل
حبك احب الي من نفسي واهلي ومن الماء البارد رواه الترمذي وقال
حديث حسن انس فرماتے ہین لازم پکڑو یا ذا الجلال والاكرام کو رواه الترمذي ورواه
النسائي من رواية ربيعة بن عامر الصحابي قال الحاكم حديث صحيح ابو امامہ کہتے ہین حضرت نے
بہت سی دعا کی ہمین کچھ اوسمین سے یاد نرہا فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تمکو وہ جو جامع ہوان سب کو
تو کہہ اللھم اني اسألك من خير ما سألك منه نبيك محمد صلى الله عليه وآله وسلم ونعوذ بك
من شر ما استعاذ لك منه نبيك محمد صلى الله عليه وآله وسلم وانت المستعان وعليك البلاغ

ولاحول ولاقوة الا باللہ رواہ الترمذي وقال حديث حسن ابن مسعود کہتے ہیں ایک دعا حضرت کی یہ بھی تھی اللھم اني اسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والسلامة من كل اثم والغنيمة من كل بر والفوز بالجنة والنجاة من النار رواہ الحاکم وقال حديث صحيح على شرط مسلم

فصل فضل دعا ء ظہر الغيب میں

قال تعالی والذين جاؤا من بعدهم يقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان وقال تعالی واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات وقال تعالی اخبارا عن ابراہیم علیہ السلام رب اغفرلي ولوالدي وللمؤمنين يوم يقوم الحساب ابو الدرداء نے مرفوعا کہا ہے نہیں ہے کوئی بندہ مسلمان جو دعا کرے واسطے اپنے بھائی کے پس پشت اوسکے لکن فرشتہ کہتا ہے ولك بمثل رواہ مسلم دوسرے لفظ انکا مرفوعا یہ ہے دعا مرد مسلمان کے واسطے اپنے بھائی کے پس پشت قبول ہوتی ہے نزدیک اوسکے سر کے ایک فرشتہ موکل ہے جب یہ دعاے خیر کرتا ہے واسطے اپنے بھائی کے وہ فرشتہ کہتا ہے ولك بمثل رواہ مسلم

فصل مسائل دعا میں

اسامہ بن زید نے رفعا کہا ہے جسکے ساتھ کوئی احسان کیا گیا اوسنے کہا جزاك اللہ خیرا تو مبالغہ کیا ثنا میں رواہ الترمذي وقال حديث حسن صحيح جابر نے کہا حضرت نے فرمایا ہے تم بد دعا نکرو اپنی جان پر اور نہ اپنی اولاد پر اور نہ اپنے مال پر کہیں موافق نہو جاؤ تم ابعد سے ایسی ساعت کو کہ اوسمیں کچھ مانگا جاتا ہے اور وہ قبول ہو جائے واسطے تمہارے رواہ مسلم ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے قبول ہوتی ہے دعا ایک تمہارے کی جب تک کہ وہ جلدی نہیں کرتا ہے اور نہیں کہتا ہے کہ میں نے دعا کی اپنے رب سے اوسنے قبول نہیں کی متفق علیہ مسلم کی روایت یوں ہے ہمیشہ قبول ہوتی ہے دعا جب تک کہ نہ مانگے کوئی گناہ یا قطیعت رحم اور جلدی نکرے کہا اے رسول خدا جلدی کرنا کیا ہے فرمایا کہے قد دعوت ربي فلم يستجب لي متفق علیہ دوسری روایت یوں ہے فيستحسر عند ذلك ويدع الدعاء یعنی تھک کر دعا کرنا چھوڑ دے ابو امامہ کہتے ہیں

حضرت سے کہا کون دعا زیادہ سنی جاتی ہے فرمایا جوف شب آخر مین اور پیچھے نمازہای فرض کے
رواہ الترمذي وقال حدیث حسن عبادہ بن صامت کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی نہین ہی زمین
پر کوئی مسلمان جو دعا کرے اللہ سے کوئی دعا لکن دیتا ہی اللہ اوسکو وہ یا پھیر دیتا ہی اوس سے
مثل اوسکے سوء کو جبکہ داعی باثم یا قطیعت رحم نہو ایک مرد نے قوم مین سے کہا اب ہم بہت سی
دعا کرینگے فرمایا بہت سی دعا کرو رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح رواہ الحاکم من
روایة ابي سعید وزاد او یدخر له من الاجر مثلها ابن عباس کہتے ہین حضرت وقت کرب کے
کہتے تھے لا اله الا الله العظیم الحلیم لا اله الا الله رب العرش العظیم لا اله الا الله رب السموات
ورب الارض ورب العرش الکریم متفق علیه **ف** ابواب علم کے اور الفاظ ماثورہ دعا کے
اور مسائل دعوات کے بحساب بین کتب مستقلہ اس باب مین سلف وخلف نے لکھی ہین کتاب
نزل الابرار اس فن مین اجمع مؤلفات وانفع مصنفات ہی اس جگہ کلام غزالی رحمه اللہ تعالی متعلق
دعوات نقل کیا جاتا ہی فضیلت دعا مین اللہ تعالی نے فرمایا ہی قال ربکم ادعوني استجب لکم ان
الذین یستکبرون عن عبادتي سیدخلون جهنم داخرین وقال تعالی قل ادعوا الله او
ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فله الاسماء الحسنى اور حدیث مین دعا کو مخ عبادت کہا ہی اور فرمایا ہے
کوئی شی اکرم علی اللہ دعا سے نہین ہی آداب دعا کے یہ ہین کہ وقت شریف کو تاکے جیسے روز
عرفہ و رمضان و روز جمعہ اور وقت سحر کو ساعات شب سی قال تعالی وبالاسحار هم یستغفرون
اور حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ہر رات ثلث آخر شب مین آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہی اور کہتا ہے
من یسألني فاعطیه من یستغفرني فاغفرله یہ ایک ادب ہوا دوسرا ادب یہ ہی کہ احوال شریفہ
کو غنیمت جانے جیسے وقت زحف صفوف و نزول غیث واقامت نماز فرض اور درمیان اذان
واقامت وصوم وحالت سجدہ تیسرا ادب یہ ہی کہ رو بقبلہ ہو کر دعا کرے اور ہاتھ اتنے اونچے
کرے کہ سفیدی بغل کی نظر آئے چوتھا ادب یہ ہی کہ آواز پست رکھے درمیان مخافت وجہر کے
قال تعالی ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها اي بدعائك وابتغ بین ذلك سبیلا وقال تعالی
اذ نادی ربه نداء خفیا وقال تعالی وادعوا ربکم تضرعا وخفیة پانچوان ادب یہ ہی کہ دعا مین
تکلف سجع نہ کرے کہ یہ اعتدا ہی اور اللہ معتدین کو دوست نہین رکھتا ہی بعض نے کہا مراد اس اعتدا سے
تکلف اسجاع ہی اولی یہ ہی کہ دعوات ماثورہ سے تجاوز نکرے کیونکہ ہر کسی کو اچھی طرح دعا کرنا نہین
آتا ہی معاذ نے کہا علماء سے جنت مین بھی کام پڑیگا اہل جنت نجانینگی کہ کسطرح تمنا کرین آخر علماء

سے سیکھین گے کہتے ہین علماء وابدال دعا مین سات کلمات سی زیادہ نہین کرستے تھے آخر سورہ
بقر شاہد ہی اس بات پر اللہ نے کسی جگہہ قرآن مین ادعیہ عباد کو زیادہ سات کلمات سی ذکر نہین کیا ہے
مراد سجع سے تکلف کلام ہی اور جو بلا ساختہ ہو اوسکا کچہہ ڈر نہین ہے چھٹا ادب تضرع و خشوع و رغبت
و رہبت ہی قال تعالی یدعوننا رغبا و رھبا ساتوان ادب یہ ہی کہ دعا پر جزم کرے اجابت کا
یقین رکھے حدیث مین آیا ہی ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابة واعلموا ان اللہ لا یستجیب
دعاء من قلب غافل سفیان بن عیینہ نے کہا ہی لا یمنعن احدکم من الدعا ما یعلم من نفسہ فان اللہ
عزوجل اجاب دعاء شر الخلق ابلیس لعنة اللہ آٹھوان ادب یہ ہی کہ دعا مین الحاح کرے تین بار
تکرار کرے حضرت جب دعا و سوال کرتے تین بار کرتے نوان ادب یہ ہی کہ شروع ذکر خدا سی کرے
سوال سے بدایت نکرے حضرت جب دعا آغاز کرنا چاہتے کہتے سبحان ربی العلی الاعلی الوھاب
رواہ سلمة بن الاکوع ابو سلیمان دارانی کہتے ہین جب اللہ سی کچہہ مانگے تو ابتدا بدرود کرے پہر
سوال حاجت پہر درود پر ختم کرے اللہ کریم تر ہی اس بات سی کہ درود کو قبول کرے اور مابین
کو چھوڑ دے دسوان ادب یہ ہی کہ تائب ہو کر رد مظالم کرے اور اللہ پر متوجہ ہو ساتہہ کنہ
ہمت کے یہ ادب باطن کا ہی سبب قریب اجابت مین یہی ادب ہی **حکایت** اوزاعی کہتے ہین
لوگ طلب باران مین نکلے اونمین بلال بن سعد تھے اونھون نے کھڑے ہو کر کہا اے گروہ حاضرین
کیا تم اقرار اپنی اساءت کا نہین کرتے ہو کہا اللہم نعم کہا اے اللہ ہمنے تجہکو سنا ہی کہ تو نے فرمایا ہے
ما علی المحسنین من سبیل اور ہم سب مقر ہین اپنی اساءت کے تیری مغفرت ہم سے لوگون کے
لیے ہوتی ہی اللھم فاغفرلنا وارحمنا پہر ہاتہہ دعا کو اوٹھائے اللہ نے پانی برسایا **حکایت**
مالک بن دینار کو کہا تم اللہ سے ہمارے لیے دعا کرو کہا تم پانی برسنے مین دیر سمجھتے ہو مین پتھر برسنے
مین دیر سمجھتا ہون **حکایت** یحیی غسانی نے کہا عہد داود علیہ السلام مین قحط پڑا تین عالمون کو
لیکر لوگ واسطے استسقا کے نکلے ایک عالم نے کہا اللھم انک انزلت فی توراتک ان نعفو
عمن ظلمنا اللھم انا قد ظلمنا انفسنا فاعف عنا دوسرے نے کہا اللھم انک انزلت فی توراتک
ان نعتق ارقائنا اللھم انا ارقائک فاعتقنا تیسرے نے کہا اللھم انک انزلت فی توراتک ان لا
نرد المساکین اذا وقفوا بابوابنا اللھم انا مساکینک وقفنا ببابک فلا ترد دعائنا پانی برسا
حکایت عطا سلمی کہتے ہین ایکبار پانی نہ برسا ہم واسطے استسقا کے نکلے مقابر مین سعدون
مجنون کو پایا میری طرف نظر کرکے کہا اے عطا اھذا یوم النشور او بعثر ما فی القبور مینے کہا

نہین پانی نہین برسا ہی اسلیے پانی مانگنے کو نکلے ہین کہا قلوب رضیہ سے یا قلوب ساویہ سے
شیشے کہا بلکہ قلوب سماویہ سے کہا ہیہات اسی عطا تم ان پتھر جیسن کو کہو کہ یہ پتھر سخت نکر بین ایونکہ یا قد بصیر
سے پھر آسمان کی طرف نظر اوٹھا کر اما الہي وسيدي ومولائي لا تھلك بلادك بذنوب عبادك
ولكن بالمكنون من اسمائك وما وارت الحجب من الائك الاما سقيتنا ماء غدقا فراتا تحيي به العباد
وتروي به البلاد يا من هو على كل شيء قدير عطا کہتے ہین یہ کلام تمام نہوا تہا کہ رعد و برق ہو کر ابر
آیا ایسا پانی برسا گویا دہان مشک کھول دیئے ہین سعدون وہان سے چلدیئے بہرحال جو دعا بعد اناب
وتوبہ ورد مظالم و ندم کے ہوتی ہے اوسکی اجابت جلد تر ظہور مین آتی ہے

یعنی کھوٹی چیز کو رواج دینا ۱۲

باب ۱۴۸ بیان مین کرامات اولیاء و فضل اولیاء کے

قال الله تعالى الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون الذين امنوا وكانوا يتقون لهم
البشرى في الحيوة الدنيا وفي الاخرة لا تبديل لكلمات الله ذلك هو الفوز العظيم وقال تعالى
وهزي اليك بجذع النخلة تساقط عليك رطبا جنيا فكلي واشربي الاية وقال تعالى كلما دخل عليها
زكريا المحراب وجد عندها رزقا قال يا مريم انى لك هذا قالت هو من عند الله ان الله يرزق
من يشاء بغير حساب وقال تعالى واذ اعتزلتموهم وما يعبدون الا الله فاووا الى الكهف ينشر لكم
ربكم من رحمته ويهيئ لكم من امركم مرفقا وترى الشمس اذا طلعت تزاور عن كهفهم ذات اليمين
واذا غربت تقرضهم ذات الشمال وهم في فجوة منه حديث طويل عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق
رضی الله عنہما مین قصہ مہمانی تین نفر اصحاب صفہ کا آیا ہی کہ جب وہ ایک لقمہ اوٹھاتے تو اسفل سے
وہ طعام زیادہ ہو جاتا یہانتک کہ سب کا پیٹ بھر گیا اور کہانا تین گنا بچ رہا اوسمین سے حضرت کو
بھیجا آپنے بھی کہایا الحدیث متفق علیہ یہ کرامت تھی صدیق رضی الله عنہ کی ابو ہریرہ کہتے ہین
حضرت نے فرمایا اگلی امتون مین تم سے پہلے کچھ لوگ محدث ہوتے تھے میری امت مین اگر کوئی
ہوگا تو وہ عمر ہے رواہ البخاري ورواه مسلم من رواية عائشة وفي روايتهما قال ابن وهب
محدثون اي ملهمون اس حدیث سے صاحب الہام ہونا عمر فاروق رضی الله عنہ کا ثابت ہوا الہام
ایک نوع ہی کرامت کی حدیث طویل جابر بن سمرہ مین آیا ہی کہ اسامہ بن ابی قتادہ نے حق مین سعد بن
ابی وقاص کے کہا تہا ان سعدا كان لا يسير بالسرية ولا يقسم بالسوية ولا يعدل في القضية
سعد نے کہا مین تین دعائین کرتا ہون اللهم ان كان عبدك هذا كاذبا قام رياء وسمعة فاطل عمره

واطل فقرہ وعرضہ للفتن اوسکے بعد جب کوئی اوس سے پوچھتا تو کہتا شیخ کبیر مفتون
اصابتنی دعوۃ سعد عبد الملک بن عمیر راوی حدیث جابر بن سمرہ سے کہتے ہین فانا رأیتہ
بعد ان سقط حاجباہ علی عینیہ من الکبر وانہ لیتعرض للجواری فی الطرق فیغمزھن متفق
علیہ اس حدیث سے کرامت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ثابت ہی کہ اللہ تعالیٰ اونکی سچی دعا
حق مین جھوٹے مدعی کے قبول فرمائی حدیث عروہ بن زبیر مین آیا ہی کہ اروی بنت اوس نے سامنے
مروان بن حکم کے سعید بن زید سے خصومت کی اور یہ دعوی کیا کہ سعید نے کچھہ زمین اوسکی داب
لی ہے سعید نے کہا بھلا جب مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا ہی کہ من اخذ شبرا من
الارض ظلما طوقہ الی سبع ارضین تو پھر مین اسکی زمین کیا لونگا مروان نے کہا اب مین تم سے
بعد اسکے کوئی بینہ طلب نکرونگا سعید نے کہا اللھم ان کانت کاذبۃ فاعم بصرھا واقتلھا فی
ارضھا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ نہ مرے یہانتک کہ اندہے ہوگئے اکبار اپنی زمین مین چلے
جاتے تھے ایک گڑہے مین گرکر مرگئے متفق علیہ یہ کرامت ہی سعید کی دوسری روایت مسلم کی
یہ ہی کہ محمد بن زید نے اوسکو اندہا دیکہا دیوارون کو ٹٹولتے تہے اور کہتے کہ اصابتنی دعوۃ سعید
ایک دن کنوئمین پر گزرے جو اندر گھر کے تھا جسکے لیے خصومت کی تھی اوسمین گرپڑے وہی گڑہا
اوسکی گور ہوا جابر بن عبد اللہ کہتے ہین جنگ احد مین میرے باپ نے مجھسے کہا کہ مین اپنے آپکو دیکھتا
ہون کہ اصحاب حضرت مین سب سے پہلے مین ہی مقتول ہونگا چنانچہ ایسا ہی ہوا انکے ہمراہ ایک
اور شخص کو بھی قبر مین دفن کردیا پھر میرا جی خوش نہوا کہ یہ ہمراہ دوسرے کے رہین چھہ مہینے کے بعد
میںنے انکو قبر سے نکالا ویسے ہی تھے جیسے کہ دن دفن کے رکھا تھا سوا کان کے پھر مینے اونکو علیحدہ
قبر مین رکھا رواہ البخاری انس کہتے ہین دو صحابی پاس سے حضرت کے نکلے رات اندہیری تھی اور انکے
سامنے دو چراغ سے چلتے تھے جب جدا ہوے تو ہر ایک کے ساتھہ ایک چراغ رہگیا یہانتک کہ وہ
اپنے گھر مین پہونچگئے رواہ البخاری من طرق دوسری روایت مین آیا ہی کہ وہ دونون صحابی
اسید بن حضیر وعباد بن بشر تھے حدیث طویل ابو ہریرہ مین بذکر قصۂ قتل خبیب آیا ہی کہ ایک عورت
نے کہا ما رأیت اسیرا خیرا من خبیب فواللہ لقد وجدتہ یوما یاکل قطفا من عنب فی یدہ و
انہ لموثق بالحدید وما بمکۃ من ثمرۃ وہ عورت کہتی تھی انہ لرزق رزقہ اللہ خبیبا الحدیث رواہ
البخاری بطولہ نووی کہتے ہین اس باب مین بہت احادیث صحیحہ آئے ہین جیسے حدیث اوس غلام کی
جو پاس راہب وساحر کے جاتا تھا اور جیسے حدیث جریج کی اور حدیث اصحاب غار کی جنکو پتھر نے

چھپا دیا تھا اور حدیث اوس شخص کی بسبب اسکے ہین یہ آورا سنی تھی اسق حدیقۃ فلان وغیرذلک والدلائل فی الباب کثیرۃ مسلوسۃ ابو ہریرہ کہتے ہین سنا نے عمر رضی اللہ عنہ کو کبھی یہ کہتے نہین سنا کہ کسی شی کے حق مین یہ کہا ہو کہ مین اوسکو یون گمان کرتا ہون لیکن ویسا ہی ہوتا جیسا کہ وہ گمان کرتے تھے رواہ البخاری **ف** یہانتک بیان اخلاق حسنہ وخصال حمیدہ کا تھا اب بعد اسکے نووی نے ابواب امور منہی عنہ کے لکھے ہین ہر چند تفصیل ان امور کی رسائل جداگانہ مین مثل قواطع الانسان وقوارع البشر ولسان العرفان ہو چکی ہے لیکن جو کہ معرفت اشیاء کے اضداد سے حاصل ہوا کرتی ہے اسلیے ذکر کرنا ان خصال ذمیمہ کا بھی واسطے تکمیل احوال اخلاق کے مناسب ہے وباللہ التوفیق

باب ۱۴۹ بیان امور منہی عنہا کے

اس باب مین فصول ہین

فصل تحریم غیبت اور امر بحفظ لسان مین

قال اللہ تعالی ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم وقال تعالی ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا وقال تعالی ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید نووی کہتے ہین ہر مکلف کو چاہیے کہ اپنی زبان کو ساری باتون سے محفوظ رکھے مگر وہ کلام جسمین کوئی مصلحت ظاہر ہو اور جبکہ مصلحت مین کلام و ترک کلام مستوی ہو تو سنت یہی ہے کہ کلام سے باز رہے اسلیے کہ کبھی کلام منجر بطرف مباح یا حرام یا مکروہ کے ہوتا ہے اور یہ بات عادۃً اکثر ہوتی ہے کوئی شی برابر سلامتی کے نہین ہے ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ و یوم آخرت پر وہ اچھی بات کہے یا چپ رہے نووی نے کہا یہ حدیث صریح ہے اس امر مین کہ آدمی کو یہ چاہیے کہ بات نکرے لیکن جبکہ اچھی بات ہو یہ اچھی بات وہ کلام ہوگا جسکی مصلحت ظاہر ہے اور جب ظہور مصلحت مین شک ہو تو پھر عدم کلام بہتر ہے ابو موسی نے حضرت سے کہا کون مسلمان افضل ہے کہا جسکے ہاتھ و زبان سے مسلمان لوگ سلامت رہین متفق علیہ سہل بن سعد کا لفظ فعایہ ہے جو کوئی ضامن ہو میرے لیے اوس چیز کا جو درمیان اوسکے دونون جبڑون اور

درمیان دونون پانوٴن کے ہے تو ضامن ہوتا ہون مین واسطے اوسکے جنت کا متفق علیہ
مراد اس سے زبان وفرج ہی یعنے اگر کوئی ان دونون عضو کے گناہون سے بچیگا تو وہ لائق جنت
کے ٹہیریگا ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہین بندہ کوئی بات کرتا ہے پہر تبیین نہین کرتا اوسمین اور
نازل ہوتا ہی بسبب اوس بات کے آگ مین دورتر ابین مشرق و مغرب سی متفق علیہ نووی نے
کہا معنی تبیین کے یہ ہین کہ فکر نہین کرتا ہی اوسمین کہ آیا یہ بات اچہی ہے یا نہین انتہی یعنی بیساختہ جو
مونہہ پر آتا ہی بے سوچے سمجہے بک ڈالتا ہی اسکا انجام جہنم ہی دوسر الفظ اسکا رفعا یہ ہی بندہ کوئی بات
اللہ کے غصے کی کہتا ہی کچہ اوسکی پروا نہین کرتا لکن گر جاتا ہی جہنم مین رواہ البخاری بلال بن
حارث مزنی مرفوعا کہتے ہین آدمی کوئی کلمہ اللہ کی رضا کا کہتا ہی اوسکو گمان بہی نہین ہوتا کہ وہ
کہانتک پہونچیگا اللہ اوس کلمے کے سبب سی رضا اپنی یوم لقا تک لکہہ لیتا ہی اور کوئی کلمہ اللہ کی
ناخوشی کا کہتا ہی گمان بہی نہین کرتا کہ وہ کہانتک پہونچا اللہ اوسکے سبب سے سخط اپنا روز ملاقات تک
لکہہ لیتا ہی رواہ مالک فی الموطا والترمذی وقال حدیث حسن صحیح سفیان بن عبد اللہ نے
حضرت سی کہا تہا مجہے ایسی بات کہو جسکو پکڑے رہون فرمایا کہہ رب میرا اللہ ہی پہر استقامت کر
کہا بڑا خوف آپکو مجہپر کس بات کا ہے اپنی زبان پکڑ کر کہا اسکو رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح
ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی جسکو بچایا اللہ نے شر سے ما بین لحیین و شر ما بین رجلین سے وہ جنت
مین جائیگا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن عقبہ بن عامر کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا
نجات کیا ہی فرمایا روک اپنی زبان کو اور سمائے تجہکو گہر تیرا اور رو اپنی خطا پر رواہ الترمذی
وقال حدیث حسن صحیح حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہی جب صبح کرتا ہی ابن آدم تو سارے
اعضا زبان کے خوشامد کرتے ہین کہتے ہین ڈر اللہ سے ہمارے حق مین ہم تیرے ساتھہ ہین اگر
تو سیدہی رہی تو ہم سب سیدہے رہینگے اور اگر تو ٹہیڑی ہوئی تو ہم سب ٹہیڑے ہو جائینگے رواہ
الترمذی معاذ کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا بتاؤ مجہے ایسا عمل جو داخل کرے مجہے جنت مین
اور دور کرے مجہے آگ سے فرمایا تو نے بڑی بات پوچہی ولکن وہ آسان ہے اوسپر جسپر اللہ آسان
کرے عبادت کر تو اللہ کی شریک نکر کسی شی کو ساتھہ اوسکے اور قائم رکہہ نماز اور دیتا رہ زکوٰۃ
اور روزہ رکہہ رمضان کا اور حج کر گہر کا اگر پاسکے تو طرف اوسکے راہ پہر فرمایا کیا نہ بتاؤن
مین تجہکو ابواب خیر کے روزہ سپر ہی صدقہ بجہاتا ہی خطا کو جسطرح پانی آگ کو بجہاتا ہی نماز پڑہنا
مرد کا جوف شب مین پہر یہ آیت پڑہی تتجافی جنوبہم عن المضاجع تا یعملون پہر فرمایا کیا

خبر دون مین تجھکو راس وعمود وذروۂ سنام امر کی مینے کہا ہان فرمایا راس امر اسلام ہی اور عمود
اوسکا نماز ہی اور ذروۂ سنام اوسکا جہاد ہی تیہہ فرمایا کیا خبر دون مین تجھکو اس سب کے ملاک کی مینے
کہا ہان اوسنے اپنی زبان پکڑکر کہا کف علیک ہذا یعنے اسکو روک مینے کہا کیا ہم ماخوذ ہین کلام
پر فرمایا روئی تجھکو مان تیری وہل یکب الناس فی النار علی وجوہہم او علی مناخرہم الاحصائد
السنتھم رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح یعنی یہی بکواس زبان کی آگ مین اوندہی منہہ
جھونکتی ہے حفظ زبان کو سارے ابواب خیر کا قوام ونظام ومعتمد علیہ ومدار ٹہیرایا ہی حدیث
ابوہریرہ مین آیا ہی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہی کہا اللہ ورسول جانین فرمایا ذکر
کرنا تیرا اپنے بہائی کو ایسی بات سے جسکو وہ مکروہ رکھتا ہی کہا بھلا اگر ہمارے بہائی مین وہ بات ہو
جو ہم کہتے ہین فرمایا اگر وہ بات اوسمین ہے جو تو کہتا ہی تو یہ غیبت ہوئی اور اگر وہ بات نہین
ہے جو تونے کہی ہے تو یہ اوسپر بہتان ہوا رواہ مسلم حدیث ابی بکرہ مین دن حجۃ الوداع
کے خطبۂ یوم النحر مین بمقام منی فرمایا تھا بیشک خون تمہارے اور مال تمہارے اور آبروئین
تمہاری حرام ہین تمپر مثل حرمت اس دن تمہارے کے اس شہر تمہارے مین الا ہل بلغت
کیون مینے پہونچادیا یا نہین متفق علیہ اس حدیث مین جان مال آبرو کا ایک حکم رکھا ہے
آبروریزی داخل غیبت ہی یا داخل بہتان عائشہ نے حضرت سے کہا تھا حسبک من صفیۃ
کذا وکذا یعنی وہ ٹہنگنی ہین فرمایا تونے ایسی بات کہی اگر آب دریا سے ملائی جاے تو ملجاے
یعنی سارا پانی گندہ ہوجاے مینے ایک انسان کا حال کہا فرمایا مین نہین دوست رکھتا کہ کسی
انسان کی حکایت جیسی کیجاے اور میرے لیے کذا وکذا ہو رواہ ابو داود والترمذی
وقال حدیث حسن صحیح نووی نے کہا ہذا الحدیث من ابلغ الزواجر عن الغیبۃ قال تعالی
وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی جب ایسا کلمہ خفیف مختصر غیبت ٹہیرا اور اوسکا قبح اس
درجہ ہوا کہ اگر سمندر مین اوسکو ملادین تو اوسکی شدت نتن سے سارا پانی دریا کا متغیر الطعم
والریح ہوجاے تو اور کلمات عظیمہ واقوال کثیرہ کا کیا ٹھکانا ہی اللہم غفرا حدیث انس مین
فرمایا ہی جب مجھی معراج مین لیگئے میرا گزر ایک قوم پر ہوا اونکے ناخن تانبے کے تھے وہ
اپنے چہرے وسینے کو اون ناخنون سے نوچتے کہسوٹتے تھے مینے کہا ای جبریل یہ کون لوگ
ہین کہا یہ وہ لوگ ہین جو لوگون کا گوشت کہاتے ہین اور اونکی آبروریزی کرتے ہین رواہ
ابوداود ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین سارا مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام ہی خون اوسکا

اور آبرو اوسکی اور مال اوسکا رواہ مسلم

باب اس بیان مین کہ غیبت حرام ہی جو شخص غیبت کسیکی سنی اوسپر واجب ہے کہ رد و ابطال اور انکار کری قائل پر اگر عاجز ہوا اور اوسکی بات نمانی جاے تو اوس مجلس ہی کو چھوڑ دی اگر ممکن ہو

قال تعالی واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ وقال تعالی ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئك کان عنہ مسئولا وقال تعالی واذا رأیت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ واما ینسینك الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین حدیث ابو الدرداء مین فرمایا ہے جسنے پھیر دیا کسیکو آبرو سے اپنے بھائی کے پھیر دیگا اللہ اوسکی مونہہ کو آگ سے دن قیامت کے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن حدیث عتبان بن مالک مین آیا ہے کہ حضرت نماز پڑہتے تھے پوچھا مالک بن دخشم کہان ہی ایک مرد نے کہا وہ منافق ہی اللہ رسول کو دوست نہین رکھتا ہی حضرت نے فرمایا یون مت کہہ اوسنے لا الہ الا اللہ کہا ہی بارادہ وجہ اللہ اور اللہ نے حرام کیا ہے آگ پر قائل لا الہ الا اللہ کو جبکہ اوس کلمے سے جویندہ وجہ اللہ ہو متفق علیہ حدیث طویل توبۂ کعب بن مالک مین آیا ہی حضرت تبوک مین درمیان قوم کے بیٹھے تھے پوچھا کعب بن مالک کا کیا حال ہے ایک شخص نے کہا ای رسول اللہ حبسہ برداہ والنظر فی عطفیہ معاذ بن جبل نے کہا بئس ما قلت واللہ یا رسول اللہ ما علمنا علیہ الا خیرا حضرت خاموش رہے متفق علیہ یعنی اوسنے کعب کو معجب کہا

فصل بیان مین غیبت مباح کے

نووی نے کہا ہی غیبت بسبب غرض صحیح شرعی کے کہ بے اوسکے وصول الی الغرض ممکن نہو مباح ہو جاتی ہے اوسکے چھ اسباب ہین ایک تظلم مظلوم کو جائز ہے کہ سلطان یا قاضی وغیرہما کے سامنے تظلم کرے جسکو ولایت یا قدرت انصاف پر ظالم سے حاصل ہے اوس سے کہے کہ فلان نے مجھپر یہ ظلم کیا ہی دوسرے مدد لینے مین تغییر منکر پر اور پھیرنے مین عاصی کی طرف صواب کے جس شخص کو ازالۂ منکر پر قدرت حاصل ہے اوس سے کہو کہ فلان شخص ایسا کام کرتا ہے تو اوسکو روکدے ونحو ذلک اور مقصود اوسکا توصل ہو طرف ازالۂ منکر کے اور اگر یہ مقصود نہین ہی تو پھر حرام ہے تیسری صورت استفتا ہی مفتی سے کہے کہ مجھپر میرے باپ یا بھائی یا خاوند نے

یا فلان شخص نے یہ ظلم کیا ہی کیا اسکو یہ امر جائز ہے اور طریقہ خلاص کا اوس سے اور تحصیل حق اور
دفع ظلم و نحو ذالک کا کیا ہی کہ یہ شکایت بسبب حاجت کے جائز ہے ولکن احوط و افضل یون ہے
کہ اسطرح کہے کہ اگر کوئی شخص یا مرد یا زوج اسطرح کا کام کرے تو اوسکا کیا حکم ہی کہ اس تقریر سے
بھی غرض بغیر تعیین حاصل ہو سکتی ہے و مع ذالک تعیین جائز ہے جسطرح کہ حدیث ہند مین فرق کر
اسکا انشاء اللہ آئیگا چوتھے تحذیر کرنا ہی مسلمانون کو شر سے اور نصیحت کرنا ہی اونکو اسکی کئی وجوہ
ہین از انجملہ ایک جرح مجروحین ہے رُوات و شہود مین یہ باجماع مسلمین جائز بلکہ واجب ہے
بسبب حاجت کے اور مشورہ کرنا ہی مصاہرت انسان یا مشارکت یا ایداع یا معاملہ و مجاورت مین یا
مشاور پر واجب ہی کہ اوس شخص کے حال کو مخفی نرکھے بلکہ بنیت نصیحت اوسکے مساوی و عیوب کا
ذکر کردے یا مثلاً کسی متفقہ کو دیکھے کہ نزدیک کسی مبتدع یا فاسق کے آمد و شد رکھتا ہی اور وہ
اس سے علم سیکھتا ہی اور اس بات کا ڈر ہی کہ اوس متفقہ کو کوئی ضرر اس سے پہونچے تو اسپر نصیحت کرنا
اوسکا حال بیان کرکے واجب ہی اس شرط سے کہ نصیحت کا قصد ہو اسمین غلطی بھی ہو جاتی ہے
متکلم کو کبھی حامل اس بیان پر حسد ہوتا ہی اور شیطان اوسکو دہوکا دیتا ہی وہ یہ خیال کرتا ہی کہ مین
ناصح ہون اسلیے تفطن کرنا اس امر کا ضرور چاہیے یا مثلاً یہ صاحب ولایت ہو اور قیام ساتھہ و اوسکے
بخوبی نکرسکے اسوجہ سے کہ صالح ولایت نہین ہی یا فاسق ہی یا مغفل ہے و نحو ذالک تو اسپر ذکر کرنا
اس حال کا اوس شخص سے جسکو اسپر ولایت عامہ ہی واجب ہی تا کہ وہ اسکو معزول کرکے دوسرا
شخص جو کہ لائق اس کام کے ہو مقرر کرے یا والی خود اسکا حال معلوم کرکے بمقتضائی حال معاملہ کرے
دہوکا نہ کھاوے بلکہ حث علی الاستقامۃ کرے یا اوسکو اوسکے کام سے بدل دے پانچوین یہ کہ
مجاہر بفسق یا بدعت ہو مثلاً شراب خوار ہو لوگون سے تاوان لیتا ہو آمدنی سائر و دیگر اموال کی
ظلماً جمع کرتا ہو امور باطلہ کا متولی ہو تو ذکر اوسکے مجاہرت بالفسق کا کرنا جائز ہی اور عیوب کا
ذکر کرنا حرام ہی مگر یہ کہ اوسکے جواز کے لیے کوئی اور سبب ہو جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہی چھٹے تعریف
کرنا کسی انسان کی جبکہ وہ کسی لقب سے معروف ہو جیسے اعمش اعرج اعور اصم اعمی احول وغیرہا
کہ اس صورت مین اوس لقب کا ذکر کرنا واسطے شناخت کے جائز ہی اور اطلاق کرنا اوس لقب کا
بطور تنقیص کے حرام ہے اور اگر بغیر اسکے اور طرح پر تعریف اوسکی ہو سکے تو اولی تر ہی نووی
نے اسکے بعد کہا ہے فھذہ ستۃ اسباب ذکرھا العلماء واکثرھا مجمع علیہ ودلائلھا من
الاحادیث الصحیحۃ المشہورۃ انتہی لکن قاضی محمد بن علی شوکانی رح نے ایک رسالہ مستقل مین تعقب

نووی رح کا باب جواز غیبت کے ان اسباب شش گانہ سے بحوالہ تقریر شرح مسلم للنووی کیا ہے
اور یہ بات ثابت کی ہے کہ غیبت کسی شخص کی کسی حال مین بھی کرنا درست نہین ہے اور جو دلائل
جواز غیبت کے اس جگہہ یا شرح مسلم مین احادیث سی نقل کیے ہین اونکا جواب شافی بدفع کافی
دیا ہے اور بعض احادیث کے صحیح طور پر بیان فرمائے ہین وبعد الحمد عائشہ کہتی ہین ایک مرد نے
حضرت سے اذن چاہا فرمایا اسکو اذن دو بئس اخو العشیرۃ نووی کہتے ہین احتج به البخاري في
جواز غیبة اهل الفساد والریب انتہی اس شخص کا نام جسکو حضرت نے برا آدمی قوم مین فرمایا تھا
عیینہ بن حصن تھا اوسوقت یہ سچے دل سے اسلام نہ لائے تھے مگر مظہر اسلام تھے حضرت نے چاہا
کہ لوگ انکو پہچان جائین جو ہو کا نکہا ئین یہ حدیث اعلام نبوت سی ہے اسلیے کہ عیینہ سے حیات حضرت
مین اور بعد وفات حضرت کے ایسے امور صادر ہوے جو دلیل ہین اونکے ضعف ایمان پر واللہ اعلم
دوسرا لفظ عائشہ کا یہ ہے حضرت نے فرمایا ما اظن فلانا وفلانا یعرفان من دیننا شیئا رواہ
البخاري لیث بن سعد راوی حدیث نے کہا ہے کہ یہ دونون مرد منافق تھے فاطمہ بنت قیس
کہتی ہین مینے آکر حضرت سی کہا ابا جہم ومعاویہ دونون نے مجھے پیغام نکاح کا بھیجا ہے فرمایا معاویہ
تو صعلوک یعنی محتاج ہے اوسکے پاس مال نہین ہے ابوجہم اپنا عصا دوش سے اوتار کر نہین کھتا متفق
علیہ دوسری روایت یہ ہے کہ ابوجہم ضراب النسا ہے یہ لفظ گویا تفسیر ہے جملہ سابقہ کی یا مراد عدم
وضع عصا سی کثیر الاسفار ہونا ہے زید بن ارقم کہتے ہین ہم ہمراہ حضرت کے ایک سفر مین نکلے لوگون کو
تکلیف پہونچی عبداللہ بن ابی نے کہا لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا اور یہ بھی کہا
لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل مینے آکر حضرت کو خبر دی حضرت نے اوسکے پاس
کسی شخص کو بھیجا اوسنے قسم کھائی کہ مینے نہین کہا ہے لوگون نے کہا زید نے حضرت سی جھوٹ بات
کہدی ہے یہانتک کہ اللہ نے میری تصدیق اوتاری اذا جاءك المنافقون پھر حضرت نے اون
منافقون کو بلایا تاکہ اونکے لیے استغفار کرین اونھون نے انکار کیا متفق علیہ عائشہ کہتی ہین
ہند زن ابوسفیان نے آکر حضرت سی کہا کہ ابوسفیان ایک مرد بخیل ہے مجھکو اتنا نہین دیتا کہ مجھے
اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر جو کہ مین اوس سے لیلون اور وہ نجانے فرمایا تو اوتنا لے لے
جو تجھکو اور تیرے بچون کو کافی ہو موافق معروف یعنی دستور و رواج کے متفق علیہ

باب ۱۵ تحریم نمیمہ مین

نمیمہ کہتے ہین بات کے نقل کرنے کو درمیان لوگون کے بطور افساد کے قال تعالی ھماز مشاء بنمیم وقال تعالی ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید حدیث حذیفہ مین فرمایا ہی کہ نمام بہشت مین نجائیگا متفق علیہ ابن عباس کہتے ہین حضرت کا گذر دو قبرون پر ہوا فرمایا ان دونون کو عذاب ہوتا ہی نہین ہے یہ عذاب کسی بڑے گناہ مین بلکہ ان مین [illegible] ہان یہ گناہ بڑا ہی [illegible] کرنا اسکا اونپر بڑا ہے ایک انمین کا تمام تھا اور دوسرا [illegible] متفق علیہ حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہی کیا خبر دون مین تمکو کہ عضہ کیا ہی [illegible] درمیان کہا جاتا ہے رواہ مسلم عضہ بروزن وعدہ یا عدہ بمعنی کذب و بہتان ہے

باب ۱۵۲ نقل کرنا لوگونکی بات حیثیت کا پاس والیان امر کی بدون حاجت مثل خوف مفسدہ و نحو ہا کی منہی عنہ ہے

قال تعالی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان احادیث باب سابق [illegible] ابن مسعود رفعا کہتے ہین نہ پہونچاوے مجھکو کوئی میرے اصحاب سے کوئی شے مین چاہتا ہون کہ نکلون مین طرف اونکے اور مین سلیم الصدر ہون رواہ ابو داود والترمذی یعنی میرا سینہ اونکی طرف سے صاف و بے کینہ ہو

باب ۱۵۳ ذم ذو وجہین مین

قال تعالی یستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وھو معھم اذ یبیتون ما لا یرضی من القول الآیتین ابو ہریرہ رفعا کہتے ہین تم پاؤگے لوگون کو معادن یعنی طرح [illegible] سو خیار اونکی جاہلیت مین خیار ہین اونکے اسلام مین جبکہ فقیہ ہو جائین اور پاؤگے تم خیار مردم اس شان مین اوسکو جو شدید الکراہۃ ہی اس شان سے اور پاؤگے تم بدترین مردم شخص دورویہ کو جو آتا ہی پاس انکے ایک وجہ سے اور پاس اونکے دوسری وجہ سے متفق علیہ محمد بن زید کہتے ہین کچھ لوگون نے میرے دادا عبداللہ بن عمر سے کہا ہم اپنے بادشاہ پر داخل ہوتے ہین او سنے برخلاف اوسکے جو ہم باہر نکل کر کلام کرتے ہین بات کہتے ہین کہا ہم اسکو عہد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نفاق گنتے تھے رواہ البخاری

باب ۱۵۴ تحریم کذب مین

قال اللہ تعالی ولا تقف ما لیس لك به علم وقال تعالی ما یلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید

حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہی صدق دکھاتا ہی رستہ نیکی کا نیکی دکھاتی ہے رستہ جنت کا آدمی سچ بولتا ہی یہانتک کہ نزدیک اللہ کے صدیق لکھ لیا جاتا ہی اور کذب راہ نماتا ہی طرف فجور کے فجور راہ دکھاتا ہی طرف نار کے آدمی جھوٹ بولتا ہی یہانتک کہ نزدیک اللہ کے کذاب لکھ دیا جاتا ہے متفق علیه ابن عمرو کا لفظ رفعاً یہ ہی چار امر ہین جس کسی مین ہونگے وہ منافق خالص ہوگا اور جسمین ایک خصلت ہوگی اوسمین ایک خصلت نفاق کی ہے یہانتک کہ اوس خصلت کو ترک کرے جب امانت رکھو خیانت کرے جب بات کہے جھوٹ بولے جب عہد کرے توڑ ڈالے جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ بکے متفق علیه ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی جسنے خواب نادیدہ بنائی اوسکو تکلیف دینگے اس بات کی کہ وہ درمیان دو جو کے گرہ لگائے اور وہ یہ کام نکر سکیگا اور جسنے سنی بات ایک قوم کی اور وہ اوس سے ناخوش ہین تو ڈالا جائیگا اوسکی کانون مین سیسا اور جسنے تصویر کھینچی وہ معذب ہوگا اوسکو تکلیف دینگے نفخ روح کی اندر اوسکے اور وہ روح نہ پھونک سکیگا رواہ البخاری ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی افری الفری یعنی بڑا افریہ و بہتان یہ ہے کہ دکھلاوے آدمی اپنی آنکھون کو وہ چیز جو اونھون نے نہین دیکھی ہے رواہ البخاری معناً یقول رأیت فیما لم یر حدیث طویل سمرہ بن جندب مین قصہ حضرت کی خواب کا آیا ہی اوسمین کر سزا ہی مرد نائم عن الصلوۃ المکتوبۃ کا اور ذکر شخص دروغگو کا اور ذکر زناۃ و زوانی کا اور سود خوار کا آیا ہی وہ شخص جو نماز فرض سے سوگیا ہی اور قرآن لیکر یعنی سیکھکر چھوڑ دیا ہی اوسکی سزا یہ دیکھی کہ وہ اپنا سر پتھر سے پھوڑتا تھا کاذب کی یہ جزا دیکھی کہ اوسکی باچھہ اور ناک و آنکھہ پشت تک چیری پھاڑتی ہے آسمان زناۃ و زانی اندر ایک تنور آگ کے تھے سود خوار کو دیکھا کہ اوسکے مونہہ مین لقمہ پتھر کا دیا جاتا ہے الحدیث رواہ البخاری بطوله من طرق والفاظ

باب ١٥٥ بیان مین دروغ جائز کے

نووی کہتے ہین کذب اگرچہ اصل مین حرام ہی لیکن بعض احوال مین کئی شروط سے جائز ہی ایضاح اوسکا کتاب الاذکار مین کیا ہی مختصر یہ ہی کہ کلام وسیلہ ہوتا ہی طرف مقصود کے سو جس مقصود محمود کی تحصیل بغیر کذب کے ممکن ہو تو پھر اوسمین جھوٹ بولنا حرام ہی اور اگر ناممکن ہے تو کذب جائز ہے پھر اگر تحصیل اوس مقصود کی مباح ہی تو کذب بھی مباح ہوگا اور اگر واجب ہے تو کذب بھی واجب ہوگا

مثلاً اگر کوئی مسلمان کسی ظالم سے جو ارادہ اوسکے قتل کا رکھتا ہی یا مال چھین لینے کا رد پوش ہو گیا ہی یا اوسنے لپنے مال کو چھپا رکھا ہی اور کسی انسان سے حال اوسکا پوچھا گیا تو اخفا کرنا اوسکا جھوٹ بولکر واجب ہی اسی طرح اگر پاس اسکے ودیعت ہی اور کوئی اوسکو لیا چاہتا ہی تو اوسکے مخفی رکھنے کو جھوٹ بولنا واجب ہی۔ ہذا احوط یہ ہی کہ ان سب صورتون مین توریہ کرے توریہ کے یہ معنی ہین کہ عبارت سے مقصود صحیح مراد ہو بنسبت اوس مقصود کے یہ شخص کاذب نہو گو ظاہر لفظ مین کاذب ہو بنسبت فہم مخاطب کے اور اگر توریہ نکیا بلکہ عبارت کذب کو کہہ ڈالا تو بھی اس حال مین یہ کہنا حرام نہ ہوا۔ اکثر علماء نے جواز کذب پر ایسے حال مین حدیث ام کلثوم سے استدلال کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا ہی وہ کذاب نہین ہی جو درمیان لوگون کے صلح کراتا ہے اور بھلی بات پہونچاتا ہی یا اچھی بات کہتا ہی منفق علیہ مسلم کی روایت یہ ہی ام کلثوم نے کہا مینے حضرت کو نہین سنا کہ کسی شے مین اقوال مردم سے رخصت دروغ دیتے ہون مگر تین امر مین حرب اصلاح بین الناس اور گفتگو مرد کی اپنی بی بی سے اور بی بی کی اپنے شوہر سے

باب ١٥٦ جو بات کہے پہلے سوچ سمجھ لے پھر کہے

قال تعالی ولا تقف ما لیس لک بہ علم وقال تعالی ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید
حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی کافی ہی آدمی کو اتنا جھوٹ کہ کہہ ڈالے ہر وہ بات جو سنے رواہ مسلم

نہ ہر خبر کہ در آید بگوش باید گفت　　　نہ ہر سخن کہ زلب آید استوار بود
ترازوئی زخرد پیش آر و نیک بسنج　　　کہ تا بگفت و شنود تو اختیار بود

سمرہ نے کہا ہی حضرت نے فرمایا جسنے بیان کی مجھسے کوئی حدیث [جانتی تھی تنگے تم خبا] بات جھوٹ ہی تو وہ ایک ہی دو کاذبین سے اسماء کہتے ہین ایک عورت نے کہا ای رسول خدا میری ایک سوت ہی کیا مجھپر کچھ گناہ ہی اس بات کا کہ مین اپنی سیری ظاہر کرون اپنے شوہر سے سوا اوسکے جو وہ مجھے دیتا ہی فرمایا المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور منفق علیہ متشبع وہ شخص ہے جو اظہار سیرچشمی کا کرتا ہی اور سیر شکم نہین ہے مطلب یہ ہوا کہ جو فضیلت اسکو حاصل نہین ہی اوسکا اظہار کرتا ہی گویا دو کپڑے مکر کے پہنکر لوگون کو دہوکا دیتا پھرتا ہی نہ زاہد ہے نہ عالم لکن جامہ زہد و علم مین آپکو ظاہر کرتا ہی تاکہ لوگ فریب کہائین

باب ١٥٧ بیان مین غلط تحریم شہادت زور کے

یعنی جھوٹی گواہی دینا سخت حرام ہے قال تعالیٰ ولا تقف ما لیس لک بہ علم وقال تعالیٰ والذین
لا یشھدون الزور حدیث ابی بکرہ مین فرمایا ہے کیا خبر دون مین تمکو اکبر کبائر کی ہمنے کہا ہان
اے رسول خدا فرمایا اشراک باللہ عقوق والدین پھر تکیہ لگائے تھے اوٹھ بیٹھے اور فرمایا سن رکھو
اور قول زور وشہادت زور یہانتک اس کلمے کی تکرار کی کہ ہمنے تمنا کی کہ کاش چپ ہو رہین
متفق علیہ

باب ۱۵۸ اس بیان مین کہ لعنت کرنا کسی انسان یا دابہ پر حرام ہے

ثابت بن ضحاک رفعاً کہتے ہین جسنے قسم کھائی ملت غیر اسلام کی جھوٹی جان بوجھہ کر وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ
اوسنے کہا اور جسنے قتل کیا اپنی جان کو کسی شے سے وہ معذب ہوگا ساتھ اوسکے دن قیامت کو
اور نہین ہے آدمی پر نذر اوس چیز مین جسکا وہ مالک نہین ہے اور لعن مومن کی مثل اوسکے قتل کرنے
کے ہے متفق علیہ معلوم ہوا کہ جان وآبرو کا ایک حکم ہے ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے لائق
نہین ہے صدیق کو کہ لعان ہو رواہ مسلم ابو الدرداء نے مرفوعاً کہا ہے لعانین دن قیامت کے
نہ شفعاء ہونگے نہ شہداء رواہ مسلم حدیث سمرہ بن جندب مین فرمایا ہے تم اللہ کی لعنت نکرو
اور نہ اللہ کا غضب ڈالو اور نہ آگ کے ساتھہ لعنت کرو کسی پر رواہ ابوداود والترمذی و
قال حدیث حسن صحیح ابن مسعود رفعاً کہتے ہین نہین ہوتا ہے مومن طعان اور نہ لعان اور نہ فاحش
اور نہ بدزبان رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ابو الدرداء نے کہا ہے حضرت نے فرمایا
بندہ جب لعنت کرتا ہے کسی شے کو تو چڑہتی ہے وہ لعنت آسمان پر پس بند ہو جاتی ہین
دروازے آسمان کے پھر وہ اوترتی ہے زمین پر زمین کے دروازے بھی بند ہو جاتی ہین
پھر وہ داہنے بائین جاتی ہے کوئی رستہ نہین پاتی طرف ملعون کے پھرتی ہے اگر وہ لائق لعنت
کے ہوتا ہے ورنہ طرف قائل کے پھر آتی ہے رواہ ابوداود عمران بن حصین کہتے ہین حضرت
بعض اسفار مین تھے ایک عورت انصاریہ ناقہ پر سوار تھی اوسنے ناقہ کو ضجر کیا اوسپر لعنت کی
حضرت نے سنکر فرمایا جو کچھہ اسکے ناقہ پر ہے وہ اوتار لو اور اوسکو چھوڑ دو یہ ملعون ہے عمران
کہتے ہین گویا مین اوس ناقہ کو دیکھہ رہا ہون کہ وہ لوگون مین پھر رہا ہے کوئی اوس سے تعرض نہین
کرتا رواہ مسلم فضل بن عبید کہتے ہین ایک جاریہ ناقہ پر سوار تھی اوس ناقہ پر بعض متاع
قوم تھے جاریہ نے حضرت کو دیکھا اور رستہ پہاڑ کا تنگ تھا کہا حل اللھم العنہا حضرت نے

فرمایا یہ ناقہ جسپر لعنت ہی ہمارے ہمراہ نرہے رواہ مسلم حل کا ترجمہ کا ہی اسواسطے اب یہ کے
نووی سنے کہا اس حدیث مین نہی اوسکے ہمراہ رہنے سے ہی کچھ نہی بیع یا ذبح یا رکوب سے
غیر صحبت نبوی مین نہین ہے بلکہ یہ سارے تصرفات اور اوسکے سوا جائز ہین منع نہین مگر
مصاحبت نبوی

باب ۱۵۹ لعنت کرنا اصحاب معاصی غیر معینین پر جائز ہی

قال تعالی الا لعنة الله علی الظالمین وقال تعالی فاذن مؤذن بینهم ان لعنة الله علی الظالمین
اور صحیح مین ثابت ہوا ہی کہ لعنت کی ہی حضرت نے واصلہ مستوصلہ پر اور کہا لعنت کرے الله
سود خوار پر اور تصویر بنانے والون پر اور مغیر منار ارض پر اور سارق پر جو ایک بیضہ چرا تا ہی
اور لاعن الدین پر اور ذابح لغیر الله پر اور محدث و مؤوی محدث پر بلکہ اوسپر لعنت ہی الله
و ملائکہ و سارے لوگون کی اور فرمایا اللهم العن رعلا و ذکوان وعصیة عصوا الله و رسوله
یہ تین قبائل عرب تھے اور لعنت کی یہود پر جنھون نے اپنے انبیاء کے قبور کو مساجد ٹھیرایا ہے
اور لعنت فرمائی ہے اون مردون پر جو مشابہ عورتون کے بنتے ہین اور اون عورتون پر جو
مشابہ مردون کے بنتی ہین یہ سارے الفاظ صحیحین مین آئے ہین مقصود اختصار سی اس جگہ اشارہ
کرنا ہی باقی ذکر معظم لعائن کا ابواب اس کتاب مین آئیگا انشاء الله تعالی انتہی مین کہتا ہون
ابن حجر مکی نے زواجر مین سارے لعائن ثابتہ کتب سنت کو یکجا لکھکر بیان کر دیا ہے

باب ۱۶۰ مومن یا مسلم کو ناحق گالی دینا حرام ہی

قال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بهتانا و
اثما مبینا حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہی گالی دینا مسلمان کو فسوق ہی اور قتال کرنا اوس سے
کفر ہے متفق علیہ ابوذر کا لفظ مرفوعا یہ ہی تہمت نہین لگاتا کوئی مرد کسی مرد کو فسق یا کفر کی
مگر پھر تی ہے وہ تہمت اوسپر اگر وہ شخص ایسا نہین ہوتا ہی رواہ البخاری کذا فی المشکوٰة ابو ہریرہ
کا لفظ یہ ہے حضرت نے کہا دو گالی گلوج کرنے والے جو کچھ کہتے ہین اوسکا وبال بدایت کرنے
والے پر اون دونون مین سے ہوتا ہی یہانتک کہ مظلوم زیادتی کرے رواہ مسلم و مسلم
لفظ الحکایة یہی حضرت کے پاس ایک شخص کو لائے جسنے شراب پی تھی فرمایا اسکو مارو ہم مین سے

کسی نے اوسکو ہاتھہ سے مارا اور کسی نے جوتے سے اور کسی نے کپڑے سے جب وہ پھرا بعض قوم نے کہا اخزاک اللہ فرمایا یہ مت کہو مدد نہ دو شیطان کو اوسپر رواہ البخاری تیسر لفظ انکا سموعاً یہ ہی جسنے قذف کیا اپنی مملوک کو ساتھہ زنا کے قائم کیجائیگی اوسپر حد دن قیامت کو مگر یہ کہ وہ ویساہی ہو جیسا کہ کہا ہے متفق علیہ

فصل اموات کو ناحق بغیر مصلحت شرعیہ کی برا کہنا گالی دینا حرام ہی

مصلحت یہ ہی کہ مقصود تحذیر ہو اوسکی اقتدا سی بدعت و فسق ونحو ذلک مین

اسمین آیات و احادیث سابقہ باب قبل وارد ہین عائشہ نے کہا ہی حضرت نے فرمایا تم گالی نہ دو مُردو نکو وہ پہونچ گئی اپنے آگے بھیجے ہوئے کو رواہ البخاری

باب ۱۶۱ ایذا دینا منع ہے

قال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا واثما مبینا ابن عمرو رفعاً کہتی ہین مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان اوسکی زبان و ہاتھہ سی مہاجر وہ ہے جسنے چھوڑدی وہ چیز جس سے اللہ نے منع کیا ہی متفق علیہ دوسر لفظ انکا رفعاً یہ ہی جو کوئی دوست رکھے اس بات کو کہ سرکا دیا جاے دوزخ سے اور داخل کیا جاے بہشت مین تو چاہئے کہ آئے موت اوسکی اور وہ ایمان رکھتا ہو اللہ و دن آخرت پر اور برتاو کرے لوگون سے جیسا برتاو اپنے ساتھہ چاہتا ہی رواہ مسلم

باب ۱۶۲ تباغض تقاطع تدابر کرنا منع ہی

قال تعالی انما المؤمنون اخوۃ وقال تعالی اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین وقال تعالی والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم انس رفعاً کہتی ہین تم آپسمین بغض حسد تدابر تقاطع نکرو اور بعض کی بیع پر بیع نکرو اور اللہ کے بندے آپسکے بھائی ہو جاؤ حلال نہین ہی کسی مسلمان کو کہ جدا کرے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ متفق علیہ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کھولے جاتے ہین دروازے جنت کے ہر دوشنبہ پنجشنبہ کو بخشا جاتا ہی ہر بندہ جو شریک نہین کرتا ہی ساتھہ اللہ کے کسی شی کو مگر وہ مرد کہ درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے بھائی کے

شحنا یعنی عداوت ہی کہا جاتا ہی مہلت دو انکو یہانتک کہ باہم صلح کرلین رواہ مسلم

باب ۱۶۳ حسد کرنا حرام ہی

حسد کہتے ہین تمنا ہی زوال نعمت کو صاحب نعمت سی خواہ نعمت دین ہو یا دنیا قال تعالے ام یحسدون الناس علی ما اتاھم اللہ من فضلہ اس باب مین حدیث انس اس سے پہلے باب مین گزر چکی ہی کہ لا تباغضوا ولا تحاسدوا الحدیث متفق علیہ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی بچو تم حسد سے حسد کہا جاتا ہی حسنات کو جسطرح کہ آگ لکڑی یا گھاس کو کہا جاتی ہی رواہ ابوداود

باب ۱۶۴ تجسس و تسمع کلام کا جبکہ دوسرا اوسکی سننی کو مکروہ جانی منہی عنہ ہے

قال تعالی ولا تجسسوا وقال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات الآیہ ابوہریرہ رفعا کہتی ہین دور رہو تم گمان سے بیشک گمان بڑی جھوٹی بات ہی اور تحسس تجسس و تنافس و تحاسد و تباغض و تدابر نکرو اور اللہ کے بندے آپسکے بھائی ہو جاؤ جسطرح کہ اللہ نے تمکو حکم دیا ہی مسلمان بھائی ہی مسلمان کا نہ اوسکو ظلم کرتا ہی اور نہ اوسکو بی مدد چھوڑتا ہی اور نہ اوسکو حقیر کرتا ہی تقوی اس جگہہ ہی اور اشارہ کیا طرف اپنی سینے کے کافی ہی آدمی کو اسقدر شر کہ حقیر رکھے اپنی بھائی مسلمان کو کل مسلمان کا مسلمان پر حرام ہی خون اوسکا اور آبرو اوسکی اور مال اوسکا اللہ نہین دیکھتا ہے طرف تمھاری صورتون اور اعمال کے لکن دیکھتا ہی طرف تمھارے دلون کے دوسری روایت یون ہی جدا نہو تم یا تم حسد و بغض و تجسس و تحسس و تناجش نکرو رواہ البخاری و مسلم معاویہ سمو گئا کہتے ہین حضرت نے فرمایا تو اگر پیچھے لگیگا عیوب مسلمین کے تو بگاڑ دیگا انکو یا قریب بگاڑنے کے کر دیگا حدیث صحیح رواہ ابوداود باسناد صحیح ابن مسعود کے پاس ایک شخص کو لائے کسی نے کہا اسکی داڑھی سے شراب ٹپکتی ہی کہا ہم منع کیے گئے ہین تجسس سے ولکن اگر ظاہر ہو گی ہمکو کوئی شے تو ہم مواخذہ کرینگے اوسکا حدیث صحیح رواہ ابوداود باسناد صحیح علی شرط البخاری و مسلم

باب ۱۶۵ بدگمانی کرنا ساتھہ مسلمانون کے بغیر ضرورت کے حرام ہے

قال تعالی یا ایھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی بچو تم گمان سے گمان اکذب الحدیث ہی متفق علیہ

باب ۱۶۶ احتقار مسلمین حرام ہے

قال تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منہن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون وقال تعالی ویل لکل ہمزۃ لمزۃ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی کافی ہے آدمی کو شر سے اتنا کہ حقیر کرے اپنے بھائی مسلمان کو روایہ مسلم ابن مسعود کا لفظ رفعا یہ ہے نجائیگا جنت مین وہ شخص جسکے دلمین برابر ذرے کے کبر ہوگا ایک مرد نے کہا آدمی دوست رکھتا ہے کہ اوسکا کپڑا اچھا ہو اور اوسکا جوتا اچھا ہو فرمایا اللہ جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو کبر بطر حق وغمط مردم ہے روایہ مسلم مراد بطر سے دفع حق ہے مراد غمط سے احتقار ہے جندب بن عبداللہ رفعا کہتے ہین ایک آدمی نے کہا واللہ فلان شخص کو اللہ نہ بخشیگا اللہ عزوجل نے کہا یہ کون شخص ہے جو مجھپر قسم کھاتا ہے کہ مین فلان کو نہ بخشونگا مینے اوسکو بخشدیا اور تیرا عمل حبط کیا روایہ مسلم

باب ۱۶۷ اظہار کرنا شماتت کا ساتھ مسلمان کے منہی عنہ ہے

قال تعالی انما المؤمنون اخوۃ وقال تعالی ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین آمنوا لہم عذاب الیم فی الدنیا والآخرۃ واثلہ بن الاسقع رفعا کہتے ہین تو ظاہر نکر شماتت واسطے اپنے بھائی کے پس رحم کرے اللہ اوسکو اور مبتلا کردے تجھکو روایہ الترمذی وقال حدیث حسن حدیث ابوہریرہ کل المسلم علی المسلم حرام پہلے گزر چکی ہے ؂

باب ۱۶۸ طعن کرنا نسب مین جو بظاہر شرع مین ثابت ہی حرام ہے

قال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات الآیہ ابوہریرہ رفعا کہتے ہین دو امر لوگون مین وہ دونون اونکو کفر ہین طعن کرنا نسب مین نیاحت کرنا مُردے پر روایہ مسلم ؂

باب ۱۶۹ غش وخداع کرنا منع ہے

قال تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات الخ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جسنے اوٹھایا ہمپر ہتھیار وہ ہم مین سے نہین ہی اور جسنے دہوکا دیا ہمکو وہ ہم مین سے نہین ہے روایہ مسلم

دوسری روایت یہ ہی کہ گزرے حضرت ایک ڈھیر پر غلہ کے اونکے اندر اپنا ہاتھہ ڈالا اونگلیوں
پر کچھہ نمی معلوم ہوئی فرمایا اے صاحب طعام یہ کیا ہی کہا پانی مین بھیگ گیا ہی فرمایا تو نے اسکو اوپر
رکھا ہوتا کہ لوگ اسکو دیکھتے من غشنا فلیس منا دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی تم تناجش نکرو متفق
علیہ یا اسلیے کہ نجش مین خداع ہوتا ہی ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہی فرمانی ہی نجش سی متفق علیہ
نجش کہتے ہین نرخ بڑہا دینے کو تاکہ دوسرا دہوکا کہا سے اور آپ لینا منظور نہین ہی دوسرا
لفظ انکا یہ ہی کہ حضرت کے سامنے ایکمرد کا ذکر ہوا کہ وہ بیع مین فریب کہاتا ہی اوسکو فرمایا تو جس سے
کچھہ خرید کرے اوس سے کہدے لاخلابۃ متفق علیہ خلابہ بمعنی خدیعہ ہی یعنی دہوکا فریب
ندیا اس کہدینے سے خیار ثابت ہوجاتا ہی ابوہریرہ رفعا کہتے ہین جسنے بگاڑا کسی عورت
یا مملوکہ کو وہ ہم مین سے نہین ہی رواہ ابوداود

باب ۱۷ غدر کرنا حرام ہی

قال تعالی یا ایہا الذین امنوا اوفوا بالعقود وقال تعالی اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا
حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہی چار خصال ہین جسکسی مین ہونگے وہ منافق خالص ہے منجملہ اونکے
ایک یہ فرمایا اذا عاہد غدر الحدیث متفق علیہ یہ حدیث پہلی گزرچکی ہی ابن مسعود و ابن عمر و
انس رفعا کہتے ہین ہر غادر کے لیے دن قیامت کو ایک نشان ہوگا کہا جائیگا ہذہ غدرۃ فلان
متفق علیہ یعنی یہ عہد شکنی و بدعہدی ہی فلان شخص کی ابوسعید خدری کا لفظ رفعا یہ ہی ہر غادر کا
نشان نزدیک اوسکی مقعد کے ہوگا دن قیامت کو بقدر اوسکے غدر کے اونچا کیا جائیگا سن رکھو
نہین ہے کوئی غادر اعظم غدر مین امیر عامہ سے رواہ مسلم ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین
اللہ تعالی نے کہا ہی تین شخص ہین مین خصم ہون اونکا دن قیامت کو ایک وہ مرد جو میرے سبب سے
دیا گیا پہر اوسنے غدر کیا دوسرا وہ مرد جسنے آزاد کو بیچکر اوسکی قیمت کہائی تیسرا وہ شخص
جسنے مزدور سے پورا کام لیا اور اوسکو اجرت ندی رواہ البخاری

باب ۱۸ منت رکھنا بعد عطا کے منع ہے

قال تعالی یا ایہا الذین امنوا لاتبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی وقال تعالی الذین ینفقون
اموالہم فی سبیل اللہ ثم لایتبعون ما انفقوا منا ولا اذی حدیث ابوذر مین فرمایا ہی تین شخص

مین بات نکریگا اللہ اور نہ دیکھیگا قیامت کے دن اونکی طرف نظر کریگا اور نہ پاک کریگا انکو اور انکے لیے عذاب الیم ہے تین بار اسی طرح فرمایا ابو ذر نے کہا خائب ہوا و خسر وہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا مسبل و منان و منفق سلعہ بحلف کاذب روا ہ مسلم مسبل وہ ہے جو اپنی ازار او اپنا کپڑا ٹخنون سے نیچے لٹکا سے اترا کر منان وہ ہے جو احسان کر کے منت رکھے منفق وہ ہے جو جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچے

باب افتخار و بغی کرنا منہی عنہ ہے

قال تعالی فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی وقال تعالی انما السبیل علی الذین یظلمون الناس ویبغون فی الارض بغیر الحق اولئک لھم عذاب الیم عیاض بن حمار کہتے ہین حضرت نے فرمایا اللہ نے وحی کی مجھکو کہ تم خاکساری کرو یہانتک کہ بغی نکرے کوئی تم مین کسی پر اور فخر نکرے کوئی تم مین کسی پر روا ہ مسلم اہل لغت نے کہا ہے بغی کہتے ہین تعدی و استطالت کو ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے جب آدمی نے کہا لوگ ہلاک ہوگئے تو وہ ہلاک تر ہے روا ہ مسلم نووی نے کہا یہ نہی واس شخص کے لیے ہے جو یہ بات براہ عجب نفس و تصاغر مردم و ارتفاع خود کہے یہ حرام ہے اور جو شخص اسلیے کہے کہ لوگوں مین نقصان دین دیکھتا ہے اور اونپر تحزن کرتا ہے اور دین کا حکم اٹھاتا ہے تو لا باس یہ ہے ھکذا فسرہ العلماء و فصلوہ و ممن قالہ الائمۃ الاعلام مالک بن انس و الخطابی و الحمیدی و آخرون قد اوضحتہ فی کتاب الاذکار

باب ہجران مسلم تین دن سے زیادہ حرام ہے لیکن بسبب کسی عت بدعت یا تظاہر فسق کی یا مانند اسکے

قال تعالی انما المؤمنون اخوۃ وقال تعالی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان انس نے رفعا کہا ہے تم تقاطع تدابر تباغض تحاسد نکرو اللہ کے بندے آپسمین بھائی ہو جاؤ مسلمان کو حلال نہین ہے کہ چھوڑے اپنے بھائی کو زیادہ تین دن سے متفق علیہ ابو ایوب کا لفظ رفعا یہ ہے درست نہین ہے کسی مسلمان کو کہ چھوڑے اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ ملاقات ہو دونون کی تو یہ منہ پھیرے وہ اور وہ منہ پھیرے بہتر انمین وہ ہے جو ابتدا السلام کرے متفق علیہ ابو ہریرہ رفعا کہتے ہین عرض کیے جاتے ہین اعمال ہر دوشنبہ پنجشنبہ کو سو بخشتا ہے خدا ہر مرد کو جو شریک نہین کرتا ہے ساتھ اللہ کے کسی شے کو مگر وہ مرد جسکے درمیان اور اوسکے بھائی کے درمیان شحنا یعنی

دشمنی ہوتی ہے فرمایا ہی چھوڑ دو ان دونون کو یہانتک کہ باہم صلح کرلین روایہ مسلم جابر نے کہا حضرت نے فرمایا ہی شیطان ناامید ہوگیا ہو اس بات سی کہ عبادت کرین اوسکی نماز پڑھنے والے جزیرہ عرب مین ولکن آپسکی تحریش مین رواہ مسلم تحریش کہتے ہین فساد اور تغیر قلوب وتقاطع کو یعنی آپسمین لڑا دینا بھڑکا دینا کبھیڑا اڑا دینا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی جسنے چھوڑا اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ پھر مرگیا وہ جائیگا آگ مین رواہ ابوداود باسناد علی شرط البخاری ومسلم حداد بن ابی حداد سے مروی کہتے ہین جسنے چھوڑا اپنے بھائی کو ایک سال تو یہ برابر اوسکی خونریزی کے ہے رواہ ابوداود باسناد صحیح حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی حلال نہین ہے مومن کو کہ چھوڑے مومن کو تین دن سے زیادہ پھر اگر تین دن گذر گئے اور ملاقات ہوئی تو اوسکو سلام کرے اگر جواب سلام کا دیا تو دونون اجر مین شریک ہوے اور اگر نہ دیا تو یہ گناہ لیکر پھرا اور وہ مسلمان ہجرت سی خارج ہوگیا رواہ ابوداود باسناد حسن ابوداود نے کہا

واذا کانت الھجرۃ للہ تعالیٰ فلیس من ھذا فی شیئ انتہی

باب دو آدمی سرگوشی بغیر اذن سوم کے نکرین مگر حاجت سی کہ پوشیدہ بات کرین جسکو وہ تیسرا نہ سنے اسی معنی مین یہ ہے کہ ایسی زبان مین بات کرین جسکو وہ تیسرا نہ سمجھے

قال تعالیٰ انما النجوی من الشیطان ابن عمر نے رفعاً کہا ہی جب تین آدمی ہون تو دو آدمی سرگوشی نکرین علیحدہ اوس تیسرے سے متفق علیہ ورواہ ابوداود وزاد ابوصالح نے کہا یعنی ابن عمر سے پوچھا بھلا چار شخص ہون کہا تو کچھ ضرر نہین ہی تجھکو ورواہ مالک فی الموطا ومسلم لفظ انکا رفعاً یہ ہی سرگوشی نکرین دو شخص بغیر ایک کے رواہ مالک فی الموطا ابن مسعود کا لفظ رفعاً یون ہی جب تم تین ہو تو سرگوشی نکرین دو یہانتک کہ مختلط ہو تم لوگون مین کیونکہ یہ بات اوسکو غمگین کرتی ہے متفق علیہ

باب عذاب دینا غلام وچوپاؤ وجانور واولاد کو بغیر سبب شرعی کے یا زائد قدر ادب پر منہی عنہ ہے

قال تعالیٰ وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخوراً ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی عذاب کی گئی ایک عورت ایک بلی کے پیچھے اوسکو باندھ رکھا تھا یہانتک کہ وہ

مر گئی یہ اوسکے سبب سے دوزخ مین گئی نہ اوسکو کھلایا پلایا کیونکہ اوسنے روک رکھا تھا اور نہ اوسکو چھوڑا کہ وہ خشاش ارض یعنے کیڑے مکوڑے وحشرات وہوام زمین کو کھاتی متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ انکا گزر جوانان قریش پر ہوا اونھون نے ایک پرندے کو نشانہ بنا کر تیر لگانا شروع کیا تھا جسکا وہ پرندہ تھا اوس سے یہ ٹھیرایا تھا کہ جو تیر چوک جاے وہ اوسکا ہی جب اونھون نے ابن عمر کو دیکھا متفرق ہو گئے ابن عمر نے کہا من فعل ہذا لعن اللہ من فعل ہذا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعن من اتخذ شیئا فیہ الروح غرضا متفق علیہ یعنی جو کوئی جاندار کو نشانہ بناے وہ ملعون ہی انس کہتے ہین نہی کی ہے حضرت نے حبس بہائم سے متفق علیہ یعنے واسطے قتل کے کہ بھوکا پیاسا بند رکھا جاے یہانتک کہ مر جائے سوید بن مقرن نے کہا ہم سات شخصون مین بنی مقرن سے ایک لونڈی تھی ایک اصغر ہمارے نے اوسکو طمانچہ مارا حضرت نے حکم دیا کہ ہم اوسکو آزاد کر دین رواہ مسلم دوسری روایت یہ ہی ہم سات بھائی تھے ابو مسعود بدری کہتے ہین مین اپنے ایک غلام کو کوڑے مار رہا تھا کہ پیچھے سے ایک آواز سنی اعلم ابا مسعود مارے غصے کے مینے آواز نہ پہچانی جب وہ شخص مجھسے نزدیک ہوا دیکھا تو حضرت تھے فرمایا تو جان لے کہ اللہ قادر تر ہے تجھسے اس غلام پر مینے کہا آج سے مین پھر کبھی کسی غلام کو نہ مارونگا دوسری روایت یون ہی کہ حضرت کی ہیبت سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا تیسری روایت مین ہی مینے کہا اے رسول خدا یہ آزاد ہی واسطے اللہ کے فرمایا اگر تو ایسا نکرتا تو لپیٹ مارتی تجھکو آگ یا چھوتی تجھکو آگ رواہ مسلم بہذہ الروایات حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی جسنے ماری اپنی غلام کو حد جو اوسنے نہین کی ہی یا طمانچہ لگایا اوسکے تو کفارہ اوسکا یہ ہی کہ اوسکو آزاد کر دے رواہ مسلم ہشام بن حکیم بن حزام کا شام مین گزر کچھ لوگون پر اہل انباط سے ہوا اونکو دہوپ مین بٹھایا تھا اور اونکے سر پر تیل ڈالا تھا پوچھا یہ کیا ہی کہا عذاب کیے جاتے ہین بابت خراج کے دوسری روایت مین ہی محبوس ہین جزیہ مین ہشام نے کہا مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے اللہ عذاب کریگا اون لوگون کو جو عذاب کرتے ہین لوگون کو دنیا مین پھر امیر کے پاس گئے اور اونسے کہا امیر نے حکم دیا کہ اونکو چھوڑ دو رواہ مسلم انباط کہتے ہین کاشتکاران عجم کو دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ گزرے حضرت ایک گدھے پر اوسکے مونہہ پر داغ دیا تھا فرمایا لعن اللہ من وسمہ رواہ مسلم دوسری روایت مسلم کی یہ ہی منع کیا ہی حضرت نے مونہہ پر مارنے سے اور داغ دینے سے مونہہ پر

باب ۱۷۶ آگ سے کسی حیوان کو جون ہو یا مانند اوسکے عذاب کرنا حرام ہے

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ بھیجا حضرت نے ہمکو ایک لشکر میں پس فرمایا اگر تم فلان اور فلان کو پاؤ تو
مین [illegible] پس جلاؤ اونکو آگ مین جلادو پھر جب ہم باہر نکلنے لگے
فرمایا میں نے تمکو حکم کیا تھا کہ فلان اور فلان کو جلادو آگ سے اور عذاب آگ کا اللہ ہی کا کام ہے پس اگر تم اونکو
پاؤ تو قتل کرو روایت کیا اسکو بخاری نے ابن مسعود کہتے ہیں ہم ہمراہ حضرت کے تھے ایک سفر مین
حضرت حاجت کو گئے ہمنے ایک حمرہ کو دیکھا اوسکے ساتھ دو بچے تھے ہم دو بچے پکڑ لیے
حمرہ آئی اور پر بچھانے لگی تو حضرت نے آکر فرمایا اسکو کسنے اسکے بچون کی طرف سے دکھ دیا
اسکے بچے پھیر دو اور ایک قریہ مور کا دیکھا جسکو ہمنے جلا دیا تھا فرمایا اسکو کسنے جلایا ہمنے
کہا ہمنے فرمایا تحقیق نہیں چاہیے کہ عذاب کرے آگ سے مگر رب النار روایت کیا ابو داود باسناد صحیح
حمرہ بضم حا و تشدید میم ایک پرندہ کوچک ہے مانند گنجشک کے اور مراد قریہ
نمل سے موضع نمل مع النمل ہے

باب دیر لگانا آسودہ حال کا ادای حق مین وقت طلب صاحب حق کے حرام ہے

قال تعالی ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اهلها وقال تعالی فان امن بعضکم بعضا
فلیؤدی الذی اؤتمن امانته حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے مطل الغنی ظلم اور جب حوالہ
کیا جاوے کوئی تم مین کا کسی مالدار پر تو اوسکے پیچھے لگے متفق علیہ

باب مکروہ ہے عود کرنا ہبہ مین جسکو سپرد موہوب لہ نہین کیا ہے اور جو ہبہ لہ کو دیا ہے خواہ سپرد کیا ہو یا نکیا ہو اوسمین عود کرنا مکروہ نہین ہے اور خرید کرنا کسی شی کا اپنے صدقہ مین سے متصدق علیہ سے یا زکوۃ و کفارہ و نحوہا کا مکروہ ہے ہان اگر وہ شی کسی اور شخص کے پاس منتقل ہو گئی ہے تو پھر اوسکے خریدنے مین کچھ ڈر نہین ہے

ابن عباس کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جو شخص عود کرتا ہے ہبہ مین وہ مثل کتے کے ہے جو اپنی قے
کو کھاتا ہے متفق علیہ دوسری روایت یون ہے مثال اوسکی جو رجوع کرتا ہے اپنے صدقہ مین مثال
کتے کی ہے کہ قے کرتا ہے پھر اپنی قے مین عود کرتا ہے اور اوسکو کھا لیتا ہے لیسے ہی عائد اپنے ہبہ مین
مثل عائد کے اپنی قے مین ہے عمر بن خطاب کہتے ہین مینے ایک گھوڑا راہ خدا مین دیا جسکو دیا تھا
اوسنے اوسکو ضائع کیا مینے چاہا کہ اوسکو خرید لون مجھکو گمان ہوا کہ وہ میرے ہاتھ سستا بیچیگا

مینے حضرت سی پوچھا فرمایا تو اوسکو خرید نکر اور اپنے صدقے مین عود نکر اگرچہ وہ تجھکو ایک درہم پر دے عود کرنے والا صدقے مین مثل عائد کے قے مین ہوتا ہے متفق علیہ

باب ۱۷۹ بیان مین تاکید تحریم کے مال یتیم مین

قال اللہ تعالی ان الذین یأکلون اموال الیتامی ظلما انما یأکلون فی بطونھم نارا وسیصلون سعیرا وقال تعالی ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن وقال تعالی ویسألونک عن الیتامی قل اصلاح لھم خیر وان تخالطوھم فاخوانکم واللہ یعلم المفسد من المصلح حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی بچو تم سبع موبقات سی کہا اے رسول خدا وہ کیا ہین فرمایا اشراک باللہ و سحر و قتل نفس جسکو اللہ نے حرام کیا ہی اور اکل ربا و اکل مال یتیم و تولی یوم زحف و قذف محصنات مومنات غافلات متفق علیہ موبقات بمعنی مہلکات ہی

باب ۱۸۰ بیان مین تغلیظ تحریم ربا کے

قال اللہ تعالی الذین یأکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس ذلک بانھم قالوا انما البیع مثل الربا واحل اللہ البیع وحرم الربا فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتھی فلہ ما سلف وامرہ الی اللہ ومن عاد فاولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون یمحق اللہ الربا ویربی الصدقات الے قولہ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربا الایۃ رہی احادیث جو صحیح مین بکثرت و شہرت موجود ہین منجملہ اونکے ایک حدیث وہی حدیث ابو ہریرہ ہے سبع موبقات مین جو اوپر گزر چکی دوسری حدیث ابن مسعود کی ہے کہ لعنت کی حضرت نے آکل و موکل ربا پر رواہ مسلم ترمذی وغیرہ نے شاہدین و کاتب کو بھی زیادہ کیا ہے

باب ۱۸۱ تحریم ریا مین

قال تعالی وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلوۃ وقال تعالی لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی کالذی ینفق مالہ رئاء الناس الایۃ وقال تعالی یراؤن الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی اللہ تعالی نے کہا مین غنی تر ہون شرکا مین شرک سی جسنے کوئی عمل کیا اور اوسمین ہمراہ میرے غیر کو شریک کیا مین اوسکو اور اوسکے شرک کو

چھوڑ دیتا ہون رواہ مسلم اس حدیث سے استدلال منع تصور شیخ پر وقت مراقبہ کے
ہوسکتا ہے یہ تصور مثل ریا کے شرک خفی ہے اسی طرح اس آیت سے فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک
بعبادۃ ربہ احدا فتامل دوسرا لفظ انکا سمو عا یہ ہے پہلا شخص جسکا فیصلہ دن قیامت کو ہوگا
وہ مرد ہے جو شہید ہوا اوسکو لا کر نعمت خدا کی یاد دلائی جائیگی وہ پہچانیگا اللہ کہیگا تونے اوس
نعمت مین کیا کام کیا وہ کہیگا مین تیری راہ مین لڑا یہانتک کہ مارا گیا اللہ فرمائیگا تو جھوٹا ہے
ہان تو اسلیے لڑا کہ جری یعنی شجاع حاذق بہادر کہلائے سو کہا گیا پھر اوسکو حکم ہوگا وہ مونہہ کے
بل گھسیٹکر آگ مین ڈالدیا جائیگا دوسرا وہ مرد جسنے علم سیکھا سکھایا اور قرآن پڑہا اوسکو لایا جائیگا
اوسکو بھی اللہ اپنی نعمت جتائیگا وہ اوسکو پہچانیگا فرمائیگا تونے اس نعمت مین کیا کام کیا وہ کہیگا
مینے علم سیکھا سکھایا اور تیری راہ مین قرآن پڑہا اللہ کہیگا تو جھوٹا ہے لکن تونے اسلیے سیکھا کہ عالم
کہلاے اور قرآن پڑہا اسلیے کہ قاری ٹھیرے سو کہا گیا پھر اوسکو حکم ہوگا مونہہ کے بل گھسیٹکر
آگ مین ڈالدیا جائیگا تیسرا وہ مرد ہے جسپر اللہ نے وسعت کی اور طرح طرح کے مال اوسکو دیے
اوسکو لائینگے اور نعمت یاد دلائی جائیگی وہ اوسکو پہچانیگا اوس سے اللہ فرمائیگا تونے اس مال مین
کیا کام کیا وہ کہیگا مینے کوئی راہ جو تجھکو محبوب تھی باقی نہین چھوڑی لکن اوسمین مال خرچ کیا فرمائیگا
تو جھوٹا ہے لکن تونے یہ کام اسلیے کیا کہ سخی کہلاے سو تجھکو جواد کہا گیا پھر اوسکو حکم ہوگا وہ مونہہ
کے بل گھسیٹکر آگ مین ڈالدیا جائیگا رواہ مسلم اس حدیث مین شہید و عالم و قاری و مالدار اہل
ریا کا انجام کار ذکر فرمایا ہے معلوم ہوا کہ اعمال صالحہ شرکت ریا سے سیئات ہو جاتے ہین ریا
ایک نوع ہے شرک کی کوئی سی نوع کیون نہو مستثنی ہوتی ہے مغفرت سے انواع ریا بجد بیحساب
ہین ہر عمل خیر مظنہ ریا ہوتا ہے سب سے بہتر علاج ریا کا یہ ہے کہ جسطرح انسان اپنے سیئات کو نظر
خلق سے پوشیدہ و مخفی رکھتا ہے اسیطرح اپنے حسنات کو مخفی رکھے کچھ لوگون نے ابن عمر سے
کہا تھا کہ ہم جب پاس اپنے بادشاہ کے جاتے ہین تو اوس سے برخلاف اوسکے گفتگو کرتے ہین
جو ہم وہان سے نکلکر کرتے ہین ابن عمر نے کہا کنا نعد ھذا نفاقا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم رواہ البخاری یہ حدیث باب نفاق مین گزر چکی ہے اس جگہہ شاید اسواسطے
مذکور ہوئی کہ نفاق بھی ایک شعبہ ریا کا ہے جندب مرفوعا کہتے ہین جو کوئی سنائیگا تو اللہ اوسکو
سنائیگا اور جو کوئی دکھائیگا تو اللہ اوسکو دکھائیگا متفق علیہ نووی نے کہا معناہ من اظہر
عملہ للناس ریاء سمع اللہ بہ ای فضحہ یوم القیامۃ ومن رایا رای اللہ بہ ای من اظہر للناس

العمل الصالح لیعظم عندھم اظھر اللہ سریرتہ علی رؤس الخلائق حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسنے سیکھا کوئی علم جس سے اللہ مقصود ہوتا ہی نہ سیکھا اوسکو مگر اسلیے کہ کچھہ دنیا ہاتھہ آئے تو نپاویگا وہ ہوا جنت کی دن قیامت کو روا ہ ابو داود باسناد صحیح احادیث اس باب مین کثرت و شہرت سے ہین انتہی

باب۲۸ بیان مین اوس امر کے جسکے ریا ہونیکا توہم ہوتا ہے اور وہ ریا نہین ہے

ابو ذر رفعاً کہتے ہین حضرت سی کہا بھلا ایک آدمی عمل خیر کرتا ہی لوگ اوسکی تعریف اوس عمل پر کرتے ہین فرمایا تلک عاجل بشری المؤمن روا ہ مسلم مین کہتا ہون یہ اوسوقت ہی کہ عامل کی نظر مین مدح و ذم خلائق یکسان ہو نہ مدح سے دل مین سرور پیدا ہو نہ ذم سے دلمین رنج آئے تب اگر کوئی اوسکے عمل صالح کی مدحت یا مذمت کرے تو کچھہ خوف ریا کا نہین ہوتا ہے واللہ اعلم

باب۲۹ نظر کرنا طرف زن اجنبیہ کے اور طفل بے ریش خوبصورت کے بغیر حاجت شرعی کے حرام ہی

قال تعالی قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم وقال تعالی ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا وقال تعالی یعلم خائنۃ الاعین وقال تعالی ان ربک لبالمرصاد ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین لکھا گیا ہر ابن آدم پر نصیب اوسکا زنا سے وہ اوسکو لا محالہ پاویگا آنکھون کا زنا نظر ہے کانون کا زنا استماع ہے زبان کا زنا کلام ہی ہاتھہ کا زنا پکڑنا ہی پاؤن کا زنا چلنا ہی رہا دل سو خواہش و تمنا کرتا ہی اب فرج اوسکو سچا کردے یا جھوٹا متفق علیہ وھذا لفظ مسلم ابو سعید کا لفظ مرفوعاً یہ ہی بچو تم بیٹھنے سے راہون مین کہا ای رسول خدا ہمکو بیٹھنے چارہ نہین ہے فرمایا جب تم سے بے بیٹھے نہین بنتا تو تم راہ کا حق ادا کرو پوچھا حق طریق کیا ہی فرمایا آنکھہ بند کرنا یعنی نادیدنی سے روکنا ایذا کا جواب دینا سلام کا حکم کرنا معروف کا منع کرنا منکر سے متفق علیہ زید بن سہل کہتے ہین ہم صحن خانہ مین بیٹھے باتین کرتے تھے حضرت آئے کھڑے ہوکر فرمایا تمکو مجالس صعدات سے کیا واسطہ ہی بچو ان مجالس صعدات سی ہمنے کہا ہم تو اس جگہہ بغیر یاس کے لیے بیٹھے ہین یہان بیٹھکر چرچا اور باتین کرتے ہین یہ خیلیا اگر یہی ہی تو بہر حق اوسکا ادا کرو آنکھہ بند رکھو سلام کا جواب دو اچھی بات کہو روا ہ مسلم صعدات یعنی طرقات ہی جریر کہتے مین نے حضرت سی پوچھا نظر ناگہان کا کیا حکم ہے فرمایا پہیرلے اپنی نظر کو روا ہ مسلم ام سلمہ کہتی ہین مین پاس حضرت کے تھی میمونہ بھی بیٹھی تھین اتنے مین ابن ام مکتوم آئے یہ آنا انکا بعد امر بالحجاب کے تھا حضرت نے

کہا تم انسے پردہ کرو ہمنے کہا ای رسول خدا کیا یہ نابینا نہین ہین ہمکو نہ دیکھتے ہین نہ پہچانتے فرمایا
کیا تم دونون بھی نابینا ہو تم تو اوسکو دیکھتے ہو رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح
ابو سعید رفعا کہتے ہین کہ نظر نکرے مرد طرف ستر مرد کے اور نہ عورت طرف ستر عورت کے
اور نہ پہونچے مرد طرف دوسرے مرد کے ایک جامہ مین اور نہ عورت طرف دوسری عورت کے
ایک جامہ مین رواہ مسلم

باب ۱۸۴ خلوت کرنا اجنبیہ سے حرام ہے

قال تعالیٰ واذا سألتموهن متاعا فاسألوهن من وراء حجاب عقبہ بن عامر نے رفعا کہا ہی بچو تم
داخل ہونے سے عورتون پر ایک مرد انصاری نے کہا بھلا دیور سے فرمایا دیور موت ہے
متفق علیہ لفظ حدیث کا حمو ہے نووی نے کہا ہی حمو قریب زوج کو کہتے ہین جیسے بھائی بھتیجا برادر
چچازاد شوہر کا ابن عباس نے رفعا کہا ہی خلوت نکرے کوئی تم مین کا کسی عورت سے مگر ہمراہ ذی محرم
کے متفق علیہ حدیث بریدہ مین فرمایا ہی حرمت زنان مجاہدین کی قاعدین پر مثل حرمت امہات کے
ہے نہین ہے کوئی مرد قاعدین مین سے کہ خلیفہ ہو کسی مرد کا مجاہدین مین سے اوسکے اہل مین پھر
خیانت کرے اوسکے اہل مین لیکن کھڑا کیا جائیگا دن قیامت کو پھر لیگا وہ اوسکے حسنات جتنے
چاہے یہانتک کہ راضی ہو پھر ہماری طرف التفات کرکے فرمایا ما ظنکم رواہ مسلم

باب ۱۸۵ تشبہ کرنا مرد کا عورت سے اور عورت کا مرد سے لباس و حرکت و غیر ذالک مین حرام ہی

حضرت نے لعنت کی ہی اون مردون کو جو متشابہ عورتون کے بنتے ہین اور اون عورتون کو جو
متشابہ مردون کے بنتی ہین رواہ البخاری ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہی لعنت کی ہے رسول خدا نے
اوس مرد پر جو لباس زنانہ پہنے اور اوس عورت پر جو لباس مردانہ پہنے رواہ ابوداود باسناد صحیح
دوسرا لفظ الکا رفعاً یہ ہی دو نوع ہین اہل نار سے جنکو مینے نہین دیکھا ہی ایک وہ قوم ہی کہ اونکی پاس
کوڑے ہین مثل دم گاو کے لوگون کو اونسے مارتے یعنی ہٹاتے دور باش کرتے ہین دوسرے
عورتین ہین کپڑے پہنے ننگے بدن جھکاتی اور جھکتی ہین سر اونکے جیسے کوہان اونٹون کی داخل
نہونگی جنت مین اور نہ پائینگی ہوا اوسکی اگرچہ ہوا جنت کی اتنی اتنی دور سے پائی جاتی ہی رواہ مسلم
شرح مسلم مین کہا ہی هذا الحديث من معجزات النبوة فقد وقع هذان الصنفان وهما موجودان

قوم اول کی مصداق اس زمانے مین چوبدار ہین جو دربار امراء اور رؤسا مین کھڑی رہتے ہین اور قوم ثانی کی مصداق بیگمات ہین لوگ و امرا کی تو وی سنے کہا کاسیات ہین یعنی نعمت خدا سے عاریات ہین یعنی شکر نعمت سی او ربعض نے کہا معنی اسکے یہ ہین کہ بعض بدن مستور رہی اور بعض واسطی اظہار جمال ونحوہ کے مکشوف ہی او ربعض نے کہا لباس باریک پہنتے ہین جس سے رنگ بدن کا ظاہر ہوتا ہی انتہی مین کہتا ہون یہ تینون معنی جمع ہو سکتے ہین اور ہر معنی کا وجود اس عہد مین مشہود ہے مائلات ہین یعنی طاعت خدا سے اور اوس امر سے جسکا حفظ اونکو لازم ہی ممیلات ہین یعنے اپنا فعل مذموم دوسری عورتون کو سکھاتے ہین یا چلنے پھرنے مین مائلات ہین یعنی ناز ونخرے سے چلتے ہین ممیلات ہین یعنی اکتاف ودوش کو جھکا سے چلتے ہین یا مائلات ہین یعنی بغایا کی سی کنگھی چوٹی رکھتے ہین ممیلات ہین یعنی دوسرون کی کنگھی چوٹی مثل بغایا کے درست کرتی ہین کوہان شتر سے مراد بڑا کرنا سر کا ہے مو باف یا نحوہ سے انتہی قول النووی

باب۱۸۶ التشبہ کرنا ساتھ شیطان و کفار کی منہی عنہ ہی

جابر کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم کھانا نہ کھاؤ بائین ہاتھ سے شیطان شمال سے کھاتا ہے سر۱۲۹۵ مسلم ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی نہ کھائے کوئی تم مین اپنی دست چپ سے اور نہ پیا اوس سے کیونکہ شیطان شمال سے کھاتا ہی سر۱۲۹۶ مسلم ابوہریرہ سے کہا حضرت نے فرمایا ہی یہود ونصاری رنگ نہین کرتے تم اونکے خلاف کرو متفق علیہ مراد رنگ سی خضاب ہی سر وریش سفید کا زردی سرخی سی رہی سیاہی سو وہ منہی عنہ ہے

باب۱۸۷ مرد وعورت کو سیاہ خضاب کرنا بالو نمین منہی عنہ ہی

جابر کہتے ہین ابو قحافہ والد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما دن فتح مکے کے لائے گئے اونکا سر وریش مثل ثغامہ کے تھا سفیدی سے حضرت نے فرمایا اس سفیدی کو بدل دو اور سیاہی سے بچو سر۱۲۹۷ مسلم نہایہ مین کہا ہی ثغامہ ایک گھاس ہے جسکا پھول وپھل سفید ہوتا ہی یا ایک درخت سفید ہو مثل برف کے

باب۱۸۸ قزع یعنی سر پر پٹے رکھنا منع ہی

نووی نے کہا قزع یہ ہی کہ بعض سر کو منڈاے بعض کو باقی رکھے ہان سارے سر کا مرد کو
منڈانا مباح ہے نہ عورت کو ابن عمر کہتے ہین منع کیا ہی حضرت نے قزع سے متفق علیہ
دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ دیکھا حضرت نے ایک طفل کو کہ بعض بال اوسکے منڈے تھے
اور بعض رکھے تھے منع فرما کر کہا سارا سر منڈاؤ یا سب بال چھوڑو رواہ ابوداود باسناد
صحیح علی شرط البخاری ہے عبد اللہ بن جعفر کہتے ہین مہلت دی حضرت نے آل جعفر کو تین دن
پھر اونکے پاس آکر فرمایا مت روؤ تم میرے بھائی پر بعد آجکے دن کے پھر کہا بلاؤ میرے بھتیجون
کو ہم لائے گئے گویا چڑیا کے بچے تھے فرمایا حلاق کو لاؤ اوسکو حکم دیا اوسنے ہمارے سر مونڈے
رواہ ابوداود باسناد صحیح علی شرط البخاری ومسلم علی مرتضی کہتے ہین نہی فرمائی حضرت نے
اس بات سے کہ عورت کا سر مونڈا جاے رواہ النسائی

باب ١٩١ بال کا جوڑنا سوئی سے کھال کا نیلا کرنا دانتون کا تیز کرنا حرام ہے

قال تعالی ان یدعون من دونه الا اناثا وان یدعون الا شیطانا مریدا لعنه الله وقال لاتخذن
من عبادك نصيبا مفروضا ولاضلنهم ولامنينهم ولامرنهم فليبتكن اذان الانعام
ولامرنهم فليغيرن خلق الله الاية اسماء کہتی ہین ایک عورت نے حضرت سے کہا میری بیٹی کو
چیچک ہوئی اوسکے بال اوتر گئے اور مین اوسکا بیاہ کرنا چاہتی ہون فرمایا لعنت کرے اللہ
واصلہ موصولہ پر متفق علیہ دوسری روایت مین واصلہ مستوصلہ آیا ہی وعن عائشہ نحوہ متفق
علیہ معاویہ نے سال حج مین منبر پر کھڑے ہوکر اور ایک مشت بھر بال لیکر کہا اے اہل مدینہ تمہارے
علما کدھر ہین مینے حضرت کو سنا ہی کہ ایسے بالون سے بھی منع کرتے تھے اور فرماتے ہلاک ہوے
بنی اسرائیل جبکہ اونکی عورتون نے یہ کام کیا متفق علیہ حدیث ابن عمر مین آیا ہی کہ لعنت کی حضرت نے
واصلہ مستوصلہ واشمہ مستوشمہ پر متفق علیہ ابن مسعود کا لفظ یہ ہی لعنت کرے اللہ واشمات مستوشمات
متنمصات ومتفلجات للحسن مغیرات خلق اللہ پر ایک عورت نے اسمین کچھ کہا ابن مسعود نے فرمایا کیا
مین لعنت نکرون اوسپر جسپر حضرت نے لعنت کی ہے اور وہ امر اللہ کی کتاب مین ہی وما اتاکم
الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا متفق علیہ متفلجہ وہ عورت ہی جو اپنے دانتون کو کھسکا
بعض کو بعض سے قدرے دور کرتی ہی تاکہ خوبصورت ہو جاویں اسکو وشر کہتے ہین متنمصہ وہ عورت
ہی جو موی ابرو کو باریک بناتی ہے واسطے تحسین کرنے کے متنمصہ وہ ہی جو دوسری عورت کے

اس کام کا حکم دیتی ہے

باب ۱۹۰ چننا سفید بالون کا ڈاڑھی و سر وغیرہا سے منع ہے اسی طرح نتف کرنا امرد کا موی ریش کو اول طلوع مین منہی عنہ ہے

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کا لفظ رفعاً یہ ہے تم مت اوکھاڑو شیب کو کہ وہ نور ہے مسلمان کا دن قیامت کو حدیث حسن رواہ ابو داود والترمذی والنسائی باسانید حسنۃ عائشہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہے من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد رواہ مسلم یہ حدیث جوامع کلم ہے صدہا مسائل اس سے مستخرج ہوتے ہین سارے بدعات کی جڑ اس سے کٹ جاتی ہے ساری منکرات اس سے رد ہو جاتے ہین

باب ۱۹۱ دست راست سے استنجا کرنا اور مس شرمگاہ کرنا وقت استنجا کی بغیر عذر مکروہ ہے

ابو قتادہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جب پیشاب کرے کوئی تم مین تو نہ پکڑے اپنے ذکر کو دست راست سے اور نہ استنجا کرے دست راست سے متفق علیہ اس باب مین اور بھی احادیث صحیحہ کثرت سے آئی ہین

باب ۱۹۲ ایک پاپوش یا ایک موزے مین بغیر عذر کی چلنا مکروہ ہے اسی طرح پہننا نعل و خف کا کھڑے ہو کر بغیر عذر کے کراہت رکھتا ہے

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے نہ چلے کوئی تم مین ایک نعل مین دونون پہنے یا دونون اوتار ڈالے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے جب تم مین کسی کی پاپوش کا تسمہ ٹوٹ جائے تو دوسری پاپوش مین نہ چلے جب تک کہ اوسکو درست نکرلے جابر کا لفظ یہ ہے نہی کی حضرت نے جوتا پہننے سے کھڑے ہو کر رواہ ابو داود باسناد حسن

باب ۱۹۳ آگ کا گھر مین وقت خواب وغیرہ چھوڑنا خواہ چراغ مین یا مانند اوسکی منہی عنہ ہے

ابن عمر رفعاً کہتے ہین مت چھوڑو تم آگ اپنے گھرون مین جسوقت کہ سوؤ تم متفق علیہ ابو موسی اشعری نے کہا ہے مدینے مین ایک گھر گھر والون پر رات کو جل گیا جب حضرت سے ذکر اسکا آیا فرمایا یہ آگ تمھاری دشمن ہے جب تم سویا کرو تو اوسکو بجھا دیا کرو متفق علیہ جابر کا

لفظ مرفوع یون ہی چھپاؤ برتنون کو اور بند کر و موہنہ مشکیزے کا اور بھیڑو دروازہ گھر کا اور بجھاؤ چراغ شیطان نہین کھولتا مشکیزے کو اور نہ دروازے کو اور نہ برتن کو پھر اگر نپاوے کوئی تم مین مگر اتنا ہی کہ رکھدے برتن پر ایک لکڑی آڑی اور نام لے اوسپر اللہ کا تو یہی کر کیونکہ فویسقہ یعنی چوہا آگ لگادیتا ہے گھر والون پر اونکے گھر مین رواہ مسلم

باب تکلف کرنا منہی عنہ ہے خواہ فعل مین کرے یا قول مین جسمین کچھ مصلحت نہین ہے اوسکو مشقت کرنا تکلف کہلاتا ہے

قال تعالی وما انا من المتکلفین ابن عمر نے کہا ہم منع کیے گئے ہین تکلیف سے رواہ البخاری مسروق نے کہا ہم پاس ابن مسعود کے گئے کہا اے لوگو جو کوئی جانتا ہو کسی شے کو تو اوسکو کہے اور اگر نہ جانتا ہو تو اللہ اعلم کہے منجملہ علم کے ایک یہ بات ہے کہ نامعلوم میں اللہ اعلم کہے اللہ نے اپنی نبی کو فرمایا ہے قل ما اسألکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین

باب نوحہ کرنا میت پر اور طمانچہ مارنا اور گریبان پھاڑنا اور بال وکھاڑنا اور سر منڈانا اور رویل وشور رکھنا یعنی فریاد کرنا حرام ہے

حدیث عمر بن خطاب مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا میت پر عذاب ہوتا ہے اپنی قبر مین بسبب نوحہ کے جو اوسپر کیا جاتا ہے دوسری روایت مین یون ہے دن قیامت کو متفق علیہ ابن مسعود رفعا کہتے ہین وہ ہم مین سے نہین ہے جسنے مارا گالونکو اور پھاڑا گریبان اور چلایا جاہلیت کی طرح متفق علیہ ابو موسی نے کہا حضرت نے فرمایا ہے کہ مین بری ہون صالقہ حالقہ شاقہ سے متفق علیہ صالقہ وہ جو آواز نوحہ بلند کرے حالقہ وہ ہے جو وقت مصیبت کے سر منڈاوے شاقہ وہ ہے جو کپڑے پھاڑے مغیرہ بن شعبہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جسپر نوحہ کیا جاتا ہے وہ معذب ہوگا بسبب اوس نوحہ کے دن قیامت کو متفق علیہ ام عطیہ نے کہا حضرت نے ہمسے عہد لیا وقت بیعت کے کہ ہم نوحہ نکرین متفق علیہ حکایت نعمان بن بشیر کہتے ہین عبد اللہ بن رواحہ بیہوش ہوگئے اونکی بہن نے رونا اور وا جبلاہ وا کذا وا کذا کہنا شروع کیا جب وہ ہوش مین آئے کہا تو نے جو کہا مجھسے کہا گیا کہ کیا تو ایسا ہی تھا رواہ البخاری سعد بن عبادہ کا جب انتقال ہوا حضرت روے قوم بھی رونے لگی فرمایا تم نہین سنتے اللہ عذاب نہین کرتا ہے آنسو پر اور نہ دل کے غم پر لیکن عذاب کرتا ہے اسسے اور اشارہ کیا طرف زبان کے یا رحم کرتا ہے متفق علیہ حدیث ابو مالک اشعری مین

فرمایا ہی نائحہ جب توبہ نہین کرتی قبل موت کے تو کھڑی کیجائیگی دن قیامت کو اور اوسپر ایک
سربال ہوگی قطران کی اور ایک کرتہ جرب کا روا ہ مسلم سربال سے مراد قمیص ہی اسید بن
اسید کہتے ہین ایک عورت نے مبایعات مین سے کہا حضرت نے ہمسے عہد لیا تھا کہ ہم نہ منہہ
نوچین اور نہ ویل پکارین اور نہ گریبان پھاڑین اور نہ بال بکھیرین روا ہ ابو داود باسناد حسن
ابو موسی مرفوعا کہتے ہین نہین مرتا کوئی مردہ پھر رونے والا کہتا ہی واجبلاہ واسیداہ ونحو ذلک
لکن سوکل ہوتے ہین اوسپر دو فرشتے وہ گھونسا مارتے ہین اوسکے سینے مین زور سے کہ کیون
تو ایسا ہی تھا روا ہ الترمذی وقال حدیث حسن ابو ہریرہ نے رفعا کہا ہی دو چیزین ہین لوگون
مین وہ اونکے لیے کفر ہین طعن نسب مین اور نیاحت میت پر روا ہ مسلم

باب ۱۹۶ کاہن منجم عراف رمال طارق بالحصی و بالشعیر کے پاس جانا منہی عنہ ہے

عائشہ کہتی ہین لوگون نے حضرت سے حال کہان کا پوچھا فرمایا لیس بشئ یعنی وہ کچھہ چیز نہین ہے
کہا وہ بعض اوقات ہم سے کوئی بات کہتے ہین وہ ٹھیک پڑتی ہی فرمایا اوس ٹھیک بات کو جنی
اوچک کر اپنے یار کے کان مین کہہ دیتا ہی یہ اوسکے ساتھہ سو جھوٹ ملا لیتے ہین متفق علیہ
دوسرا لفظ بخاری کا عائشہ سے سمو غایون ہی ملائکہ نازل ہوتے ہین ابر مین اوس امر کا چرچا کرتے
ہین جسکا حکم آسمان مین ہو چکتا ہی شیطان اوسکو سنکر چورا لیتا ہی پھر کہان کو وحی کرتا ہی وہ اوسکے
ساتھہ سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا لیتے ہین بعض ازواج حضرت نے کہا حضرت نے فرمایا ہی جو شخص آئے
پاس عراف کے اور کوئی بات پوچھی پھر اوسکی تصدیق کی تو قبول نہین ہوتی نماز اوسکی چالیس دن
تک روا ہ مسلم قبیصہ بن مخارق نے رفعا سمعا کہا ہی عیافت طیرہ طرق جبت ہی روا ہ ابو داود
باسناد حسن طرق کہتے ہین زجر طیر کو یعنی بیٹھے پرندے کا اوڑا دینا پھر اگر وہ داہنی طرف اوڑا
تو مبارکی ہی اور اگر بائین طرف اوڑا تو نحوست ہی عیافت سے مراد خط ہی جوہری نے صحاح مین
کہا ہی جبت ایک کلمہ ہے جو صنم و کاہن و ساحر و نحو ذلک پر بولا جاتا ہی ابن عباس کہتے ہین حضرت
نے فرمایا جسنے اقتباس کیا کوئی علم نجوم مین سے اوسنے اقتباس کیا ایک شعبہ سحر کا جتنا چاہے زیادہ کرے روا ہ ابو داود باسناد صحیح
معاویہ بن حکم کہتے ہین مینے حضرت سے کہا اے رسول خدا مین تازہ عہد بجاہلیت ہون اللہ اسلام کو لایا
ہم مین سے کچھہ لوگ پاس کاہنان کے جاتے ہین فرمایا تو اونکے پاس نہ جا مینے کہا کچھہ لوگ ہمارے بد فالی
لیتے ہین فرمایا ایک شی ہے جسکو وہ اپنے سینون مین پاتے ہین یہ بات اونکو نہ روکے مینے کہا ہم مین

کچھ لوگ خط کشی کرتے ہین فرمایا ایک نبی خط کھینچتے تھے جسکا خط اونکے خط کے موافق پڑا وہ ٹھیک ہے رواہ مسلم ابو مسعود بدری کا لفظ رفعاً یہ ہی نہی کی ہی حضرت نے حلوان کاہن سے متفق علیہ

باب ۱۹۷ تطیر یعنی بدفالی لینا منہی عنہ ہی

اس باب مین احادیث سابقہ گزر چکی ہین آنس نے رفعاً کہا ہی نہ عدوی ہی نہ طیرہ مجھکو فال خوش آتی ہے کہا فال کیا ہی فرمایا اچھی بات متفق علیہ جاہلیت مین مرض کو متعدی گمان کرتے تھے اسلام نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا طیرہ کہتے ہین فال بد لینے کو یہ ایک قسم ہی شرک کی ابن عمر کا لفظ یہ ہی نہ عدوی ہے نہ طیرہ اور اگر شوم کسی چیز مین ہوگا تو گھر عورت گھوڑی مین ہوگا متفق علیہ گھر کی نحوست یہ ہی کہ صحن تنگ ہو ہمسایہ موذی ہون عورت کی نحوست یہ ہی کہ بدزبان بداخلاق ہو بچہ نہ جنے گھوڑے کی نحوست یہ ہی کہ سرکش ہو قابو مین نہ آئے بریدہ کہتے ہین حضرت فال بد نہ لیتے تھے رواہ ابو داود باسناد صحیح عروہ بن عامر کہتے ہین طیرہ کا ذکر سامنے حضرت کے آیا فرمایا احسن طیرہ فال ہی اور رد نکرے طیرہ کسی مسلمان کو اور جب دیکھے تم مین کوئی شخص کسی امر مکروہ کو تو کہے اللھم لا یاتي بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوة الا بك حدیث صحیح رواہ ابو داود باسناد صحیح

باب ۱۹۸ بنانا تصویر حیوان کا بساط یا سنگ یا جامہ یا درہم یا دینار یا گل تکیہ یا مسند وغیر ذالک پر حرام ہے

اسی طرح اتخاذ صورت کا دیوار یا سقف یا پردہ و عمامہ و ثوب و نحوہا پر حرام ہی حکم یہ ہی کہ صورت کو تلف کر دے ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی جو لوگ یہ صورتین بناتے ہین وہ عذاب کیے جائینگے دن قیامت کو اونسے کہا جائیگا تم زندہ کرو جسکو تمنے پیدا کیا ہی متفق علیہ عائشہ کا لفظ یہ ہی کہ حضرت سفر سے آئے مینے ایک سہوہ پر پردہ لٹکایا تھا اوسمین صورتین تھین حضرت نے جب اوسکو دیکھا رنگ چہرے کا بدل گیا کہا ای عائشہ سخت تر لوگون مین براہ عذاب دن قیامت کو وہ لوگ ہونگے جو مشابہت پیدا کرتے ہین ساتھ آفرینش خدا کے مینے اوسکو دو ٹکڑے کر کے دو وسادہ کر لیے متفق علیہ سہوہ کہتے ہین صحن چبوترے کو یا طاقچے کو جو لوا

مین ہوتا ہی ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہی ہر مصور نار مین ہوگا عوض ہر صورت کے جو اوسنے
بنائی تھی ایک نفس مقرر کیا جائیگا جو اوسکو آگ جہنم مین عذاب دیگا ابن عباس نے کہا پھر اگر تو
بے بنائے نمانے تو درخت بنا اور وہ شی جسمین روح نہو متفق علیہ دوسرا لفظ انکا رفعاً سمعاً
یہ ہی جسنے بنائی دنیا مین کوئی صورت وہ تکلیف دیا جائیگا روح پہونکنے کی اوسمین دن قیامت کے
اور وہ پھونک نہ سکیگا متفق علیہ ابن مسعود کا لفظ سموعاً مرفوعاً یہ ہی اشد الناس عذابا یوم القیامۃ
عند اللہ المصورون متفق علیہ ابو ہریرہ سمعاً کہتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہی کون بڑا ظالم ہے
اوس سے جو لگا بنانے مثل میری خلق کے اب چاہیے کہ بنائے وہ کوئی ذرہ یا پیدا کرے کوئی دانہ
یا جو متفق علیہ حدیث ابو طلحہ مین فرمایا ہے داخل نہین ہوتے فرشتے اوس گھر مین جسمین کتا یا
تصویر ہوتی ہے متفق علیہ ابن عمر کہتے ہین جبریل علیہ السلام نے حضرت سے وعدہ آنے کا
کیا تھا آنے مین دیر ہوئی یہانتک کہ حضرت کو سخت گزرا گھر سے باہر نکلے جبریل سے ملاقات
ہوئی شکوہ کیا کہا ہم اوس گھر مین نہین جاتے ہین جسمین کوئی سگ و صورت ہو رواہ البخاري
عائشہ کا لفظ یہ ہی وعدہ کیا تھا جبریل علیہ السلام نے حضرت سے کہ مین فلان ساعت آؤنگا وہ ساعت
آئی مگر وہ نہ آئے حضرت کے ہاتھ مین عصا تھا اوسکو پھینک کر فرمانے لگے اللہ اور اوسکو رسل
وعدہ خلاف نہین کرتے ہین پھر جو التفات کیا تو چارپائی کے نیچے ایک بچہ کتے کا تھا پوچھا یہ کب
یہان گھس آیا مینے کہا واللہ مجھے نہین معلوم حکم دیا وہ نکالا گیا جبریل علیہ السلام آئے حضرت نے کہا
مین بموجب تمہارے وعدے کے بیٹھا رہا تم نہ آئے کہا منع کیا مجھکو کتے نے جو تمہارے گھر مین
تھا ہم نہین داخل ہوتے ہین اوس گھر مین جسمین کتا ہوتا ہی یا صورت رواہ مسلم ابو الہیاج حیان
بن حصین نے کہا مجھسے علی نے کہا کیا نہ بھیجون مین تجھکو اوس کام پر جسپر مجھے حضرت نے بھیجا تھا
نہ چھوڑ تو کسی صورت کو مگر مٹا دے اوسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر برابر کردے اوسکو رواہ
مسلم حدیث دلیل ہی طمس تصویر و تسویۂ قبر مشرف پر وللہ الحمد ؎

باب ۱۹۹ کتا پالنا حرام ہی مگر شکار یا کھیتی یا مویشی کے لیے

ابن عمر کہتے ہین حضرت کو سنا فرماتے تھے جسنے پالا کتا مگر کتا شکار یا ماشیہ کا کم ہوتے ہین اوسکے
اجر سے ہر دن دو قیراط متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہی جسنے روک رکھا کوئی کتا کم ہوتا ہے
اوسکے عمل سے ہر دن ایک قیراط مگر کتا کھیتی یا مویشی کا متفق علیہ مسلم کی روایت یون ہی جسنے

جیسے پالا کتا اور نہ وہ شکار کا ہو اور نہ باغ کا اور نہ زمین کا یعنی کھیتی کا تو اوسکے اجر سے ہر دن ایک قیراط

باب ۲ گھنٹا لٹکانا گلے میں اونٹ وغیرہ کے مکروہ ہے اور ساتھ لینا قافلے کا سفر میں مکروہ ہے

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہیں ہمراہ نہیں رہتے ملائکہ اوس قافلے کے جس میں کتا یا گھنٹا ہوتا ہے روایہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہے حضرت نے فرمایا جرس مزامیر شیطان ہے روایہ مسلم

باب ۳ سوار ہونا جلالہ یعنی اوس اونٹ اور اونٹنی پر جو نجاست کھاتا ہے مکروہ ہے ہان اگر پاک چارہ کھا کر گوشت اوسکا طیب ہو جائے تو کراہت جاتی رہیگی

ابن عمر کہتے ہیں نہی فرمائی ہے حضرت نے جلالہ سے ابل میں اس بات کی کہ اوسپر سواری کیجائے روایہ ابو داود باسناد صحیح میں کہتا ہون یہی حکم گاو بکری مرغی جلالہ کا ہے

باب ۴ مسجد میں تھوکنا منع ہے اور اگر پڑا ہو تو اوسکو دور کر دے مسجد کو ہر گھن کی چیز سے پاک رکھے

انس کہتے ہیں حضرت نے فرمایا تھوکنا مسجد میں خطا ہے یعنی گناہ کفارہ اوسکا دفن کرنا ہے اوسکا متفق علیہ یہ دفن جب ہے کہ مسجد مٹی یا ریت کی زمین رکھتی ہو تو اوسکو کرید کر چھپا دے ابو المحاسن رویانی نے کتاب البحر میں کہتے ہیں بعض نے کہا ہے مراد دفن سے اخراج اوسکا ہے مسجد سے اور جبکہ مسجد مبلط یا مجصص ہو یعنی زمین سنگین یا گچ کردہ تو پھر مل دینا اوسکا کفش سے یا کسی اور چیز سے جسطرح کہ بہت جاہل کیا کرتے ہیں دفن نہیں ہے بلکہ زیادت فی الخطیئہ اور تکثیر قذر فی المسجد ہے جو کوئی ایسی حرکت کرے اوسپر لازم ہے کہ جا بیا ہاتھ سے یا کسی اور چیز سے اوسکو پونچھ ڈالے یا دھو ڈالے عائشہ کہتی ہیں حضرت نے دیوار قبلہ میں آب بینی یا تھوک یا نخاسہ دیکھا اوسکو چھیل ڈالا متفق علیہ انس کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ یہ مساجد لائق کسی چیز کے اس بول و قذر سے نہیں ہیں یہ تو واسطے ذکر خدا و قرارت قرآن کے ہیں او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم

باب ۵ مسجد میں خصومت کرنا آواز بلند کرنا اور گم شدہ شی کا ڈھونڈھنا یا اجارہ و بیع شرا کرنا اور مانند اوسکے ور معاملات کرنا مکروہ ہے

حدیث ابوہریرہ مین مسموعًا آیا ہی جو کوئی سنے کسی شخص کو کہ ڈھونڈہتا ہی ضالہ اپنا مسجد مین تو
یون کہے لا ردھا اللہ علیك کیونکہ مسجدین اسلیے نہین بنائی گئی ہین رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا
رفعًا یہ ہی جب دیکھو تم اوس شخص کو جو خرید فروخت کرتا ہی مسجد مین تو کہو لا اربح اللہ تجارتك
رواہ الترمذی وقال حدیث حسن بریدہ کہتی ہین ایک آدمی مسجد مین اپنا ضالہ ڈھونڈہتا تھا
کہتا تھا من دعا الی الجمل الاحمر حضرت نے فرمایا لا وجدت انما بنیت المساجد لما بنیت
رواہ مسلم عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین حضرت نے منع کیا ہی بیع و شرا سے مسجد مین
اور نشد ضالہ و انشاد شعر سے اوسمین رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن سائب
بن یزید کہتے ہین مین مسجد مین تھا ایک شخص نے ایک کنکری مجھے ماری مینے دیکھا تو عمر بن خطاب
تھے کہا جا ان دونون آدمیون کو لے آ مین لے آیا پوچھا تم کہان کے ہو کہا طائف کے کہا اگر
تم اس شہر کے ہوتے تو مین تمکو سزا دیتا تم دونون اپنی آواز مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین بلند کرتے ہو رواہ البخاری

باب ۲ جو شخص لہسن پیاز گندنا وغیرہ کوئی شی کریہ الرائحہ کھاے اوسکا آنا مسجد مین قبل زوال رائحہ کے مکروہ ہی مگر ضرورت سے

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو شخص کھاے اس درخت سی یعنی ثوم سے وہ نہ آئے ہماری
مسجد مین متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہی ہماری مسجدون مین انس سے رفعًا کہا ہی جو کھائے اس درخت
کو وہ نزدیک نہو ہماری مسجد سے اور نماز نہ پڑہے ہمارے ساتھہ متفق علیہ جابر کا لفظ یہ ہے
حضرت نے فرمایا جسنے کھایا لہسن یا پیاز وہ ہمسے الگ رہی یا ہماری مسجد سے کنارہ گیر ہو متفق علیہ
مسلم کا لفظ یہ ہی جو کھاے ثوم یا کراث وہ پاس نہ آئے ہماری مسجد کے فرشتے ایذا پاتے ہین
اوس چیز سے جس سے بنی آدم متاذی ہوتے ہین عمر بن خطاب نے ایکدن خطبہ پڑہا کہا اے لوگو
تم کھاتے ہو دو درختون کو مین نہین دیکھتا انکو مگر خبیث بصل و ثوم مینے حضرت کو دیکھا تھا کہ جب
بدبو ان دونون کی کسی شخص سے پاتے حکم دیتے وہ طرف بقیع کے نکالدیا جاتا سو جو کوئی انکو کھائے
اونکو پکا کر مار ڈالے رواہ مسلم ہر شی کریہ الرائحہ کا یہی حکم ہے بعض حقہ نوشون کے موتہہ مین
بدبو لہسن و پیاز کی بدبو سے بھی زیادہ آتی ہے اونکا حکم بھی یہی ہے کہ مسجد سے نکال
دیے جاوین

باب جمعہ کے دن محتبی ہوکر بیٹھنا اور امام خطبہ پڑھتا ہو مکروہ ہے کیونکہ اس نشست سے
نیند آتی ہے سننا خطبے کا فوت ہوجاتا ہے ڈر وضو ٹوٹ جانیکا رہتا ہے

معاذ بن انس جہنی کہتے ہین حضرت نے نہی فرمائی ہے حبوہ سے دن جمعہ کے اور امام خطبہ پڑھتا ہے
رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن

باب جب عشرہ ذیحجہ آوے اور ارادہ اضحیہ کا رکھتا ہو تو اوسکو بال کترانا ناخن لینا جب تک کہ
قربانی نکرلے منع ہے

حدیث ام سلمہ مین فرمایا ہے جسکے پاس کوئی قربانی ہو جسکو ذبح کریگا تو جب ہلال ذیحجہ دیکھے تو بال
وناخن سے کچھ نہ لے یہانتک کہ قربانی کرے

باب حلف کرنا ساتھ مخلوق کے جیسے نبی وکعبہ وملائکہ وآسمان وآباء وحیات وروح
وراس وحیوۃ سلطان ونعمت سلطان وتربت فلان منع ہے اور امانت کی قسم کھانا سخت تر نہی ہے

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا اللہ منع کرتا ہے تمکو اس بات سے کہ حلف کرو تم اپنے باپون کا جسکو
حلف کرنا ہو تو وہ حلف نکرے مگر ساتھ اللہ کے یا چپ رہے متفق علیہ حدیث عبد الرحمن
بن سمرہ مین فرمایا ہے مت قسم کھاؤ طواغی وآباء کی رواہ مسلم طواغی جمع ہے طاغیہ کی مراد اوس سے
احنام ہین ومنہ الحدیث ہذہ طاغیۃ دوس ای صنمہم ومعبودہم فی صحیح مسلم بلفظ طواغیت
کا آیا ہے مراد اوس سے شیطان وصنم ہے بریدہ کہتے ہین حضرت نے کہا جسنے قسم کھائی امانت کی
وہ ہم مین سے نہین ہے حدیث صحیح رواہ ابوداود باسناد صحیح دوسرا لفظ انکا رفعایہ ہے
جسنے حلف مین کہا مین بری ہون اسلام سے اگر وہ جھوٹا ہے تو ویسا ہی ہے جیسا کہا اور اگر سچا ہے
تو پھر طرف اسلام کے سلامت نہین پھریگا رواہ ابوداود مثلا یون کہے کہ کافر باشم اگر چنان نباشم
ابن عمر نے ایک شخص کو سنا کہتا تھا لاوالکعبہ کہا تو قسم نکھا غیر اللہ کی مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے
جسنے قسم کھائی غیر اللہ کی وہ کافر ہوا یا اوسنے شرک کیا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن
امام نے کہا بعض علمانے تفسیر فعل کفر او اشراک کی تغلیظ پر کی ہے جسطرح کہ حضرت نے ریا کو
شرک کہا ہے انتہی مین کہتا ہون یہ تغلیظ نہین ہے بلکہ تصریح بالحکم ہے جس شخص سے حلف بغیر اللہ صادر

ہو اوسکو چاہیے کہ فی الفور مستغفر ہو کر کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کرے اگر ایسا نکریگا تو گرفتار دام کفر و شرک رہیگا ولنعوذ باللہ منہ

باب ۲۰ جھوٹی قسم عمداً اٹھانا سخت حرام ہی

حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہی جسنے حلف کیا مال پر کسی مرد مسلمان کے ناحق وہ ملیگا اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا پہر حضرت نے ہمپر مصداق اسکا کتاب اللہ عزوجل سے پڑہا اِنَّ الذین یشترون بعھد اللہ و ایمانھم ثمنا قلیلا ۱۲ الآیۃ متفق علیہ ابو امامۂ حارثی کا لفظ مرفوع یہ ہی جسنے قطع کرلیا حق کسی مرد مسلمان کا اپنی سوگند سے تو بیشک واجب کی اللہ نے اوسکے لیے آگ اور حرام کیا اوسپر جنت کو ایک مرد نے کہا بھلا اگر ذراسی چیز ہو فرمایا اگرچہ ایک شاخ ہو اراک کی رواہ مسلم یعنی مسواک یہ حکم قسم کہا کر لینے کا ہی اور اگر بی قسم دوسرے کا مال لیا ہی تو وہ غصب ہوا وہ بھی حرام ہی حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہی کبائر یہ ہین اشراک باللہ عقوق والدین قتل نفس یمین غموس رواہ البخاري دوسری روایت یون ہی ایک اعرابی نے آکر کہا ای رسول خدا کبائر کیا ہین فرمایا اشراک باللہ پہر کہا یمین غموس پوچہا یمین غموس کیا ہے فرمایا وہ شخص جو قطع کرلیتا ہی مال کسی مرد مسلمان کا اللہ کی قسم کہا کر اور وہ جھوٹا ہے

باب ۲۰ قسم کہائی پہر دیکہا کہ غیر قسم بہتر ہی تو وہی کار خیر کری قسم کا کفارہ دیدے یہ مندوب ہے

عبد الرحمن بن سمرہ بن جندب کہتے ہین حضرت نے مجہسے فرمایا تو جب کوئی قسم کہائے پہر دیکہے کہ سوا اوسکے بہتر ہی اوس سے تو وہی کام کر جو بہتر ہے اور کفارہ دے اپنی قسم کا متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہی جس شخص نے کوئی قسم کہائی پہر اوسکے غیر کو بہتر دیکہا تو قسم کا کفارہ دیدے اور وہی کام کرے جو بہتر ہے رواہ مسلم ابو موسی کہتے ہین حضرت نے فرمایا مین واللہ انشاء اللہ کسی قسم پر حلف نہین کرتا ہون پہر اوس سے بہتر دیکہتا ہون لکن اپنی حلف کا کفارہ دیتا ہون اور وہ کام کرتا ہون جو بہتر ہے متفق علیہ ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اگر تمادی کرے کوئی تم مین کا اپنی قسم مین اپنی اہل مین وہ زیادہ گناہگار ہے نزدیک اللہ کے اس سے کہ دیوے وہ کفارہ جو اللہ نے اوسپر فرض کیا ہے متفق علیہ

باب ۲۱ لغو یمین معاف ہی اوسمین کفارہ نہین ہی

مراد اس سے وہ قسم ہے جو بلا قصد زبان پر جاری ہوجاتی ہے جیسے عادۃً لا واللہ بلیٰ واللہ ونحو ذلک کہنا قال اللہ تعالیٰ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام ذلک کفارۃ ایمانکم اذا حلفتم واحفظوا ایمانکم عائشہ نے کہا یہ آیت حق مین قائل لا واللہ بلیٰ واللہ کے اوتری ہے رواہ البخاری ہے

باب ۲۱۱ کثرت قسم کی بیع مین اگرچہ سچا ہو مکروہ ہے

ابو ہریرہ سے مو عا مرفوعاً کہتے ہین حلف منفق سلعہ ممحق کسب ہے متفق علیہ یعنی قسم کھانی سے مال کی نکاسی ہوجاتی ہے لکن برکت کمائی کی جاتی رہتی ہی ابو قتادہ کا لفظ سمعاً رفعاً یہ ہے بچو تم کثرت حلف سے کہ وہ نکاسی کرتا ہی پھر باطل کردیتا ہی یعنی برکت کو رواہ مسلم

باب ۲۱۲ سوال کرنا انسان کا بوجہ اللہ سوا جنت کی مکروہ ہی اور جس سے اللہ کا نام لیکر مانگا جائے اور وہ نہ دی تو یہ بھی مکروہ ہی

جابر نے رفعاً کہا ہی سوال نہ کیا جائی بوجہ اللہ مگر جنت کا رواہ ابوداود ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی جسنے پناہ مانگی اللہ کی اوسکو پناہ دو اور جسنے سوال کیا اللہ کے نام سی اوسکو کچھ دو اور جو کوئی بلائے تمکو اوسکو قبول کرو اور جو کوئی نیکی کرے ساتھ تمھارے اوسکا بدلا کرو اگر نپاؤ وہ شی جس سے کہ عوض کرو تو دعا دو اوسکو یہانتک کہ دیکھو تم کہ بدلا کردیا تمنے اوسکا حدیث صحیح رواہ ابوداود والنسائی باسانید الصحیحین

باب ۲۱۳ سلطان کو شاہنشاہ کہنا حرام ہی اسلیے کہ معنی اسکے ملک الملوک ہوتے ہین سوا اللہ کے دوسرے کو یہ صفت کب زیبا ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی ذلیل تر نام نزدیک اللہ کے وہ مرد ہی جسکا نام ملک الاملاک ہی متفق علیہ سفیان بن عیینہ نے کہا جیسے شاہنشاہ مین کہتا ہون یہی حکم لفظ مہاراج کا ہی اسی پر قیاس کراہت وحرمت وبشاعت وقباحت اسماء والقاب مزکاۃ کا کیا گیا ہے جیسے قاضی القضاۃ واحکم الحاکمین ومحی الدین وتاج العارفین وغوث اعظم وصاحب عالم

وغیرہا کا بلکہ یہہ اپالفظ اشد التحریم ہی اسمین بالکل دعوی خدائی کا نکلتا ہی نووی رح اپنے لیے لقب محی الدین ناپسند رکھتے تھے

باب ۲۱۴ فاسق و مبتدع ونحوہما کو بلفظ سید ونحوہ مخاطب کرنا منع ہے

بریدہ مرفوعا کہتے ہین تم منافق کو سید مت کہو کیونکہ اگر وہ سید ہوگا تو تم اپنے رب عزوجل کو خفا کر دوگے رواہ ابو داود باسناد صحیح

باب ۲۱۵ تپ کو برا کہنا مکروہ ہے

جابر کہتے ہین حضرت پاس ام السائب کے یا ام المسیب کے گئے کہا اے ام سائب تو کانپتی ہی کہا مجہہ تپ ہی لا بارک اللہ فیہا فرمایا برا نہ کہہ تپ کو وہ دور کرتی ہے بنی آدم کی خطاؤن کو جسطرح کہ دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا رواہ مسلم ہر مرض کفارہ خطا ہوتا ہی یہ تکلیف مسلمان کی ضائع نہین جاتی

باب ۲۱۶ ہوا کو جب تیز چلے برا نہ کہے

حدیث ابی بن کعب مین فرمایا ہی تم برا نہ کہو ہوا کو جب دیکہو تم وہ ہوا جو بری لگے تمکو تو کہو اللھم انا نسألک من خیر ھذہ الریح وخیر ما فیہا وخیر ما امرت بہ رواہ الترمذي وقال حدیث حسن صحیح ابو ہریرہ کا لفظ مسموع یہ ہی ریح روح ہی اللہ کی رحمت لاتی ہی عذاب لاتی ہی سو جب تم اوسکو دیکہو تو برا نہ کہو اللہ سے اوسکی خیر مانگو اوسکے شر سے پناہ چاہو رواہ ابو داود باسناد حسن روح اللہ اے رحمتہ لعبادہ عائشہ کہتی ہین جب تیز ہوا چلتی حضرت کہتے اللھم انی اسألک خیرہا وخیر ما فیہا وخیر ما ارسلت بہ واعوذ بک من شرھا وشر ما فیہا وشر ما ارسلت بہ رواہ مسلم

باب ۲۱۷ مرغ کو برا کہنا مکروہ ہی

حدیث زید بن خالد جہنی مین فرمایا ہے تم برا نہ کہو مرغ کو وہ جگاتا ہی واسطے نماز کے رواہ ابو داود باسناد صحیح

باب ۲۱۸ یہ کہنا کہ ہمکو پانی ملا فلان تارے سے منع ہے

زید بن خالد جہنی کہتے ہیں حضرت نے ہمکو نماز صبح پڑہائی حدیبیہ میں بعد پانی برسنے کے جو رات کو برسا تھا جب نماز پڑہ چکے پہرے لوگون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا کہا اللہ و رسول جانیں فرمایا یہ کہا کہ بعض بندے میرے مومن اور بعض کافر ہوے جسنے کہا پانی ملا ہمکو اللہ کی فضل و رحمت سے وہ مومن ہے ساتھہ میرے اور کافر ہی ساتھہ کواکب کے اور جسنے کہا پانی ملا ہمکو فلان نوع یعنی نچہتر اور فلان تارے سے وہ کافر ہی ساتھہ میرے اور مومن ہی ساتھہ کواکب کے متفق علیہ

باب ۲۱۹ کسی مسلمان کو ای کافر کہنا حرام ہے

ابن عمر رفعاً کہتے ہین جب کہا مرد نے اپنے بہائی کو ای کافر تو پہرا ساتھہ اوسکے ایک ان دونون مین کا اگر وہ ویسا ہی جیسا اسنے کہا تو خیر ورنہ پہرتی ہی یہ بات اوسی کہنے والے پر ابوذر کا لفظ مسموع یہ ہی جسنے پکارا کسی شخص کو ساتھہ کفر کے یا کہا عدو اللہ اور وہ ایسا نہین ہے تو پہرتا ہے یہ کہنا اوسی پر متفق علیہ

باب ۲۲۰ فحش بکنا بدزبانی کرنا منہی عنہ ہے

ابن مسعود رفعاً کہتے ہین مومن طعان لعان فاحش بذی نہین ہوتا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن انس کا لفظ رفعاً یہ ہی نہین ہوتا ہی فحش کسی شے مین لکن عیب دار کردیتا ہی اوسکو اور نہین ہوتی حیا کسی شے مین لکن زینت دیدیتی ہے اوسکو رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

باب ۲۲۱ تقعیر کرنا کلام مین ساتھہ تشدق و تکلف فصاحت کی اور استعمال کرنا لغات وحشی و دقائق اعراب کا مخاطبت عوام ونحوہم مین مکروہ ہے

ابن مسعود نے رفعاً کہا ہی ہلاک ہوے متنطعین تین بار اسیطرح فرمایا رواہ مسلم متنطع کہتے ہین مبالغہ فی الامور کو ابن عمرو کا لفظ رفعاً یہ ہی اللہ دشمن رکھتا ہو مرد بلیغ کو جو تخلل کرتا ہی ساتھہ اپنی زبان کے مثل تخلل بقرہ کے رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن جابر نے مرفوعاً کہا ہے بہت دوست تم مین مجھکو اور بہت نزدیک تم مین مجھسے مجلس مین دن قیامت کے وہ لوگ مین جو احاسن الاخلاق ہین اور بہت دشمن مجھکو اور بہت دور مجھسے دن قیامت کو تم مین وہ لوگ ہین جو ثرثار متشدق متفیہق ہین رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ثرثار کہتے ہین کثرت و تردید کلام

کو ایسے شخص کو ثرثار ہمذار بولتے ہین یعنی فرفر باتین کرنیوالا متشدق وہ ہی جو مونہہ بھر بھر باتین کرتا ہے مثل گاؤ کے زبان پیپٹاتا ہے متفیہق وہ شخص ہے جو کلام مین توسع کرتا ہے یعنی باتونی بکواسی ہی

باب۲۲ یہ کہنا کہ میرا جی خبیث ہوگیا ہی مکروہ ہی

عائشہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا تم مین کوئی یون نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا ہی بلکہ یون کہے کہ میرا نفس لقس ہوگیا ہی یعنی خراب متفق علیہ علما نے کہا معنی خبثت غثت وھو معنی لقست ولکن کرہ لفظ الخبث

باب۲۳ انگور کا نام کرم رکھنا مکروہ ہی

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی مت نام رکھو انگور کا کرم کیونکہ کرم مسلمان کو کہتے ہین متفق علیہ وھذا اللفظ مسلم دوسری روایت یہ ہی کہ کرم دل ہی مؤمن کا صحیحین کا لفظ یہ ہی کہتے ہین کرم کرم نہین ہے مگر دل مومن کا وائل بن حجر کا لفظ رفعًا یہ ہی تم مت کہو کرم بلکہ عنب وحبلہ کہو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ شی حرام کا نام بلفظ کرم ونحوہ رکھنا حرام ہے تو وہی رحمنے ہر باب کے ترجمہ مین لفظ کراہت بجای لفظ تحریم غالبًا موافق محاورہ سلف وعادت اہل علم اختیار کیا ہی کیونکہ صدر اول مین استعمال لفظ کراہت کا موضع تحریم مین کرتے تھے ایک دلیل اسکی یہ ہی کہ الفاظ حدیث مین ان مکروہات سی نہی آئی ہے اور اصل نہی مین تحریم ہوتی ہی ناواقف لوگ لفظ کراہت یا لفظ مکروہ کا سنکر خیال کرتے ہین کہ وہ امر منہی عنہ خفیف شی ہی حالانکہ یہ بات نہین اصطلاح وعرف سلف مین جس شے کو مکروہ بولتے تھے مراد اوس سے تحریم اوس شی کی ہوتی ہی

باب۲۴ بیان کرنا کسی عورت کی محاسن کا ایسے مرد سے جسکو کوئی حاجت طرف اوسکے بسبب کسی غرض شرعی کے نہین ہی جیسے نکاح ونحوہ مکروہ ہے

ابن مسعود رفعًا کہتے ہین مباشر نہو کوئی عورت کسی عورت سی پھر وصف کرے اوسکا اپنے شوہر سے گویا وہ دیکھتا ہی طرف اوسکے متفق علیہ

باب ۲۲۵ کہنا انسان کا دعا میں اللھم اغفر لی ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت مکروہ ہی بلکہ جزم کرے طلب میں

ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا نہ کہے کوئی تم میں اللھم اغفر لی ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت یعنی اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھکو بخش اور رحم کر بلکہ عزم کرے مسئلت میں اور رغبت عظیم کرے اللہ کے سامنے کوئی شی عظیم نہیں ہے جسکو وہ دینا ہے انس کا لفظ حدیث یہ ہی تم میں جب کوئی دعا مانگے عزم مسئلہ کرے یوں نکہے اللھم ان شئت فاعطنی کیونکہ اللہ کے لیے کوئی مستکرہ نہیں ہے یعنی اوپر زبردستی کرنے والا متفق علیہ ؎

باب ۲۲۶ یہ کہنا کہ ماشاء اللہ وشاء فلان مکروہ ہے

حدیث حذیفہ میں فرمایا ہے مت کہو ماشاء اللہ وشاء فلان ولکن یوں کہو ماشاء اللہ ثم شاء فلان روایۃ ابوداود باسناد صحیح نووی رح نے سوافق اپنی عادت کے اس باب میں کوئی آیت نہیں لکھی حالانکہ یہ آیت وغیرہا موجود ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین

باب ۲۲۷ بعد عشاء آخرہ کے بات چیت کرنا مکروہ ہے

مراد بات سے اس جگہ وہ بات ہے جو کہ اور وقت میں سوا اسوقت کے مباح ہے اور فعل و ترک اوسکا یکسان ہی ہے حرام و مکروہ بات سو وہ ہر وقت میں اشد التحریم والکراہت ہوتی ہے ہاں حدیث خیر جیسے مذاکرہ علم و حکایات صالحین و مکارم اخلاق اور بات کرنا مہمان سے اور طالب حاجت سے و نحو ذالک مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے اور اسیطرح بات کرنا کسی عذر و عارض سے غیر مکروہ ہے ان سب مذکورات پر احادیث صحیحہ متظاہر ہیں ابو برزہ کہتے ہیں حضرت مکروہ رکھتے تھے سونا قبل عشا کے اور بات کرنا بعد عشا کے متفق علیہ ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے نماز پڑھی حضرت نے عشا کی آخر حیات اپنی میں جب سلام پھیر اٹھا دیکھا مینی تم کو آج کی رات تمہاری میں کہ بیشک سر پہ سو برس کے باقی نرہیگا کوئی شخص اوپر زمین کے جو آج ہے فرمانی یشت ہے نہیں لوچھہ متفق علیہ حدیث انس اٹھ ایسا آہت میں ہے ہم کہتے ہیں اہم نے ایا وہیا ہی ہوا اس حدیث سے علما حدیث نے عدم وجود خضر علیہ السلام پر حجت پکڑی ہے اور کہا ہے اگر وہ زندہ

کہ وہ اوس وقت تک زندہ تھے واذلیس فلیس انس کہتے ہین اونہون نے انتظار کیا حضرت کا ایس آسے حضرت قریب نصف شب کے پہر نماز پڑہائی اونکو یعنی عشا کی پہر خطبہ سنایا ہمکو فرمایا سن کہو لوگ نماز پڑہکر سو رہے اور تم برابر نماز مین تھے جب تک کہ تم انتظار نماز کرتے رہے رواہ البخاری مین کہتا ہون اس انتظار کو حکم نماز کا ہی اور دوسری حدیث مین اسکو رباط فرمایا ہی وللہ الحمد

باب ۲۲۸ عورت کا مرد کے بستر پر وقت بلانیکے بلا عذر شرعی نجانا حرام ہے

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی مرد نے جب بی بی کو اپنے بستر پر بلایا اوسنے آنے سے انکار کیا وہ خفا ہوکر سو رہا تو لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے صبح تک متفق علیہ دوسری روایت مین یون ہی یہانتک کہ وہ بی بی رجوع کرے

باب ۲۲۹ عورت کو روزہ نفل رکھنا اور خاوند حاضر ہو حرام ہی مگر اوسکے اذن سے

ابو ہریرہ مرفوعًا کہتے ہین حلال نہین ہے کسی عورت کو کہ روزہ رکھے اور شوہر اوسکا شاہد یعنی موجود ہو مگر اوسکے اذن سے اور اذن نہ دے عورت اوسکے گھر مین کسی کو مگر اوسکی اجازت سے متفق علیہ

باب ۲۳۰ ماموم یعنی مقتدی کا سر اوٹھانا رکوع سجدہ سی قبل امام کے حرام ہے

ابو ہریرہ مرفوعًا کہتے ہین کیا نہین ڈرتا ایک تم مین کا جبکہ اوٹھاتا ہی سر اپنا پہلے امام سے یہ کہ کردے اللہ سر اوسکا گدہے کا سر یا صورت اوسکی گدہے کی صورت متفق علیہ

باب ۲۳۱ رکھنا ہاتھہ کا کمر پر نماز مین مکروہ ہی

ابو ہریرہ نے کہا نہی کی گئی ہی خصر سے نماز مین متفق علیہ

باب ۲۳۲ کھانا آئے اور دل کھانیکو چاہے یا ضرورت بول و براز کی ہو تو نماز پڑھنا اوسحالتمین مکروہ ہی

عائشہ نے مسموعًا کہا ہی نہین ہی نماز حضرت طعام مین اور نہ حالت دفع اخبثین مین رواہ مسلم

باب ۲۳۳ آنکھ اوٹھانا طرف آسمان کے نماز مین مکروہ ہی

انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا حال ہی لوگون کا آنکھین اوٹھاتے ہین طرف آسمان کے اپنی نماز مین پھر سخت کہا اس بارے مین یہانتک کہ فرمایا اس کام سے باز رہین ورنہ اوچک لیجائینگے آنکھین اونکی رواہ البخاری

باب ۲۳۴ التفات کرنا نماز مین بغیر عذر کے مکروہ ہی

عائشہ کہتی ہین مین نے حضرت سے پوچھا التفات کرنا نماز مین کیسا ہی فرمایا اختلاس ہی شیطان بندے کی نماز سے اوچک لیجاتا ہی رواہ البخاری انس کہتے ہین حضرت نے مجھسے کہا بچ تو التفات سے نماز مین بیشک التفات نماز مین ہلاکت ہی پھر اگر ضرور ہی تو نماز تطوع مین نہ فریضہ مین رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح مراد التفات سی نظر دوڑانا ہے ادہر اودہر

باب ۲۳۵ قبرون کی پاس نماز پڑہنا منہی عنہ ہے

عبداللہ بن حارث مرفوعًا کہتے ہین اگر جانے گزرنے والا سامنے سے نمازی کی کہ کیا ہی اوپر یعنی کتنا گناہ ہی تو اگر چالیس برس کھڑا رہے یہ بہتر ہے اوسکے لیے اس سے کہ گزر کرے اوسکے سامنے سے متفق علیہ کذا فی المشکوۃ

باب ۲۳۶ جب موذن اقامت نماز کہی تو ماموم کو نافلہ شروع کرنا مکروہ ہی خواہ وہ نماز کی سنت ہو یا سوا اوسکے

ابو ہریرہ رفعًا کہتے ہین جب اقامت کہی گئی نماز کی تو نہین ہے نماز مگر فرض رواہ مسلم

باب ۲۳۷ روز جمعہ کو خاص کرنا ساتھ صوم کے یا شب جمعہ کو ساتھ نماز کے مکروہ ہی

ابو ہریرہ نے رفعًا کہا ہی تم خاص کرو شب جمعہ کو ساتھ قیام کے درمیان ہی راتون کے اور نہ روز جمعہ کو ساتھ صیام کے درمیان سب ایام کے مگر یہ کہ ہووے دن صوم مین ایک تمہارے کے رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہے نہ روزہ رکھے کوئی تم مین دن جمعہ کو مگر ایک دن پہلے یا پیچھے اوسکے روزہ رکھے متفق علیہ محمد بن عباد کہتے ہین مینے جابر سے پوچھا کہ کیا منع کیا ہے حضرت نے صوم جمعہ سے کہا ہان متفق علیہ جویریہ

ام المؤمنین سے نے کہا حضرت دن جمعہ کو پاس اونکے آے وہ روزہ دار تھین فرمایا تونے کل روزہ رکھا تھا کہا نہین فرمایا کیا کل روزہ رکھیگی کہا نہین فرمایا افطار کر رواہ البخاری ہے

باب ۲۳۹ صوم وصال کرنا حرام ہی یعنے دو دن یا زیادہ تک لگاتار روزہ رکھنا اور کچھہ نکھانا پینا

حدیث ابو ہریرہ و عائشہ مین آیا ہی کہ نہی کی حضرت نے وصال سے متفق علیہ ابن عمر کا لفظ یہ ہے نہی فرمائی وصال سے کہا آپ تو وصال کرتے ہین فرمایا مین تمہاری طرح نہین ہون مجھکو کھلایا پلایا جاتا ہے متفق علیہ وھذا لفظ البخاری

باب ۲۴۰ بیٹھنا قبر پر حرام ہے

ابو ہریرہ رفعًا کہتے ہین تم مین اگر کوئی چنگاری پر بیٹھے وہ اوسکے کپڑے کو جلادے پہر کہال تک پہونچے یہ بہتر ہی اوسکے لیے اس سے کہ کسی قبر پر بیٹھے رواہ مسلم

باب ۲۴۱ گچ کرنا قبر پر بنیاد کرنا اوسپر منہی عنہ ہی

حدیث جابر مین آیا ہی کہ نہی فرمائی حضرت نے گچ کرنے سے قبر کا اور بیٹھنے سے اوسپر اور بنانے سے اوسپر رواہ مسلم

باب ۲۴۲ غلام کا پاس سے سید کے بہاگ جانا سخت حرام ہی

جریر رفعًا کہتے ہین جو غلام بہاگ گیا اوس سے ذمہ بری ہوا رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی جب غلام بہاگ جاتا ہی تو اوسکی نماز قبول نہین ہوتی رواہ مسلم دوسری روایت مین ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے

باب ۲۴۳ حد مین سفارش کرنا حرام ہے

قال تعالیٰ الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ ولا تاخذکم بہما رافۃ فی دین اللہ ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر عائشہ کہتی ہین قریش کو حال زن مخزومیہ نے جسنے چوری کی تہی فکر مین ڈالا کہا کون ایسا ہی جو حضرت سے اسکے بارے مین گفتگو کرے کہا کون آپ پر جرات

کر سکتا ہی مگر اسامہ بن زید جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسامہ سے گفتگو کی فرمایا کیا تو سفارش کرنے چلا ہے ایک حد مین حدود خدا سے پھر کہڑے ہوکر خطبہ پڑہا فرمایا ہلاک ہوئے وہ لوگ جو پہلے تہے ستے مگر اسی سبب سی کہ جب انمین کوئی شریف چوری کرتا تو اوسکو چہوڑ دیتے اور جب کوئی ضعیف چراتا تو اوسپر حد قائم کرتے قسم ہی اللہ کی اگر فاطمہ بنت محمد چوری کرے تو مین اوسکا بہی ہاتہہ کاٹ ڈالون متفق علیہ دوسری روایت یون ہے کہ بدل گیا رنگ چہرہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور فرمایا اتشفع فی حد من حدود اللہ اسامہ نے کہا استغفر لی یا رسول اللہ پھر حکم دیا اوس عورت کا ہاتہہ کاٹا گیا

باب لوگونکی راہ مین اور سایہ اور پانی بہنی کی جگہہ وغیرہا مین پاخانہ پہرنا منہی عنہ ہے

قال اللہ تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا بچو تم دو لاعن سے کہا وہ کیا ہین فرمایا وہ شخص جو پاخانہ پہرتا ہی راہ مین لوگون کے یا اونکے سایہ مین رواہ مسلم

باب آب بستہ مین پیشاب وغیرہ کرنا منہی عنہ ہی

جابر کہتے ہین حضرت نے نہی کی ہی موتنے سے آب ایستادہ مین رواہ مسلم

باب باپکا بعض اولاد کو بعض پر ہبہ مین فضیلت دینا مکروہ ہے یعنی حرام

نعمان بن بشیر کہتے ہین کہ اونکے باپ اونکو پاس حضرت کے لیکر آئے کہا مینے اپنی اس بیٹے کو ایک اپنا غلام عطا کیا ہی فرمایا کیا تونے ساری اپنی اولاد کو مثل اسکے عطا کیا ہی کہا نہین فرمایا پہیر لے دوسری روایت یون ہی کیا یہ کام تونے اپنی کل اولاد کے ساتھہ کیا ہے کہا نہین فرمایا ڈر واللہ سے اور برابری کرو اپنی اولاد مین پہیرے باپ اور وہ صدقہ پہیر لیا تیسری روایت یون ہی کہ حضرت نے کہا ای بشیر کیا اسکے سوا تیری اور اولاد بہی ہی کہا ہان فرمایا کیا تونے اون سبکو اسی طرح دیا ہی کہا نہین فرمایا تو پہر تو مجہکو گواہ نکر کیونکہ مین جور پر شاہد نہین بنتا ہون چوتھی روایت یون ہے تو اسپر کسی اور کو گواہ کر سوا میرے پہر فرمایا کیا تجہکو یہ بات خوش آتی ہے کہ وہ سب تیری طرف نیکی کرنے مین برابر ہون کہا ہان فرمایا

فلا اذن متفق علیہ یعنی تو اب ایک کو بالخصوص منع ہے

باب ۲۴۷ سوگ کرنا عورت کا مردے پر تین دن سے زیادہ حرام ہے مگر خاوند ون پر چار ماہ دس دن

زینب بنت ابی سلمہ کہتی ہین مین پاس ام حبیبہ کے گئی جبکہ اونکے باپ ابو سفیان کا انتقال ہوا ام سلمہ نے خوشبو طلب کی اوسمین زردی خلوق کی تھی یا کسی اور چیز کی اوس سے ایک جاریہ کی تدہین کی پہر اپنی گالون سے ہاتھ مل لیے پہر کہا واللہ مجھکو کچھ حاجت خوشبو کی نتھی لکن مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے منبر پر کہ حلال نہین ہے کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ اور یوم آخر پر یہ کہ سوگ کرے زیادہ تین شب سے مگر شوہر پر چار ماہ دس دن زینب نے کہا پہر مین پاس زینب بنت جحش کے گئی اونکے بہائی مر گئے تہے اونہون نے عطر منگا کر ملا پہر کہا واللہ مجھے کچھہ حاجت عطر کی نتھی لکن مینے حضرت سے بالای منبر سنا کہ فرماتے تھے لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعۃ اشہر وعشرا متفق علیہ

باب ۲۴۸ شہری کا بیچنا واسطے دیہاتی کے اور آگے بڑہ کر لینا بیوپاریون کا اور بیع کرنا بیع برادر پر اور منگنی کرنا منگنی پر حرام ہے مگر یہ کہ اذن دے یا پہیر دے

انس کہتے ہین نہی فرمائی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے کہ بیع کرے حاضر واسطے بادی کے یعنی شہری واسطے دیہاتی کے اگرچہ اوسکا بھائی ہو ایک ماں باپ سے یعنی رہنے والا شہر کا گاؤن کے لوگون کا خرید فروخت مین کارندہ نہ بنے متفق علیہ ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہے تم آگے بڑہ کر چیز بست نہ لو یہانتک کہ وہ بازارون مین لا کر اوتاری جاوے متفق علیہ ابو ہریرہ وابن عباس کا لفظ یہ ہے تلقی نکرین لوگ کہان کی اور بیع نکرے کوئی حاضر واسطے بادی کے طاؤس سے پوچہا اسکا کیا مطلب ہوا کہا شہری دیہاتی کا سمسار یعنی دلال نہ بنے متفق علیہما ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے نہی فرمائی ہے اس بات سے کہ بیع کرے حاضر واسطے بادی کے اور فرمایا تم تناجش نکرو یعنی دوسرے کے دہوکا دینے کو نرخ نہ بڑہاؤ اور بیع نکرے مرد بیع پر اپنے بھائی کی اور نہ منگنی کرے منگنی پر اپنے بہائی کے اور نہ سائل ہو عورت طلاق کے واسطے اپنی بہن کے تاکہ اونڈیل لے وہ جو اوسکے برتن مین ہے دوسری روایت یون ہے نہی فرمائی ہے حضرت تلقی سے اور اس بات سے کہ لین دین کرے مہاجر واسطے اعرابی کے

اور یہ کہ شرط کرے عورت طلاق اپنی بہن کی اور یہ کہ چکائے مرد نرخ پر اپنے بھائی کے اور منع فرمایا ہی بخش و تصریہ سے متفق علیہ ابن عمر سے کہا حضرت نے فرمایا بیع نکرے بعض تمھارا البعض پر اور نہ منگنی کرے منگنی پر مگر کہ اذن دے اوسکو یعنی خاطب وھذا لفظ مسلم عقبہ بن عامر مرفوعا کہتے ہین مومن بھائی ہے مومن کا حلال نہین ہی مومن کو یہ خریداری کرے بیع پر اپنے بھائی کے یا منگنی کرے منگنی پر اپنے بھائی کے یہانتک کہ وہ ترک کردے روایت کیا اوسکو مسلم نے

باب ۲۴۹ ضائع کرنا مال کا غیر اون وجوہ مین جنکا شرع نے اذن دیا ہے منہی عنہ ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اللہ تعالی پسند کرتا ہی تمھارے لیے تین کام اور ناپسند کرتا ہی تین کام پسند کرتا ہی یہ بات کہ تم عبادت کرو اوسکی اور شریک نکرو ساتھ اوسکے کوئی چیز اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسی کو سب ملکر اور متفرق نہو اور مکروہ رکھتا ہی تمھاری لیے قیل و قال و کثرت سوال و اضاعت مال کو روایت کیا اوسکو مسلم نے وراد کاتب مغیرہ کہتے ہین مغیرہ بن شعبہ نے مجھسے ایک خط بنام معاویہ لکھوایا اوسمین یہ بھی لکھوایا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ہر نماز فرض کے یہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد پھر یہ لکھا کہ حضرت نہی کرتے تھے قیل و قال و اضاعت مال و کثرت سوال سے اور نہی فرماتے تھے عقوق امہات و وأد بنات و منع و ہات سے متفق علیہ نووی رح نے اس باب مین ابتدا آیت نہین کی حالانکہ استنباط اسکا آیت سے ظاہر ہے ولا تؤتوا السفھاء اموالکم الآیۃ مراد سفہاء سے نزدیک مفسرین کے بچے اور عورتین ہین انکے ہاتھ مین مال کا دینا مال کا برباد کرنا ہوتا ہی اللہ نے مال کو قیام معیشت ٹھیرایا ہی اسی طرح جس جگہ مین اللہ و رسول نے حکم صرف کرنے مال کا نہین دیا ہی وہان مال کا خرچ کرنا داخل اضاعت مال ہے جیسے عمارت مین جو زائد ہے حاجت سے یا اسراف کرنا طعام و شراب و لباس و مرکب وغیرہا مین

باب ۲۵۰ اشارہ کرنا طرف مسلمان کے ہتھیار وغیرہ سے خواہ بطور جد کے ہو یا مزاح اور برہنہ کرنا تلوار کا منہی عنہ ہے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے کہا اشارہ نکرے کوئی تم مین طرف اپنے بھائی کے ہتھیار سے وہ نہین جانتا

شائد شیطان اوسکے ہاتھہ سے چھین لے اور یہ ایک گڑھے مین دوزخ کے جاگرے متفق علیہ مراد چھین لینے سے اس جگہہ زخمی کرنا و فساد کرنا ہی مسلم کی روایت یون ہی ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے اشارہ کیا طرف اپنی بھائی کے لوہے سے تو لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے اگرچہ وہ بھائی اوسکا اسکے مان باپ ہی سے کیون نہو جابر کہتے ہین حضرت نے نہی کی ہی ننگی تلوار لینے سے رواہ ابوداود والترمذي وقال حديث حسن

باب مسجد سی بعد اذان کے نکلنا مکروہ ہی مگر عذر سے یہانتک کہ نماز فرض پڑہے

ابوالشعثا کہتی ہین ہم ہمراہ ابوہریرہ کے مسجد مین بیٹھے تھے ایک موذن نے اذان دی ایک مرد مسجد سے اوٹھکر چلا ابوہریرہ نے اوسکے پیچھے نظر لگائی یہانتک کہ وہ مسجد سی نکل گیا پہر کہا اسنے نافرمانی کی ابوالقاسم کی رواہ مسلم

باب پھیرنا ریحان کا بغیر عذر مکروہ ہی

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی جسپر ریحان عرض کیا جائے وہ اوسکو نہ پھیرے اسلیئے کہ خفیف المحمل طیب الریح ہی رواہ مسلم انس نے کہا حضرت ردطیب نکرتے تھے رواہ البخاری

باب مونہہ پر مدح کرنا اوس شخص کی جسپر ڈر مفسدہ اعجاب و نخوہ کا ہو مکروہ ہے اور اگر اوسکے حق مین اس امر کا امن ہے تو پھر جائز ہے

ابوموسی کہتے ہین حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ ایک مرد پر ثنا کرتا ہی اور اوسکی مدح مین مبالغہ کر رہا ہی فرمایا تمنے اسکو ہلاک کیا یا اسکی پشت کو قطع کیا متفق علیہ ابوبکرہ نے کہا حضرت کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا ایک مرد نے اوسپر ثنا خیر کی فرمایا افسوس ہی تجھکو تونے اپنے یار کی گردن ماری کئی بار اسی طرح کہا اگر تم مین کسیکو مادح ہونا ضرور ہی تو یون کہے احسب فلانا واللہ حسیبہ اگر اوسکے اعتقاد مین وہ شخص ویسا ہی ہو اور تزکیہ نکرے ہی اللہ پر کسی کا متفق علیہ مقداد کہتے ہین ایک مرد عثمان رضی اللہ عنہ کی مدح کرنے لگا یہ اپنے دونون زانو پہ بیٹھکر اوسکے مونہہ پر کنکریان ڈالنے لگے عثمان نے کہا تم یہ کیا کرتے ہو کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے جب تم مداحین کو دیکھو اونکے مونہہ مین خاک جھونکو رواہ مسلم ف

نووی کہتے ہین یہ احادیث نہی مین آئے ہین اور اباحت مین بھی بہت سی حدیثین صحیح آئی ہین
علمانے کہا ہی طریق جمع کا ان احادیث مین یہ ہے کہ اگر ممدوح کے پاس کمال ایمان ویقین
وریاضت نفس ومعرفت تامہ ہی جسکے سبب سے وہ مفتتن ومغتر نہو گا اور اوسکا نفس
ساتھ اوسکے تلاعب نکریگا تو مدح کرنا حرام نہین ہے بلکہ مکروہ بھی نہین اور اگر اوسپر ڈر
کسی شی کا ان امور سے ہی تو پھر اوسکے مونہہ پر مدح کرنا سخت مکروہ ہی اسی تفصیل پر احادیث
مختلفہ نازل ہین منجملہ ادلہ اباحت کے قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ
کو ارجو ان تکون منہم اور عمر کو فرمایا تھا ما رأك الشيطان سالكا فجا الا سلك فجا غير
فجك و الاحاديث في الاباحة كثيرة وقد ذكرت جملة من اطرافها في كتاب الاذكار انتہی
جتنے انواع خوشامد کے ہین وہ احادیث نہی مین داخل ہین یہ بلا مجالس در بار امرا و ملوک مین
سب جگہہ سے زیادہ ہوتی ہے

باب ۲۵۴ جس شہر مین وبا پڑے وہان سے بھاگ کر نکلنا اور وہان آنا دونون مکروہ ہین

قال تعالى اينما تكونوا يدرككم الموت ولو كنتم في بروج مشيدة وقال تعالى ولا تلقوا بايديكم
الى التهلكة حدیث طویل ابن عباس مین بذیل قصہ عمر بن خطاب بابت سفر شام عبد الرحمن بن
عوف سے مروی آیا ہی جب سنو تم وبا کسی زمین مین تو نجاؤ وہان اور جب وبا پڑے کسی زمین مین
[illegible]
یون ہی جب سنو تم با عون کہ [illegible] مین ہی تو مت داخل ہو اوسمین اور جب پڑے طاعون کسی
زمین مین اور تم وہان ہو تو نہ نکلو تم وہان سے متفق علیہ

باب ۲۵۵ جادو کرنا سخت حرام ہے

قال تعالى وما كفر سليمان ولكن الشياطين كفروا يعلمون الناس السحر حدیث ابو ہریرہ مین
فرمایا ہے بچو تم سبع موبقات سے منجملہ اونکے ذکر سحر کا کیا ہی الحدیث متفق علیہ

باب ۲۵۶ سفر مین مصحف کو بلاد کفار مین ہمراہ لیجانا جبکہ ڈر ہو کہ ہاتھ مین کسی دشمن کے پڑیگا منہی عنہ ہے

ابن عمر کہتے ہین نہی فرمائی ہی حضرت نے سفر کرنے سے قرآن لیکر طرف زمین عدو کی متفق علیہ

باب۲۵۷ استعمال کرنا ظروف زر و سیم کا اکل و شرب و طہارت و سائر وجوہ استعمال مین حرام ہے

قاله النووي مگر حرمت مین سائر وجوہ استعمال کی بحث و خلاف ہی اور نہی اکل و شرب مجمع علیہ ہے واللہ اعلم حدیث ام سلمہ مین فرمایا ہی جو شخص پیتا ہی چاندی سونے کے برتن مین وہ غٹ غٹ اوتارتا ہی اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی متفق علیہ دوسری روایت مسلم اس لفظ سے ہی جو شخص کہاتا پیتا ہی برتن مین زر و سیم کے الخ حذیفہ کہتی ہین حضرت نے منع کیا ہی ہمکو حریر و دیباج و شرب سی زر و سیم مین اور فرمایا یہ اشیا اونکے لیے دنیا مین ہین اور ہمارے لیے آخرت مین متفق علیہ صحیحین کا لفظ حذیفہ سے یہ ہی کہ حضرت نے کہا نہ پہنو تم حریر و دیباج اور نہ پیو تم ظرف زر و سیم مین اور مت کہاؤ اونکی رکابیون مین ابن سیرین نے کہا مین ہمراہ انس بن مالک کے تہا نزدیک چند نفر مجوس کے ایک چاندی کے برتن مین فالودہ لائی انس نے نہ کہایا کہا اسکو بدل دو پہر ایک دوسرے برتن خلنج مین اوسکو بدلکر لائے تب کہایا رواہ البیہقي باسناد حسن خلنج معرب خدنگ ہی خدنگ ایک درخت ہی جسکی لکڑی نہایت عمدہ و صاف و سپید ہوتی ہے مطلب یہ ہوا کہ عوض آوند سیم کے پیالہ چوبی مین اوس فالوذج رکھکر کھایا

باب۲۵۸ مرد کو زعفرانی کپڑا پہننا حرام ہے

انس کہتے ہین نہی فرمائی ہی حضرت نے اس بات سی کہ مرد زعفرانی رنگ کا کپڑا پہنے متفق علیہ ابن عمرو نے کہا ہی حضرت نے مجپر دو جامہ معصفر دیکھے فرمایا تیری مان نے تجھکو اسکا حکم دیا ہوگا مینے کہا مین انکو دہوڈالون فرمایا بلکہ جلا ڈال دوسری روایت یہ ہی فرمایا کہ یہ دونون ثیاب کفار کے ہین تو انکو نہ پہن رواہ مسلم عصفر ایک گہاس ہے زرد رنگ سوا اس ایک رنگ عصفر و زعفرانی کے سارے الوان پختہ و خام کا مرد کو پہننا درست ہی لیکن افضل یہ ہے کہ جامہ سفید پہنے کہ یہی مسلمان کا لباس حیات و ممات مین ہے

باب۲۵۹ ساری دن رات تک چپ رہنا منع ہی

علی مرتضی کہتے ہین مینے حضرت سی یہ بات یاد کرلی ہی کہ نہین ہے یتم بعد احتلام کے اور نہ خاموشی

دن بھر کی رات تک رواہ ابی داود باسناد حسن خطابی نے کہا انسک جاہلیت مین ایک چپ رہنا تھا اسلام مین اوس سے نہی کی گئی اور حکم ذکر او راچھی بات کہنی کا دیا گیا اسنتے بعض جاہل فقیر بالکل خاموش رہتے ہین اپنا نام چپ شاہ مشہور کرتے ہین قیس بن ابی حازم نے کہا ہی ابو بکر پاس ایک عورت کے احمس سے آئے اوسکو زینب کہتے تھے دیکھا تو وہ بات نہین کرتی ہی پوچھا یہ کیا بات ہی کہ یہ بولتی نہین ہی کہا اسنے حج کیا ہی اسی طرح چپ چاپ پس کہا تو بول کہ یہ نہ بولنا درست نہین ہی یہ کام جاہلیت کا ہے آخر وہ بولی رواہ البخاری

باب ۲۶۰ منسوب کرنا انسان کا آپکو طرف غیر باپ کے یا غلام کہنا آپکو غیر مولی کا حرام ہے

سعد بن ابی وقاص رفعا کہتے ہین جسنے دعوی کیا طرف غیر باپ اپنے کے اور وہ جانتا ہی کہ وہ اسکا باپ نہین ہی تو جنت اوسپر حرام ہی متفق علیہ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی تم بیزار نہو اپنے باپون سے جو شخص بیزار ہوا اپنے باپ سے وہ کافر ہوا متفق علیہ حدیث طویل یزید بن شریک مین علی رضی اللہ عنہ سے رفعا آیا ہی جسنے ادعا کیا غیر پدر کا یا منسوب ہوا طرف غیر موالی کے اوسپر لعنت ہی اللہ و ملائکہ و سارے لوگون کی قبول نہین کرتا ہی اللہ اوس سے دن قیامت کو صرف و نہ عدل متفق علیہ ابو ذر کا لفظ سموعا یون ہی نہین ہی کوئی شخص کہ دعوی کرے غیر باپ کا اور وہ جانتا ہی مگر کافر ہو جاتا ہی اور جسنے دعوی کیا ایسی بات کا جو اوسکو حاصل نہین ہی وہ ہم مین سے نہین ہے اوسکو چاہیے کہ بنا رکھے جگہ اپنی آگ سے الحدیث متفق علیہ وھذا لفظ روایة مسلم

باب ۲۶۱ جس چیز سے اللہ رسول نے نہی فرمائی ہی اوسکے ارتکاب سے بچنا لازم ہے

قال تعالی فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنة او یصیبھم عذاب الیم وقال تعالی ویحذرکم اللہ نفسہ وقال تعالی ان بطش ربک لشدید وقال تعالی وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمة ان اخذہ الیم شدید ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا اللہ غیرت کرتا ہی اللہ کی غیرت یہ ہی کہ آدمی وہ کام کرے جسکو اللہ نے اوسپر حرام کیا ہے متفق علیہ

باب ۲۶۲ مرتکب منہی عنہ کا ہو یا کہے یا کرے

قال تعالی و اما ینزغنك من الشیطان نزغ فاستعذ بالله وقال تعالی ان الذین اتقوا اذا مسهم طائف من الشیطان تذکروا فاذا هم مبصرون وقال تعالی والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا الله فاستغفروا لذنوبهم ومن یغفر الذنوب الا الله ولم یصروا علی ما فعلوا وهم یعلمون اولئك جزاؤهم مغفرة من ربهم وجنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیها ونعم اجر العاملین وقال تعالی توبوا الی الله توبة نصوحا وقال تعالی توبوا الی الله جمیعا ایه المؤمنون لعلکم تفلحون حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی جسنے قسم کھائی پہر کہا اپنے حلف مین باللات والعزی تو وہ کہے لا اله الا الله اور جسنے کہا اپنے صاحب سے آ جوا کھیلین وہ صدقہ دے متفق علیه

باب ۲۶۳ بیان مین منثورات وملح کے

نووی رح نے اس باب مین احادیث کثیرہ لکھے ہین پہلے حدیث طویل نواس بن سمعان کو رفعا ذکر وصفت دجال مین نقل کیا ہی رواہ مسلم اوسمین ذکر نزول عیسی وخروج یاجوج وماجوج کا بہی آیا ہی پہر حدیث ربعی بن حراش وحدیث ابن عمرو بن العاص ودو تا احادیث انس وحدیث ام شریک وحدیث عمران بن حصین وحدیث مغیرہ بن شعبہ وحدیث انس وابی ہریرہ وغیرہم متعلق حالات دجال وصفات کذاب مذکور ایک جماعت کثیرہ صحابہ سے بطور سرد نقل کئے ہین ان احادیث مین ذکر اشراط ساعت کا بہی آیا ہی اور نفخ صور و بدء خلق وغیرہ امور متفرقہ کا ذکر بہی وارد ہوا ہی پہر حدیث طویل شفاعت انبیاء علیہم السلام کا ذکر کیا ہی اور ام اسمعیل علیہ السلام کا جبکہ ابراہیم علیہ السلام اونکو مکہ مین لاکر چھوڑ گئے ذکر کیا ہی یہ حدیث بہت طویل ہی بخاری نے اسکو روایت کیا ہی قریب ایک نیم کراسہ تک یہی احادیث مشار الیہا اس باب مین مذکور ہین ہمنے ذکر کرنا ان احادیث کا اس جگہہ ضرورت نہین سمجہا اسی لیے ترجمہ اونکا ترک کر دیا ہے کتاب حجج الکرامہ واقتراب الساعہ کفیل اس بیان کے ہین ولله الحمد

باب ۲۶۴ بیان مین استغفار کے

قال تعالی واستغفر لذنبك وقال تعالی واستغفر الله ان الله کان غفورا رحیما وقال تعالی فسبح بحمد ربك واستغفرہ انه کان توابا وقال تعالی للذین اتقوا عند ربهم جنات الی قوله

والمستغفرين بالاسحار وقال تعالى ومن يعمل سوءا او يظلم نفسه ثم يستغفر الله يجد الله غفورا رحيما وقال تعالى وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون وقال تعالى والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم ومن يغفر الذنوب الا الله ولم يصروا على ما فعلوا آيات اس باب مين بہت ہين اغر مزنی کہتے ہين حضرت نے فرمایا میرے دل پر ایک پردہ سا پڑجاتا ہی مین استغفار کرتا ہون اللہ سے ایکدن مین سو بار رواه مسلم ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع مسموع یون ہی واللہ مین استغفار کرتا ہون اللہ سے اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکے ہر دن مین ستر بار سے زیادہ رواه البخاري دوسرا لفظ انکا یہ ہی فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہی جان میری اگر تم سے گناہ نہوتا تو اللہ تمکو لیجاتا اور ایسی قوم کو لاتا جو گناہ کرتی پہر استغفار کرتے اللہ سے اللہ اونکو بخشتا رواه مسلم ابن عمر کہتے ہین ہم گنتے واسطے حضرت کے ایک مجلس مین سو بار رب اغفر لي وتب علي فانك انت التواب الرحيم رواه ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح ابن عباس کا لفظ رفعاً یہ ہی جسنے لازم پکڑا استغفار کو کرتا ہی اللہ واسطے اوسکے ہر تنگی سے نکاسی اور ہر فکر سے کشایش اور رزق دیتا ہی اوسکو جہان سے اوسکو گمان ہی نہین ہوتا ہی رواه ابو داود ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین جسنے کہا استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه بخشے گئے گناہ اوسکے اگرچہ بہاگا ہو زحف سے یعنی لڑائی پر سے رواه ابو داود والترمذي والحاكم وقال حديث صحيح على شرط البخاري ومسلم شداد بن اوس کہتے ہین حضرت نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہی اللهم انت ربي لا اله الا انت خلقتني وانا عبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك علي وابوء لك بذنبي فاغفر لي فانه لا يغفر الذنوب الا انت جسنے کہا اسکو دن مین یقین سے پہر مرگیا اوسدن قبل شام کرنے کے تو وہ اہل جنت سے ہی اور جسنے کہا اوسکو رات مین اور وہ یقین کہتا ہی اوسپر پہر مرگیا پہلے صبح کرنے سے تو وہ اہل جنت سے ہی رواه البخاري ابو ہریرہ مسموعاً کہتے ہین ایک بندے سے گناہ ہوا یا اوسنے گناہ کیا پہر کہا اے رب مینے گناہ کیا ہی یا مجہسے گناہ ہوگیا ہی تو اوس گناہ کو بخشدے اللہ نے فرمایا کیا میرا بندہ جانتا ہی کہ اوسکا ایک رب ہی جو گناہ بخشتا ہی اور گناہ پر پکڑتا ہی مینے اپنے بندے کو بخشدیا پہر وہ ٹہرا رہا جب تک اللہ نے چاہا پہر گناہ کو پہونچا یا گناہ کیا کہا اے رب مینے ایک اور گناہ کیا یا مین گناہ کو پہونچا تو اوسکو بخشدے اللہ نے کہا کیا میرے بندے کو معلوم ہی کہ اوسکا ایک رب ہی جو گناہ

بخشتا ہی گناہ پر پکڑتا ہی مینے اپنے بندے کو بخشدیا پہر وہ ٹھیرا رہا جب تک اللہ نے چاہا
پہر اوسنے گناہ کیا یا گناہ کو پہونچا کہا اے رب مین گناہ کو پہونچا یا مینے ایک اور گناہ کیا ہی تو اوسکو
بخشدے اللہ نے فرمایا کیا میرے بندے کو علم ہی اس بات کا کہ اوسکا کوئی رب ہی جو گناہ
بخشتا ہی گناہ پر پکڑتا ہی مینے اپنے بندے کو بخشدیا رواہ البخاري في التوحيد ومسلم في
التوبة واللفظ للبخاري حدیث دلیل ہی رجا پر یعنی اگر مکرر سہ کرر ٹہیر ٹہیر کر گناہ ہوگیا ہی اور
اگلے گناہ پر اصرار نہ تھا بلکہ یہ دوسرا تیسرا گناہ تہا جو بیوقوفی سے اتفاقاً ہوگیا ہی تو نا امید
نہو جب توبہ کریگا تب ہی اللہ اوس گناہ کو انشاء اللہ تعالی بخشدیگا گناہ تو اسلیے ہوگیا تھا
کہ ع کرمہائی تو ما را اگرد گستاخ ٭ مغفرت ہر بار اسلیے ہوئی کہ ع نا امید از رحمت شیطان بود
جو شخص ہر روز وظیفہ استغفار کا اور ورد توبہ کا رکھتا ہی اوسکے گناہ صغیرہ وکبیرہ جو بہول
چوک سے باغوای نفس امارہ وشیطان لعین کے ہوجاتے ہین معاف ہوتے رہتے ہین مگر وہ
گناہ جو حقوق عباد سے متعلق ہین کہ اونکی معافی عفو صاحب حق پر یا رد مظلمہ پر موقوف ہی
پہر یہ مغفرت ذنوب جب ہی کہ عمداً واصراراً تکرار گناہ واحد کی نہو اور اگر ہی لکن جب ہوش
آیا اور ایسی توبہ کرڈالے کہ پہر بعد اوسکے از سر نو گرد اوس گناہ کے نہ پہرا اور نادم ومنفعل ہوا
اور عوض اوسکے تکرار حسنات کو شیوہ لیل ونہار ٹہیرایا تو وہ گناہ مستمر بہی مغفور ہوجاتا ہی مشکل
اوسکو ہی جو مدیم ہی کسی گناہ پر اور مدمن ہی کسی معصیت پر بغیر توبہ واستغفار کے وہ اللہ پاک
کی مشیت مین ہی چاہے بخشے چاہے نہ بخشے اسکا علم قطعی ہمکو حاصل نہین ہوسکتا حدیث
طویل ابو ذر مین روایۃً عن اللہ تعالی فرمایا ہی کہ اے میرے بندو مینے حرام کیا ہی ظلم اپنی جان پر
اور حرام ٹہیرایا ہی اوسکو درمیان تمہارے سو تم باہم ظلم نکروالی قولہ اے میرے بندو تم گناہ
کرتے ہو راتدن اور مین بخشتا ہون سارے گناہ سو استغفار کرو تم مجہسے مین بخشونگا تمکو رواہ
مسلم في كتاب البر والصلة والادب انس بن مالک کا لفظ مسموعاً یہ ہی اللہ تبارک وتعالی
فرماتا ہی اے ابن آدم تو جب تک مجہکو پکاریگا اور مجہسے امید رکھے گا مین تجہکو بخشتا رہونگا تیرا
عمل کیسا ہی کیون نہو اور کچہہ پروا نکرونگا اے ابن آدم اگر پہونچ گئے ہین گناہ تیرے ابر آسمان
تک پہر تونے مجہسے مغفرت چاہی تو مین تجہکو بخشدونگا اور کچہہ پروا نکرونگا اے ابن آدم اگر آئیگا
تو پاس میرے زمین بہر خطائین لیکر پہر ملیگا تو مجہکو کہ شریک نکرتا تھا تو کسی شی کو ساتہہ میرے
تو آونگا مین پاس تیرے زمین بہر مغفرت لیکر متفق علیہ رواہ الترمذي وقال هذا حديث

حسن غریب حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی بندہ جب کوئی خطا کرتا ہی تو اوسکے دل مین ایک سیاہ نکتہ ہوجاتا ہی پھر جب وہ اوس خطا سے الگ ہوکر استغفار و توبہ کرتا ہی تو دل اوسکا صاف ہوجاتا ہی اور اگر پھر اوس خطا کو کرتا ہی تو وہ نکتہ زیادہ ہوجاتا ہی یہانتک کہ دل پر چھا جاتا ہے یہی ہی وہ رین جسکا ذکر اللہ نے کیا ہے کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح جتنے احادیث ترغیب و تحریض و حث توبہ و استغفار مین آئی ہین سب لا امل رجا ہین یہ مسئلہ کہ غلبہ کسکا چاہیے رجا کا یا خوف کا بیشتر اس کتاب مین مذکور ہوچکا ہی **ف** غزالی رح کہتی ہین ابن مسعود نے کہا ہی اللہ کی کتاب مین دو آیتین ہین نہین گناہ ہوا کسی بندے سے پھر اوسنے پڑہا اون دونون آیتون کو اور استغفار کی اللہ عزوجل سے لکن اللہ اوسکا گناہ بخشدیتا ہی والذین اذا فعلوا فاحشۃ الایۃ وقولہ ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ الخ حضرت نے فرمایا ہی اصرار نہ کیا اوسنے جسنے استغفار کی اگرچہ ایکدن مین ستر بار عود کرے فرمایا ایک مرد تھا جسنے کبھی کوئی نیکی نہین کی تھی اوسنے آسمان کی طرف نظر اوٹھا کر دیکھا اور کہا میرا رب ہی اے رب تو مجھکو بخشدے اللہ نے فرمایا مین نے تجھکو بخشدیا معلوم ہوا کہ اوسکے معاصی مین شرک نہوگا نہ عملا و نہ قولا ایک روایت مین یہ بھی آیا ہی کہ جسنے گناہ کیا اور جان لیا کہ اللہ اوسپر مطلع ہی اوسکی مغفرت ہوتی ہی گو اوسنے استغفار نکی ہو **حکایت** قتادہ نے کہا قرآن تمکو دوا اور دوا بتاتا ہی دوا تمھارے ذنوب ہین دوا تمھاری استغفار ہے علی مرتضی نے کہا تعجب ہی اوس شخص سے جو ہلاک ہوا اور اوسکے پاس نجات تھی پوچھا گیا کہا استغفار یہ بھی کہتے تھے الہام نہین کرتا ہی اللہ کسی بندے کو استغفار کا پھر ارادہ اوسکی عذاب کا رکھتا ہو **حکایت** ربیع بن خثیم کہتے تھے تم مین کوئی استغفر اللہ واتوب الیہ نہ کہے کیونکہ اگر ایسا نکریگا تو گنہگار و کذب ہوگا ولکن یون کہے اللھم اغفرلی وتب علی مین کہتا ہون حدیث مین دونون طرح یہ کہنا آیا ہی اسلیے جملہ اولی کا محل اگر اس معنی پر کرین کہ مراد طلب توفیق ہی تو کچھ ڈر نہین ہی اسی لیے فضیل نے کہا ہی کہ قول بندے کا استغفر اللہ اسکی تفسیر یہ ہی کہ اقلنی یعنی مجھے معاف کر مجھسے درگذر فرما بعض علما نے کہا ہی بندہ درمیان گناہ و نعمت کے ہوتا ہی اسلیے لائق نہین ہے اوسکو مگر حمد و استغفار فضیل کہتے تھے استغفار بلا اقلاع کے توبہ کذابین ہی رابعہ نے کہا ہماری استغفار محتاج ہی استغفار کثیر کی بعض حکما نے کہا ہی جسنے استغفار کو ندم پر مقدم کیا وہ اللہ پاک سے استہزا کرتا ہی اور نہین جانتا **حکایت**

ایک اعرابی کو سنا کر وہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے کہتا تھا اللهم ان استغفاری مع اصراری للوم وان ترکی استغفارک مع علمی بسعة عفوک لعجز فکم تتحبب الی بالنعم مع غناک عنی وکم اتبغض الیک بالمعاصی مع فقری الیک یا من اذا وعد وفی واذا اوعد عفا ادخل عظیم جرمی فی عظیم عفوک یا ارحم الراحمین ابو عبداللہ وراق کہتے ہین اگر تجھپر برابر قطرۂ باران اور زبد دریا کے گناہ ہونگے اور تو یہ دعا کریگا ساتھ اخلاص کے تو وہ گناہ تیرے محو ہو جائینگے اللهم انی استغفرک من کل ذنب تبت الیک منه ثم عدت فیه واستغفرک من کل ما وعدتک به من نفسی ولم اوف لک به واستغفرک من کل عمل اردت به وجهک فخالطه غیرک واستغفرک من کل نعمة انعمت بها علی فاستعنت بها علی معصیتک واستغفرک یا عالم الغیب والشهادة من کل ذنب اتیته فی ضیاء النهار وسواد اللیل فی ملأ او خلاء وسر وعلانیة یا حلیم یہ بھی کہتے تھے کہ یہ استغفار آدم علیہ السلام یا خضر علیہ السلام کی تھی واللہ اعلم بالصواب **ف** آج روز جمعہ وقت یازدہ نیم ساعت روز ۲۲ جمادی الاخر سنہ ۱۳۰۴ ہجری کو ترجمہ جملہ ابواب کتاب مستطاب ریاض الصالحین کا تمام ہوا والحمد للہ الذی بنعمته تتم الصالحات یہ ترجمہ مع اضافات ملحقہ تخمیناً اندر ستم روز کے ۲۲ کراسہ مین قلم مترجم عفا اللہ عنہ سے لکھا گیا ہی غالباً ہشتم جمادی الاولی سنہ صدر کو لکھنا اوسکا شروع کیا تھا

باب ۳۶۵ یہ باب اس کتاب کا نووی رحمہ سے نہین ہی بعض علماء حدیث نے طرز اصل کتاب پر بوجہ نقصان اصل نسخہ وعدم تیسر نسخہ کاملہ اوسکو بڑھا دیا ہی مجھکو بھی اس کتاب کا کوئی نسخہ قلمی میسر نہین آیا یہی نسخہ مطبوعہ لاہور مطبع مصطفائی مطبوع سنہ ۱۲۹۳ ہجری ہاتھ آیا اوسی پر اعتماد کرکے ترجمہ لکھا گیا اصل نسخہ مین شاذ وفاذ مواضع مین تخریج بعض احادیث کی بھی رہگئی ہی تکمیل اصل وترجمہ کی وجود نسخہ صحیحہ پر موقوف ومحول ہے اللہ تعالی سے امید ہی کہ اصل نسخہ کاملہ میسر فرمائے اب باب اخیر مضاف ملحق کو اس ترجمہ کا خاتمہ کیا جاتا ہی جسطرح کہ باب اول کتاب کو مقدمہ ترجمہ کا قرار دیا گیا تھا وباللہ التوفیق وهو المستعان

خاتمہ بیان مین ساز وبرگ جنت کے جو اللہ نے واسطے مومنین ومومنات کے طیار رکھ چھوڑا ہے

قال اللہ تعالی فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون وقال تعالی جنات عدن مفتحة لهم الابواب یدعون فیها بفاکهة کثیرة وشراب وعندهم قاصرات

الطرف اتراب وقال تعالى ان المتقين في مقام امين في جنات وعيون يلبسون من سندس واستبرق متقابلين كذلك وزوجناهم بحور عين يدعون فيها بكل فاكهة امنين لا يذوقون فيها الموت الا الموتة الاولى ووقاهم عذاب الجحيم وقال تعالى اولئك لهم جنات عدن تجري من تحتهم الانهار يحلون فيها من اساور من ذهب ويلبسون ثيابا خضرا من سندس واستبرق متكئين فيها على الارائك وقال تعالى متكئين على سرر مصفوفة وزوجناهم بحور عين الى قوله يتنازعون فيها كاسا لا لغو فيها ولا تاثيم وقال تعالى وعندهم قاصرات الطرف عين كانهن بيض مكنون وقال تعالى وحور عين كامثال اللؤلؤ المكنون وقال تعالى حور مقصورات في الخيام وقال تعالى لم يطمثهن انس قبلهم ولا جان وقال تعالى وفيها ما تشتهيه الانفس وتلذ الاعين وانتم فيها خالدون وقال تعالى لهم ما يشاؤن فيها ولدينا مزيد وقال تعالى اكلها دائم وظلها وقال تعالى مثل الجنة التي وعد المتقون فيها انهار من ماء غير اسن وانهار من لبن لم يتغير طعمه وانهار من خمر لذة للشاربين وانهار من عسل مصفى وقال تعالى ويسقون من رحيق مختوم ختامه مسك وفي ذلك فليتنافس المتنافسون وقال تعالى يطوف عليهم ولدان مخلدون باكواب واباريق وكاس من معين لا يصدعون عنها ولا ينزفون وقال تعالى واصحاب اليمين ما اصحاب اليمين في سدر مخضود وطلح منضود وظل ممدود وماء مسكوب وفاكهة كثيرة لا مقطوعة ولا ممنوعة وفرش مرفوعة انا انشاناهن انشاء فجعلناهن ابكارا عربا اترابا لاصحاب اليمين وقال تعالى وسيق الذين اتقوا ربهم الى الجنة زمرا حتى اذا جاؤها وفتحت ابوابها وقال لهم خزنتها سلام عليكم طبتم فادخلوها خالدين وقال تعالى لكن الذين اتقوا ربهم لهم غرف من فوقها غرف مبنية وقال تعالى اولئك الذين يجزون الغرفة بما صبروا ويلقون فيها تحية وسلاما خالدين فيها حسنت مستقرا ومقاما

ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی اللہ تعالی کہتا ہی طیار کی ہی مینے واسطے اپنی بندون نیکبخت کے وہ چیز جو نہ کسی آنکھہ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی نہ دلپر گزری تم چاہو تو یہ آیت پڑہو فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعين رواه الشيخان انس نے مرفوعا کہا ہی جگہہ ایک کمان یا ایک تازیانہ کی جنت مین سے بہتر ہے دنیا و فیہا سے اگر ایک عورت نساء اہل جنت سے طرف زمین کے جہانکے تو ما بین اوسکا چمک اوٹھے اور خوشبو سے بہر جای اوڑہنی اوسکی بہتر ہی دنیا و ما فیہا سے رواہ البخاری ابوہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی جنت مین ایک درخت ہے

جسکے سائے مین سوار سو برس چلے رواہ الشیخان دوسری روایت بخاری یون ہے
اقرؤا ان شئتم وظل ممدود ترمذی کا لفظ یہ ہے وذلك الظل الممدود ابوموسی اشعری رفعاً
کہتے ہین مومن کے لیے جنت مین ایک خیمہ ہوگا ایک خالی موتی کا جسکا طول یا عرض ستر
میل کا ہی اوسکے ہر زاویہ مین اہل ہونگے جنکو دوسرے نہ دیکھین گے دو بہشتین چاندی کی
ہونگی برتن اونکے اور جو کچھ اونکے اندر ہی اور دو بہشتین سونیکی ہونگی برتن اونکے اور جو
کچھ اونمین ہی الحدیث رواہ الشیخان ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین پہلا گروہ جو جنت مین
گھسیگا اونکی صورتین جیسے چودھوین رات کا چاند نہ تھوکین نہ ناک سنکین نہ ہگین برتن اونکے
زر و سیم کے ہونگے کنگھیان اونکی سونے چاندی کی ہین انگیٹھیان اونکی عود کی پسینا اون کا
مشک ہی ہر ایک کے لیے اونمین سے دو بیبیان ہونگی جنکا گودا اندر سے گوشت کے نظر
آئیگا بسبب حسن کے اختلاف نہوگا درمیان اونکے اور نہ دشمنی اونکی دل ایک طرح کے
ہونگے تسبیح کرینگے اللہ کی صبح و شام رواہ الشیخان دوسری روایت بخاری کی یون ہے
کہ وہ لوگ جو انکے پیچھے ہونگے وہ چمک مین مانند بہترین کوکب درخشندہ کے آسمان پر ہونگے
تیسری روایت یہ ہی کہ کبھی بیمار نہونگے مسلم کا لفظ یہ ہی کہ جنت مین کوئی عزب نہوگا یعنی مرد
بی زن دوسرا لفظ مسلم کا یہ ہی کہ جنت والے کھائین پیین گے بول و غائط نکرینگے نہ آب بینی
و بینی ڈالین گے پوچھا حال طعام کا کیا ہوگا کہا ڈکار و پسینا ہوگا مثل خوشبوی مشک کے ملہم تسبیح
و تکبیر ہونگے جسطرح کہ الہام سانس کا ہوتا ہی روایت ترمذی یہ ہی کہ ہر مرد کے لیے اونمین سے
دو بیبیان ہونگی ہر زوجہ پر ستر حلے ہونگے جس سے گودا اونکی پنڈلیون کا نظر آئیگا ترمذی نے
کہا ھذا حدیث حسن صحیح ابوسعید خدری کہتے ہین اہل جنت اہل غرف کو اوپر سے یون دیکھین گے
جسطرح کہ لوگ کوکب درخشندہ غابر یعنی باقی کو افق غرب یا شرق مین دیکھتے ہین بسبب تفاضل
مابین کے کہا ای رسول اللہ یہ منازل انبیا کے ہونگے غیر اس درجے کو کاہیکو پہونچیگا فرمایا بلی
والذي نفسي بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين رواہ الشیخان دوسرا لفظ انکا رفعاً
یہ ہی اللہ تعالی اہل جنت سے کہیگا ای اہل جنت وہ کہین گے لبیك ربنا وسعديك والخير
في يديك فرمائیگا کیا تم راضی ہوئے وہ کہین گے ہمکو کیا ہوا ہی کہ ہم راضی نہون حالانکہ تو نے
ہمکو وہ کچھ دیا ہی جو کسی اپنی خلق کو نہین دیا فرمائیگا کیا مین تمکو اس سے بہی بہتر چیز دون وہ
کہین گے ای رب اس سے بہتر اب کیا ہوگا فرمائیگا احل عليكم رضواني فلا اسخط عليكم بعده

ابدا رواه الشیخان بزار نے جابر سے اتنا اور زیادہ روایت کیا ہی رضوانی اکبر
فتح الباری میں کہا ہی وهو تلمیح الی قوله تعالی و رضوان من الله اکبر صهیب مرفوعا کہتے ہیں
جب جنت والے جنت میں جا چکینگے اللہ تعالی فرمائیگا تم کچھ چاہتے ہو جو میں تمکو اور دون
وہ کہینگے کیا تو نے ہمارے مونہہ سفید نہیں کیے یا ہمکو جنت میں داخل نہیں کیا آگ سے نجات
نہیں دی اوسپر اللہ تعالی پردہ اوٹھادیگا تو پھر کوئی شی محبوب تر نظر الی الرب سے نہیں دیگئی
رواہ مسلم ع پردہ بردار کہ صاحب نظران منتظرانند ۞ دوسری روایت میں ہی کہ پھر
حضرت نے یہ آیت پڑھی للذین احسنوا الحسنی و زیادہ مراد حسنی سے جنت اور زیادہ
سے دیدار خدا ہی حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہی ایک منادی آسمان سے پکاریگا تمہارے
لیے یہ بات ہی کہ تم تندرست رہو کبھی بیمار نہو اور زندہ رہو کبھی نہ مرو اور جوان بنے رہو کبھی
بوڑھے نہو اور آرام پاؤ کبھی تکلیف نہ دیکھو فذلک قوله عز و جل و نودوا ان تلکم الجنة اورثتموها
بما کنتم تعملون رواه مسلم ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی جو گیا بہشت میں وہ آرام میں رہیگا
بؤس یعنی شدت سال نپائیگا نہ اوسکے کپڑے پرانے ہون نہ اوسکی جوانی فنا ہو رواہ مسلم
انس بن مالک رفعا کہتے ہیں جنت میں ایک بازار ہوگا ہر جمعہ کو وہان جلینگے باد شمال چلیگی
وہ اونکے مونہہ اور کپڑون میں لگیگی حسن و جمال میں بڑھ جائینگے اپنے گھر والون پاس پھر آئینگے گھر والے کہینگے واللہ تم تو بعد ہمارے
حسن و جمال میں زیادہ ہوگئے وہ کہینگے واللہ تم بھی بعد ہمارے حسن و جمال میں بڑھ گئے ہو رواہ مسلم
ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی نہیں ہی جنت میں کوئی درخت لیکن ساق اوسکی سونے کی ہی رواہ
الترمذي وقال غریب حسن انس کہتے ہیں حضرت سے پوچھا کوثر کیا ہی فرمایا ایک نہر ہی جو اللہ نے
مجھے دی ہی دودہ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین اوسمین پرندے ہونگے جنکی گردنین
مثل اونٹ کے ہونگی عمر نے کہا یہ طیر تو بہت عمدہ ٹھیرے فرمایا اونکے کھانے والے اونسے
بھی زیادہ عمدہ ہونگے رواه الترمذي وقال حديث حسن غزالی رح نے کہا ہی ان الحوض
مکرمة عظيمة خص الله بها نبينا صلى الله عليه وآله وسلم وقد اشتملت الاخبار على وصفه
ونحن نرجوا ان يرزقنا الله في الدنيا علمه وفي الآخرة ذوقه فان من صفاته ان من شرب منه
لم يظمأ ابدا وعن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان لكل نبي حوضا
وانهم يتباهون ايهم اكثر واردة واني لارجوا ان اكون اكثرهم واردة فهذا رجاء رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم فليرج كل عبد ان يكون في جملة الواردين وليحذر ان يكون

متمنیا و مغترا و یظن انه راج فان الراجی للحصاد من بث البذر و نقی الارض وسقاها الماء ثم جلس یرجو فضل الله بالانبات و وقع الصواعق الی اوان الحصاد فاما من ترک الحراثة والزراعة و تنقیة الارض وسقیها و اخذ یرجو من فضل الله ان ینبت له الحب والفاکهة فهذا مغتر و متمن ولیس من الراجین فی شئ و هکذا رجاء اکثر الخلق و هو غرور الحمقی نعوذ بالله من الغرور والغفلة فان الاغترار بالله اعظم من الاغترار بالدنیا قال تعالی فلا تغرنکم الحیوة الدنیا ولا یغرنکم بالله الغرور انتهی علی مرتضی رفعاً کہتے ہین جنت مین ایک بازار ہوگا جس مین نہ خرید ہی نہ فروخت مگر صورتین مردون عورتون کی مرد جب کسی صورت کو پسند کریگا تو اوس شکل مین داخل ہوگا رواہ الترمذی وقال حسن غریب ابن عمر نے رفعاً کہا ہی ادنی درجہ اہل جنت مین وہ شخص ہوگا جو طرف اپنے باغات و زوجات و نعم و خدم و سُرر کے ہزار برس تک کی راہ کو دیکھے گا اور بڑا کریم اللہ پر اونمین وہ ہوگا جو صبح و شام نظر طرف وجہ اللہ کے کریگا پہر حضرت نے یہ آیت پڑہی وجوہ یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة رواہ الترمذی انتہی آخر کتاب الریاض

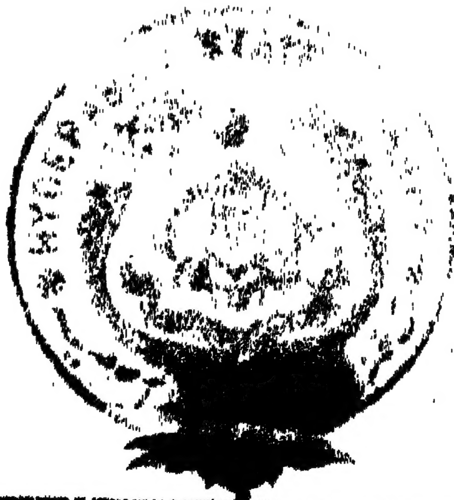
ف بیان جنت و ما فی الجنة مین کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح تالیف حافظ واحد متکلم ابن القیم رح کتاب مستقل غیر مسبوق ہی ہر شئی جنت کا ذکر باب جدا گانہ مین آیات کتاب عزیز و سنت مطہرہ سے کیا ہی تفصیل جمیل بر حال خیر اشتمال کی لکہی ہی احادیث کو اپنی سند سے ایراد کیا ہی ہمنے خلاصہ اوسکا بحذف اسانید و القاء تخریج و نام راوی حدیث کیا تہا جسکا نام مثیر ساکن الغرام الی روضات دار السلام ہی غزالی رح نے آخر کتاب احیاء العلوم مین کچہ اقوال متعلق جنت و غیرہا لکہے ہین اور کہا ہی و مہما اردت ان تعرف صفة الجنة فاقرء القرآن فلیس وراء بیان الله بیان واقرء من قوله ولمن خاف مقام ربه جنتان الی آخر سورة الرحمن واقرء سورة الواقعة وغیرها من سور الفرقان پہر ذکر عدد جنان و ابواب جنت و غرف جنت و صفت حائط و ارض و اشجار و انہار جنت و لباس اہل جنت و فرش و سرر و ارائک و خیام و طعام اصحاب جنت و صفت حور عین و ولدان و غلمان وغیر ذلک کا کیا ہی پہر کتاب کو باب سعت رحمت الٰہی پر ختم کیا ہی بطریق تفاؤل اسکے اسلیے ہم بہی اس ترجمے کو بیان سعت رحمت پر بالتقاط چند جملات تمام کرتے ہین واللہ المستعان **ف** غزالی رح کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فال کو دوست رکہتے تہے ہمارے اعمال ایسے نہین ہین کہ ہم بسبب اونکی رجاء مغفرت کی کرین لہذا ہم تفاؤل مین پیروی حضرت کی کرتے ہین اور امید رکہتے ہین کہ خاتمہ ہمارا بخیر و عاقبت

نے یہ آیت پڑھی ہی قال تعالیٰ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک
لمن یشاء و قال تعالیٰ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ
یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم و قال تعالیٰ و من یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر
اللہ یجد اللہ غفورا رحیما ہم اللہ سے استغفار کرتے ہین بابت ہر زلت قدم و طغیان قلم کے
جو اس کتاب مین یا سارے کتب ہمارے مین ہوئی ہو اور اون اقوال سے مستغفر ہین جو
موافق ہمارے اعمال کے نہین ہین کیونکہ اللہ کا کرم عمیم ہی اور اوسکی رحمت واسع ہی اور اوسکا
جود اصناف خلائق پر فائض ہی اور ہم ایک خلق ہین منجملہ اوسکی مخلوق کے ہمارا کوئی وسیلہ
نہین ہی مگر اوسیکا فضل و کرم حضرت نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی ان رحمتی سبقت
غضبی اور اپنی ذات پاک کو ارحم الراحمین کہا ہی دوسری حدیث مین آیا ہی کہ اللہ دن قیامت کے
مؤمنین سے کہیگا تم مجھسے ملنا چاہتے تھے وہ کہینگے ہان ای رب فرمائیگا کسلیے وہ کہینگے
رجونا عفوک و مغفرتک اللہ فرمائیگا قد اوجبت لکم مغفرتی تیسیر القطر رفعا یہ ہی اللہ تعالیٰ
دن قیامت کو ارشاد کریگا نکالو آگ سے اوس شخص کو جسنے یاد کیا ہی مجھکو کسی دن یا ڈرا وہ
مجھسے کسی جگہہ مین جابر بن عبداللہ کہتے ہین جسکے حسنات سیئات پر زیادہ ہونگے وہ جنت مین
بغیر حساب جائیگا اور جسکے حسنات و سیئات برابر ہونگے اوس سے حساب یسیر لیا جائیگا پھر
داخل جنت ہوگا شفاعت حضرت کی اوسکے لیے ہی جسنے اپنی جان کو ہلاک کیا اپنی پشت بہاری
کی حکایت ابن عباس یہ آیت پڑھتے تھے و کنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا
ایک اعرابی نے سنکر کہا واللہ ما انقذکم منہا و ھو یرید ان یوقعکم فیہا ابن عباس نے کہا خذوھا
من غیر فقیہ حدیث عبادہ بن صامت مین فرمایا ہی من شہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا
رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار عبادہ نے مرتے دم یہ حدیث پہونچا دی اس سے زیادہ ارجی
حدیث بطاقہ ہی جسمین کلمۂ طیبہ لکھا ہوگا وہ بطاقہ سارے سجلات سئیات پر بھاری ہو جائیگا
فطاشت السجلات و ثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللہ شیئ اس سے بڑھکر حدیث شفاعت
ہی اوسمین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ فرمائیگا ملائکہ و نبیین و مؤمنین سب کے سب شفاعت کر چکے اب کوئی
باقی نرہا مگر ارحم الراحمین پھر ایک قبضہ بھر کر اونکو نکالیگا جنہون نے کبھی کوئی عمل خیر نہین کیا
ہی وہ عتقاء الرحمن کہلائینگے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے وقت انتقال کہا تھا
خلوا بینی و بین ارحم الراحمین فہذہ الاخبار و الآثار تبشرنا بسعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ

فنرجو من الله تعالى ان يعاملنا بما لا نستحقه ويتفضل علينا بما هو اهله بمنه وسعة جوده ورحمته والحمد لله وحده لا نحصى ثناء عليه هو كما اثنى على نفسه والصلوٰة والسلام على رسوله محمد و اٰله وصحبه

فہرست ابواب و فصول جزو ثانی کتاب مکارم الاخلاق

تمت



ماوقع من الغلط فی الجزء الثانی

من کتاب مکارم الاخلاق

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶	۸	القفر	الفقر
۹	〃	روارات	زوّارات
۱۳	۲	پینلے	پسینے
۲۰	۱۵	لانذی	لاتزی
۲۲	۱۹	اونہون	انہون
۲۴	۱۴	الی	×
〃	۲۲	المسلین	المسلمین بین
۲۵	۱۲	داء	×
۲۸	۵	زیاده	زیاده تر
〃	۱۶	تزنی	تزنِ
〃	۲۲	کثر	کثرت
۳۱	۱	یغبتر	یغلتز
۳۲	۲۵	سق	سبق
۳۸	۴	بھی	ہی
۳۹	۲۱	کرو	کر
۴۵	۲۵	سوا	سور
۴۸	۱۰	انہین	نہین
۴۹	۴	نہ پڑہے	پڑہے
〃	۲۵	زمانے	امانی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۰	۵	بوجہ	بوجہ
۵۱	۱۳	قرع	فزع
〃	۱۸	اتقواو	اتقوا
۵۴	۵	لب	لپ
۵۶	۱۶	جاء	جاءه
۵۸	۱۵	خطنی	خطی
۶۲	۱۹	پنداز	پندار
۶۵	۴	الستۂ	السنۂ
〃	۲۲	زعفات	زعقات
۷۱	۱۰	المتشهین	المتشبهین
۸۳	۸	علیہ	علیہ وآلہ وسلم
۸۶	۱۶	خزیم	خرایم
۸۸	۱۲	امری	امری الیك
〃	۱۴	الادب	الدعوات
۹۵	۲۴	سونہہ	اپنی سونہہ
۹۸	۲	ہان	ہان کہا
۱۰۱	۱۲	یتبعها اخری	اتبعها باخری
۱۰۶	۲۵	قال حدیث	حدیث
۱۱۵	۱۲	واسطے حسن الصوت کے	واسطے نبی کے

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۲۱	۲۰	عزا	عزرا
۱۲۹	۲۵	فجر	ظہر
۱۴۰	۱۹	پامال	وہ پامال
۱۴۱	۲	شعب	صعب
۱۴۵	۱۷	افضل	افضل
۱۴۶	۱۲	الضاریہ	النصاریہ
۱۵۳	۱۰	اگر	آگے
=	۲۴	اوفی	ابی اوفی
۱۵۸	۱۰	بیاہ دیا	نکاح کیا
=	۲۳	یخرجون	یخرجون الایطن
۱۶۰	۸	الدی	قال الذی
۱۷۳	۲	جزا	جزی
۱۸۶	۲۵	نجانیگی	نجانینگے
۱۹۶	۱	کرستے	کرتے
۲۰۳	۳	تلزموا	تلمزوا
=	۴	تنابروا	تنابزوا
=	۸	ومراد	اور مراد
۲۰۴	۱۶	عدر	عذر
۲۱۶	۱۱	باب ۱۱۹	باب ۱۹۰
۲۱۸	۵	طیر	طیرہ
۲۱۹	۲۵	جبنے	+
۲۳۰	۱۴	باب ۲۳۴	باب ۲۳۶
۲۳۳	۴	ام سلمہ	ام حبیبہ
۲۳۵	۲۱	فلانا	فلانا کذا

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۲۳۴	۱۰	قالوا ذی	[illegible]
۲۳۸	۲۰	اذ	[illegible]
=	۲۳	[illegible]	[illegible]
۲۳۹	۴	اپا	اپنا
۲۴۱	۱	گرہ	[illegible]
=	۲۵	[illegible]	[illegible]
۲۳۶	۲۳	واندۃ	[illegible]
۲۴۰	۲	وثق	[illegible]